تیسیر الباری

صحیح بخاری شریف

ترجمہ و شرح

حضرت علامہ وحید الزماںؒ

تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور کراچی راولپنڈی پشاور

تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماںؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہبِ مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی ــــ لاہور ــــ راولپنڈی

Vol 5

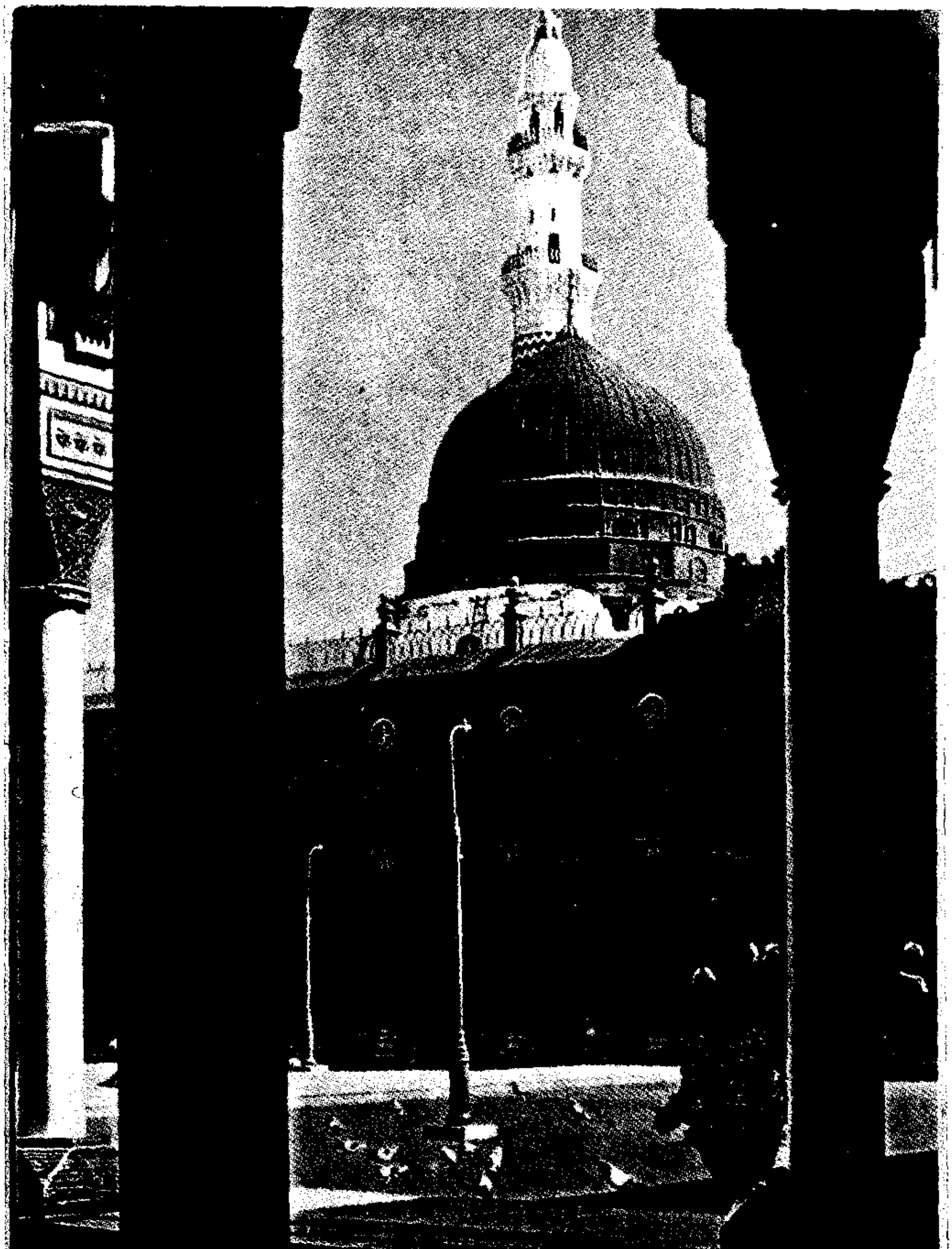

قارئین کے لیئے

ضروری وضاحت

صحیح بخاری شریف کے اس نسخے کی احادیث کا عربی متن مصر کے مطبوعہ نسخے سے لیا گیا ہے۔ چنانچہ عربی متن پر جو اعراب ہیں، وہ بھی مصری طرز پر ہیں اور اعراب کی یہ طرز پورے عرب ممالک میں رائج ہے لیکن پاکستان و ہندوستان کے قارئین کو بعض اعراب اجنبی معلوم ہوں گے۔ ان کی سہولت کے لئے ذیل میں مصری طرز کے اعراب اور پاک و ہند کے طرزِ اعراب میں جو فرق ہے، اس کی وضاحت درج ہے:۔

پاک و ہند کا طرزِ اعراب	مصری طرزِ اعراب
الف پر زبر اَ	أ
الف کے نیچے زیر اِ	إ
الف پر پیش اُ	أُو
کھڑا زبر ـٰ جیسے مُوسٰی	ـَ مُوسَى
حرف مشدد کے نیچے زیر حرف کے نیچے (رَبِّ)	تشدید کے نیچے جیسے رَبِّ
لفظ اللہ۔ اللّٰه	اللّه
لفظ رحمٰن۔ رَحْمٰنُ	رَحْمَنُ
کھڑی زیر ـٖ مثلاً بِهٖ	ـِ جیسے بِهِ
الٹا پیش ـٗ مثلاً لَهٗ	ـُ جیسے لَهُ

لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ

○

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

(شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

فہرست ابواب جلد پنجم تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح البخاری ،

کتاب المناقب

صفحہ	مضامین
۱	**باب** فضائل اصحاب النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ومن صحب النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم أو رآہ من المسلمین فھو من أصحابہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت - اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو - وہ صحابی ہے -
۳	**باب** - مناقب المھاجرین وفضلھم منھم ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافۃ التیمی رضی اللہ عنہ وقول اللہ عزّوجل :- للفقراء المھاجرین الایۃ ، مہاجرین کی فضیلت - ان میں ابوبکر صدیق رض ہیں جن کا نام عبداللہ تھا ابوقحافہ کے بیٹے اور اللہ نے (سورۂ حشر میں) ان مہاجرین کا ذکر کیا ان مفلس گھر چھوڑنے والوں کے واسطے جو اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے -
۶	**باب** - قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم : سدّوا الابواب اِلّا باب ابوبکر - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ (مسجد کی طرف) سب دروازے بند کر دو مگر ابوبکر رض کا دروازہ کھلا رہنے دو -
۷	**باب** - فضل ابی بکر بعد النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق رض کی دوسرے صحابہ پر فضیلت -
۸	**باب** - قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم : لو کنتُ متخذاً خلیلاً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رض کو بناتا -
۲۷	**باب** مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدویّ رضی اللہ عنہ : حضرت عمر رض بن خطاب کی فضیلت -
۳۸	**باب** - مناقب عثمان بن عفّان ابی عمرو القرشیّ رضی اللہ عنہٗ : حضرت عثمان بن عفّان کی فضیلت -
۴۵	**باب** قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ : بیعت کا قصہ اور حضرت عثمان رض پر صحابہ کا اتفاق کرنا -
۵۳	**باب** مناقب علی بن ابی طالب القرشی الھاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہٗ جناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کی فضیلت -
۵۹	**باب** - مناقب جعفر بن ابی طالب الھاشمی رضی اللہ عنہٗ حضرت جعفر بن ابی طالب کی فضیلت -
۶۰	**باب** - ذکر العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہٗ - حضرت عباس کا ذکر جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے -
۶۱	**باب** مناقب قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صفحہ	مضامین
	وسلم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کی فضیلت
۶۴	باب مناقب الزبیر بن عوام۔ وقال ابن عباس ہو حواریّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم وسمی الحواریون لبیاض ثیابہم: حضرت زبیرؓ بن عوام کی فضیلت۔
۶۷	باب ذکر طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی فضیلت۔
۶۸	باب: مناقب سعد بن ابی وقاص الزہریّ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کی فضیلت۔
۷۰	باب۔ ذکر اصہار النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو العاص بن ربیع۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپؐ کے ابو العاص بن ربیع تھے۔
۷۲	باب مناقب زید بن حارثۃ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ زید بن حارثہ رضؓ کی فضیلت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔
۷۴	باب ذکر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضؓ کا بیان۔
۷۷	باب مناقب عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن عمر رضؓ کی فضیلت
۷۸	باب مناقب عمار وحذیفۃ رضی اللہ عنہما عمار بن یاسر اور حذیفہ رضؓ کی فضیلت کا بیان
۸۰	باب مناقب ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ ابو عبیدہؓ بن جراح کی فضیلت۔
۸۱	باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما امام حسن اور امام حسین رضؓ کی فضیلت
۸۵	باب مناقب بلال بن رباح مولی ابی بکر رضی اللہ عنہما۔ بلال بن رباح رضؓ کی فضیلت کا بیان جو ابو بکر صدیق رضؓ کے غلام تھے۔
۸۶	باب ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن عباس رضؓ کا بیان۔
۸۷	باب مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خالد بن ولیدؓ کی فضیلت
۸۷	باب مناقب سالم مولی ابو حذیفۃ رضی اللہ عنہما سالم بن معقل کی فضیلت جو ابو حذیفہؓ کے غلام تھے۔
۸۸	باب مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی فضیلت۔
۹۰	باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ معاویہ بن ابی سفیانؓ کا تذکرہ۔
۹۲	باب مناقب فاطمۃ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔
۹۳	باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضؓ کی فضیلت
۹۸	باب مناقب الانصار۔ انصار کی فضیلت
۱۰۰	باب قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرأً من الانصار۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر مجھ سے ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

مضامین	صفحہ
باب اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المھاجرین والانصار۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کا بھائی بھائی بنا دینا۔	۱۰۱
باب حب الانصار من الایمان انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔	۱۰۳
باب قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار أنتم احب الناس الیّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں۔	۱۰۴
باب أتباع الانصار۔ انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت۔	۱۰۵
باب فضل دور الانصار۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت	۱۰۶
باب قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار اصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو۔	۱۰۸
باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلح الانصار والمھاجرۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا۔ اے اللہ! مہاجرین اور انصار کو نیک کر دے	۱۱۰
باب قول اللہ عزوجل: ویؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے تئیں خود تنگی ہو۔	۱۱۱
باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا کہ ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگزر کرو۔	۱۱۲
باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔ سعد بن معاذؓ کی فضیلت	۱۱۴
باب منقبۃ اسید بن حضیر وعباد بن بشر رضی اللہ عنھما۔ اسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ کی فضیلت	۱۱۶
باب مناقب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ معاذ بن جبل کی فضیلت	۱۱۷
باب منقبۃ سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ سعد بن عبادہ رضؓ کی فضیلت	۱۱۸
باب مناقب أبی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب کی فضیلت۔	۱۱۹
باب مناقب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ زید بن ثابتؓ کی فضیلت	۱۲۰
باب مناقب ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۱۲۰
باب مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن سلام کی فضیلت۔	۱۲۲
باب تزویج النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ وفضلھا رضی اللہ عنھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کی فضیلت۔	۱۲۵

صفحہ	مضامین
۱۲۸	باب ذکر جریر بن عبد اللہ البجلیؓ رضی اللہ عنہٗ ۔ جریرؓ بن عبد اللہ بجلی کی فضیلت
۱۲۹	باب ذکر حذیفۃ بن یمان العبسی رضی اللہ عنہٗ حذیفہ بن یمان عبسی رضؓ کی فضیلت ۔
۱۳۰	باب ذکر ھند بنت عتبہ بن ربیعۃ رضی اللہ عنہا ۔ ہندؓ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر ۔
۱۳۱	باب حدیث زید بن عمرو ابن نفیل زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ ۔
۱۳۴	باب بنیان الکعبۃ ۔ قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان
۱۳۵	باب أیام الجاھلیۃ ۔ جاہلیت کے زمانے کا بیان ۔
۱۴۳	باب القسامۃ فی الجاھلیۃ ۔ جاہلیت کی قسامت کا بیان ۔
۱۴۸	باب مبعث النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان
۱۴۹	باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من المشرکین بمکۃ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں ان کا بیان ۔
۱۵۴	باب إسلام ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۔ ابوبکر صدیق رضؓ کے مسلمان ہونے کا بیان ۔
۱۵۵	باب إسلام سعد رضی اللہ عنہٗ ۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے مسلمان ہونے کا بیان ۔
"	باب ذکر الجنّ وقول اللہ تعالیٰ: قل أوحی إلیّ انہ استمع نفرٌ من الجنّ ۔ جنوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر کہہ دے چند جنوں نے کان لگا کر قرآن سنا ۔
۱۵۷	باب إسلام ابی ذرٍّ الغفاری رضی اللہ عنہٗ ۔ ابوذر غفاری رضؓ کے مسلمان ہونے کا بیان ۔
۱۵۹	باب إسلام سعید بن زید رضی اللہ عنہ سعید بن زید رضؓ بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا بیان ۔
۱۶۰	باب إسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۔ حضرت عمر رضؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ
۱۶۳	باب إنشقاق القمر ۔ چاند کے پھٹ جانے کا بیان ۔
۱۶۵	باب ھجرۃ الحبشۃ ۔ مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان
۱۷۱	باب موت النجاشی ۔ نجاشی (حبش کے بادشاہ) کی موت کا بیان ۔
۱۷۳	باب تقاسم المشرکین علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مشرکین کا قسمیں کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا ۔
۱۷۴	باب قصۃ ابی طالب ۔ ابو طالب کا قصہ ۔
۱۷۶	باب (حدیث الاسراء) وقول اللہ تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً ۔ بیت المقدس تک جانے کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ اسراء میں یہ فرمانا کہ پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات ۔

صفحہ	مضامین

۱۷۷ باب المعراج ۔ معراج کا قصہ

۱۸۲ باب وفود الانصار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ وبیعۃ العقبہ ۔ انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت کا بیان ۔

۱۸۵ باب تزویج النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم عائشۃ وقدومہا المدینہ وبنائہٖ بہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ سے نکاح کرنا، مدینہ میں تشریف لانا اور ان سے صحبت کرنا

۱۸۷ باب ھجرۃ النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہٖ الی المدینہ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا ۔

۲۱۴ باب مقدم النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا ۔

۲۲۱ باب إقامۃِ المھاجر بمکۃ بعد قضاءِ نسکہٖ ۔ جس نے ہجرت کی اس کو حج یا عمرہ کر کے پھر مکہ میں ٹھہرنا کیسا ہے

۲۲۲ باب التاریخ، من این ارّخوا ؟ ۔ تاریخ کب سے شروع ہوئی ۔

۲۲۳ باب قول النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم، اللّٰھمّ امض لاصحابی ھجرتھم ومرثیتہٗ لمن مات بمکۃ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت قائم رکھ اور آپؐ کا رنج کرنا اس مہاجر کے لیے جو مکہ میں مر گیا ۔

۲۲۴ باب ۔ کیف آخی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہٖ ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دینا ۔

۲۲۸ باب إتیان الیہود النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا ۔

۲۳۰ باب ۔ اسلام سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ ۔ سلمان فارسی کے اسلام لانے کا بیان

کتاب المغازی

۲۳۲ باب غزوۃ العشیرۃ ۔ غزوہ عشیرہ کا بیان

۲۳۳ باب ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یقتل ببدرٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا کہ بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائیں گے ۔

۲۳۶ باب قصۃِ غزوۃِ بدرٍ ۔ بدر کی لڑائی کا بیان

۲۳۷ باب ۔ قول اللہ تعالیٰ ۔ إذ تستغیثون ربکم إلیٰ قولہٖ ۔ شدید العقاب ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے (سے، اللہ کا عذاب سخت ہے تک ۔

۲۳۹ باب عدۃ أصحاب بدرٍ ۔ جنگ بدر میں

صفحہ	مضامین
	جو مسلمان شریک تھے ان کا شمار۔
۲۴۱	باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کفار قریش، شیبۃ، وعتبۃ، والولید، وابی جھل بن ھشام وھلاکھم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں شیبہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور ابی جہل بن ہشام کے لیے بد دعا کرنا اور ان کا مارا جانا۔
"	باب قتل ابی جھل۔ ابو جہل کا مارا جانا
۲۵۳	باب فضل من شھد بدرًا۔ جو صحابہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کی فضیلت۔
۲۶۴	باب شھود الملائکۃ بدرًا۔ فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا۔
۲۸۳	باب تسمیۃ من سمّی من اھل بدر، فی الجامع الذی وضعہ ابو عبد اللہ علی حروف المعجم ان لوگوں کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے جس کو امام بخاری نے بنایا کہ وہ بدر کی جنگ میں شریک تھے یہ حروف تہجی۔
۲۸۵	باب حدیث بنی النضیر۔ بنی نضیر کے یہودیوں کا قصہ۔
۲۹۲	باب قتل کعب بن الاشرف۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ۔
۲۹۶	باب قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق ابو رافع یہودی عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ۔
۳۰۱	باب غزوۃ اُحُد۔ جنگ احد کا قصہ۔
۳۰۹	باب اذ ھمت طائفتان منکم أن تفشلا
	واللہ ولیھما۔ الآیۃ۔ یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی اور اللہ ان کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔
۳۱۶	باب قول اللہ تعالیٰ۔ إن الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعٰن انّما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم ان اللہ غفورٌ حلیم۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جس دن (یعنی احد کے دن) دونوں گروہ بھڑ گئے تم سے جو لوگ بھاگ نکلے (کچھ کافر نہیں ہوئے بلکہ) شیطان نے ان کے بعضے کرتوں کے بدل ان کو بھڑکا دیا اور بیشک اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا کیوں کہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے۔
۳۱۸	باب اذ تصعدون ولا تلوون علیٰ احد۔ إلیٰ قولہ بما تعملون۔ (سورۃ آل عمران) میں یہ فرمانا جب تم بگٹٹ چلے جا رہے تھے اور باوجودیکہ پیغمبر پچھلے گروہ میں رہ کر تم کو بلا رہے تھے لیکن تم مڑ کر بھی کسی کو نہیں دیکھتے تھے۔
۳۱۹	باب ثمّ انزل علیکم من بعد الغم أمنۃ نعاسًا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ (سورۃ آل عمران میں) فرمانا۔ جب تم شکست کا غم کر چکے تو تم پر امن کی اونگھ بھیجی۔
۳۱۹	باب۔ لیس لک من الامر شیءٌ أو یتوب علیھم أو یعذبھم فإنھم ظالمون۔ اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ کا اختیار ہے چاہے ان کو معاف

صفحہ	مضامین
	کرے چاہے ان کو سزا دے کیونکہ وہ گنہگار ہیں
۳۲۱	باب ذکر ام سلیط - ام سلیط کا بیان
″	باب قتل حمزة بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ - حضرت امیر حمزہ رضؓ کی شہادت کا بیان۔
۳۲۵	باب ما اصاب النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم من الجراح یوم احد - احد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے ان کا بیان۔
۳۲۶	باب الذین استجابوا للہ والرسول - جن لوگوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور رسول کا کہنا مانا۔
۳۲۷	باب من قتل من المسلمین یوم أحد - جو مسلمان اُحد کے دن شہید ہوئے ان کا بیان۔
۳۳۰	باب أحد جبل یحبنا ونحبہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں
۳۳۱	باب - غزوة الرجیع ورعل، وذکوان، وبئر معونة، وحدیث عضل، والقارة - غزوہ رجیع کا بیان اور رعل اور ذکوان اور بیر معونہ کے غزوہ کا بیان اور عضل اور قارہ کا قصہ۔
۳۴۲	باب غزوة الخندق وھی الاحزاب - جنگ خندق کا قصہ۔
۳۵۴	باب مرجع النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظة ومحاصرته ایاھم - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے لوٹنا اور بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا اور ان کو گھیر لینا۔

صفحہ	مضامین
۳۶۰	باب غزوة ذات الرقاع وھی غزوة محارب - ذات الرقاع کی جنگ کا بیان۔
۳۶۶	باب غزوة بنی المصطلق - بنی مصطلق کی لڑائی کا قصہ۔
۳۶۸	باب - غزوة انمار - بنی انمار کی لڑائی کا قصہ
″	باب حدیث الافک حضرت عائشہ رضؓ پر جو افک لگایا گیا - اس کا قصہ۔
۳۸۴	باب غزوة الحدیبیة جنگ حدیبیہ کا قصہ
۴۰۵	باب - قصة عکلٍ وعُرَینَة عکل اور عرینہ والوں کا قصہ۔
۴۰۸	باب غزوة ذات قرد ذات القرد کی لڑائی کا قصہ۔
۴۰۹	باب غزوة خیبر - خیبر کی جنگ کا قصہ۔
۴۳۸	باب استعمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل خیبر - خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا۔
″	باب معاملة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھل خیبر - خیبر والوں سے بٹائی کرنا۔
۴۳۹	باب الشاة التی سمت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر - خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا۔
″	باب غزوة زید بن حارثة - زید بن حارثہ کا غزوہ۔
۴۴۰	باب عمرة القضاء - عمرہ قضاء کا بیان
۴۴۶	باب غزوة موتة من ارض شام غزوہ

صفحہ	مضامین
	موتہ کا بیان جو ارض شام میں ہوا
۴۴۹	باب بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ بن زید الی الحرقات من جہینۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حرقات قبیلے کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا اسامہ بن زید کو بھجوانا
۴۵۱	باب غزوۃ الفتح وما بعث بہ حاطب بن ابی بلتعۃ الی اہل مکۃ ۔ فتح مکہ کا بیان اور حاطب بن ابی بلتعہ نے جو مکہ کے کافروں کو خط بھیج دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے لڑنے آئے ہیں - اس کا ذکر۔
۴۵۳	باب غزوۃ الفتح فی رمضان: غزوۂ فتح کا بیان جو رمضان شریف میں ہوا۔
۴۵۵	باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح ؟ فتح مکہ کے دن آپ نے جھنڈا کہاں گاڑا ؟
۴۶۱	باب دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعلی مکۃ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی بلند جانب سے داخل ہونا۔
۴۶۳	باب منزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح - فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھہرے تھے۔
؍؍	باب۔
۴۶۶	باب مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ زمن الفتح - جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھہرنا۔
۴۶۷	باب قال عبد اللہ بن ثعلبۃ بن صعیر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد مسح وجہہ عام الفتح - فتح مکہ کے سال عبد اللہ بن ثعلبہ کے منہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفقت کی راہ سے ہاتھ پھیرنا۔
۴۷۴	باب قول اللہ تعالی ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم - جنگ حنین کا بیان۔
۴۸۲	باب غزوۃ اوطاس - غزوۂ اوطاس کا بیان
۴۸۳	باب غزوۃ الطائف غزوہ طائف کا بیان۔
۴۹۵	باب السریۃ التی قبل نجد - نجد کی طرف جو لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا، اس کا بیان۔
؍؍	باب بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولید الی بنی جذیمۃ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا
۴۹۶	باب سریۃ عبد اللہ بن حذافۃ السہمی وعلقمۃ بن مجزز المدلجی - عبد اللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا اس کا بیان۔
۴۹۷	باب بعث ابی موسی ومعاذ الی الیمن قبل حجۃ الوداع ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حج وداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان
۵۰۲	بعث علی بن ابی طالب وخالد بن ولید رضی اللہ عنہما الی الیمن قبل حجۃ الوداع - حضرت علی اور حضرت خالد بن ولید کو یمن کی طرف حج وداع سے پہلے بھیجنا۔
۵۰۷	باب غزوۃ ذی الخلصۃ ذی الخلصہ کے

صفحہ	مضامین
	غزوہ کا بیان
۵۱۰	باب غزوة ذات السلاسل غزوہ ذات السلاسل ۔
۵۱۱	باب ذهاب جرير الى اليمن ۔ جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا ۔
۵۱۲	باب غزوة سيف البحر ۔ غزوہ سیف البحر کا بیان
۵۱۵	باب حج ابی بکرٍ بالناس في سنة تسع ۹ھ میں ابوبکر صدیق کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا
۵۱۶	باب وفد بنی تميم ۔ بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ ۔
〃	باب قال ابن اسحاق: غزوة عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدرٍ بني العنبر من بني تميم، بعثه النبي صلى الله عليه وسلم اليهم فاغار واصاب منهم ناسًا وسبى منهم نساءً محمد بن اسحاق نے کہا عیینہ بن حصن ابن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر پر بھیجا، جو بنی تمیم کی شاخ ہیں اس نے ان کو لوٹا اور کئی آدمی مار ڈالے اور کئی عورتیں پکڑ لیں ۔
۵۱۸	باب وفد عبد القيس ۔ عبد القیس کے ایلچیوں کا قصہ ۔
۵۲۱	باب وفد بنی حنيفة وحديث ثمامة بن أثال ۔ بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ ۔
۵۲۵	باب قصة الاسود العنسي اسود عنسی کا قصہ ۔
۵۲۷	باب قصة اهل نجران ۔ نجران کے نصاریٰ کا قصہ
۵۲۹	باب قصة عمان والبحرين ۔ عمان اور بحرین کا قصہ
۵۳۰	باب قدوم الاشعريين واهل اليمن اشعری لوگوں اور یمن والوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا ۔
۵۳۵	باب قصة دوس والطفيل بن عمرو الدوسي ۔ دوس قبیلے اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان ۔
۵۳۶	باب قصة وفد طيئ، وحديث عدی بن حاتم ۔ بنی طے کے ایلچیوں اور عدی بن حاتم کا قصہ ۔
۵۳۸	باب حجة الوداع حجۃ الوداع کے بیان میں ۔
۵۵۰	باب غزوة تبوك، وهي غزوة العسرة جنگ تبوک کا بیان، جس کو غزوۂ عسرت بھی کہتے ہیں
۵۵۳	باب حديث كعب بن مالك ۔ کعب بن مالک کا قصہ ۔
۵۶۴	باب نزول النبي صلى الله عليه وسلم الحجر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا ۔
۵۶۶	باب كتاب النبي صلى الله عليه

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	وسلم إلی کسری وقیصر - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ (شاہ ایران) اور قیصر (شاہ روم) کو خط لکھنا۔	۵۹۰	باب وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی؟
۵۶۸	باب مرض النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان۔	۵۹۱	باب۔ بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسامۃ بن زید فی مرضہ الذی توفی فیہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زیدرضؓ کو جہاد کے لیے روانہ کرنا۔
۵۸۹	باب آخر ما تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت آخری بات کیا کی اس کا بیان۔	۵۹۳	باب۔ کم غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے؟۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو ف۱ وہ صحابی ہے۔ ف۲

ف۱ مرد ہو یا عورت یا بچہ ہو یا غلام جن ہو یا آدمی ۱۲منہ ف۲ جمہور علماء کا یہی قول ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار دیکھا ہو وہ صحابی ہے بشرطیکہ مسلمان ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار دیکھنا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کی عبادت اور مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بعضوں نے کہا اولیاء اللہ جن صحابہ کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا آپ کے ساتھ جہاد کیا مگر یہ قول مرجوح ہے ہمارے پیر مرشد حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رح فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور ایک بزرگ سے نقل کیا گیا ہے انہوں نے کہا وہ غبار جو معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ سے جو بڑے عادل اور متبع سنت تھے اتنے درجے افضل ہے ۱۲منہ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ جماعتیں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہیں گے ہاں ہے پھر (اس کی برکت سے فتح ہوگی) پھر ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ جماعتیں جہاد کریں گی ان

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو۔ (تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب ان کی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو۔ (تبع تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی فتح ہوگی۔ ف۱

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں زمانوں والوں کی فضیلت بیان کی گویا وہ خیر القرون ٹھیرے اور اسی لیے علمائے بدعت شرعی کی تعریف یہ قرار دی ہے کہ دین میں جو نیا کام نکالا جائے جس کا وجود ان تینوں زمانوں میں نہ ہو ایسی بدعت گمراہی ہے اور جن لوگوں نے بدعت کی تقسیم کی ہے حسنہ اور سیئہ کی طرف ان کی مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے۔ ہمارے پیر مرشد حضرت شیخ احمد مجددؒ فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا۔

---

۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے زہدم بن مضرّب سے سُنا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) کا پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں ف عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا ف آپ نے فرمایا پھر ان کے بعد تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی کوئی نہ چاہے گا لیکن وہ خواہ مخواہ گواہی دیں گے اور چوری کریں گے ان کا کوئی بھروسہ نہیں کرنے کا اور منت مانیں گے لیکن منت پوری نہیں کریں گے اور حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے۔

ف تبع تابعین کا ۔ ف۲ اگر تین زمانوں کا ذکر کیا ہو تو تبع تابعین بھی خیر القرون میں داخل ہوں گے اور چاروں ائمہ مجتہدین بلکہ امام بخاری اور ترمذی بھی ان میں داخل ہوں گے تبع تابعین سے یہ لوگ ملے ہیں اگر دو زمانوں کا ذکر ہو تو امام شافعی اور امام مالک داخل ہوں گے انہوں نے تابعین کو دیکھا ہے اور امام ابو حنیفہ تو خود تابعی ہے اگرچہ حنفی یہ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے کئی صحابہ سے روایت کی ہے مگر اہل حدیث اور ائمہ نقل کے نزدیک یہ غلط ہے صرف اتنا صحیح ہے کہ انہوں نے انسؓ کو اپنی آنکھ سے دیکھا لیکن انسؓ سے بھی ان کی کوئی روایت ثابت نہیں ہوئی نہ اہل حدیث نے جوامع اور مسانید میں کوئی ایسی روایت نقل کی۔

٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ، قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ بن قیس سلمانی سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ سب سے اچھے ہیں پھر جو ان کے بعد پھر جو ان کے بعد پھر تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی ف منصور نے کہا ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے بزرگ) بچپنے میں ہم کو مارتے تھے اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے۔ ف۲

ف یعنی قسم کھانے اور گواہی دینے میں ان کو کوئی باک ہی نہ ہوگا کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کہ لوگ ان کا اعتبار کیا کریں۔ ف۲ یعنی گواہ بننے پر یا خدا سے عہد کرنے پر بعضوں نے عہد سے قسم مراد لی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ المُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - لِلْفُقَرَاءِ المُهَاجِرِينَ - الآيَةَ

باب:۔ مہاجرین کی فضیلت ف۱ ان مہاجرین میں ابو بکر صدیق ہیں جن کا نام عبداللہ تھا ابو قحافہ کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) ان مہاجرین کا ذکر کیا ان مفلس گھر چھوڑنے والوں کے واسطے جو اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى- إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ- الْآيَةَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُوسَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: كَانَ أَبُوبَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ-

رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرنے کو آتے وہی لوگ سچے ہیں (اور سورۃ توبہ میں) فرمایا۔ اگر پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اس کی مدد کر چکا ہے اخیر تک یعنی غار ثور میں حضرت عائشہؓ اور ابوسعید خدریؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیقؓ تھے۔

ف مہاجرین ان صحابہؓ کو کہتے ہیں جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں ہجرت کی اپنا گھر بار چھوڑا آپ کے ساتھ جہاد کیا ان کی فضیلت ان صحابہؓ پر جو فتح مکہ کے بعد آئے قطعی ہے قرآن شریف سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولٰئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔

٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرَى أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي، فَقَالَ عَازِبٌ: لَا، حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَأَحْيَيْنَا أَوْسَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ إِلَيْهِ؟ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا، فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء سے انہوں نے کہا ابوبکر نے میرے والد عازبؓ سے ایک پالان تیرہ درہم کو خریدی پھر ان سے کہا ذرا تم براء اپنے بیٹے سے کہو پالان اٹھا کر میرے ساتھ چلے والد نے کہا میں نہیں کہنے کا جب تک تم مجھ سے وہ قصہ بیان نہ کرو جو تم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا جب مکہ کے کافر تمہاری تلاش میں تھے۔ انہوں نے کہا وہ قصہ یہ ہے ہم مکہ سے چلے رات بھر اور دوسرے دن برابر چلتے رہے ظہر کے وقت تک جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ پاؤں تو وہاں ٹھہر جاؤں۔ پھر ایک چٹان دکھلائی دی اس کے پاس گیا تو دیکھا وہاں سایہ ہے میں نے وہ جگہ برابر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ذرا لیٹ جائیے آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا کہیں ہماری تلاش میں کوئی نہ آتے ہوں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو اسی چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لے جا رہا تھا وہ بھی سایہ کی جگہ چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ

اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا
حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا؟ فَإِذَا
أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى
الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا
فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ؟
قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ
فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ:
نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا؟ قَالَ:
نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ،
ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الغُبَارِ،
ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا
ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى فَحَلَبَ
لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا
خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ
أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ
لَهُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى
رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَارْتَحَلْنَا وَالقَوْمُ
يَطْلُبُونَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ
سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ
لَهُ، فَقُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ
مَعَنَا،

دودھ بھی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں ہے۔ میں نے
کہا ہم کو ذرا سا دودھ دوہ کر دے گا۔ اس نے
کہا۔ اچھا۔ میں نے کہا تو دوہ۔ اس نے اپنی بکریوں
میں ایک بکری کا پاؤں تھاما۔ میں نے کہا۔ ذرا اس کا تھن
گرد و غبار سے صاف کر لے۔ پھر میں نے اس سے
کہا اپنی ہتھیلیوں کو جھٹک دے اس نے ایسے کیا
برائے ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر بتلایا
پھر ایک پیالہ بھر کر دودھ دوہا۔ اور میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے چھاگل
ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا
تھا اس میں ٹھنڈا پانی تھا۔ میں نے وہ پانی اس
دودھ پر ڈالا اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔
پھر میں اس کو ساتھ لے کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا دیکھا تو
آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا۔ یارسول اللہ!
پیجئے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔
(خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ
کوچ کا وقت آن پہنچا۔ آپ نے فرمایا
اچھا چلو۔ ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے
اور قریش کے لوگ ہماری تلاش
میں ہی رہے ہم کو کسی نے بھی نہ پایا ایک
سراقہ بن مالک بن جعشم گھوڑے پر
سوار آن پہنچا میں نے اس کو دیکھ کر
عرض کیا۔ یارسول اللہ، ہمارے
ڈھونڈنے والے آن پہنچے۔ آپ
نے فرمایا کچھ فکر نہ کر اللہ ہمارے

ساتھ ہے۔ ف۱

ف۱ یہ حدیث ابھی اوپر گزر چکی ہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے کہا جب ہم غار ثور میں چھپے تھے اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا پروردگار ہو۔ ف

ف سبحان اللہ کیا صبر و استقلال تھا ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی پیغمبری اگر کوئی انصاف سے نظر ڈالے تو آپ کے ایک ایک کام سے ثابت ہو سکتی ہے معجزے اور کرامت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مسجد کی طرف سب دروازے بند کر دو مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ف

ف یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ:

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے اللہ

إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ۔

پاس اکرامت اور نعمت ملے اس کو اختیار کرے اس بندے نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا یہ سنکر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو دیے۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں مجھ کو ان کے رونے پر تعجب ہوا میں نے کہا ان کی رونے کی کیا وجہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندے کا حال بیان کیا اس کو اختیار ملا (تو ملا باشد) پھر مجھ کو معلوم ہوا اخیار بندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور ابو بکرؓ ہم سب (صحابہ) میں زیادہ علم رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی خطبہ میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں ابو بکر کا احسان مال اور صحبت کے رو سے مجھ پر زیادہ ہے اور جو میں اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانی دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت ان سے ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دیے جائیں صرف ابو بکر کا دروازہ رہنے دو۔

بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیقؓ کی دوسرے صحابہ پر فضیلت۔ ف

ف امام بخاری نے جو یہ باب باندھا اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی جمہور علماء کے موافق ابو بکرؓ صدیق کو تمام صحابہ سے افضل جانتے تھے اکثر سلف کا یہی قول ہے اور خلف میں سے بھی اکثر نے یہی کہا ہے لیکن بعض محققین کا یہ قول ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ میں باہم ایک دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت دینی میں کوئی نص قطعی وارد نہیں ہے اور بغیر نص قطعی کے افضلیت من جمیع الوجوہ جو ایک اعتقادی بات ہے ثابت نہیں ہو سکتی اور ایسی افضلیت پر اجماع کے منعقد ہونے میں کلام ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا لیکن خلافت ایسی فضیلت کو مستلزم نہیں ہے اور ہمارے مشائخ میں سے شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفا میں بہت زور سے شیخین کی افضلیت تمام صحابہ پر ثابت کی مگر سب اشارات اور کنایات سے جو اعتقادات میں حجت نہیں ہو سکتی اور احادیث اور روایات کے اشارات متعارض ہیں مثلاً حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ اور آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا سے حضرت علیؓ کی فضیلت سب پر نکلتی ہے اسی طرح اس حدیث سے یا فاطمۃ انت وھذا النائم یعنی علیاً وانا فی مکان واحد یوم القیامۃ اس لیے

منصف متبع سنت کا طریقہ ہونا چاہیے وہ یوں کہے کہ تمام صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چاروں خلفاء افضل ہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور ان کی خلافت بھی اسی ترتیب سے صحیح اور حق ہے واللہ علی ما نقول شہید۔

۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا ہم سے سلیمان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں ابوبکرؓ کو افضل سمجھتے پھر عمرؓ کو پھر عثمانؓ کو۔ ف۱

ف۱ اس سے ابوبکرؓ صدیق کی افضلیت نکالنا قطعی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایک صحابی کا خیال ہے اور اعتقادیات میں خبر واحد مرفوع بھی کافی نہیں سمجھی جاتی تو خبر موقوف وہ بھی ایک اجتہادی رائے کیونکر کافی ہوگی علاوہ اس کے جن لوگوں نے اس اثر سے دلیل لی ہے انہوں نے خود اس کے خلاف کیا ہے یعنی ان میں سے بعضوں نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دی ہے اس کے سوا عبد الرزاق نے اس اثر کو پورا نکالا اس میں یہ ہے کہ کسی نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر علیؓ کدھر ہے انہوں نے کہا علیؓ تو اہل بیت میں ہیں یعنی ہمارا مطلب ان صحابہ سے تھا جو اہل بیت میں داخل نہیں ہیں۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکرؓ کو بناتا یہ ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ ف۱

ف۱ جو ابھی موصولاً گزر چکی۔

۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ اگر میں اللہ کے سوا کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن (وہ میرے دینی بھائی اور دوست ہیں۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ وَمُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔

ہم سے معلّٰی بن اسد اور موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے (یہی روایت) اس میں یوں ہے۔ اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ کیا کم ہے۔

۹ (الف) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سے ایسی ہی حدیث۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا کوفہ والوں نے [1] عبداللہ بن زبیرؓ کو دادا کے (میراث کے) باب میں لکھا انہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اس کو بناتا یعنی ابوبکرؓ نے کہا ہے دادا باپ کی طرح ہے (جب میت کا باپ نہ ہو)

[1] یعنی عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے وہاں کے قاضی تھے۔

بَابٌ:-

باب

۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی اور محمد بن

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔

عبید اللہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے عہ فرمایا پھر آئیو۔ اس نے کہا بتلایئے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کی وفات ہو جائے) آپ نے فرمایا (اگر میں نہ ہوں تو) ابوبکرؓ کے پاس آنا۔ ف

ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا آپ کے بعد ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوں گے طبرانی نے عصمہ بن مالک سے نکالا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد اپنے مالوں کی زکوٰۃ کس کو دیں آپ نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ کو اس کا اسناد ضعیف ہے اسمٰعیل نے معجم میں سہل بن ابی خیثمہ سے نکالا آپ سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں فرمایا ابوبکر کے پاس۔ اس نے کہا اگر وہ مر جائیں تو کس کے پاس فرمایا عمرؓ کے پاس ان روایتوں سے شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ کر گئے تھے عہ جب وہ اپنا کام پورا کر چکی۔

۱۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ۔

ہم سے احمد بن ابی الطیب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے وبرہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے کہا ہم نے عمار بن یاسر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا عہ جب آپ کے ساتھ (یعنی مسلمان) کوئی نہ تھا مگر پانچ غلام دو عورتیں ف اور ابوبکرؓ۔

ف غلام یہ تھے بلالؓ اور زید بن حارثہ اور عامر بن فہیرہ ابو فکیہ اور عبید بن زید حبشی عورتیں حضرت خدیجہؓ

اور ام ایمن تھیں یا سمیہ غرض آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق ؓ ایمان لائے تھے بچوں میں حضرت علی ؓ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہم۔ ع۵ اس وقت میں مسلمان ہوا۔

١٣- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا

ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے کہا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبید اللہ سے انہوں نے ابوادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابودرداء سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابو بکر ؓ آئے کپڑوں کا کونہ اٹھائے اپنے گھٹنے کھولے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب (یعنی ابو بکر ؓ) کسی سے لڑکر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بیٹھے پھر کہنے لگا مجھ میں اور خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمر ؓ) میں کچھ تکرار ہوگئی تھی۔ میں نے جلدی سے ان کو سخت سست کہہ دیا پھر میں شرمندہ ہوا اور ان سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا ف۲ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں (آپ ان کو سمجھائیے) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اللہ تم کو بخشے تین بار یہی فرمایا۔ پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمر ؓ شرمندہ ہوئے اور ابو بکر ؓ کے گھر پر آئے پوچھا ابو بکر ؓ ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں ف۳ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کو سلام کیا ف۴ آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابو بکر ؓ ڈرے کہیں آنحضرت صلعم حضرت عمر ؓ پر خفا نہ ہوں وہ دوزانوں (مؤدب) ہو کر بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری تھی (میں نے ہی عمر ؓ کو سخت سست کہا تھا) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو یہ سمجھ لو) اللہ نے مجھ کو تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھ کو جھوٹا کہا۔ ف۵ اور ابو بکر ؓ نے مجھ کو سچا کہا ف۶ اور اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی تم میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں

أُوذِيَ بَعْدَهَا۔ آپ کے یہ فرمانے کے بعد ابو بکرؓ کو کسی نے نہیں ستایا۔ ف

ف۱ معلوم ہوا گھٹنا ستر نہیں ہے۔ ف۲ کہتے ہیں ابو بکرؓ بڑی دور تک ان کے پیچھے گئے مگر انہوں نے نہ مانا اخیر میں گھر جا کر اپنا دروازہ بند کر لیا ابو بکرؓ کو اندر آنے بھی نہ دیا۔ ف۳ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے تھے۔ ف۴ ابو یعلیٰ کی روایت میں ہے جب عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا دوسری طرف سے آئے تو ادھر سے منہ پھیر لیا سامنے بیٹھے تو ادھر سے منہ پھیر لیا آخر انہوں نے سبب پوچھا۔ فرمایا ابو بکر نے تم سے معذرت کی اور تم نے قبول نہ کی۔ ف۵ یعنی پہلے پہل شروع میں۔ ف۶ سب سے پہلے ایمان لائے۔ ف۷ کس کی مجال تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کی نسبت ایسا فرمائیں پھر کوئی آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھتا۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے ابو بکر صدیقؓ کی فضیلت تمام صحابہؓ پر نکلی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ان کا خطاب صدیق آسمان پر سے اترا۔ اس حدیث سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے۔ جب آپ حضرت عمرؓ پر ابو بکرؓ کے لیے اتنا غصہ ہوتے حالانکہ پہلی زیادتی ابو بکرؓ نے ہی کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تو حضرت عمرؓ کو فوراً معاف کر دینا چاہیے تھا۔ تو یہ کس منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب اور رفیق خاص کو برا کہتے ہیں اور قیامت کے دن معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر کتنا غصہ ہوں گے کیونکہ ابو بکر صدیق نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اور یہ ناحق ان سے دشمنی کرتے ہیں۔

١٤- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ: حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَعَدَّ رِجَالًا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذا نے انہوں نے ابو عثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی لڑائی میں سردار بنا کر بھیجا ف۱ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ پوچھا مردوں میں سے۔ فرمایا ان کے والد ابو بکر صدیقؓ سے پوچھا پھر کس سے فرمایا عمر بن خطاب سے اسی طرح کئی آدمیوں کے نام آپ نے لیے۔

ف۱ اس کا ذکر انشاء اللہ مغازی میں آئے گا۔

۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا لَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا ایک بکری اس کی لے کر بھاگا چرواہا اس کے پیچھے لگا بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا کہنے لگا درندوں کے دن جو قیامت کے قریب آئے گا بکری کا چرانے والا میرے سوا کون ہوگا۔ف۱ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ ایک شخص گائے ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادا تھا گائے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے نہیں پیدا ہوئی ف۲ میں تو کھیتی کا کام کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں۔ لوگ یہ حال دیکھ کر کہنے لگے سبحان اللہ! عجب قدرت ہے گائے بات کرتی ہے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا۔ اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے۔ ف۳

ف۱ آج تو یہ بکری مجھ سے چھڑالے گا۔ ف۲ بوجھ لادنے اور سواری کرنے کے لیے۔ ف۳ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں اتنا زیادہ تھا کہ ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ موجود نہ تھے امام بخاری نے اس حدیث سے ابوبکرؓ کی فضیلت نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ان کا نام لیا۔

۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا میں نے ایک کنواں دیکھا اس پر ایک ڈول رکھا تھا۔

عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

(پہلے) میں نے اس کنویں میں سے جتنے ڈول نکالے جتنے اللہ کو منظور تھے بعد اس کے ابوبکرؓ نے اس کو لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کی ناتوانی معاف کرے پھر ایک ڈول اور چرسہ گیا ف۱ عمرؓ نے اس کو لیا میں نے ایسا شہ زور پہلوان نہیں دیکھا جوان کی طرح کھینچتا ہو، اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا۔ ف۲

ف۱ چمڑے کا بڑا ڈول جس سے کھیت میں پانی دیتے ہیں۔ ف۲ ایک روایت میں ہے کہ وہ برابر نکالتے رہے کہ لوگ پانی پی کر جانوروں کو پلا کر چل دیے اور حوض جوش مارتا رہا۔

١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ، قَالَ مُوسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی راہ اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ اس کو (رحمت کی نگاہ سے) قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں یہ سن کر ابوبکرؓ نے عرض کیا (میں کیا کروں) میرا کپڑا چلنے میں ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلتے ہوں گے) مگر ہاں خوب خیال رکھوں اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے۔ آپ نے فرمایا تو غرور کی راہ سے تھوڑا ایسا کرتا ہے ف۱ موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبداللہ (عبداللہ ابن عمرؓ نے یوں اس حدیث میں) کہا ہے جو کوئی اپنے ازار لٹکائے انہوں نے کہا میں نے ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا لٹکائے۔ ف۲

ف۱ معلوم ہوا الاعمال بالنیات اگر کوئی اپنی ازار ٹخنے سے اونچی بھی پہنے اور مغرور ہو تو اس کی تباہی رکھی ہوئی

ہے اگر بلاقصد و بلانیتِ غرور لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ ف۲ یہ ہر کپڑے کو شامل ہے ازار ہو یا انگرکھا یا کرتہ یا چغہ بے ضرورت نیچا رکھنا اور اٹکانا یا کرتہ کی آستین بہت بڑی بڑی رکھنا مکروہ ہے اگر غرور کی راہ سے ایسا کرے تب تو سخت گناہ اور حرام ہے وجہ یہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کپڑا دے تو دوسرے غریبوں کو پہنائے جو ننگے پھرتے ہیں ایک ایک چندی کے لیے ترستے ہیں۔ حیدرآباد میں میں نے یہ رسم عجیب دیکھی لوگ انگرکھے ایسے نیچے پہنتے ہیں کہ معاذ اللہ اور اس میں بے فائدہ اتنا گھیر رکھتے ہیں کہ ایک ایک تھان خرچ کرتے ہیں اور افغانستان میں پاجامہ گھیر کا بناتے ہیں اور عمامے اتنے بڑے بڑے باندھتے ہیں گویا سر پر ایک ٹوکرا دھرا ہے معلوم نہیں اس میں کیا فائدہ سمجھتے ہیں اب تو ذرا عقل آچکی ہے اور لوگ ایسے گھیر دار نیچے جامے اور پاجامے اور لمبے لمبے عمامے موقوف کرتے جا رہے ہیں اللہ ہماری قوم کو توفیق دے اور ان کی عقل کی آنکھ کھولے۔

۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے دو گھوڑے دو بکریاں اللہ کی راہ میں دے) بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائے گا (فرشتے کہیں گے) اللہ کے بندے اِدھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی بڑا نمازی ہو گا (بہت نفل پڑھتا ہو گا) وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہو گا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہو گا وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہے بلایا جائے گا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا جو کوئی ایک ہی دروازے سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو گی لیکن یارسول اللہ ایسا بھی کوئی ہو گا جو سب دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہو گا۔

۱۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ:
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ،
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ، قَالَ
إِسْمَاعِيلُ: تَعْنِي بِالعَالِيَةِ، فَقَامَ عُمَرُ
يَقُولُ: وَاللهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ
مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ
اللهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ،
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَاللهِ الَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللهُ المَوْتَتَيْنِ
أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الحَالِفُ
عَلَى رِسْلِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
جَلَسَ عُمَرُ، فَحَمِدَ اللهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ وَقَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا
فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ،
وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا
يَمُوتُ، وَقَالَ- إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ
مَيِّتُونَ- وَقَالَ- وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ
أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ
يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ
شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ- قَالَ:

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر رضؓ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا ابو بکرؓ اس وقت سُنح میں تھے (جو مسجد نبوی) سے (ایک میل پر ہے) اسمٰعیل راوی نے کہا یعنی عوالی کے ایک گاؤں میں ف۱ عمرؓ آپکی وفات کی خبر سُن کر کھڑے ہوئے کہنے لگے اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں عمر کہا کرتے تھے خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں یہی آتا تھا ف۲ اور میں کہتا اللہ آپ کو ضرور اس بیماری سے (اچھا کرکے) اٹھائے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں قلم کریں گے ف۳ اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (اندر جاکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی اور موت دونوں حالوں میں اچھے اور پاکیزہ ہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دوبار موت کا مزہ نہیں چکھانے کا ف۴ پھر باہر نکلے اور عمرؓ سے کہنے لگے قسم کھانے والے ذرا تامل کر جب ابو بکرؓ نے بات کرنا شروع کی تو عمرؓ (خاموش ہوکر) بیٹھ رہے۔ ابو بکرؓ نے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر کہا (لوگو دیکھو) اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں ہیں کبھی مریں گے نہیں) تو محمدؐ مر چکے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا تھا (محمدؐ کو اس کا بندہ اور رسول سمجھتا تھا) تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں اور ابو بکرؓ نے (سورۂ زمر کی) یہ آیت پڑھی۔ اے پیغمبرؐ تو بھی مرنے والا ہے وہ بھی مریں گے ف۵ محمدؐ اور کچھ نہیں پیغمبر ہیں ان سے پہلے

فَنَشِجَ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ
الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ
بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ
أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا
أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا
قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ
فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ
الْوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ
لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ
أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا، وَلَكِنَّا
الْأُمَرَاءُ، وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ
الْعَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايِعُوا
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ
الْجَرَّاحِ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ
أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ عُمَرُ
بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ، فَقَالَ
قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ
عُمَرُ: قَتَلَهُ اللَّهُ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ
عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ: أَخْبَرَنِي أَبِي الْقَاسِمُ: أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَخَصَ بَصَرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: فِي

کئی پیغمبر گزر چکے ہیں کیا وہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم اپنی
ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور جو کوئی ایڑیوں کے
بل پھر جائے وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں کرنے کا (اپنا بگاڑ کرے گا)
اور اللہ شکر کرنے والوں کو شکر کا بدلہ قریب دے گا ف۶ لوگ چیخ مار کر
رونے لگے ف۷ اور انصار سب سعد ابن عبادہ کے گھر میں اکٹھا ہوئے
بنی سعدہ کے چھتے میں اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب ایسا کرو
ایک امیر ہماری قوم کا رہے ایک امیر تمہاری قوم کا (دونوں مل کر
حکومت کریں) انصار کی خبر سن کر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ
بن جراح رضؓ وہاں پہنچے حضرت عمرؓ نے بات کرنا چاہی لیکن ابوبکرؓ
نے فرمایا ذرا خاموش رہو عمر کہا کرتے تھے میں نے جو اس وقت (ابوبکرؓ
سے پہلے) بات کرنا چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک (عمدہ)
تقریر سوچ رکھی تھی ف۸ میں ڈرتا تھا کہیں ابوبکرؓ اس کو بیان نہ
کر سکیں لیکن ابو بکرؓ نے باتیں شروع کیں تو نہایت ہی فصاحت
اور بلاغت کے ساتھ انہوں نے (انصار سے) یہ کہا امیر تو ہم ہی
(یعنی قریش کے لوگ) رہیں گے تم لوگ وزیر اور مشیر ہو سکتے ہو ف۹ حباب
بن منذر کہنے لگے ف۱۰ ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا ایک امیر ہم میں کا رہے گا
ایک امیر تم میں کا ابوبکرؓ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا ہم امیر رہیں گے تم وزیر
رہو وجہ یہ ہے کہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندان اور ان کا
ملک (یعنی مکہ) عرب کے بیچ میں ہے تو ایسا کرو تم کو اختیار ہے یا تو عمر
سے بیعت کر لو یا عبیدہ بن جراح سے عمرؓ نے یہ سن کر کہا نہیں ہوتے ساتے
ف۱۱ ہم تو تم ہی سے بیعت کریں گے تم سے تم ہمارے سردار ہو اور ہم سب میں
افضل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے ہم سب سے زیادہ محبت
تھی خیر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ تھاما ان سے بیعت کی اور دوسرے
لوگوں نے ف۱۲ بھی بیعت کر لی اب ایک شخص کہنے لگا تم نے سعد بن عبادہ ف۱۳
کو مار ڈالا ف۱۴ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ ان کو تباہ کرے ف۱۵ اور عبداللہ بن
سالم نے زبیدی سے نقل کیا ف۱۶ اور عبدالرحمن بن قاسم نے کہا مجھ سے میرے
والد قاسم بن محمد نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت

الرَّفِيقِ الأَعْلَى ثَلاثًا وَقَصَّ الحَدِيثَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا، لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَأَنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُوبَكْرٍ النَّاسَ الهُدَى وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ إِلَى۔ الشَّاكِرِينَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے لگے (یا اللہ) بلند رفیقوں ف۱۷ میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جو جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے اللہ نے فائدہ دیا عمرؓ نے لوگوں کو ڈرایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے ف۱۸ پھر اللہ نے ان کا خیال حق پر پھیر دیا اور ابوبکرؓ نے جو حق بات تھی ف۱۹ ہدایت کی بات وہ لوگوں کو سمجھا دی اور ان کو بتلا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ اسی آیت کو وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ اخیر شاکرین تک پڑھتے نکلے۔ ف۲۰

ف۱ عوالی مدینہ کے گرد بلندی پر جو گاؤں ہے۔ ف۲ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے ہیں کہتے ہیں مغیرہ اور حضرت عمرؓ دونوں اندر آپ کو دیکھنے کے لیے گئے مغیرہ کہنے لگے آپ کا انتقال ہوگیا حضرت عمرؓ کہنے لگے تو جھوٹ بولتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو فنا نہیں کرلیں گے کہتے ہیں حضرت عمرؓ کو اس آیت سے دھوکا ہوا ویکون الرسول علیکم شہیدا انہوں نے خیال کیا آپ ساری امت کے گواہ اسی وقت ہوسکتے ہیں جب امت کے اخیر تک زندہ رہیں ف۳ یعنی منافقوں یا ان کے جو کہتے ہیں آپ مرگئے۔ ف۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ منکر نکیر کے سوال کے وقت زندہ کئے جاتے ہیں پھر مار دیے جاتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے احییتنا اثنتین مگر اس صورت میں وہ حدیثیں کیسے صحیح ہوں گی جن سے سماع موتٰی ثابت ہوتا ہے اس لیے مطلب یوں کہنا چاہیے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ پر رد کیا وہ جو کہتے تھے اللہ آپ کو پھر اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں قلم کرائیں گے کیونکہ اگر آپ اٹھائے گئے تو ایک موت تو ہو چکی ہے اس کے بعد دوسری موت لازم آئے گی۔ حافظ نے کہا پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اہلِ سنت کا یہی قول ہے۔ ف۵ سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت۔ ف۶ ابوبکرؓ یہ خطبہ سنتے ہی۔ ف۷ سب کو یقین ہوگیا کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ ف۸ جس کو سن کر انصار لاجواب ہو جائیں۔ ف۹ ابوبکر صدیقؓ نے نہایت عمدہ بات کہی اس لیے کہ دو امیر تو حکومت کر ہی نہیں سکتے جیسے ایک نیام میں دو شمشیر۔ ف۱۰ جو خزرج قبیلے میں صاحب الرائے آدمی تھے۔ ف۱۱ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ ف۱۲ انصار اور مہاجرین نے۔ ف۱۳ جو انصار کا امیر بننا چاہتے تھے۔ ف۱۴ یعنی تباہ کر دیا ان کا مطلب پورا نہ ہونے دیا۔ ف۱۵ اگرچہ سعد بن عبادہؓ صحابی تھے مگر حضرت عمرؓ نے ان کو اس لیے بددعا دی کہ انہوں نے ایسی پریشانی کے وقت میں اسلام میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا جو کہتے تھے کہ دو امیر ہوں اگر خدانخواستہ ایسا ہوتا تو بس مسلمانوں کا خاتمہ ہوجاتا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خلیفہ کا قائم کرنا فرض ہے جب تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پر بھی اس کو مقدم رکھا اور جب سے مسلمانوں میں یہی رسم قائم ہوگئی اور ان کا بادشاہ جب مر جاتا ہے تو دوسرا بادشاہ فوراً بٹھا دیا جاتا ہے اس کے

بعد مردہ بادشاہ کی تجہیز و تکفین کا سامان کرتے ہیں کہتے ہیں اس کے بعد سعد بن عبادہ ایسے شرمندہ ہوئے کہ شام کے ملک کو چلے گئے انہوں نے وہیں انتقال کیا۔ ف۱۶ اس کو طبرانی نے وصل کیا۔ ف۱۷ پیغمبروں اور فرشتوں میں۔ ف۱۸ اس وقت یہی مصلحت تھی۔ ف۱۹ آپ کی واقعی وفات۔ ف۲۰ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا انہوں نے کبھی یہ آیت سنی ہی نہ تھی۔ اس روز سنی۔

---

٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلیٰ نے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضٰے سے) پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمرؓ اب میں ڈرا اور پوچھوں تو وہ کہہ دیں عثمانؓ میں نے خود کہہ دیا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو عام مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۔ ف۱

ف۱ حضرت علیؓ کے اس قول سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کہتے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ کو جیسے جمہور اہلِ سنت کا قول ہے عبدالرزاق محدث فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خود شیخین کو اپنے اوپر فضیلت دی لہٰذا میں بھی فضیلت دیتا ہوں ورنہ کبھی فضیلت نہ دیتا۔ دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جو کوئی مجھ کو شیخین پر فضیلت دے میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا۔ مخالفین کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کسر نفسی اور تواضع سے فرمایا کیا کوئی آدمی خود اپنی فضیلت بیان کرتا ہے اس کی مثال حدیث میں موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو یونس بن متے پیغمبر سے افضل نہ کہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو باوجودیکہ ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں سے افضل ہیں تو حضرت یونسؑ سے بطریق اولیٰ افضل ہونگے۔
اس کے علاوہ حضرت علیؓ کا قول یہی ایک حدیث موقوف ہے اس سے اعتقادی مسئلہ ثابت ہونا مشکل ہے خصوصًا ایسے حال میں جب یہ معاملہ انہی کے متعلق ہو اور کسر نفسی جو لازمہ انسانیت ہے اس میں یہ مذکور محتمل بلکہ یقینی ہے اور دلیل اس کی خود اسی روایت میں موجود ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ جمہور اہلِ سنت کے نزدیک شیخین کے بعد یا حضرت عثمانؓ کے بعد باقی صحابہ سے افضل ہیں حالانکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علیؓ عام مسلمان کی مثل ہیں پس واجب ہوا اس کا پھیرنا ظاہر سے اور جب تاویل کی گنجائش نکل آئی تو شیخین کے متعلق جو مضمون ہے اس میں بھی تاویل ہوسکتی ہے اب رہا وہ اثر حضرت علیؓ کا کہ جو کوئی مجھ کو شیخین پر فضیلت دے تو میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا یہ ہمارے

خلاف نہیں ہے کیونکہ ہم اس کے قائل نہیں ہیں کہ حضرت علیؓ شیخین سے افضل تھے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ تفضیل حل نہیں ہوا اور دلائل متعارض ہیں لہٰذا اس میں سکوت بہتر ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے کون اس کے نزدیک افضل ہے اگر شارع سے کوئی نص صاف وصریح آجاتا تو اور بات تھی۔

٢١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب بیدا یا ذات الجیش میں پہنچے (دونوں مقام ہیں مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ یہ حال دیکھ کر لوگ ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے ان سے کہا تم دیکھتے ہو عائشہؓ نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا اور ایسے مقام میں جہاں پانی نصیب نہیں نہ ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابوبکرؓ یہ سن کر آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ پانی ہے غرض ابوبکرؓ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا) وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا دینے لگے میں ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی۔ آپ سو رہے صبح ہوئی تو پانی نہ دارد تب اللہ تعالیٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

نے تیمم کی آیت اتاری فَتَيَمَّمُوا۔ اسید بن حضیر (صحابی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا خاندان یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے ف۲ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر سوار تھی تو ہار اس کے نیچے ملا۔

ف۱ کیونکہ وہ ہار اسماء کا تھا پرائی چیز تھی۔ ف۲ بلکہ تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ فوائد اور برکات حاصل ہوتے رہے ہیں یہ حدیث کتاب التیمم میں مذکور ہو چکی ہے یہاں اس کے لانے سے یہ غرض ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کے خاندان کی فضیلت اس سے معلوم ہوتی ہے اسید نے کہا ماھی باول برکتکم یا آل ابی بکر۔

۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ، تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو برا نہ کہو ف۱ اگر تم میں کوئی احد پہاڑ برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد یا آدھے مد (غلہ) کے برابر نہیں ہو سکتا ف۲ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے۔ ف۳

ف۱ جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ ف۲ کیونکہ انہوں نے ایسے وقت میں خرچ کیا جب سخت ضرورت تھی کافروں کا غلبہ تھا اور مسلمان محتاج تھے مقصود مہاجرین اولین اور انصار کی فضیلت بیان کرنا ہے ان میں ابو بکر صدیقؓ بھی تھے لہٰذا باب کی مطابقت حاصل ہو گئی۔ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولیدؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ میں کچھ تکرار ہوئی خالدؓ نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو سخت وسست کہا آپ نے خالدؓ کو مخاطب کر کے یہ فرمایا بعضوں نے کہا یہ خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جو صحابہ کے بعد پیدا ہوں گے ان کو موجود فرض کر کے ان کی طرف خطاب کیا مگر یہ قول

صحیح نہیں ہے کیوں کہ خالدؓ کی طرف خطاب کر کے آپؐ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی اور خالدؓ خود صحابہ میں سے ہیں ترجمہ میں جو عبارت ہم نے زائد کی ہے اب اس کی مصلحت معلوم ہوگئی۔ ف۳ جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور محاضر کی روایت کو ابو الفتح نے اپنے فوائد میں اور عبد اللہ بن داؤد کی روایت کو مسدد نے اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ،

ہم سے ابو الحسن محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے شریک بن ابی نمر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھ کو ابو موسیٰ اشعریؓ نے خبر دی انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔ آپ کے پاس ہی رہوں گا۔ خیر وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ کے قدموں کے نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ اریس کے باغ میں گئے ہیں ف۲ میں باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی ڈالیوں کا تھا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کی طرف چلا دیکھا تو آپ کنوئے کی مینڈ پر بیٹھے ہیں اس کے بیچا بیچ میں اور دونوں پنڈلیاں کھول کر کنوئے میں لٹکا دی ہیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا پھر لوٹ آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (دل میں) کہا آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا ف۳ اتنے میں ابو بکرؓ آئے اور دروازے کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرو اور میں گیا جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو بکرؓ آئے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپؐ نے فرمایا۔ آنے دو اور ان کو بہشت کی خوشخبری بھی دو۔ میں آیا اور ابو بکرؓ سے کہا

فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ، يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ:

آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے۔ خیر ابو بکرؓ اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اسی منڈیر پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے بیٹھ گئے ابو موسیٰ کہتے ہیں میں اپنے بھائی عامر کو گھر میں وضو کرتے چھوڑ آیا تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر اللہ کو اس کی بھلائی منظور ہے تو اس کو یہاں لے آئے گا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کوئی دروازہ ہلا رہا ہے میں نے پوچھا کون ہے۔ کہا عمرؓ میں نے کہا ذرا ٹھہرو۔ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ آپ کو سلام کیا اور عرض کیا عمرؓ حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آنے دو اور بہشت کی خوشخبری دو۔ میں نے آن کر ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی خوشخبری دی ہے وہ بھی آن کر اسی منڈیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔ میں لوٹ آیا (دروازے پر) بیٹھا۔ میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ کو عامر کی بھلائی منظور ہے تو اس کو بھی لے آئے گا اتنے میں ایک اور آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے۔ کہا عثمان۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرو اور آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمانؓ حاضر ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو اور بہشت کی خوشخبری دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہوں گے (محاصرہ کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں آیا ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جو تم پر آئے گی۔ وہ

اُدْخُلْ وَبَشِّرْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وُجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ،

بھی آئے ف دیکھا مینڈ کا ایک حصہ بھر گیا ف آخر وہ دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے کہا۔ سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی قبریں اسی طرح ہوں گی۔ ف۸

ف۱ آپ کہاں گئے ہیں۔ ف۲ اریس ایک مشہور باغ تھا مدینہ میں یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلی میں تھی کنوئے میں گر پڑی تھی۔ ف۳ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ابو موسیٰ کو حکم دیا کہ دروازے پر رہیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں۔ اس کو ترمذی نے نکالا ہے لیکن امام بخاری نے ادب میں جو روایت نکالی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے لیے کچھ مجھ کو دربان نہیں بنایا۔ ف۴ ابو بکر رضؓ نے بھی پنڈلیاں کھول دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو آپ کہیں شرم سے پنڈلیاں ڈھانپ لیں۔ ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دیں گے۔ ف۶ جدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ بیٹھے تھے۔ ف۷ وہاں جائے نہیں ہے۔ ف۸ یہ سعید بن مسیب کی کمال دانائی اور فراست تھی حقیقت میں ایسا ہی ہے ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوئے اور حضرت عثمان رضؓ آپؐ کے سامنے بقیع میں سعید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ آپؐ کے داہنے بائیں دفن ہوں گے کیونکہ ایسا نہیں ہے ابو بکر رضؓ کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب ہے اور عمر رضؓ کی ابو بکر رضؓ کے بائیں طرف۔

۲٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ اور عثمان رضؓ بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا۔ احد پہاڑ ٹھہر جا تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ ف۱

ف۱ سبحان اللہ یہ حدیث بھی آپ کا بڑا معجزہ ہے حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ دونوں شہید ہوئے مقصود اس سے ابو بکر رضؓ کی فضیلت بیان کرنا ہے ہمارے پیر و مرشد شیخ احمد مجدد لکھتے ہیں کہ صدیقیت کا مرتبہ بالکل نبوت سے ملا جلا ہے

پہلے مقام صدیقیت ہے پھر مقام نبوت۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ، قَالَ وَهْبٌ: الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ. يَقُولُ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ۔

ہم سے احمد بن سعید ابو عبداللہ رباطی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کنوئے پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے پہلے ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہو گیا (موٹھ کا ڈول) میں نے تو ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جوان کی طرح کام کر سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے بلا کر سیراب کر لیا ف۱ وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے سیر ہو کر پانی پی لیا لوگوں نے ان کو لے جا کر اپنے ٹھکانے پر بٹھا دیا۔ ف۲

ف۱ یا اونٹوں کو پانی پلا کر ان کے ٹھکانے لے گئے۔ ف۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے حضرت ابو بکرؓ کی ناتوانی کچھ عجیب نہیں ہے کیونکہ ناتوانی ان کی خلقی تھی اس ناتوانی پر ان سے کوئی مواخذہ نہیں۔ ڈول انہوں نے پہلے لیا اس سے حضرت عمرؓ پر انکی فضیلت ثابت ہوئی۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ،

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمرؓ کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص

يَدْعُونَ اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا ف (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے کیونکہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا (فلاں جگہ) میں تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں نے یہ کیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ (یعنی دونوں کو اپنے ساتھ رکھتے) مجھے اسی لیے امید تھی کہ اللہ تم کو ان کے ساتھ رکھے گا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے جو نگاہ پھیری تو یہ کہنے والے حضرت علیؓ تھے۔ ف۲

ف۱ یعنی تم وہیں دفن ہوگے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دفن ہیں۔ ف۲ سبحان اللہ یہ چاروں خلیفہ یک دل اور یک جان اور ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ثنا خواں تھے اور جس نے یہ گمان کیا کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف اور بدخواہ تھے اور نفاق کے طور پر ظاہر میں ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے وہ مردود خود منافق اور بد باطن ہے المرئ یقیس علی نفسہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک کجا عیسے کجا دجال ناپاک۔

---

۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ ابْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي

ہم سے محمد بن یزید کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مشرکوں نے بہت سخت تکلیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی تھی انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آپ کے پاس آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر زور سے

عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ۔

آپ کا گلا گھونٹا ف۱ (مار ڈالنا چاہا) اتنے میں ابو بکرؓ آن پہنچے انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا آنحضرتؐ کو چھڑایا اور کہنے لگے ف۲ تم ایک شخص کو ناحق مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے تمہارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔ ف۳

ف۱ معاذ اللہ اس شرارت کا بھی کچھ ٹھکانہ ہے اسی عقبہ مردود نے نماز پڑھتے میں آپ پر اوجھڑی بھی ڈال دی تھی۔ ف۲ اے لوگو! تم کو کیا ہو گیا ہے۔ ف۳ جن سے اس کا سچا ہونا ثابت ہے حافظ نے کہا ابو بکرؓ سل کی بیماری میں مرے واقدی نے کہا انہوں نے سردی میں غسل کیا پندرہ دن تک بخار آیا بعضوں نے کہا یہودیوں نے ان کو زہر دیا غرض ماہ جمادی الآخر کے آٹھ دن باقی تھے ۱۳ھ ہجری میں انہوں نے انتقال فرمایا ان کی خلافت دو برس تین مہینہ چند دن رہی اور مرتے وقت ان کی عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ۶۳ برس کی ہو گئی تھی رضی اللہ عنہ وحشرنا فی خدامہ واتباعہ۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب: حضرت عمرؓ بن خطاب کی فضیلت کا بیان (جن کی) کنیت ابو حفص ہے وہ قریشی عدوی ہیں ف

ف حضرت عمرؓ کا نسب یہ ہے عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب تو وہ کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں ان کا لقب فاروق تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا بعضوں نے کہا حضرت جبریل یہ لقب لے کر آئے تھے غرض عدالت اور علم سیاست مدن اور حسن تدبیر اور انتظام ملکی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے رضی اللہ عنہ۔

---

۲۸ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُنِي

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ماجشون نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا میں بہشت میں گیا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہاں رمیصا (یعنی ام سلیم انسؓ کی والدہ) موجود ہیں اور میں

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلاَلٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

نے پاؤں کی آہٹ سنی میں نے پوچھا کون ہے۔ معلوم ہوا بلال رضؓ ہیں (جبریل نے بتلایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل دیکھا اس کی ایک طرف ایک لڑکی (وضو کر رہی ہے) میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اس محل کے اندر سے جا کر دیکھوں مگر عمر رضؓ تمہاری غیرت مجھ کو یاد آگئی ف۲ عمر رضؓ (یہ سن کر رو دیے) کہنے لگے میرے ماں باپ آپ کے صدقے بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا۔ ف۳

ف۱ رمص کہتے ہیں آنکھ کی میل کچیل کو ام سلیم کی آنکھیں چیپڑ آلود رہتیں اس لیے ان کا لقب رمیصا ہو گیا۔ ف۲ میں واپس چلا آیا۔ ف۳ آپ کے تو ہم سب لونڈی غلام ہیں یہ سب عزت اور حرمت سب آپ کے صدقے سے ملی ہے ورنہ بہشت کہاں اور ہم کہاں ہم کو تو بہشت کی بو بھی سونگھنے کو نہ ملتی اگر آپ اللہ کا رستہ نہ بتلاتے تو ساری عمر بت پرستی میں گزر جاتی۔

۲۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ رضؓ نے کہا ہم ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنے تئیں بہشت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے کہا عمر کا میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا۔ ف۱ وہ رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔؟

ف۱ جب عمر رضؓ کو آپ کے ایسا فرمانے کی خبر پہنچی۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ، فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: الْعِلْمَ۔

ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا سوتے میں میں نے دودھ پیا اتنا کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا میرے ناخون یا ناخنوں پر بہ رہی رہی ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمرؓ کو دے دیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علم۔ ف۱

ف۱ یعنی قرآن اور حدیث اور سیاست مدن اور انتظام ملک کا علم۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ، قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: الْعَبْقَرِيُّ: عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى: الزَّرَابِيُّ: الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ، مَبْثُوثَةٌ: كَثِيرَةٌ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ کو ابو بکر بن سالم نے۔ انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ایک کوئیں سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہوا ہے ف۱ اتنے میں ابو بکر آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ ایک یا دو ڈول نکالے اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آن پہنچے تو وہ ڈول بڑا چرسہ ہو گیا میں نے تو عمرؓ کی طرح کوئی شہ زور سردار نہیں دیکھا جوان کا سا کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سب سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو ان کے ٹھکانے (پلا ولا کر) لے گئے ف۲ ابن جبیر نے کہا ف۳ عبقری کا معنی عمدہ زرابی (اور عبقری سردار کو بھی کہتے ہیں حدیث میں عبقری سے یہی مراد ہے) یحییٰ بن زیاد فراء نے کہا ف۴ زرابی کہتے ہیں بچھونوں کو جن کے حاشیے باریک باریک پھیلے ہوئے بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ ف۵

ف۱ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں بَکَرَہ بفتح با اور کاف ہو یعنی وہ گول لکڑی جس سے ڈول لٹکاتے ہیں اگر بَکْرَہ بہ سکون کاف ہو تو ترجمہ یوں ہوگا وہ ڈول جس سے جوان اونٹنی کو پانی پلاتے ہیں۔ ف۲ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ ف۳ قرآن میں سورۂ رحمٰن ہیں۔ ف۴ حافظ نے کہا کرمانی نے غلطی سے ان کو یحییٰ بن سعید قطان سمجھا۔ ف۵ یعنی جھالردار سوزنیاں۔

---

٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے خبردی انکو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے انکو ان کے باپ نے خبردی دوسری سند ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید سے انہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیاں) آپ سے باتیں کر رہی تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہوگئی تھی۔ جوں ہی حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پردے میں چلی گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی وہ اندر آئے اس وقت آپ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ آپ کو ہنستا رکھے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں تعجب آیا جوں ہی انہوں نے تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے میں چل دیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ سے زیادہ وہ ڈرتیں پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب

رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

ہے) مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بیشک تم سخت اکل کھرے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھوڑے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کرو خطاب کے بیٹے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شیطان جب تم کو ایک راستے پر چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے۔ ف

ف اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے۔

۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم برابر عزت سے رہے۔ ف

ف آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ اسلام کو عزت دے عمرؓ مسلمان ہو جائے یا ابو جہل اللہ نے عمرؓ کے حق میں آپ کی دعا قبول کی مسلمان ہوتے ہی حضرت عمرؓ نے کہا ہم دین حق پر ہیں چھپا کر نماز کیوں پڑھیں چلیے اعلانیہ کعبہ میں نماز ادا کریں گے کافر کہنے لگے اب تو آدھی قوت ہماری مسلمانوں کی طرف چل دی ان کے اسلام کا قصہ مشہور ہے۔

۳٤- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ جب حضرت عمرؓ جنازے پر رکھے گئے تمام لوگ اس کے گرد ہو گئے ان کے لیے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا اور میں اس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے

مَنْكِبِيْ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَأَيْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

ایک شخص نے میرا مونڈھا تھاما کیا دیکھتا ہوں حضرت علیؓ ہیں۔ کہنے لگے عمرؓ اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں اس کے سے اعمال پر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھ کو تو یہی گمان غالب ہے کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں یا قبر میں) رکھے گا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بار سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں اندر آیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں باہر نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ۔

۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سواء اور کہمس بن منہال نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا احد ٹھہر تجھ پر ہے کون ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق اور ایک شہید۔

۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کچھ اپنے والد حضرت عمرؓ کے حالات پوچھے میں نے بتلائے پھر انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حِینَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ۔

پھر دین میں اتنی کوشش کرنے والا اور ایسا سخی جیسے عمر رض تھے کسی کو بھی نہیں دیکھا۔ ف

ف مراد یہ ہے کہ اپنی خلافت کے زمانے میں تاکہ ابوبکر رض نکل جائیں کیونکہ وہ حضرت عمر رض سے بھی افضل تھے جمہور علما کا قول ہے۔

۳۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رض سے ایک شخص (ذوالخویصرہ یا ابو موسیٰ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تونے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ انس رض نے کہا یہ حدیث سن کر ہم اتنا خوش ہوئے ویسا خوش کسی بات سے ہم نہیں ہوتے تھے انس رض نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں ان کے سے عمل نہ کر سکا۔ ف

ف یا اللہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آل عظام سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً جناب امام حسن اور امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی اور حضرت مرشدی شیخ احمد مجدد سرہندی سے اگرچہ میرے اعمال سب کے سب گناہ اور خطا ہی ہیں ایک عمل بھی میرے پاس ایسا نہیں جس کو میں تیری بارگاہ میں قبول ہونے کے لائق سمجھوں لیکن اسی حدیث شریف پر اور تیری رحمت اور کرم پر مجھ کو امید ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ط

۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ، زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ.

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گزر چکے ہیں جن کو (الہام) ہوا کرتا تھا ف۱ میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمرؓ ہوں گے۔ ف۲ زکریا بن ابی زائدہ نے ف۳ سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گزر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (ان کو الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو تو وہ عمرؓ ہوں گے ف۴ ابن عباسؓ نے (سورۂ حج میں) یوں پڑھا وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث۔

ف۱ جیسے حضرت عیسیٰ کی امت میں یوحنا حواری گزرے ہیں ان کے مکاشفات مشہور ہیں۔ ف۲ یعنی یقیناً عمرؓ ان لوگوں میں ہیں۔ ف۳ اس کو اسمٰعیلی اور ابونعیم نے وصل کیا۔ ف۴ محدث وہی ہے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کرے یا فرشتے اس سے باتیں کریں یا اس کی رائے صحیح پڑا کرے مشہور قرات میں ولا محدث کا لفظ نہیں ہے اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں وصل کیا اور عبد بن حمید نے تفسیر میں۔

---

۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا رَاعٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا

فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

حملہ کرکے ایک بکری لے بھاگا چرواہے نے پیچھا کیا بکری چھڑا لی تب بھیڑیا کہنے لگا۔ (آج تو نے چھڑا لی) درندے کے دن میرے سوا بکری کا کون چرواہا ہوگا لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ (بھیڑیا بات کرتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس میں گائے کا بھی ذکر تھا۔

٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ، قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ میرے سامنے لائے جاتے ہیں بعضوں کی قمیص تو اتنی اونچی ہے کہ چھاتی تک پہنچتی ہے بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں پہنچتی اور عمر جو سامنے لائے گئے ان پر ایک قمیص تھی جس کو وہ کھینچ رہے تھے (اتنی لمبی تھی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا دین ف۱

ف۱ معلوم ہوا حضرت عمرؓ کا دین و ایمان بہت قوی تھا اس سے ان کی فضیلت ابو بکر صدیقؓ پر لازم نہیں آتی کیونکہ ان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے۔

٤١- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب نے خبر دی انہوں نے

أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّ ذَلِكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا، لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا.

ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ (خنجر سے) زخمی کیے گئے (یعنی نماز میں) تو بے قراری کرنے لگے ابن عباسؓ ان کو تسلی دینے لگے امیرالمومنین کچھ اندیشہ نہیں ہے (تم نہیں مروگے یا اگر مرو تو فکر نہ کرنا چاہیے) تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی طرح آپ کے ساتھ گزاری جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی مرے پھر تم نے ابوبکرؓ سے صحبت کی ان سے بھی اچھی طرح گزاری وہ بھی تم سے راضی ہی مرے پھر لوگوں سے تمہاری صحبت رہی (یعنی رعایا سے) اگر تم (خدانخواستہ) مر بھی جاؤ گے تو سب کو راضی چھوڑ کر مرو گے حضرت عمرؓ نے جواب دیا (ابن عباسؓ) تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کے مرنے تک مجھ سے رضامندی یہ تو اللہ کا ایک بہت بڑا احسان تھا۔ اور تم نے ابوبکرؓ کی صحبت کا اور ان کے مرنے تک مجھ سے رضامندی کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ کا مجھ پر ایک احسان تھا تم جو میری بیقراری دیکھتے ہو (وہ کوئی زخم یا تکلیف کے ڈر سے نہیں) بلکہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی فکر سے ف۱ قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑالوں ف۲ حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ حضرت عمرؓ کے پاس میں یہ کہنے گیا پھر یہی حدیث بیان کی۔ ف۳

ف۱ یعنی مجھ کو تم لوگوں کی فکر ہے کہ معلوم نہیں میرے بعد تم پر کون حاکم ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کرے گا۔ سبحان اللہ کیا رعایا پروری اور غریب نوازی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۲ یہ دوسرا سبب بے قراری کا بیان کیا یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے دوسرے اپنی نجات کی فکر سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ایمان اتنی نیکیاں ہونے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے قطعی بشارات رکھنے پر کہ تم بہشتی ہو خدا کا ڈر ان کے دل میں اس قدر تھا کیونکہ خداوند کریم کی ذات بے پرواہ اور مستغنی ہے جب حضرت عمرؓ کے سے عادل اور منصف اور حق پرست اور متبع شرع اور صحابی اور خلیفۂ رسول کو اللہ کا اتنا ڈر ہو تو ولئے برحال ہمارے کہ سر سے پیر تک گناہوں میں گرفتار ہم کو کتنا ڈر ہونا چاہیے۔ ف۳ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا اس سند کو بیان کرنے کی یہ غرض ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اپنے اور ابن عباسؓ کے درمیان کبھی مسور کا ذکر کیا ہے جیسے اگلی روایت میں ہے کبھی نہیں کیا جیسے اس روایت میں شاید انہوں نے یہ حدیث مسور کے واسطے سے اور بلا واسطہ بھی ابن عباسؓ سے سنی ہو۔

---

٤٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ ابْنُ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ: فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ۔

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابو عثمان نہدی نے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (بیر اریس) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ف۱ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بہشت کی خبری دے۔ میں نے دیکھا تو ابو بکرؓ ہیں میں نے ان کو بہشت کی خوش خبری دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بھی بہشت کی خوش خبری دے۔ میں نے کھولا تو دیکھا کہ عمرؓ ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خوش خبری دی تھی وہ ان کو سنا دی۔ انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اس کو بھی بہشت کی خوش خبری دے مگر ذرا دنیا میں اس کو مصیبت ہوگی۔ میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور یہ کہا اللہ مدد گار ہے (مصیبت پر وہی صبر دے گا)

ف۱ باغ کے دروازے پر آپ نے مجھ کو بٹھا دیا تھا کوئی آنے نہ پائے۔

۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ ابْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے خبر دی کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے (جو طلحہ بن عبید اللہ کے چچازاد بھائی تھے) انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ ف

ف پوری حدیث انشاء اللہ آگے باب الایمان والنذور میں مذکور ہوگی اس سے آپ کی بہت عنایت اور محبت حضرت عمرؓ پر معلوم ہوتی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

باب: حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت جن کی کنیت ابو عمرو تھی وہ قرشی اموی تھے ف۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا ف۲ کنواں کھودے اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کو کھدوا دیا ف۳ اور آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے (یعنی غزوۂ تبوک کا) اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان کر دیا ف۴

ف۱ حضرت عثمانؓ کا نسب یہ ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ عبد مناف میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں اور تمام بنی امیہ۔ بعضوں نے کہا ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی عبد اللہ ان کے صاحبزادے تھے۔ حضرت رقیہ سے جو چھ برس کی عمر میں گزر گئے حضرت علیؓ نے فرمایا عثمانؓ کو آسمان والے ذوالنورین کہتے ہیں سوا ان کے کسی کے پاس پیغمبر کی دو بیٹیاں جمع نہیں ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کو بہت چاہتے تھے فرمایا اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی اس کو بھی میں تجھ سے بیاہ دیتا رضی اللہ عنہ۔
ف۲ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الوقف میں وصل کیا۔ ف۳ اس کا پانی مسلمانوں میں وقف کر دیا۔
ف۴ اس کو خود مؤلف نے کتاب المغازی میں نکالا کہتے ہیں حضرت عثمان نے اس جنگ کے سامان کے لیے ہزار اشرفیاں لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیں آپ ان کو الٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے

تھے اب عثمان کا کچھ نقصان ہونے والا نہیں وہ کیسے ہی عمل کریں کہتے ہیں نوسو پچاس[950] اونٹ اور گھوڑے بھی انہوں نے دیے۔

---

٤٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ: سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ، وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْ كَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیر اریس) میں داخل ہوئے مجھ کو یہ حکم دیا کہ باغ کے دروازے پر پہرہ دوں ف۱ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو ابوبکرؓ ہیں پھر دوسرا شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا دیکھا تو عمرؓ ہیں پھر ایک اور آیا اجازت مانگنے لگا آپ تھوڑی دیر خاموش رہے بعد اس کے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے مگر ایک مصیبت کے بعد میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں۔ حماد بن سلمہ نے کہا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابو عثمان سے سن کر یہ حدیث نقل کی وہ ابوموسیٰؓ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے عاصم نے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے بیٹھے تھے (ابوبکرؓ اور عمرؓ کے آنے پر بھی کھولے رہے) جب حضرت عثمانؓ آ گئے تو آپ نے اپنا گھٹنا ڈھانک لیا۔ ف۲

ف۱ بے اجازت کسی کو آنے نہ دوں۔ ف۲ اس روایت کو طبرانی نے نکالا لیکن حماد بن زید کی روایت سے نہ حماد بن سلمہ سے البتہ حماد بن سلمہ نے صرف علی بن حکم سے روایت کی ہے اس کو ابن ابی خیثمہ نے تاریخ میں نکالا آپ نے حضرت عثمانؓ کی شرم و حیا کا خیال کر کے گھٹنا ڈھانک لیا اگر وہ ستر ہوتا تو ابوبکرؓ و عمرؓ کے سامنے بھی کھلا نہ رکھتے۔

٤٥- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ
سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ: قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِسْوَرَ
ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ
ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ
تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ
النَّاسُ فِيهِ؟ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى
خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ
حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا
الْمَرْءُ مِنْكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: أُرَاهُ قَالَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ
إِلَيْهِمَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ
فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ
وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ
اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ،
وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ:
أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ
مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ:
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ
لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے
والد نے انہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ
نے خبر دی ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے مجھ سے مسور بن
مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا تم اپنے
ماموں عثمان سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط
کے مقدمہ میں کیوں گفتگو نہیں کرتے ف۱ لوگ اس سے
بہت ناراض ہیں ف۲ خیر جب حضرت عثمانؓ نماز کے لیے
برآمد ہوئے میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض
کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے انہوں
نے کہا بھلے آدمی تجھ سے پناہ امام بخاری نے کہا میں سمجھتا
ہوں معمر نے یوں روایت کی ہے میں اللہ کی پناہ تجھ سے چاہتا ہوں
ف۳ یہ سن کر میں لوگوں کے پاس آیا اتنے میں حضرت عثمان کی
طرف سے بلانے والا آیا میں گیا تو انہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی
کی بات کیا ہے میں نے کہا اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن اتارا اور
تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہا مانا اور تم نے دو ہجرتیں بھی کیں (ایک حبش اور
ایک مدینہ کی طرف) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہے آپ کی روش کو خوب دیکھا بات یہ ہے کہ لوگ ولید
کی بہت شکایت کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا عبیداللہ تو نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (آپ کی صحبت اٹھائی
ہے) میں نے کہا نہیں ف۴ مگر آپ کی شریعت کی باتیں جو ایک
کنواری عورت کو بھی پردے میں پہنچتی ہیں مجھ کو بھی پہنچیں
ف۵ حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر خطبہ پڑھا کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ
نے حضرت محمدؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں
نے اللہ اور رسول کا کہنا مانا اور جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس

وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ أَبُوبَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ۔

سے لائے تھے ان پر ایمان لایا اور میں نے دو ہجرتیں کیں جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا پھر ابوبکرؓ سے بھی میری ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا ان کا جو حق مسلمانوں پر تھا وہ میرا بھی حق وہی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق وہی ہے انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچائی جا رہی ہیں ف البتہ ولید کی (نالائق) حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اس کی سزا جو واجبی ہے وہ ہم اس کو دیں گے پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے کہا ولید کو حد لگاؤ انہوں نے اس کو اسّی کوڑے حد کے لگائے۔

ف۱ ولید حضرت عثمانؓ کا رضاعی بھائی تھا۔ ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاصؓ جو عشرہ مبشرہ میں تھے کو حضرت عثمانؓ نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ان میں اور عبداللہ بن مسعودؓ میں کچھ تکرار ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے ولید کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور سعدؓ کو معزول کر دیا ولید نے بڑی بڑی بے اعتدالیاں شروع کیں شراب خوری ظلم و زیادتی لوگ حضرت عثمان سے ناراض ہوئے کہ سعدؓ ایسے جلیل الشان صحابی کو معزول کر کے حاکم کس کو بنایا ولید کو جس کی کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون وہی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا گھونٹا تھا آپ پر نماز میں اوجھڑی ڈالی تھی خیر اگر ولید کوئی برا کام نہ کرتا تو باپ کے اعمال سے بیٹے کو غرض نہ تھی مگر بموجب الولد سر لابیہ ولید نے بھی ہاتھ پاؤں پیٹ سے نکالے۔ ف۲ صبح کی چار رکعتیں نشے میں پڑھائی اور سلام کے بعد کہنے لگا کہو لو اور زیادہ پڑھاؤں۔ ف۳ معمر کی روایت کو خود مولف نے باب ہجرۃ الحبشہ میں وصل کیا حضرت عثمان نے یہ اس لیے کیا وہ سمجھے شاید عبید کوئی درخواست کرے اور میں منظور نہ کروں تو مفت میں دشمنی پیدا ہو۔ ف۴ گو عبیداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے مگر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے تھے یہ حضرت عثمانؓ کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام قتال حضرت عثمان کی چچازاد بہن تھیں۔ ف۵ یعنی آپ کی شریعت ایسی مشہور ہے کہ دین کی باتیں کنواری عورتوں نے بھی سیکھ لیں ہیں میں تو مرد ہوں مجھے کیوں نہیں پہنچی۔ ف۱ کہ خیر خواہی اور اطاعت میں دریغ نہ کریں۔
ف۷ کہ سعدؓ کو کیوں معزول کیا فلانے کو کیوں مقرر کیا۔

۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَتْ فَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھہر جا! انسؓ کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر کون ہیں پیغمبر ہیں اور صدیق اور دو شہید۔

۴۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ، تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیغ نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمرؓ کے برابر پھر عثمانؓ کے برابر پھر آپ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر) ف۱ شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز سے روایت کیا۔ ف۲

ف۱ اس اثر سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو شیخین کی فضیلت کی صحابہ پر یہاں تک کہ حضرت علیؓ پر بھی قائل ہیں اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے مگر مخالفین یہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کا مقصود ان صحابہ سے ہے جو اہل بیت میں نہ تھے اور اس کی دو دلیلیں ہیں ایک وہ جو عبدالرزاق کی روایت میں اس کا تتمہ مذکور ہے کہ کسی نے ابن عمرؓ سے پوچھا۔ پھر علیؓ کہاں گئے۔ انہوں نے کہا وہ تو اہل بیت میں سے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس اثر کے خلاف خود ہی وہ لوگ ہیں جو اس سے دلیل لیتے ہیں کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ کے بعد تمام صحابہ کو برابر نہیں کہتے بلکہ حضرت علیؓ کو عثمانؓ کے بعد یا حضرت عمرؓ کے بعد تمام صحابہ سے افضل جانتے ہیں تیسرے یہ کہ ابن عمرؓ کا یہ قول اہل سنت والجماعت اور ان کے اجماع کے برخلاف ہے بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ مراد ان کی

بوڑھے اور معمر صحابہ ہیں حضرت علیؓ اس وقت کم سن تھے۔ حافظ نے کہا ابن عمرؓ کے اثر کی تاویل تمام علمائے ضروری خیال کی ہے کیونکہ حضرت علیؓ کی تقدیم پھر عشرہ مبشرہ کی تقدیم پھر اہلِ بدر کی تقدیم اس پر سب نے اتفاق کیا ہے طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم یوں کہتے کہ اس امت میں افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ہیں آپؐ سنتے اور انکار نہ کرتے یہ روایت محققین اہلِ حدیث کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں کی افضلیت اجمالی پر انکار نہیں فرمایا۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ ان کے آپس میں ایک دوسرے کی فضیلت کو آپ نے مسلّم کہا کرمانی نے کہا اگر ابن عمرؓ کا اثر کنا نقولہ یا کنا نترک کو ہم مرفوع تسلیم کرلیں جب بھی اس سے کوئی اعتقادی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا البتہ عملیات میں ایسے الفاظ حجت ہو سکتے ہیں۔ امام الجہرؒ نے کہا افضلیت خلفا کی آپس میں ایک دوسرے پر اس پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں ہوئی جو کچھ ہے وہ ظن ہے اور دلائل متعارض ہیں۔ غلبہ ظن یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ سب سے افضل ہیں پھر عمرؓ پھر اس کے بعد غلبہ ظن بھی نہیں ہو سکتا مترجم کہتا ہے ابن عمرؓ کے اثر کے معارض ہے وہ روایت جس کو بزاز نے ابن مسعودؓ سے نکالا ہے کہ ہم کہا کرتے تھے سارے مدینے والوں میں حضرت علیؓ افضل ہیں۔ حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ف۲ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

---

٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي عَنْهُ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ:

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) مصر کا رہنے والا (مکہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں اس نے پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ تب اس نے کہا ابن عمرؓ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھ کو بتلاؤ کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں بے شک ف۱ پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے انہوں نے کہا ہاں بے شک پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی حاضر نہ تھے (جو حدیبیہ میں ہوئی) انہوں نے کہا ہاں بے شک جب تو وہ شخص کہنے لگا اللہ اکبر ع ابن عمرؓ نے کہا اِدھر آ میں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت

نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ: فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ: هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

بیان کرتا ہوں احد کی لڑائی میں نکل بھاگ جانا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا اور بخش دیا ف۲ رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (رقیہ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا (تم مدینہ میں رہ کر ان کی دوا دارو کرو) تم کو ایک شہید کا ثواب ملے گا (اور لوٹ کے مال میں) حصہ بھی ملے گا ف۳ لیکن بیعت رضوان میں غائب ہونا (وہ تو فضیلت ہے) اگر مکہ والوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حضرت عثمان سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو اسی کو (اپنی طرف سے) بھیجتے آپ نے حضرت عثمانؓ کو (مکہ کے کافروں کے پاس) بھیجا تھا حضرت عثمانؓ وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت رضوان ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے ف۴ عبداللہ بن عمرؓ نے اس شخص سے کہا کہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے جاؤ ف۵

ف۱ قلیہ یہ شخص مصر والا تھا مصر والوں نے حضرت عثمانؓ سے بغاوت کی آپ کو شہید کیا یہ شخص بھی انہی میں حضرت عثمانؓ کا مخالف تھا۔ ف۲ چنانچہ (سورۂ آل عمران میں) فرمایا ہے جس دن دونوں گروہ بھڑ گئے احد کے دن اس دن جو لوگ تم میں سے پیٹھ دے کر بھاگے ان کو شیطان نے بعضے کاموں کی وجہ سے بھڑکا دیا اور بے شک اللہ ان کا یہ قصور معاف کر چکا اور معافی کے بعد پھر اس خطا کا ذکر نا صریحاً نادانی اور بدنصیبی ہے۔ ف۳ پس یہ غیر حاضری بہ حکم پیغمبر ہوئی اسی وجہ سے حضرت عثمانؓ پر کیا الزام ہے۔ ف۴ حضرت عثمانؓ کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے پاس بھیجا تھا اس کے سمجھانے کو کہ میں صرف عمرے کے لیے آیا ہوں نہ لڑائی کرنے کو ابھی حضرت عثمانؓ وہیں تھے کہ لوگوں نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرک جنگ کی تیاری کر رہے ہیں آپ نے ان صحابہ سے بیعت کی جو حاضر تھے اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں بعضوں نے کہا بلکہ حضرت عثمانؓ بیعت رضوان کا سبب پڑ رہے تھے کیونکہ کسی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ حضرت عثمانؓ کو مشرکوں نے مار ڈالا اس وقت آپ کو غصہ آیا اور حاضرین سے بیعت لی کہ اخیر دم تک مشرکوں سے لڑیں گے۔ ف۵ تاکہ شیطان

دوبارہ تیرے دل میں وسوسہ نہ ڈالے ۔ ع ۵ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسی بڑی بڑی خطائیں کیں تو پھر وہ خلیفہ کیسے ہو سکتے ہیں اور ان کی تعظیم کیوں کی جاتی ہے ۔

۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپؐ کے ساتھ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپؐ نے فرمایا احد ٹھہر جا انسؓ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر ہے کون پیغمبر ہیں اور صدیق اور دو شہید۔

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالِاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب:۔ بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا (اور اس باب میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی شہادت کا بیان ہے ۔)

۵۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ الْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كَيْفَ فَعَلْتُمَا؟ أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ؟ قَالَا: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، قَالَ: قَالَا: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف کے پاس ٹھہرے کہنے لگے تم نے (عراق کے ملک میں) کیا کیا اندیشہ تو نہیں کہ تم نے زمین پر ایسی جمع نہ لگائی ہو جس کی گنجائش نہ ہو؟ انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنی ہی جمع مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے ف۱ حضرت عمرؓ نے کہا دیکھو سمجھ لو تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جس کی زمین میں گنجائش نہیں ہو۔ انہوں نے کہا نہیں ۔ حضرت عمرؓ نے کہا خیر اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق والوں کی بیوہ عورتوں کو ایسا بے ڈر کردوں گا کہ میرے بعد ان کو کسی مرد کی احتیاج نہ رہے ف۲ عمرو بن میمون نے کہا اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی کیے

رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ
إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ،
مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ
غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ
قَالَ اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ
خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ بِسُورَةِ
يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ فِي
الرَّكْعَةِ الأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا
هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي
أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ
الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لَا يَمُرُّ
عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى
طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ،
سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا
ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ،
وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ
رَأَى الَّذِي أَرَى، وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ
فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا
صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللهِ،
سُبْحَانَ اللهِ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
صَلَاةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا
ابْنَ عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ
سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلَامُ الْمُغِيرَةِ،
قَالَ: الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللهُ،
لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ

گئے اور جس دن وہ صبح کو زخمی ہوئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا کہ میرے اور ان کے بیچ میں عبداللہ بن عباسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا ان کی عادت تھی جب نمازیوں کی دو صفوں میں سے گزرتے تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ صف برابر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اس وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے (یعنی تکبیر تحریمہ) اور اکثر ایسا ہوتا کہ وہ فلا سورۃ یوسف یا سورۃ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں (ان کو جماعت مل جائے) خیر انہوں نے تکبیر کہی تھی اتنے میں میں نے سُنا کہ وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتے نے مجھے مار ڈالا یا کہا کاٹ لیا پھر وہ مردود پارسی ف دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگا ف اور (دائیں بائیں) جو مسلمان ملا اس کو ایک ضرب لگا دی یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ ان میں سے سات شخص مر گئے یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان خطان نے اس پر چادر پھینکی جب اس نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا تو اپنا گلا آپ کاٹ لیا ف اور حضرت عمرؓ نے کیا کیا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کے ان کو امام کر دیا (کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے انہوں نے تو یہ سب حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو خبر ہی نہیں ہوئی مگر قرأت میں انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پوری کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا دیکھو تو میرا قاتل کون ہے ف ایک گھڑی تک وہ گھومے (خبر لیتے رہے) پھر آئے کہنے لگے مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اس کو تباہ کرے میں نے اس کے لیے انصاف کا حکم دیا تھا ف پھر کہنے لگے شکر اللہ کا اس نے مجھ کو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو ابن عباسؓ

الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ
يَدَّعِي الإِسْلَامَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ
تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ العُلُوجُ بِالمَدِينَةِ
وَكَانَ العَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا، فَقَالَ:
إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا فَقَالَ
كَذَبْتَ، بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ
وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ؟
فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ
النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ،
فَقَائِلٌ يَقُولُ: لَا بَأْسَ، وَقَائِلٌ
يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ
فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، ثُمَّ أُتِيَ
بِلَبَنٍ فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، فَعَرَفُوا
أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ النَّاسُ
يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ:
أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ
لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ،
ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ:
وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي،
فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الأَرْضَ،
قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الغُلَامَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي
ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقَى
لِرَبِّكَ، يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: انْظُرْ مَا عَلَيَّ
مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً
وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفَى
لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا

تم اور تمہارے والد یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی غلام مدینہ میں
خوب آباد ہوں ابن عباسؓ نے کہا اگر آپ کہیں تو ان سب
غلاموں کو قتل کروا دوں حضرت عمرؓ نے کہا یہ کیا لغو بات ہے
جب انہوں نے تمہاری زبان عربی بولی اور تمہارے قبلے کی
طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا آخیر حضرت عمرؓ
کو گھر اٹھا کر لائے ہم بھی ان کے ساتھ ہی گئے ایسا معلوم ہوتا
تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گزری ف۱۱
کوئی کہتا تھا کوئی ڈر کا مقام نہیں ہے ف۱۲ کوئی کہتا تھا مجھ کو تو ڈر
ہے (وہ جاں بر نہ ہوں گے) آخر شربت ان کے پلانے کو لائے انہوں
نے پیا تو پیٹ سے باہر نکل گیا پھر دودھ لائے وہ بھی زخم سے
باہر نکل پڑا جب سب نے جان لیا وہ بچنے والے نہیں عمرو بن میمون
کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے لوگ آئے ان کی تعریف کر رہے تھے
اتنے میں ایک جوان (انصاری) آیا کہنے لگا امیر المومنین خوش
ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تم کو عنایت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام
لائے تم خود جانتے ہو پھر حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ
حکومت کی ان سب کے بعد شہادت ہاتھ آئی ف۱۳ حضرت
عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ ہے کاش برابر
سرابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ عذاب نہ وبال بڑھے ف۱۴
جب وہ جوان جانے لگا اس کا تہ بند گھسٹ رہا تھا (اتنا نیچا تھا)
آپ نے فرمایا اس گبرو کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے
میرے بھتیجے ذرا اپنا ازار اونچا رکھ تیرا کپڑا بھی میلا نہ ہوگا
ف۱۵ اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا ف۱۶ پھر عبد اللہ
اپنے صاحبزادے سے کہنے لگے دیکھو تو میرے اوپر قرضہ کتنا
ہے لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم یا کچھ ایسا ہی
قرضہ نکلا حضرت عمرؓ نے کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضہ کو
کافی ہو تو ان کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ (میری

فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ
تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلاَ تَعْدُهُمْ
إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ، انْطَلِقْ
إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ: يَقْرَأُ
عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلاَمَ وَلاَ تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ:
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ
مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ
عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ:
يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلاَمَ
وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ،
فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي،
وَلَأُوثِرَنَّهُ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا
أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ،
قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ،
فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَذِنَتْ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ،
مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ،
فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ:
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ
لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي
إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا
فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا، فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ
فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ
فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا
مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا: أَوْصِ يَا

قوم) بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا اگر ان سے بھی یہ قرض ادا نہ ہوسکے تو قریش کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا اوروں سے نہ مانگنا دیکھو اس طرح میرا قرضہ ادا کر دیجیو اور تو حضرت عائشہؓ کے پاس جا ان سے یوں کہہ عمر آپ کو سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں (کیونکہ اب مردوں میں داخل ہوں دوسرے ایسی تکلیف میں ہوں کہ امارت کا کام نہیں کر سکتا) خیر سلام کے بعد یوں کہنا عمرؓ آپ سے اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجیے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ حجرے میں دفن ہو۔ عبداللہ گئے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی اندر گئے تو دیکھا وہ خود حضرت عمرؓ کے غم میں بیٹھی رو رہی ہیں خیر عبداللہ نے کہا عمرؓ بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے اپنے ساتھیوں کے پاس گڑنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھوں گی جب عبداللہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا یہ عبداللہ آ گئے حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو ذرا اٹھاؤ ایک شخص نے ان کو اٹھا کر اپنے اوپر ٹیکا دے دیا ف۱۷ انہوں نے عبداللہ سے پوچھا کہو کیا خبر لایا عبداللہ نے کہا وہی جو آپکی آرزو تھی حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی۔ کہنے لگے الحمد للہ اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا اب جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ف۱۸ لے جانا اور (باہر ہی سے) ان کو سلام کہنا اور کہنا عمر خطاب کا بیٹا آپ کی اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ اس وقت بھی اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لے جانا (وہاں گاڑ دینا) ورنہ مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا ف۱۹ ام المومنین حفصہؓ اپنے والد کی خبر سن کر کئی عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم سب کھڑے ہو گئے ف۲۰ وہ باپ کے پاس گئیں اور گھڑی بھر روتی رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں کے گھستے ہی وہ اندر ف۲۱ چلی

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ، فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ، وَقَالَ: أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي

گئیں ہم وہیں سے ان کے رونے کی آواز سنتے رہے لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا خلافت کا حق داران چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک راضی رہے انہوں نے علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمن بن عوف کا نام لیا ف۲۲ اور کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ (مشورے میں) تمہارے ساتھ شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں یہ عبداللہ کو تسلی دینے کے لیے کہا ف۲۳ پھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے ف۲۴ اور میں نے جو (کوفہ کی حکومت سے) ان کو موقوف کر دیا تھا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ لیاقت نہ رکھتے تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی ف۲۵ یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیّت کرتا ہوں کہ مہاجرین اوّلین کے حقوق پہچانے اور ان کی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیّت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے اوروں سے پہلے ایمان کو جگہ دی اور دارالایمان (یعنی مدینہ) میں ٹھکانا بنایا جو اُن میں نیک لوگ ہیں ان کی قدر کرے اور جو قصوروار ہوں ان سے درگزر کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں انہی کی وجہ سے آمدنی ہوتی ہے ف۲۶ کافر ان کو دیکھ کر غصّے ہوتے ہیں ف۲۷ ان سے رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کے پاس ان کی ضرورتوں سے بچ رہتا ہو میں بھی اس کو وصیّت کرتا ہوں کہ عرب لوگوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ اسلام کی جڑ یہی لوگ ہیں اور اسلام کا مادہ انہی سے بنا ہے ف۲۸ اور زکوٰۃ میں ان کے وہی مال لیے جائیں جو عمدہ اور اعلیٰ نہ ہوں ف۲۹ پھر انھیں کے محتاجوں کو دے دیے جائیں میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ ذمی کافروں کو بھی جو اللہ اور رسول کے ذمہ میں آتے ہیں خبر رکھے اپنا عہد جو ان سے کیا ہے پورا کرے ان کو ان کے دشمنوں سے بچائے ان سے اتنا ہی کام لے جتنا وہ کر سکتے

فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ،
فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ،
فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ
الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا
أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ:
قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ:
قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ
سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمَا
تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللهُ
عَلَيْهِ وَكَذَا الْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ
فِي نَفْسِهِ، فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَ
اللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ؟ قَالَا:
نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ
قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ،
فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ
أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ؟ ثُمَّ
خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا
أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ،
فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَلَجَ أَهْلُ
الدَّارِ فَبَايَعُوهُ۔

ہیں خیر جب تیسرے روز ان کا انتقال ہو گیا اور ہم ان کا جنازہ لے کر
پیدل نکلے تو عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو سلام کیا اور ف۳۰ کہا
عمر بن خطابؓ آپ سے اجازت مانگتے ہیں انہوں نے کہا لاؤ ان کو اندر لاؤ
وہ اسی حجرے میں اپنے دونوں ساتھیوں ف۳۱ کے ساتھ دفن کیے گئے ف۳۲
جب ان کے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ چھیوں آدمی جن کے حضرت
عمرؓ نے نام لیے تھے ایک جگہ اکٹھے ہوئے عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا ایسا
کرو تم چھیوں آدمی تین آدمیوں کو اپنے میں سے مختار کر دو زبیرؓ نے
کہا میں نے تو علیؓ کو اختیار دیا طلحہؓ نے کہا میں نے عثمانؓ کو اختیار دیا
سعدؓ نے کہا میں نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو اختیار دیا (غیر حق کے تین
رہ گئے) عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا علیؓ اور عثمانؓ تم دونوں میں جو
کوئی خلافت کا طالب نہ ہو ہم اسی کو خلیفہ بنائیں گے اللہ اور اسلام گواہ
رہے ہیں اسی کو تجویز کروں گا جو میرے نزدیک افضل ہے یہ سنتے ہی
عثمانؓ اور علیؓ خاموش ہو گئے عبدالرحمنؓ نے کہا تم دونوں مجھ کو
مختار کرتے ہو قسم خدا کی میں اس کو خلیفہ بنانے میں کوئی کوتاہی نہ
کروں گا جو افضل ہے دونوں نے کہا اچھا ہم نے تم کو مختار کیا پہلے
انہوں نے ایک کا (حضرت علیؓ) کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پرانا ہے تم
خود جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان اگر میں تم کو خلیفہ بناؤں گا تو تم عدل
اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمانؓ کو خلیفہ بناؤں گا تو تم ان کا حکم
سنو گے ان کی بات مانو گے ف۳۳ پھر حضرت عثمانؓ سے تنہائی
کی ان سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے
لگے عثمانؓ اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبدالرحمنؓ نے ان سے بیعت کی حضرت
علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی اور سارے مدینہ والے گھس پڑے
سب نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کر لی ف۳۴

ف۱ حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سواد یعنی ملک عراق میں جزیہ اور جمع بندی یعنی زمین کا محصول کرنے کے لیے بھیجا
تھا۔ ف۲ ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے حذیفہ نے کہا جتنی جمع میں نے لگائی ہے اس سے دو چند اگر میں چاہتا

تو لگاتا یعنی اتنی گنجائش ہے مطلب یہ ہے کہ بہت ہلکا دھارہ قائم ہوا ہے انہی کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے پوچھا اگر تو جزیہ فی نفر دو درہم بڑھا دے یا ہر جریب زمین پر ایک درم یا ایک قفیز غلہ بڑھا دے تو وہ دے سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی رعایا پروری پر ہزار آفرین ہے۔ ف۳ عراق میں بڑی لوٹ کھسوٹ ڈاکہ زنی ہوا کرتی تھی بیوہ عورتوں کو اور زیادہ مشکل ہوتی کیونکہ ان کے سر پر مرد کا سایہ نہ رہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں عراق کا ایسا بندوبست کر دوں گا کہ بیوہ عورتیں امن چین سے اپنی زندگی بسر کریں ان کو مرد کی حفاظت کی ضرورت نہ رہے۔ ف۴ فجر کی نماز میں۔ ع ابو اسحاق کی روایت میں یوں ہے میرے اور حضرت عمرؓ کے بیچ میں دو آدمی تھے اور میں صف اوّل میں ان کے رعب کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا وہ بڑے صاحب رعب آدمی تھے میں دوسری صف میں تھا عمرؓ کی عادت تھی وہ اللہ اکبر نہ کہتے جب تک پہلی صف کو خوب اچھی طرح دیکھ نہ لیتے اگر صف میں کسی شخص کو آگے بڑھا ہوا یا پیچھے ہٹا ہوا دیکھتے تو اس کو دُرہ مارتے اس ڈر سے صف اول میں شریک نہیں ہوا۔ ف۵ ابو لولؤ فیروز جو مغیرہ کا غلام تھا۔ ف۶ ابو لولؤ مردود نے تین ضرب اس خنجر آلودہ زہر کے لگائے جس کو اس نے تیار کیا تھا حضرت عمرؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اس کتے کو پکڑ لو پکڑ لو اس نے مجھے مار ڈالا۔ ہوا یہ تھا کہ یہ مردود بڑا کاریگر تھا لوہار بھی تھا نقاش بھی بڑھئی بھی مغیرہ نے ہر مہینے اس پر سو درہم جزیہ مقرر کیے تھے اس نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ میرا جزیہ بہت بھاری ہے اس میں کچھ تخفیف کیا جائے حضرت عمرؓ نے کہا جب تو اتنے ہنر جانتا ہے تو ہر مہینے سو درہم کچھ زیادہ نہیں ہیں اس پر اس مردود کو غصہ آیا ایک بار حضرت عمرؓ کو رستے میں ملا حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ میں نے سنا ہے تو ہوا کی چکی بنا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں تمہارے لیے ایک چکی بناؤں گا جس کا ہمیشہ لوگ ذکر کرتے رہیں گے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سُن کر اپنے ساتھیوں سے کہا اس غلام نے مجھ کو ڈرایا چند ہی راتوں کے بعد اس مردود نے یہ کیا۔ مسلم نے معدان سے نکالا کہ حضرت عمرؓ نے شہادت سے پہلے خطبہ سُنایا فرمایا ایک مرغ نے مجھ کو تین چونچیں ماریں خواب میں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت آ پہنچی۔ ف۷ کم بخت اوپر سے حرام موت۔ ف۸ اس وقت اندھیرے میں کچھ معلوم نہیں ہوا تھا۔ ف۹ اگر چاہتا تو خراج بڑھا دیتا۔ ف۱۰ یعنی مسلمان ہو گئے تو اب ان کا قتل کیونکر جائز ہو گا۔ ف۱۱ اس وقت پہلی مصیبت یہی ہے یعنی لوگ سخت رنج میں تھے۔ ف۱۲ یعنی حضرت عمرؓ بچ جاویں گے۔ ف۱۳ سبحان اللہ زہے قسمت۔ ف۱۴ جب حضرت عمرؓ کے سے عادل اور متبع شرع اور رعایا پرور حاکم ایسا فرمائیں کہ حکومت کے وبال سے مجھ کو آخرت میں چھوٹ جانا ہی غنیمت ہے ثواب کی امید کجا تو اب دوسرے حکومت والوں کو خصوصًا ہمارے زمانے کے حاکموں کو جو انگریزی قانون پر برخلاف شرع فیصلے کرتے ہیں غور کرنا چاہیے ان کی نجات کیوں کر ہو گی۔ ف۱۵ یعنی زمین سے لگ کر۔ ف۱۶ گناہ سے بچا رہے گا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور پرہیزگاری ایسی سخت تکلیف میں بھی شریعت کا ایسا خیال حق یہ ہے کہ حکومت اور عدالت اور انتظام سلطنت کا حضرت عمرؓ کے انتقال سے خاتمہ ہو گیا اب ایسا شخص مسلمانوں میں پیدا ہونے والا نہیں۔ ف۱۷ اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید ابن عباسؓ ہوں۔ ف۱۸ حضرت عائشہ کے حجرے پر۔

ف۱۹ اللہ اکبر عدالت اور پاک نفسی حضرت عمرؓ کی حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ابھی میں زندہ ہوں شاید حضرت عائشہؓ نے
مروت یا رعب کی وجہ سے اجازت دی ہو مرنے کے بعد یہ کوئی بات نہ رہے گی اس لیے اگر اس وقت بھی اجازت دیں تو معلوم
ہوگا کہ خوشی سے انہوں نے اجازت دی تھی رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ ف۲۰ وہاں سے سرک گئے۔ ف۲۱ زنانے مکان میں۔ ف۲۲
عشرہ مبشرہ میں یہی اصحاب باقی تھے ابو عبیدہ بن جراحؓ انتقال کر چکے تھے اور سعید بن زیدؓ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے
حضرت عمرؓ نے عمداً ان کا نام نہیں لیا اللہ رے عدالت اور پاک نفسی جب تک حضرت عمرؓ حکومت پر رہے کسی اپنے عزیز یا رشتہ دار
کو ایک ادنیٰ عہدہ نہیں دیا ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا آپ نے سعید بن زید کا نام کیوں نہیں لیا کہا مجھے خود حکومت کی
رغبت نہیں تھی تو میں اپنے رشتے داروں کے لیے بھی نہیں چاہتا۔ ف۲۳ یعنی عبداللہ کے لیے اتنا بھی جو کہا کہ وہ مشورہ وغیرہ
میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا یہ ان کو تسلی دینے کے لیے وہ اپنے والد کے سخت رنج میں تھے اتنا فرما کر گویا پھر ان کے آنسو
پونچھ لیے طبری اور ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ایک شخص نے کہا عبداللہ کو خلیفہ کر دیجیے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تجھ کو تباہ کرے
میں اللہ تعالیٰ کو کیا صورت دکھاؤں گا۔ سبحان اللہ پاک نفسی اور معدلت کی حد ہو گئی ایسے لائق اور فاضل بیٹے کا وہ بھی مرتے وقت
ذرا بھی خیال نہ کیا اور جب تک زندہ رہے عبداللہ کو اسامہ بن زیدؓ سے بھی کم معاش دیتے رہے صحابہؓ نے سفارش بھی کی کہ
عبداللہ اسامہ سے کم نہیں ہیں جن لڑائیوں میں اسامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں عبداللہ بھی
شریک ہوئے ہیں فرمایا کہ اسامہؓ کے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا عبداللہ حضرت عمرؓ کی ساری خلافت میں کسب معاش اور کثرت اہل و عیال سے
پریشان ہی رہے مگر ایک گاؤں کی تحصیل داری یا حکومت ان کو نہ دی آخر پریشان ہو کر صوبہ دار یمن کے پاس گئے ان سے اپنی
تکلیف کا حال بیان کیا انہوں نے کہا تم جانتے ہو جیسے تمہارے والد سخت آدمی ہیں میں بیت المال سے تو ایک پیسہ تم کو
نہیں دے سکتا البتہ کچھ روپیہ مجھ کو مدینہ روانہ کرنا ہے تم ایسا کرو اس کا کپڑا یہاں سے خرید لو اور مدینہ پہنچ کر مال بیچ کر اصل
روپیہ اپنے والد کے پاس داخل کر دو نفع تم لے لو۔ عبداللہ نے اسی کو غنیمت سمجھا جب مدینہ آئے حضرت عمرؓ کو خبر پہنچ گئی
فرمایا اصل اور نفع دونوں داخل کر دو یہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہ تھا صحابہؓ نے بہت بہت سفارش کی کہ آخر یہ اتنی دور دراز
سے روپیہ اپنی حفاظت میں لے کر آئے ان کو کچھ اجرت ملنا چاہیے اور ہم سب راضی ہیں کہ آدھا نفع دیا جاوے اس وقت حضرت
عمرؓ نے کہا خیر تمہاری مرضی میں تو یہی انصاف سمجھتا ہوں کہ کُل نفع بیت المال میں داخل کر دے حضرت عمرؓ اور معاویہؓ میں اتنا
فرق سمجھ لینا کہ حضرت عمرؓ نے باوصف فضیلت اور زہد اور استحقاق کے عبداللہ کو خلافت سے محروم کر دیا اور معاویہؓ نے مرتے
وقت یزید کو خلیفہ بنا دیا و شتان بینہما۔ افسوس صد افسوس جو شیعہ حضرت عمرؓ کو بُرا کہتے ہیں اگر ذرا اپنے گریبان میں
منہ ڈالیں تو سمجھ لیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک ایک بات ایسی ہے جو ان کی فضیلت اور معدلت اور حق شناسی کی کافی روشن
دلیل ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ ف۲۴ ان کو اپنا مددگار اور مشیر سمجھیں۔ ف۲۵ بلکہ کوفہ والوں کی ناراضی سے۔ یہ حدیث اوپر
کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ ف۲۶ خراج مال گزاری وہی ادا کرتے ہیں۔ ف۲۷ کہ مسلمانوں کی اتنی رعایا ہے۔ ف۲۸ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بھی عُروی تھے۔ ف۲۹ بلکہ اوسط درجے کے۔ ف۳۰ حجرے کے باہر ہی سے یوں۔ ف۳۱ آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ۔

ف۲۱ صہیب نے ان پر نماز پڑھائی۔ قبر یں کہتے ہیں ابو بکرؓ کا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر ابو بکر صدیقؓ کے کاندھے کے برابر ہے بعضوں نے کہا ابو بکرؓ کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے مقابل ہے اور حضرت عمرؓ کی قبر آپ کے پاؤں کے برابر بہر حال تینوں صاحب حضرت عائشہؓ کے حجرے میں مدفون ہیں جن کی قبر کا مقام اب تک بہمہ طور محفوظ ہے اور قیامت تک انشاء اللہ محفوظ رہے گا باقی صحابہ اور اہل بیت اور ازواج مطہرات بقیع میں مدفون ہیں مگر بقیع میں کئی بار طوفان اور بارش اور واقعات کی وجہ سے قبروں کے نشان مٹ گئے اٹکل کر بعد کے لوگوں نے گنبد وغیرہ بنا دیے ہیں ان کے مقامات یقینی طور پر محفوظ نہیں ہیں اتنا تو یقین ہے کہ یہ سب بزرگ وار بقیع مبارک میں ہیں رہے نام اللہ کا۔ ف۲۲ بغاوت نہیں کرنے کے۔ ف۲۳ عبدالرحمن اس تین راتوں میں سارے شہر میں پھرتے رہے جس سے وہ ملتے حضرت عثمانؓ کی خلافت کو پسند کرتا آخر انہوں نے انہی کو خلیفہ کیا اس طویل روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عثمانؓ کی فضیلت بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی مرے دوسرے عبدالرحمنؓ نے ان کو افضل سمجھا جب تو ان سے بیعت کی۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

باب:۔ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کی فضیلت جن کی کنیت ابو الحسن تھی اور وہ قریشی ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا علی میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے ف۱ اور حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی مرے۔ ف۲

ف۱ اس حدیث کو خود امام بخاری نے صلح اور عمرہ قضا میں وصل کیا اور مغازی میں بھی آئے گی۔ ف۲ یہ تو ابھی اوپر کی لمبی حدیث میں گزر چکا ہے حضرت علیؓ سے بیعت خلافت کی اوائل ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ میں ہوئی تمام ملکوں اور صوبوں کو خبر دی گئی سب نے تسلیم کی مگر معاویہؓ نے۔

۵۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) فرمایا کل میں ایسے آدمی کو سرداری کا جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ فتح دے گا سہل نے کہا لوگ رات بھر اسی سوچ میں رہے دیکھیے

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ، فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

کل کس کو جھنڈا ملتا ہے۔ صبح سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر شخص کو امید تھی کہ جھنڈا اسے ملے آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو ان کو میرے پاس بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور دعا کی وہ ایسے اچھے ہو گئے جیسے ان کی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب ان کے مقام پر پہنچ جاوے تو ان کو اسلام کی طرف بلا اور اللہ کا جو فرض ان پر ہے ف۱ وہ ان کو بتلا قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو (اسلام کی) ہدایت دے تو وہ تیرے حق میں سرخ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ف۲

ف۱ نماز زکوٰۃ وغیرہ کے۔ ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

---

۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے ف۱ پھر دل میں کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں ف۲ وہ نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر فتح کرایا تو آنحضرت

الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا: هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح سرداری کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا سرداری کا جھنڈا کل ایسا شخص سنبھالے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ خیبر فتح کراوے گا ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ حضرت علیؓ آ جائیں گے ف۲ صبح کو کیا دیکھتے ہیں وہ موجود ہیں لوگوں نے عرض کیا یہ علیؓ آن پہنچے آپ نے ان کو جھنڈا دیا اللہ نے ان کے ہاتھ خیبر فتح کرا دیا۔

ف۱ مدینہ میں ٹھہر گئے ہیں۔ ف۲ کیسے ہو سکتا ہے آشوب ہے تو ہونے دو۔ ف۳ کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔

---

۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ؟ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ،

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے ایک شخص (نام نامعلوم) سہل بن سعد کے پاس آیا اور کہنے لگا فلاں شخص (یعنی مروان) مدینہ کا حاکم منبر کے پاس بیٹھ کر حضرت علیؓ کو برا کہتا ہے سہل نے پوچھا کیا کہتا ہے اس نے کہا ان کو ف۱ ابوتراب کہتا ہے سہل یہ سن کر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کنیت تو حضرت علیؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور علیؓ کو یہ کنیت بہت پسند تھی دوسرے نام اتنے پسند نہ تھے ابوحازم نے کہا اس وقت میں نے سہل سے درخواست کی ابوالعباس ف۲ اس کا قصہ بیان کرو انہوں نے کہا ایسا ہوا حضرت علیؓ جناب فاطمہ زہراؓ کے پاس تشریف لے گئے وہاں ف۳ سے نکل کر مسجد میں جا کر لیٹ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے پاس آئے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا ف۴ کہاں ہے انہوں نے کہا مسجد میں ہیں یہ سن کر آپ ان کے پاس گئے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے آپ اپنے ہاتھ سے ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ کر بیٹھ اٹھ کر بیٹھ ف۵

ف۱ مروان نے تحقیر کی راہ سے آپ کو ابوتراب کہا یہ نہ سمجھا کہ ابوتراب کنیت کس نے رکھی۔ اللھم اغفر لکاتبہ و لوالدہ اجمعین۔ ف۲ یہ سہیل کی کنیت تھی۔ ف۳ دونوں میاں بیوی میں کچھ تکرار ہوئی تو گھر سے نکل گئے۔ ف۴ دادا کو چچا فرمایا۔ ف۵ یہ فضیلت ایسی ملی کہ مروان کے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔

---

٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوؤُكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ، بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوؤُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ.

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نافع بن ازرق) عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا حضرت عثمانؓ کو پوچھا ف۱ عبداللہ نے ان کی خوبیاں بیان کیں پھر کہا شاید تجھ کو یہ برا لگتا ہے وہ کہنے لگا ہاں ف۲ عبداللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری ناک کو خاک لگائے (تجھ کو ذلیل کرے) پھر اس نے حضرت علیؓ کو پوچھا عبداللہ نے ان کی خوبیاں بیان کیں اور کہا علیؓ ایسے تھے ان کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچا بیچ تھا ف۳ کہنے لگے یہ بھی شاید تجھے برا لگتا ہے اس نے کہا ہاں عبداللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری ناک کو خاک لگائے جا تجھ سے جو ہو سکے میرا بگاڑ کر لے کچھ کمی نہ کیجیو۔

ف۱ وہ کیسے آدمی تھے۔ ف۲ نافع خارجی تھا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں کو برا سمجھتا تھا۔ ف۳ دوسری روایت میں ہے عبداللہ نے کہا علیؓ کو پوچھتا ہے ان کا گھر دیکھ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں سے کیسا ملا ہوا ہے ایک روایت میں ہے عبداللہ نے کہا ان کا مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا تھا کہ مسجد میں ان کے گھر کے سوا اور کسی کا گھر نہیں۔

---

٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا حضرت فاطمۃ الزہرا کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوئی ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی اسی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی

وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَانِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

آئے حضرت فاطمہؓ (ایک قیدی مانگنے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں لیکن آپ نہ ملے تو حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی آئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا (اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر (رات کو) ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں (میاں بیوی) لیٹ رہے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم میاں بیوی کے بیچ میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی ۱؎ آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو ایک بہتر بات نہ بتاؤں جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے ۲؎

۱؎ سبحان اللہ یہ شرف کس کو نصیب ہو سکتا ہے۔ ۲؎ ہمارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ یہ کلمات جتنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اتنی بار پڑھا کرے اس کو کبھی سستی یا تھکن نہیں ہونے کی اس حدیث سے مسلمان کو دنیا کی تکلیف اور تنگی پر صبر کرنا چاہیے کہ ہماری بادشاہ زادی نے بھی دنیا میں اسی طرح بسر کی ہے اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر گزارہ کیا اور ایک خادم تک نہ رکھا۔

---

۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي، فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا جیسے تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے ۱؎ ویسا ہی اب بھی کرو ۲؎ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں اس وقت تک کہ لوگ سب ۳؎ جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرح دنیا سے چل دوں ابن سیرین نے کہا حضرت علیؓ

يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟

سے اکثر روائیتیں ف۴ غلط اور جھوٹ ہیں۔ ف۵ انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰؑ کے پاس تھا۔ ف

ف۱ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں۔ ف۲ عبیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت عمرؓ کا یہ قول تھا کہ ام ولدہ کی بیع درست نہیں حضرت علیؓ درست جانتے تھے عبیدہ نے یہ عرض کی کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے وقت سے تو ہم ام ولدہ کی بیع کی ناجوزی کا فیصلہ کرتے آئے ہیں اب آپ کا کیا حکم ہے اس وقت حضرت علیؓ نے یہ فرمایا کہ اب بھی وہی فیصلہ کرو۔ ف۳ ایک خلیفہ پر۔ ف۴ جو رافضی کرتے ہیں۔ ف۵ یعنی حضرت علیؓ نے وہ نہیں فرمائیں رافضی ان پر تہمت جوڑتے ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت باتیں حضرت علیؓ اور دوسرے ائمہ اہل بیت سے ایسی روایت کیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اہل بیت کے مخالف اور دشمن تھے معاذ اللہ یہ سب غلط اور جھوٹ ہے۔ ف۶ یعنی سعد بن ابی وقاصؓ سے۔ ف۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو رنج ہوا کہنے لگے آپ مجھ کو عورتوں بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حضرت موسیٰ کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کر کے جاتا ہوں۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ میرے بعد متصلاً تم ہی میرے خلیفہ ہو گے کیونکہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کے بعد فوت ہوئے۔ دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہو گا اس روایت سے سوا کمال نبوت کے اور تمام کمالات کے مجمع حضرت علیؓ ثابت ہوئے اس کا کس کو انکار ہے بالفرض اگر حضرت علیؓ تمام صحابہؓ سے افضل ہوں تب بھی خلافت اوروں کی صحیح ہو گی اس لیے کہ خلافت مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق سے ہوتی ہے اور مفضول کی خلافت باوجود افضل کے درست ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

باب:۔ جعفر بن ابی طالب کی فضیلت فا جو ہاشمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے۔ فٹ

ف۱ یہ حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی تھے دس برس ان سے بڑے تھے انہوں نے دونوں ہجرتیں کیں تھیں ایک حبش دوسری مدینہ کی طرف۔ ف۲ اس کو خود امام بخاری نے عمرۃ القضا میں وصل کیا ہے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ هِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا۔

ہم سے احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کی ہیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو (رات دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا تھا ف۱ یہ اس وقت کی بات ہے جب کھانے کو خمیری روٹیاں اور پہننے کو دھاری دار چادریں مجھ کو میسر نہ تھیں اور فلاں مرد اور فلاں عورتیں میری خدمت گار نہ تھیں ف۲ میں مارے بھوک کے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلانی آیت مجھ کو پڑھ کر سنا حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی اس لیے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لے جائے کھانا کھلا دے اور محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لے جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا کھلا دیتے کبھی ایسا بھی کرتے کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو اشہد یا گھی اس میں لگا ہوتا اسی کو چاٹ لیتے۔ فٹ

ف۱ نہ میرا گھر تھا نہ بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل میں کھانا مل جاتا۔ ف۲ جیسے اس وقت ہیں۔

وﷺ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نہایت سخی تھے ان کے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر کی سخاوت اور دریا دلی مشہور ہے۔

۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الْجَنَاحَانِ كُلُّ نَاحِيَتَيْنِ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے شعبی سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کرتے سلام تم پر دو پنکھے والے کے بیٹے ول امام بخاری نے کہا حدیث میں جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد دو گوشے ہیں (دو کونے) وٖ

ول ان کے والد جعفر بن ابی طالبؓ غزوۂ موتہ میں شہید ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کو دیکھا دو پنکھ (بازو) ہیں اور فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں اسی وجہ سے ان کو طیار بھی کہتے ہیں رضی اللہ عنہ
وٖ شاید امام بخاری نے جناح کو اپنے حقیقی معنی یعنی پنکھ میں نہیں لیا۔

بَابٌ- ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب:- حضرت عباسؓ کا ذکر جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔

۵۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہا مجھ سے میرے والد ابو عبداللہ بن مثنے نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ول جب قحط پڑتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے وسیلے سے پانی مانگتے یوں کہتے یا اللہ (پہلے) ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے تو ہم کو پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں ہم کو پانی پلا

فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔ اللہ پانی برساتا۔ ف۲

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد۔ ف۲ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے اور آپ کے حقیقی چچا تھے مدینہ میں ایک بار سخت قحط ہوا کعب بن مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بنی اسرائیل پر جب قحط پڑتا تھا تو وہ اپنے پیغمبروں کی اولاد میں کسی کا وسیلہ پکڑتے تھے اللہ پانی برساتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے یہاں بھی عباس رضی اللہ عنہ موجود ہیں وہ ہمارے پیغمبر کے چچا ہیں چچا باپ کی طرح ہوتا ہے پھر ان کے پاس گئے اور ان کو ساتھ لے کر منبر پر آن کر دعا کی اللہ نے خوب پانی برسایا حضرت عقیل بن ابی طالب نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تعریف ایک قصیدے میں کی ہے دو شعر یہ ہیں ؎ و بعمی سقی اللہ البلاد و اھلھا، عشیۃ یستقی بشیبتہ عمر توجہ بالعباس فی الجدب داعیا، فما جاز حتی جاء بالدیمۃ المطر۔ باوجود اس کے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اتنی فضیلت حاصل تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ مشورہ یعنی ارکان مجلس میں جن میں مہاجرین اولین شریک تھے ان کو داخل نہیں کیا کیونکہ وہ فتح مکہ تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے۔

بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے داروں کی فضیلت۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا اپنا ترکہ مانگتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دیے تھے اور آپ کے صدقے ہیں سے جو مدینے میں تھا اور فدک میں سے اور خیبر کے خمس میں جو بچ رہتا اس میں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ

المالِ، یَعنِی مالِ اللهِ، لَیسَ لَهُم أن یَزِیدُوا عَلَی المأکَلِ، وَإنِّي وَاللهِ لا أغَیِّرُ شَیئًا مِن صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الَّتِي کانَت عَلَیهَا فِي عَهدِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَلأعمَلَنَّ فِیهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ: إنَّا قَد عَرَفنَا یَا أبَا بَکرٍ فَضِیلَتَكَ، وَذَکَرَ قَرَابَتَهُم مِن رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُم، فَتَکَلَّمَ أبُو بَکرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفسِي بِیَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أحَبُّ إلَيَّ أن أصِلَ مِن قَرَابَتِي، أخبَرَنِي عَبدُ اللهِ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ، عَن وَاقِدٍ قَالَ: سَمِعتُ أبِي یُحَدِّثُ عَنِ ابنِ عُمَرَ، عَن أبِي بَکرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُم قَالَ: ارقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِي أهلِ بَیتِهِ۔

ہے۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال میں سے کھائیں گے جو اللہ کا مال ہے پس کھانے کے سوا اور کوئی تصرف اس مال میں نہیں کریں گے ف۱ اور میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جو آپ کے زمانے میں ہوا کرتے تھے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کرنے کا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی وہی کروں گا پھر حضرت علی رضؓ (ابوبکر رضؓ کے پاس آئے) کہنے لگے ابوبکر رضؓ ہم کو تمہاری بزرگی کا اقرار ہے لیکن انہوں نے اپنی قرابت کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اپنے حقوق کا ذکر کیا ابوبکر رضؓ نے گفتگو شروع کی کہنے لگے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے ف۲ دوسری سند ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واقد سے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں وہ ابوبکر صدیق رضؓ سے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپ کے اہل بیت میں رکھو (اہل بیت کی تعظیم کرتے رہو ان سے محبت رکھو)

ف۱ اس کو بیچ ڈالیں یا ہبہ کر دیں۔ ف۲ حافظ نے کہا باب کا مطلب اسی فقرے سے نکلتا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبدالمطلب کی اولاد مراد ہے مرد ہوں یا عورت جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا ان کی صحبت میں رہے جیسے علیؓ ان کی اولاد امام حسن امام حسین امام محسن حضرت فاطمہ ان کی صاحبزادی ام کلثوم جو حضرت عمر رضؓ کی بی بی تھیں جعفر ان کی اولاد عبداللہ اور عون اور محمد کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی تھا احمد، عقیل ان کی اولاد مسلم بن عقیل ام ہانی حضرت علی رضؓ کی بہن ان کی اولاد حمزہ بن عبدالمطلب ان کی اولاد یعلی عمارہ امامہ عباس بن عبدالمطلب ان کے دس بیٹے فضل عبداللہ قثم عبیداللہ حارث سعید عبدالرحمٰن کثیر عون تمام ان کی بیٹیاں ام حبیب آمنہ صفیہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ان کی اولاد جعفر نوفل ان کے بیٹے مغیرہ حارث عبدالمطلب کی بیٹیاں ثقیلہ امیمہ اروی عاتکہ صفیہ یہ سب لوگ اور ان کی اولاد قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں میں داخل ہیں۔

۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے ستائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔ ف۱

ف۱ کہتے ہیں یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اس سے نکاح کرنا چاہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سن کر اس ارادے سے باز آئے شیعہ اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مطاعن میں ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ کو غصہ دلا کر گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا ان کا جواب یہ ہے کہ غصہ دلانے سے مراد یہ ہے کہ ناحق طور سے غصہ دلائے ابوبکرؓ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا دی اور اس پر عمل کیا اور بغیر اس کے ابوبکرؓ کو کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ انہوں نے اپنے کانوں سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اس کے خلاف نہ کر سکتے تھے اگر اس کے خلاف کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاوجہ غصہ دلانے والے ٹھہرتے۔

۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں حضرت فاطمہؓ اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات تھی انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں ہوں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ کو یہ فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو میرے

أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی۔ ف

ف سبحان اللہ اس حدیث سے معلوم کر لینا چاہیئے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے والد بزرگوار یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی کہ شوہر اور اولاد کو چھوڑنا ان کو مطلق ناگوار نہ ہوا اور باپ سے ملنے کی خوشی ہوئی گویا یہ سب چھوٹ جائیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ۔

باب: حضرت زبیر بن عوّام کی فضیلت ف ابن عباسؓ نے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے ف۲ اور حواریوں کو (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سپید کپڑے پہنا کرتے تھے۔ ف۳

ف ان کا نسب یہ ہے زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی یہ قصی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاتے ہیں ان کی والدہ حفصہ بنت عبد المطلب تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی تھیں عشرہ مبشرہ میں سے اور بڑے جلیل القدر صحابی ہیں جنگ جمل سے لوٹ کر آرہے تھے اس وقت وادی سباع میں شہید ہوئے۔
ف۲ اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ براۃ میں وصل کیا۔ حواری کے معنی مددگار کے ہیں اگرچہ سب صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار تھے مگر زبیرؓ نے خاص طور پر ایک بڑی مدد کی تھی کہ جنگ احزاب میں کافروں کی خبر لائے جب کسی سے نہ ہو سکا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حواری کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ ف۳ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کے دل روشن اور نورانی تھے عرب میں رسم ہے کہ جو عورت مانگ مانن ہو جاتی ہے یعنی تارک الدنیا ہو جاتی ہے سپید کپڑے کے سوا رنگین کپڑے نہیں پہنتی۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: اسْتَخْلِفْ،

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمانؓ کی ایک سال جس میں نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی نکسیر پھوٹی اور بہت سخت اتنی کہ وہ حج کو نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص (نام نامعلوم) ان کے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں

قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عثمان نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں یہ سن کر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا ف اس نے بھی یہی کہا کسی کو خلیفہ بنا کر جاؤ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کس کو چاہتے ہیں یہ سن کر وہ چپ ہو رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں تب اس نے کہا ہاں حضرت عثمانؓ نے کہا سن تو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ۔ ف۲

ف۱ مروان کا بھائی ۔ ف۲ کہتے ہیں حضرت عثمانؓ نے اپنے بعد خلافت عبدالرحمن بن عوف کے لیے لکھ کر اپنے منشی کے پاس وہ کاغذ رکھوا دیا تھا مگر عبدالرحمن ان کی زندگی ہی میں ۳۲ھ میں گزر گئے ۔

---

٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي: سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ قَالَ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ، ثَلَاثًا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے مروان سے سنا ف وہ کہتا تھا میں حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں کس کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں اس نے کہا زبیر بن عوام کا انہوں نے کہا سن رکھو تم خوب جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا ۔

ف جو حضرت عثمانؓ کا سالا تھا ۔

---

٦٥ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَ إِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

---

٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ، رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ؟ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور عمر بن ابی سلمہ (دونوں کم سن تھے) جنگ احزاب میں عورتوں بچوں میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو نگاہ کی تو دیکھا زبیر اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں کے پاس گئے اور آئے جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں نے کہا باوا میں نے دیکھا تم بار بار آتے جاتے تھے یہ کیا معاملہ تھا انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو بنی قریظہ کے پاس جاتے ان کی خبر لائے میں گیا (خبر لایا) جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا یوں فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ صدقے (سبحان اللہ کیا فضیلت ہے)

---

٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ؟ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا یرموک کے دن والے صحابہ نے زبیرؓ سے کہا آج کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں یہ سن کر زبیرؓ نے حملہ کیا کافروں نے (تلوار کی) دو ماریں ان کے مونڈھے پر لگائیں ان دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں ان پر لگی تھی عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں بچپنے میں ان زخموں میں ڈالتا

تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ۔

کھیلتا۔ ان میں جوف رہ گیا تھا)

ف۱ یرموک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں بڑی سخت جنگ ہوئی تھی کہتے ہیں ایک لاکھ پانچ ہزار نصرانی اس میں مارے گئے اور چالیس ہزار قید ہوئے چار ہزار مسلمان بھی شہید ہوئے۔

بَابٌ:۔

باب:۔

۶۸۔ ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

طلحہ بن عبید اللہ کی فضیلت ف۱ حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے تک طلحہؓ سے راضی تھے۔ ف۲

ف۱ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار ان کا نسب یہ ہے طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن کعب بن سعد تیم ابن کعب یہ مرہ بن کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں جنگ جمل میں شہید ہوئے حضرت علیؓ نے باوجودیکہ طلحہؓ ان کے مخالف لشکر یعنے حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھے جب ان کی شہادت کی خبر سنی تو اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہوگئی مروان نے ان کو تیر سے شہید کیا۔ ف۲ یہ روایت اوپر گزر چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی نسبت فرمایا تھا طلحہؓ بھی ان میں سے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے تک ان سے راضی رہے۔

۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا بعضی لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرتؐ لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کے یہ ابو عثمانؓ نے ان دونوں سے سن کر نقل کیا۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ.

انہوں نے کہا میں نے طلحہؓ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ف۱ بچایا تھا بالکل شل ف۲ ہو گیا تھا۔ ف۳

ف۱ احد کے دن۔ ف۲ از کار رفتہ۔ ف۳ مشرکوں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وار کرنا چاہا طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لیا مسند طیالسی میں ہے کہ ابو بکر صدیق نے کہا ہم نے طلحہ کو احد کے دن دیکھا ان کو ستر پر کئی زخم لگے تھے انگلی بھی کٹ گئی تھی۔ دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہؓ کے لیے بہشت واجب ہوگئی۔ ترمذی نے حضرت علیؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا طلحہ اور زبیر دونوں بہشت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ، وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

باب۔ سعد بن ابی وقاص کی فضیلت ف۱ (جو بنی زہرہ میں سے ہیں، بنی زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننہال کے لوگ تھے ان کے والد کا نام مالک ہے۔

ف۱ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار خیر خواہ تھے ان کا نسب یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ یہ کلاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں اور وہیب حضرت آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے چچا تھے۔

---

٧١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ سے سنا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا۔ ف۱

ف۱ یوں فرمایا تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر صدقے۔

---

٧٢ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الإِسْلَامِ۔

نے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے ف۱ انہوں نے کہا میں نے ایک زمانے میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا۔ ف۲

ف۱ سعد بن ابی وقاص سے۔ ف۲ صرف تین ہی مرد مسلمان تھے سعدؓ اور ابو بکرؓ اور بلالؓ۔

۷۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلَامِ، تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا اسی دن اسلام لائے جس دن میں مسلمان ہوا ف۱ اور سات دن مجھ پر ایسے گزرے کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی روایت کیا۔

ف۱ اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ابو بکرؓ اور حضرت خدیجہ اور کئی آدمی سعد سے پہلے اسلام لاتے تھے بعضوں نے کہا کہ حضرت سعد نے اپنے علم کی رو سے کہا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن عبد البر نے سعد سے نقل کیا کہ میں انیس برس کی عمر میں اسلام لایا ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اس وقت میں ساتواں مسلمان تھا بعضوں نے کہا صحیح عبارت اس حدیث کی یوں ہے ما اسلم احد فی الیوم الذی اسلمت فیہ یعنے جس دن میں مسلمان ہوا اس دن کوئی مسلمان نہیں ہوا حافظ نے کہا ابن مندہ نے معرفت میں اس حدیث کو یوں ہی نقل کیا اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ

ہم سے ہاشم نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے کہا میں نے سعد سے سنا وہ کہتے تھے

عَنْهُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ، قَالُوا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي.

سارے عربوں میں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعضے جہادوں میں درخت کے پتے کھاکر گزر کرتے ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید اس میں نرمی کا نام نہ ہوتا (بالکل سوکھا) باوجود اس حال کے بنی اسد مجھ کو نماز سکھلاتے ہیں ف۱ (چہ خوش) ایسا ہو تو میں بالکل محروم اور بے نصیب ہی رہا ف۲ اور میرے سب کام برباد ہوگئے ف۳ ہوا یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمرؓ سے سعدؓ کی چغلی کھائی تھی یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔

ف۱ جن لوگوں نے سعدؓ کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے ان میں بنی اسد کے لوگ بھی شریک تھے یہ قصہ اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے۔ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے دنوں رہا نماز تک نہ سیکھی۔ ف۳ کیونکہ نماز سب دین کے کاموں میں اہم ہے۔

بَابٌ:-

٧٥- ذِكْرُ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ،

باب:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان
ایک داماد آپ کے ابوالعاص بن ربیع تھے (جو حضرت زینبؓ کے شوہر تھے)

٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی (جویریہ) کو شادی کا پیغام دیا یہ خبر حضرت فاطمہؓ کو پہنچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں عرض کیا کہ آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں آتا (اسی کا اثر ہے) اب علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (لوگوں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ مِسْوَرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔

کو خطبہ سُنایا) مسور کہتے ہیں میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابوالعاص بن ربیع کو دی اس نے جو بات کہی وہ سچی کی (اور یہ جانے رہو کہ) فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کو جو بات بُری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم یہ تو ہونے والا نہیں کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (کمبخت ابوجہل ملعون) کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں (اجتماع نقیضین ہو) یہ سنتے ہی حضرت علیؓ نے اس پیام کو دھتا بتا دیا محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے امام زین العابدین سے انہوں نے مسور سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس میں سے ایک داماد (ابوالعاص) کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی سچ کر دکھائی جو وعدہ کیا پورا کیا۔

ف علیؓ سے تعجب ہے کہ وہ اپنا وعدہ کیوں نہ پورا کریں۔ ہوا یہ تھا کہ ابوالعاص نے حضرت زینبؓ سے نکاح ہوتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ ان کے رہتے تک میں دوسری بی بی نہ کروں گا۔ اس شرط کو ابوالعاص نے پورا کیا شاید حضرت علیؓ نے بھی یہی شرط کی ہو لیکن جویریہ کو پیام دیتے وقت وہ بھول گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عتاب کا خطبہ پڑھا تو ان کو اپنی شرط یاد آگئی اور وہ اس ارادے سے باز رہے بعضوں نے کہا حضرت علیؓ سے ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی تھی لیکن حضرت فاطمہؓ بڑے رنجوں میں گرفتار تھیں والدہ گزر گئیں تینوں بہنیں گزر گئیں اکیلی باقی رہ گئی تھیں اب سوکن آنے سے اور پریشان ہو کر اندیشہ تھا کہ ان کی جان کو نقصان پہنچے اس لیے آپ نے حضرت علیؓ پر عتاب فرمایا اور میں نے ابن ماجہ کے ترجمے میں اس کے کئی وجوہ بیان کیے ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔

باب:۔ زید بن حارثہ کی فضیلت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے[1] (براء بن عازب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا یار ہے۔[2]

[1] یہ بنی کعب میں سے تھے جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر آئے تھے حکیم بن حزام نے انہیں خرید کر کے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کو گزرانا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا پھر زید کے باپ اور چچا آئے آنحضرتؐ نے زید کو اختیار دیا چاہے تو ان کے ساتھ چلے جائیں۔ زید نے کہا میں تو آپ کے سوا اور کسی کے پاس کبھی رہنے کا نہیں۔
[2] یہ مولی کا ترجمہ ہے عربی میں مولی کے بہت سے معنی آتے ہیں۔ مالک اور غلام اور مددگار اور دوست اور محب وغیرہ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا (جس کو بعث اسامہ کہتے ہیں[1]) اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا (جو نو عمر اور کمسن تھے) بعضے لوگوں نے[2] اسامہ کی سرداری پر طعن کیا[3] تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا (لوگو) اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہو تو گویا تم نے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا[4] قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے۔[5]

[1] یہ لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں تیار کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ فوراً روانہ ہو جائے مگر اس عرصے میں آپ کی وفات ہو گئی وہ لشکر مدینہ ہی کے قریب تھا لوٹ آیا پھر ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں اس کو تیار کر کے روانہ کیا۔ [2] عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی نے۔ [3] بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہوئے اسامہ کیسے سردار ہوئے۔ کہتے ہیں اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور قریش کے بہت بوڑھے اور بزرگ لوگ بھی تھے مگر آنحضرتؐ نے ایک مصلحت

سے اسامہ کو اس کا سردار مقرر کیا تھا کہ ان کے والد زید جنگ میں مارے گئے تھے اسامہ خوب دل توڑ ان دشمنوں سے لڑیں گے بعضوں نے کہا آپ کو جاہلیت کی رسم توڑنا منظور تھی کہ خواہ بوڑھا شخص سردار ہوتا غرض جب عیاش وغیرہ کئی لوگوں نے یہ طعن تشنیع شروع کیے تو حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا اس پر بھی ان لوگوں نے اسامہ کی ماتحتی میں جانے سے توقف کیا آخر حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کو یہ قصہ سنایا آپ نے آزردہ ہو کر یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے۔ وٓ حالانکہ زید کئی لڑائیوں میں سردار ہو چکے تھے اس وقت کسی نے طعنہ نہیں مارا تھا۔ وہ یعنی ان لوگوں میں جو مجھ کو بہت محبوب ہیں معلوم ہوا کہ امامت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہے کیونکہ اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے اور وہ بالاتفاق اسامہ سے افضل تھے اس حدیث کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اس سے دلیل لے کر شیعہ ابو بکرؓ اور عمرؓ پر طعنہ مارتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ تو ان لوگوں میں نہ تھے جو اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہوں بلکہ وہ بخوشی جانے پر مستعد تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی آپ نے ابو بکرؓ کو خود روک لیا کہ وہ نماز پڑھائیں کئی دن بعد آپ کا انتقال ہو گیا فرصت کہاں ملی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہوتا پھر ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے سب کو اسامہ کے ساتھ روانہ کر دیا صرف حضرت عمرؓ کو صلاح مشورے کے لیے رکھ لیا پس طعنہ محض لغو ٹھہرا۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، قَالَ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس ایک قیافہ جاننے والا (مدلجی) آیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اسامہ اور ان کے باپ زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کو بہت بھلی لگی آپ نے حضرت عائشہؓ سے بیان کیا وا

وا باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آپؐ کو زید سے بہت محبت تھی جب تو قیافہ شناس کی اس بات سے خوش ہوئے منافق طعنہ کرتے تھے کہ اسامہ کا رنگ کالا ہے وہ زید کے بیٹے نہیں ہیں۔

(ذِكْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ)

۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ يَحْمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

اسامہ بن زید کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی فکر پیدا ہوئی ف۱ انہوں نے (آپس میں) کہا اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا چہیتا ہے اور کون جرأت کر سکتا ہے۔ ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی عورت کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے علیؓ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا میں نے اس کو ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی ف۲ لوگوں نے کہا اس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا ف۳ کسی کو جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کا تو ہاتھ نہ کاٹتے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور میں تو اگر فاطمہ (میری بیٹی) بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

ف۱ جس نے چوری کی تھی اور شریف لوگوں میں تھی۔ ف۲ وہ قریش کے اشراف لوگوں میں تھے۔ ف۳ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

بَابٌ:-

٨٠ - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا المَاجِشُونُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي المَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ المَسْجِدِ، فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَمَا تَعْرِفُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ۔

باب:-

ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعباد یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ ایک دن عبداللہ بن عمرؓ مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا (اس کے کپڑے اتنے نیچے ہیں کہ) مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ عبداللہ بن دینار نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے (مجھ سے) کہا دیکھ تو یہ کون ہے کاش یہ میرے پاس ہوتا ف ایک آدمی (نام نامعلوم) کہنے لگا۔ ابو عبدالرحمٰن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد ہے اسامہ بن زید کا بیٹا جب تو ابن عمرؓ نے (شرمندگی سے) اپنا سر جھکا لیا پھر کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے محبت کرتے تھے)۔

ف تو میں اس کو مزہ بتلاتا یا کاش یہ میرا غلام ہوتا وہ سمجھے کوئی غلام ہے کیونکہ اس کا رنگ کالا تھا۔

---

٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالحَسَنَ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا، وَقَالَ نُعَيْمٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ الحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسنؓ کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے ف عبداللہ بن مبارک سے روایت کی کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن ام ایمن کا پوتا (جو آنحضرتؐ کی کھلائی اور اسامہ کی والدہ تھیں) اور ایمن اسامہ کا ماں جایا بھائی تھا ف۲ وہ انصاری

أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَزَادَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ: وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آدمی تھا عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو وف۳ دیکھا (نماز میں) اس نے رکوع اور سجدہ پورے طور سے نہیں ادا کیا عبداللہؓ نے کہا پھر سے نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اتنے میں حجاج بن ایمن آئے انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا پھر سے نماز پڑھ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو عبداللہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن عبداللہ نے کہا ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور ان کی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا وف۴ امام بخاری نے کہا میرے بعض دوستوں نے (یعقوب بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا اس میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی تھیں۔

وف۱ جو امام بخاری کے شیخ ہیں۔ وف۲ ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمر حبشی تھا۔ وف۳ یعنی اس کے بیٹے حجاج بن ایمن کو اس لیے کہ ایمن تو جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو چکے تھے آگے کی روایت سے اس کی تصریح ہو جاتی ہے وف۴ انھی ام ایمن کے بیٹے اسامہ بھی تھے۔

۸۲ ۔ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔

باب :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ۔ ف۱

ف۱ ان کی کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی صغر سنی میں اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور انھی کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے بہت بڑے عالم اور عابد اور زاہد تھے ۸۶ برس کی عمر میں انتقال فرمایا ۷۳ھ ہجری میں۔

---

۸۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ، قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا يَنَامُ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص کچھ خواب دیکھتا تو آپؐ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کہ کوئی خواب دیکھوں تو آپؐ سے بیان کروں۔ میں مجرد و کبرو جوان تھا آپ کے زمانے میں مسجد ہی میں سویا کرتا میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتے آئے وہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے کنوئیں کی طرح تہ بہ تہ اس کی بندش ہے اور جیسے کنوئے میں دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر لکڑیاں لگائی جاتی ہیں) ایسے ہی اس پر بھی دو کونے اٹھے ہوتے ہیں کیا دیکھتا ہوں اس میں کچھ لوگ وہ بھی ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں میں اس وقت یہی کہنے لگا اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے ان میں ایک اور فرشتہ ان دو فرشتوں سے (جو مجھ کو لے گئے تھے) آکر ملا مجھ سے کہنے لگا کچھ مت ڈر میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپؐ نے فرمایا عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا سالم نے کہا اس کے بعد سے عبد اللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت

مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

(میں مصروف رہتے تھے)

٨٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ نیک بخت آدمی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

باب:- عمارؓ بن یاسر اور حذیفہؓ بن یمان کی فضیلت کا بیان ف۱

ف۱ دونوں بڑے جلیل القدر صحابی ہیں عمارؓ نے اسلام پر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں ابوجہل ملعون نے ان کی والدہ کو اسلام لانے پر مار ڈالا وہ اسلام کے زمانے میں پہلی شہید عورت تھیں۔ حذیفہؓ بن یمان انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز کی باتیں ان کو بتلائی تھیں ان کو صاحب السر یعنے رازدار کہا کرتے عمارؓ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شہید ہوئے اور حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے کچھ بعد وفات پائی امام بخاری نے دونوں کو ایک باب میں اس لیے بیان کیا کہ ابو درداءؓ نے دونوں کی تعریف ایک ساتھ بیان کی اور ابن مسعودؓ کو الگ بیان کیا کیونکہ ان کی حدیثیں اور بھی ملیں جو امام بخاری کی شرط پر تھیں۔

٨٥- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما ف۱ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے پاس جا کر بیٹھا اتنے میں ایک بوڑھا آن کر میرے بازو بیٹھا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا ابوالدرداءؓ (صحابیؓ) ہیں میں نے ان سے کہا میں نے یہ دعا کی تھی یا اللہ کوئی نیک بخت رفیق مجھ کو عنایت فرما تو اللہ نے تم کو بھیج دیا

دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي، قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ؟ أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللّٰهِ - وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى - فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ - وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ۔

انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے ہو میں نے کہا کوفے کا انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین تکیہ وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرؐ کی زبان پر شیطان کے اغوا سے بچایا ہے (یعنی عمار بن یاسرؓ) کیا تم میں وہ صاحب نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے واقف تھے۔ جس کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (یعنی حذیفہ بن یمانؓ) پھر یہ پوچھا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے۔ واللیل اذا یغشیٰ میں نے ان کو پڑھ کر سنائی واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ والذکر والانثیٰ ف۲ انہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھ کو منہ بمنہ پڑھائی جیسے ابن مسعودؓ پڑھتے ہیں اسی طرح)

ف۱ جس کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤں۔ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه۔ ف۲ مشہور قرآت یوں ہے۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى۔

۸۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ بَلَى،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ شام کے ملک کو گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو ایک نیک رفیق عنایت فرما پھر ان کو ابو الدرداؓ صحابیؓ کی صحبت ملی ابو الدرداؓ نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا کوفے سے ابو الدرداؓ نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار تھے ایسے رازوں سے واقف تھے جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا حذیفہؓ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جن کو اللہ نے

قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ - وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى - قُلْتُ: - وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ: مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کی شر سے بچا رکھا ہے یعنی عمار بن یاسرؓ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرتؐ کی مسواک رکھتے تھے یا تکیہ (یا راز سے واقف تھے) میں نے کہا ہیں (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) انہوں نے کہا عبداللہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے۔ واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلی آگے کیونکر میں نے کہا والذکر والانثیٰ کہنے لگے یہاں کے لوگ بھی عجیب ہیں برابر میرے پیچھے پڑے رہے مجھ سے غلطی کرانے ہی کو تھے جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے سوا اور طرح بتا کر۔

ف کہتے ہیں پہلے یہ آیت یوں ہی اتری تھی و الذکر و الانثیٰ پھر و ماخلق کا خلق اس میں زیادہ ہوا لیکن عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوالدرداءؓ کو اس کی خبر نہ ہوئی وہ اگلی قرأت ہی پڑھتے رہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب:۔ ابوعبیدہ بن جراحؓ کی فضیلت ف

ف یہ بھی عشرہ مبشرہ میں اور بڑے جلیل القدر صحابی تھے ان کا نام عامر ہے نسب یہ ہے عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث ابن فہر بن مالک میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے تھے۔ یہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں شام کے ملک میں طاعون سے مرے ۱۸ھ ہجری میں رضی اللہ عنہ۔

۸۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہو) گزرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

۸۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ حَقَّ أَمِينٍ، فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (ایک شہر ہے یمن کے قریب) والوں (نصاریٰ) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو جو پکا امانت دار ہے بھیجوں گا صحابہ منتظر رہے دیکھیے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

باب:۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت ف۱ اور نافع بن جبیر نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن پر بٹھایا ف۲

ف۱ امام حسن کی کنیت ابومحمد پیدائش بارہ رمضان ۳ھ ہجری میں اور وفات ۵۰ھ ہجری میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت شعبان ۴ھ ہجری میں اور شہادت ۶۱ھ ہجری میں ہوئی ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ف۲ یہ حدیث موصولاً اوپر کتاب البیوع میں گزر چکی ہے۔

۸۹- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ: سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہؓ صحابی سے سُنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو (پہلو) میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرا دے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان) سے سنا کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ان کو اور حضرت حسینؓ (گود میں) لے لیتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرماتے۔ (راوی کو شک ہے ف۱)

ف۱ دوسری روایت میں اسامہ سے یوں ہے ایک ران پر مجھ کو بٹھاتے ایک ران پر امام حسن کو پھر فرماتے یا اللہ ان پر رحم کر میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے یا اللہ امام حسن سے محبت کر اور جو کوئی امام حسن سے محبت رکھے اس سے بھی محبت کر سبحان اللہ یہ فضیلت کسی کو کب نصیب ہوتی ہے معلوم ہوا کہ امام حسن کا دوست محبوب خداوندی ہے اور ان کا دشمن مبغوض خداوندی ہے ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ محبت اہل بیت کو حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

ہم سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا عبیداللہ بن زیاد کے پاس امام حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے آپ کی ناک اور آنکھ پر مارنے لگا اور آپ کے حسن کی نسبت کچھ کہنے لگا۔ ف۱ انسؓ نے کہا (اپنی چھڑی سرکا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے ف۲ ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا ف۳

ف۱ کہنے لگا میں نے تو ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا۔ ف۲ طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر بوسہ دیا کرتے تھے۔ ف۳ یہ خضاب سیاہ ہوتا ہے یا مائل سیاہی امام حسین بھی ایسا ہی خضاب کیا کرتے تھے اس سے سیاہ خضاب کا جواز ثابت ہوا۔

٩٢- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؓ آپؐ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کاندھے پر) اٹھا لیا۔ کہتے تھے میرا باپ تجھ پر صدقے آنحضرت صلعم کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے۔ ف١

ف١ دوسری روایت میں یوں ہے حضرت فاطمہ زہراؓ فرماتی تھیں میرا بیٹا پیغمبر صاحب کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں۔

٩٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ۔

ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ بن فضل نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو محمد ابن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمدؒ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت کے باب میں رکھو۔ ف١

ف١ یعنی آپ کے اہل بیت کی تعظیم اور محبت ہر وقت ملحوظ رکھو۔

۹۵- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس رض نے خبر دی دوسری سند اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو انس رض نے خبر دی ؏ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ امام حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا ؎ ۔

؎ اوپر انس رض کی روایت میں گزرا کہ امام حسین رض سے زیادہ مشابہ کوئی نہ تھا دونوں میں موافقت اس طرح ہے کہ کچھ حصے میں امام حسن رض زیادہ مشابہ تھے جیسے اوپر گزر چکا۔ ؏ اس کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع انس رض سے معلوم ہو جائے۔

۹۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض سے سنا ان سے ایک (عراق والے) شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے ؎ عبداللہ نے کہا (وہ اچھے ہیں) عراق والے مکھی کو مار ڈالنا کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین کو انہوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ ؎۲

؎ تو اس پر کچھ فدیہ ؎۲ جیسے پھول کو سونگھتے ہیں اسی طرح آپ ان دونوں شہزادوں کو سونگھتے اپنے بدن سے چمٹاتے اللہ کی سنوار عراق والوں پر۔

۹۷- مَنَاقِبُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ-

بلال رضؓ بن رباح ف۱ کی فضیلت جو ابوبکر صدیقؓ کے غلام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری جوتیوں کی چٹ چٹ کی آواز بہشت میں سنی (تو وہاں چل رہا تھا ف۲)

ف۱ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے ان کو ابوبکر صدیقؓ نے امیہ بن خلف کافر سے خرید کر کے آزاد کر دیا تھا جو اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکلیفیں دیا کرتا تھا کہیں گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا کہیں پتھروں میں گاڑ دیتا معاذاللہ اصل میں حبشی تھے ۲۰ھ ہجری میں دمشق میں انتقال کیا رضی اللہ عنہ۔ ف۲ یہ حدیث باب صلوٰۃ اللیل میں اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔

۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِلَالًا-

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا ہم کو جابر بن عبداللہ رضؓ نے خبر دی کہ حضرت عمر رضؓ یوں کہا کرتے ابوبکر رضؓ ہمارے سردار تھے انہوں نے بلال رضؓ کو آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں۔ ف۱

ف۱ حالانکہ بلالؓ اصل میں غلام تھے مگر حضرت عمر رضؓ نے ان کو سردار فرمایا۔ یہ حضرت عمر رضؓ کی کسر نفسی تھی رضی اللہ عنہ۔

۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ: أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبید سے کہا ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے قیس سے کہ بلال رضؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا ف۱ اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدے کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو رہنے دو اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو جانے دو

اللہِ۔ میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا۔ ف۲

ف۱ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بلالؓ کو مجبور کیا کہ اذان کہتے رہو اور مدینہ ہی میں رہو۔ ف۲ ہوا یہ تھا کہ بلالؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صبر نہ ہو سکا۔ ہر وقت اذان میں آپ کا نام آتا آپ کی یاد سے قبر شریف کو دیکھ کر زخم تازہ ہوتا اس لیے بلالؓ مدینہ منورہ سے چلے گئے چھ مہینے بعد آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں بلال یہ کیا ظلم ہے تو نے ہم کو چھوڑ دیا بلالؓ نے حضرت فاطمہ کو پوچھا معلوم ہوا انتقال فرما گئیں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو بلا کر گلے لگایا خوب روئے لوگوں نے امام حسنؓ سے کہا آپ کہو تو بلالؓ اذان دیں گے انہوں نے فرمائش کی بلالؓ اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب اشھد ان محمدً رسول اللہ پر پہنچے روتے روتے بے ہوش ہو کر گرے لوگ بھی رونے لگے آپ کی یاد سے ایک کہرام مچ گیا اللھم صل علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم ہمارے پیر و مرشد شیخ احمد مجددؒ فرماتے ہیں بلالؓ حبشی تھے اذان میں اشھد کے بدل اسھد کہتے شین کو سین مگر ان کا اسھد ہم لوگوں کے ہزار بار اشھد پر فضیلت رکھتا تھا وہ عاشق رسول تھے ہم گناہ گار نابکار یا اللہ بلالؓ کے کفش برداروں ہی میں ہم کو رکھ لے آمین یارب العالمین۔

(ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) باب:۔ عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت ف۱

ف۱ یہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوئے تھے بڑے عالم اور قرآن کی تفسیر میں یگانہ تھے جمال ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر ۶۸ھ ہجری میں طائف میں انتقال کیا ستر برس کی عمر تھی محمد بن حنفیہ نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اللہ اس کو حکمت (قرآن اور حدیث) سکھلا دے۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے پھر یہی

عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ: عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

روایت بیان کی اس میں یوں ہے یا اللہ اس کو قرآن سکھلا دے۔

۱۰۱۔ (الف) حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد سے پھر ابو معمر کی طرح حدیث بیان کی۔

(مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

باب:۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت ف۱

ف۱ یہ بڑے شجاع اور بہادر اور مسلمانوں کے ایک لائق جنرل تھے ان کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ بن کعب میں مل جاتا ہے عمر بہت کم یعنی چالیس پر کئی سال کی پائی حمص میں ۲۱ھ ہجری میں انتقال کیا۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی ابھی قاصد نہیں آیا تھا پھر فرمایا پہلے (سرداری کا) جھنڈا زید نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد نے یہ جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب:۔ سالم بن معقل کی فضیلت ف۱ جو ابو حذیفہ کے غلام تھے۔

ف۱ ان کی اصل ملک فارس سے تھی یہ ابو حذیفہ کی بی بی کے غلام تھے بڑے فاضل اور قاری قرآن تھے۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرّہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ۔

مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمروؓ کے سامنے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود ایسے شخص ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے قرآن چار آدمیوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعودؓ سے پہلے ان کا نام لیا اور سالم سے جو ابو حذیفہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضؓ سے اور معاذ بن جبلؓ سے مسروق (یا عبداللہ) نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے پہلے ابیؓ کا نام لیا یا پہلے معاذ رضؓ کا۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب:۔ عبداللہ بن مسعود رضؓ کی فضیلت۔ ف۱

ف۱ یہ بنی ہذیل میں سے تھے اور قدیم الاسلام تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے سفر اور حضر ہر جگہ آپؐ کے ساتھ رہتے بہت پست قد اور نحیف تھے بڑے فقیہ اور عالم تھے ۳۲ھ ہجری میں انتقال کیا عمر ساٹھ پر کئی سال پائی۔

٤٠١- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَقَالَ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق سے سُنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان فحش گو نہ تھے آپ نے فرمایا مجھ کو وہ لوگ تم میں سے پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالم سے جو ابو حذیفہ کے غلام تھے اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا، فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ اللَّهُ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ - وَاللَّيْلِ - فَقَرَأْتُ - وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى - قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونَنِي۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا۔ میں نے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی کی صحبت عنایت فرما اتنے میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آتا تھا جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کی اس نے پوچھا تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسرؓ) کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو آنحضرتؐ کا راز جانتا ہے اس کے سوا کوئی اس سے واقف نہ تھا (حذیفہؓ) خیر یہ تو بتلا ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) واللیل اذا یغشیٰ کو کیونکر پڑھتے تھے میں نے یوں پڑھا واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلی والذکر والانثیٰ اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی یہ سورت اسی طرح سے پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے) چاہتے ہیں کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم نے حذیفہ سے پوچھا کوئی ایسا شخص بتلاؤ جو خصلت اور طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اس سے ہم دین کا علم حاصل کریں انہوں نے کہا میں تو خصلت اور طریق اور وضع میں ام عبد کے بیٹے (ابن مسعودؓ) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پاتا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق سے بیان کیا کہا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھے رہے کہ عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ اور ان کی والدہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے رہتے۔

بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب:۔ معاویہؓ بن ابی سفیان کا تذکرہ ف۱

ف۱ ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ان کے والد ابو سفیان تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر جنگ کرتے رہے اخیر میں مجبور ہو کر مسلمان ہوئے۔ معاویہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشی بھی تھے ۶۰ھ ہجری میں دمشق میں مرے بیاسی سال کی عمر پائی۔ امام بخاری نے اور بابوں کی طرح یوں نہ کہا کہ معاویہ کی فضیلت کیونکہ ان کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی امام نسائی اور اسحاق بن راہویہ نے ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے صحابیت کا ادب ہم کو اس سے مانع ہے کہ ہم معاویہؓ کے حق میں کچھ کہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی الفت اور محبت نہ تھی جب امام حسن کا انتقال ہوا تو کیا کہنے لگے ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا ان کا باپ ابو سفیان ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتا رہا یہ خود حضرت علیؓ سے لڑے ان کے بیٹے ناخلف یزید پلید نے تو غضب ڈھا دیا امیر المومنین امام حسین علیہ السلام کو مع اکثر اہل بیت کے بڑے ظلم اور ستم کے ساتھ شہید کرایا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ

ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران ازدی نے انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا معاویہؓ نے وتر کی ایک

بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رکعت پڑھی عشاء کے بعد ان کے پاس ابن عباس کا ایک غلام (قریب) بیٹھا تھا وہ ابن عباسؓ کے پاس آیا ع ابن عباسؓ نے کہا جانے بھی دے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔ ف۱

ف۱ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا ہوگا اوپر کتاب الوتر میں اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔ ع اور ان سے بیان کیا معاویہ پر اعتراض کیا۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: إِنَّهُ فَقِيهٌ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے ابن عباسؓ سے کہا گیا کیا تم امیرالمومنین معاویہؓ پر کچھ اعتراض رکھتے ہو انہوں نے تو وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ابن عباسؓ نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہیں۔ ف۱

ف۱ معلوم ہوا کہ کسی مجتہد کو مسائل قیاسی میں دوسرے مجتہد پر اعتراض کا حق نہیں پہنچتا یہاں مجتہد سے مراد فقیہ ہے یعنی معاویہؓ شریعت کے مسائل سے واقف ہیں۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ نماز پڑھتے ہو کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے مگر آپ کو پڑھتے نہ دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (سنت کی) پڑھنے سے۔ ف۱

ف۱ یہ مسئلہ کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دوگانہ کو گھر میں آن کر پڑھا کرتے تھے شاید معاویہؓ نے نہ دیکھا ہوگا امام بخاری نے ایک مرفوع حدیث بھی معاویہ کی فضیلت میں بیان نہیں کی ادھر ادھر

کے تذکرے کر دیے امام نسائی نے ایک خاص کتاب خصائص کبریٰ جناب علیؓ کے فضائل میں مرتب کی تو خارجیوں نے ان پر بلوہ کیا اور کہا کہ معاویہؓ کی فضیلت میں بھی تم نے کوئی کتاب لکھی ہے انہوں نے کہا ان کی فضیلت کہاں سے آئی یا ان کی فضیلت میں تو کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی البتہ ایک حدیث یہ ہے کہ اللہ ان کا پیٹ نہ بھرے اس پر ان خارجی مردودوں نے امام نسائی کو گھونسوں اور لاتوں سے شہید کر ڈالا۔

بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

باب: علیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت [۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے [۲]۔

[۱] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی صاحبزادی اور آپ کو نہایت عزیز تھیں ان کا نکاح حضرت علیؓ سے سنہ ۲ ہجری میں ہوا امام حسن امام حسین امام محسن تین لڑکے اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ مہینے یا آٹھ یا تین مہینے یا دو مہینے یا ایک مہینہ بعد ان کا وصال ہوا جو بیس یا انتیس یا تیس برس عمر پائی علی اختلاف الاقوال رضی اللہ عنہا۔ [۲] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب علامات النبوۃ میں وصل کیا دوسری روایت میں یوں ہے کہ فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے اور طبری نے تفسیر میں یوں نکالا ساری بہشتی عورتوں کی مریم کے سوا۔ حافظ نے کہا یہ قوی دلیل ہے اس کی کہ حضرت فاطمہ اپنے زمانہ والی اور بعد والی سب عورتوں سے افضل ہیں۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو کوئی فاطمہ کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلا۔

حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸

بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

باب:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ۔ ف۱

ف۱ ان کی کنیت ام عبداللہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی صاحبزادی ان کا لقب صدیقہ ہے بڑی عالم فقیہ اور مجتہد تھیں نہایت فصیح اللسان اور مقرر محبوبہ خاص تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی سب بی بیوں میں حضرت خدیجہؓ کے بعد یہ افضل ہیں بعضوں نے حضرت خدیجہؓ سے بھی افضل کہا ہے العلم عنداللہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ سات برس کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی معاویہ کی خلافت تک زندہ رہیں ۵۸ھ ہجری میں وفات پائی ۱۷ رمضان المبارک کو ابوہریرہؓ نے ان پر نماز پڑھی۔ رضی اللہ عنہا۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: يَا عَائِشُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى، تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے ابو سلمہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمانے لگے عائشہ یہ جبریلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو ہم کو نہیں دیتیں یہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ح، وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم

النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی ف۱ اور عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں ف۲ پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ف۳

ف۱ یعنی پیغمبر نہیں ہوئی یا ولایت کے اعلیٰ درجہ کو نہیں پہنچی اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ ف۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر۔ ف۳ ثرید کی تفسیر اوپر بیان ہو چکی ہے یعنی وہ کھانا جو گوشت اور آٹے سے ملا کر پکاتے ہیں۔

۱۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ، عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا ہم سے ابن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے کہ حضرت عائشہؓ بیمار ہوئیں تو ابن عباسؓ (عیادت) کو آئے کہنے لگے ام المومنینؓ تم تو ایسی جگہ جاؤ گی جہاں تمہارے سچے پیش خیمے موجود ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ۔

۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے ابووائل سے سنا انہوں نے کہا جب حضرت علیؓ نے عمار اور حسنؓ کو کوفہ بھیجا اس لیے

عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا۔

کہ کوفہ والوں کو مدد دیں ف۱ عمار نے خطبہ سنایا کہنے لگے بے شک مجھ کو اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرتؐ کی بی بی ہیں مگر اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے دیکھے تم خدا کے حکم کی ف۲ تابعداری کرتے ہو یا حضرت عائشہؓ کی۔ ف۳

ف۱ حضرت عائشہؓ کے مقابل جو لڑائی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ ف۲ یعنی خلیفہ برحق حضرت علیؓ کی۔ ف۳ حضرت عائشہ رضؓ لوگوں کے بھڑکانے میں آگئیں اور حضرت علیؓ سے اس بات پر لڑنے پر مستعد ہوئیں کہ عثمان رضؓ کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتے۔ حضرت علی یہ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں کو ایک جا ہو جانے دو پھر اچھی طرح دریافت کر کے جس پر قتل ثابت ہوگا اس سے قصاص لیا جائے گا خدا کے حکم سے یہ آیت مراد ہے۔ وقرن فی بیوتکن جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے اترا ہے یہاں تک کہ حضرت بی بی ام سلمہ فرماتی تھیں۔ میں تو اونٹ پر سوار ہو کر حرکت کرنے والی نہیں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مل جاؤں یعنی مرے تک اپنے گھر میں رہوں گی۔ حافظ نے کہا حضرت عائشہؓ اور طلحہ اور زبیر (یہ سب مجتہد تھے) ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں میں اتفاق کرا دینا ضرور ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک حضرت عثمان رضؓ کے قاتلین سے قصاص نہ لیا جاتا۔

۱۱۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ انہوں نے اسماء (اپنی بہن) سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (رستے میں) نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) ان لوگوں نے بے وضو نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے شکایت کی اس وقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر رضؓ (حضرت عائشہؓ سے) کہنے لگے اللہ تم کو جزائے خیر دے خدا کی قسم جب تم پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تم کو بچا دیا اور مسلمانوں کو اس میں فائدہ کیا۔ ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر کتاب التیمم میں گزر چکی ہے۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ: أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں بھی باری باری بی بیوں کے پاس رہنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی آپ کو لو لگی رہتی پوچھتے ہیں کل کہاں رہوں گا میں کل کہاں رہوں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب میرا دن ہوا تو آپ چپ ہو رہے۔ ف

ف یہ پوچھنا چھوڑ دیا کل میں کہاں رہوں گا۔ یا آپ نے وفات پائی۔ حافظ نے کہا بڑے سبکی نے فرمایا ہمارا دین اور مذہب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امام ابن تیمیہ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا میں توقف کیا امام ابن قیم نے کہا اگر فضیلت سے مراد کثرت ثواب ہے تب تو اللہ پر رکھنا چاہیے اگر کثرت علم مراد ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اگر شرافت اصل مراد ہے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ: فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے کہا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر رہتے ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میری سوکنیں سب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا خدا کی قسم لوگ جان بوجھ کر اپنے تحفے اس دن بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری ہوتی ہے ہم بھی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اپنی بھلائی چاہتی ہیں (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ لوگوں کو حکم دے دیں ہیں جس بی بی کے پاس ہوں جس کی باری ہو وہیں حصے بھیج دیا کرو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کے منتظر نہ رہو) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا) انہوں نے دوبارہ عرض کیا جب بھی جواب نہ دیا جب سہ بارہ عرض کیا تو فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے باب میں مجھ کو نہ ستاؤ قسم

فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرَهَا۔

خدا کی تم میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) مجھ پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ کے۔ ۳؎

۱؎ ان کی باری کے دن بھیجتے تاکہ آپ زیادہ خوش ہوں ۲؎ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں ہیں۔ ۳؎ حافظ نے کہا اس سے حضرت عائشہؓ کی فضیلت حضرت خدیجہؓ پر لازم نہیں آتی بلکہ ان بی بیوں پر فضیلت نکلتی ہے جو حضرت عائشہؓ کے زمانہ میں موجود تھیں اور اس کی وجہ کہ خاص ان کے کپڑوں میں آپ پر وحی اترتی تھی یہ تھی کہ ان کے والد ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت ساتھ رہتے تھے ان کی برکت حضرت عائشہؓ میں بھی آگئی یا یہ وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے بہت محبت تھی یا یہ وجہ تھی کہ حضرت عائشہؓ اپنے کپڑوں کو بہت صاف پاک رکھتی ہوں گی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ پھر ان بی بیوں نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے عرض کیا آپ نے ان سے فرمایا اگر تو مجھ کو چاہتی ہے تو عائشہ سے بھی محبت کر انہوں نے کہا اب میں اس مقدمہ میں دخل نہ دوں گی۔

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

الحمد للہ چودھواں پارہ تمام ہوا ۱؎ اب پندرھواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱؎ قسطلانی اور کرمانی نے کہا اس مقام پر صحیح بخاری کا نصف اوّل ختم ہوتا ہے گو پاروں کے حساب سے پندرھویں پارے پر نصف پورا ہوتا ہے۔

پندرھواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوْتُوْا۔

باب:۔ انصار کی فضیلت کا بیان ف۱ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا جو لوگ پہلے ف۲ ہی ایک گھر میں جم ف۳ گئے ایمان کو بھی جما دیا۔ جو مسلمان ان کے پاس ہجرت کرے اس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین ف۴ کو جو کچھ ہاتھ آئے اس سے ان کا دل نہیں کڑھتا ف۵

ف۱ انصار ناصر کی جمع ہے ناصر کے معنے مددگار، یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو اوس یا خزرج کے قبیلے میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ کی پوری مدد مال اور جان دونوں سے کی۔ ف۲ مہاجرین کے آنے سے۔ ف۳ یعنی مدینہ میں۔ ف۴ مال غنیمت میں سے۔ ف۵ بلکہ اور خوش ہوتے ہیں۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ. قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ؟ أَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُوْلُ: فَعَلَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا بتلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا۔ انہوں نے کہا اللہ نے رکھا۔ کہا غیلان نے کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے وہ انصار کی فضیلتیں، ان کی جنگی کارروائیاں بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا ازد ف۱ قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے

قَوْمِكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا أَكَذَا وَكَذَا۔

فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا۔

ف ازدمین کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اسی کی اولاد تھے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاوَتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلَامِ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن ف۱ بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کے بیشتر لایا (اس میں بڑی مصلحت تھی) جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا کہ ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ان کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی) اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں۔ ف۲

ف۱ بعاث ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حضیر تھے اسید بن حضیر کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیاضی تھے یہ دونوں معرکہ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حضیر نے اوس کے لوگوں کو مضبوط کیا تو اوس کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا۔ ف۲ اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کہ دشمنوں میں ملاپ ہو گیا۔

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا لَتَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے کہا میں نے انس رضہ سے سنا جس دن مکہ فتح ہوا اور آپؐ نے لوٹ کا (سارا) مال قریش کے لوگوں کو دے دیا ف۱ تو انصار کے بعضے (نوجوان) لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ابھی تک تو ہماری تلواروں سے قریش والوں کے خون ٹپک رہے تھے ف۲ اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ ان کو دیے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت

فَدَعَا الْأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچی انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو پہنچی وہ سچ ہے ہم نے کہی آپ ؐ نے فرمایا انصار کے (لوگو) تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ لوٹ کے مال لے لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر لوٹو پھر فرمایا اگر ؑ انصار کسی نالے میں یا گھاٹی میں گھسیں ؐ تو میں اسی نالے یا گھاٹی میں گھس جاؤں جدھر انصار جائیں۔

ف۱ ان کا دل ملانے کے لیے۔ ف۲ ہم نے ان کو مارا اور مکہ فتح کیا۔ ف۳ ایک روایت میں یوں ہے انصاری لوگ کہنے لگے یارسول اللہ ہم میں چند نوجوان کم عمر لوگوں نے ایسی بات منہ سے نکالی آپ اس کا خیال نہ فرمائیے۔ ف۴ انصار سے مجھ کو اتنی محبت ہے۔ ف۵ اور دوسرے لوگ اچھی کشادہ راہ ہیں۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے (مکہ سے) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں ف۱ بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا یہ عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ف۲

ف۱ جس کی وجہ سے مہاجر کہلاتا ہوں۔ ف۲ اس کو خود مصنف نے کتاب المغازی میں وصل کیا۔

۱۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں بھی اس میں گھس جاؤں گا اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی رہتا ابوہریرہؓ

فِي وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى۔

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے آپؐ نے یہ کچھ بیجا نہیں فرمایا ف انہوں نے آپ کو (مدینہ میں) جگہ دی آپ کی مدد کی یا کچھ ایسا ہی کہا۔

ف انصار بے شک اس کے مستحق تھے۔

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا۔ ف

ف جب مہاجرین اپنا وطن یعنی مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے تو بہت پریشان ہونے لگے گھر چھوٹا بار چھوٹا مال چھوٹا عزیز و اقربا چھوٹے آپؐ نے ڈیڑھ سو مہاجرین کو ڈیڑھ سو انصار کا بھائی بنا دیا ایک مہاجر ایک انصاری دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكُمْ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ف سے انہوں نے کہا جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو (جو مہاجر تھے) سعد بن ربیعؓ (انصاریؓ) کا بھائی بنایا سعدؓ عبدالرحمٰنؓ سے کہنے لگے بھائی میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال کے آدھوں آدھ دو حصے کرتا ہوں (ایک حصہ تم لے لو) اور میری دو بی بیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھ کو کہو میں اس کو طلاق دے دوں جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو عبدالرحمٰن نے کہا بھائی (یہ کچھ ضرور نہیں) اللہ تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھ کو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتلا دیا ف لوٹے تو وہاں سے کھویا اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا لے کر آئے پھر دوسرے

صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ قَالَ: كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ۔

دن گئے ف۳ پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے عبدالرحمن نے کہا گٹھلی یا گٹھلی برابر (پانچ درم بھر) سونا یہ شک ابراہیم راوی کو ہوتی۔

ف۱ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوفؓ۔ ف۲ بنی قینقاع یہودیوں کا ایک خاندان تھا یہ بازار انھی کے نام سے موسوم تھا عبدالرحمن وہاں گئے۔ ف۳ اسی طرح ہر روز بازار میں جاکر خرید و فروخت کرتے رہے۔

۱۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَا سُقْتَ فِيهَا؟ قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمْ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوفؓ ہم لوگوں کے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ بہت مال رکھتے عبدالرحمن سے کہنے لگے سب انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں تو ایسا کرو سارے مال کے دو حصے کرکے آدھوں آدھ میں بانٹ لیں اور میری دو جوروئیں ہیں تم دیکھو جونسی پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تم اس کو نکاح میں لاؤ عبدالرحمن نے کہا اللہ تمہاری جوروؤں اور مال و دولت میں برکت دے۔ ف۱ پھر لوٹے تو کچھ کھویا کچھ گھی نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ عبدالرحمن زردی لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا ہے کیا کہو تو انہوں نے عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی آپؐ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی

وَلَوْ بِشَاةٍ۔ بکری کا سہی۔

ول عبد الرحمن بازار گئے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَبُو هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: لاَ، قَالَ: يَكْفُونَنَا الْمَئُونَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي الثَّمَرِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

ہم سے صلت بن محمد ابو ہمام نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے سُنا کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمارے جو باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انصار نے کہا تو خیر وہ باغ کا کام کریں اور میوے میں ہماری ان کی شرکت مہاجرین نے کہا منظور ول

ول یعنی اس کا مضائقہ نہیں باغ تمہارے ہی رہیں ہم محنت کریں گے اس کی اجرت میں آدھا میوہ لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغات کی تقسیم منظور نہ فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی بہت سی جائدادیں ہاتھ آئیں گی ان غریبوں کی موروثی جائداد لینا ضرور نہیں۔

بَابُ حُبِّ الأَنْصَارِ مِنَ الإِيمَانِ۔

باب:۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے وہی دوستی رکھے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اس سے محبت رکھے گا اور جو کوئی انصار سے دشمنی رکھے اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

١٢٨- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر سے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں۔

١٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انس رضؓ نے یوں کہا شادی میں سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر سیدھے کھڑے ہو گئے ف۱ اور فرمانے لگے یا اللہ (تو گواہ ہے) تم لوگوں کو سب سے زیادہ میں چاہتا ہوں تین بار یہی فرمایا۔ ف۲

ف۱ یا تکلیف اٹھا کر کھڑے ہو گئے۔ ف۲ یعنی بحیثیت مجموعی تو یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہو گا جس میں ابوبکر رضؓ یا علی رضؓ یا حسن یا زید یا اسامہ رضی اللہ عنہم کو احب الناس فرمایا۔

١٣٠- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انصار کی ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بچہ ساتھ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، مَرَّتَيْنِ۔

لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپؐ نے اس سے باتیں کیں اور فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں کو سب سے زیادہ میں چاہتا ہوں دوبارہ یہی فرمایا۔

بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ۔

باب: انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت ؎۱

؎۱ جیسے غلام لونڈی حلیف وغیرہ۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابوحمزہ (طلحہ بن زید) سے سنا انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا انصار نے کہا یارسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار ہیں۔ اب جو لوگ ہمارے تابعدار ہیں ان کے لیے دعا فرمایئے اللہ ان کو بھی ہم میں شریک فرمادے ؎۱ آپ نے دعا کی عمرو کہتا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کی انہوں نے کہا زید نے ایسا کہا ؎۲

؎۱ ہمارا ہی ایسا درجہ ان کو بھی ملے۔ ؎۲ یہ زید بن ثابت کی حدیث ہے یا زید بن ارقم کی۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے ابوحمزہ سے سنا جو ایک انصاری آدمی تھے وہ کہتے تھے انصار نے (آنحضرتؐ سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمایئے اللہ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں شریک کردے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کردے عمرو

أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ۔

نے کہا میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی انہوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کہا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ زید زید بن ارقم ہیں۔ ف۱

ف۱ نہ اور کوئی زید جیسے زید بن ثابت وغیرہ جیسے ابن ابی لیلیٰ نے گمان کیا۔ حافظ نے کہا شعبہ کا گمان صحیح ہے ابونعیم نے مستخرج میں اس کو علی بن جعد کے طریق سے زید بن ارقم سے یقینی طور پر نکالا۔

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ۔

باب:۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ، قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ، وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس رضی بن مالک سے انہوں نے ابواُسید ساعدیؓ سے ف۱ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے ف۲ پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے اور انصار کا ہر گھرانہ عمدہ ہی ہے۔ سعد (بن عبادہ) نے کہا ف۳ میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی کسی نے ف۴ کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی۔ اور عبدالصمد ف۵ نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا۔ ابواسید نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے ف۶

ف۱ حافظ نے کہا ان کا نام مالک بیان کیا گیا ہے۔ ف۲ جہاں آپ کی ننہال تھی۔ ف۳ جو بنی سعدہ میں سے تھے۔ ف۴ یہ کہنے والے سہل تھے سعد کے بھانجے۔ حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید سہل ہوں۔ ف۵ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر مناقب سعد میں وصل کیا۔ ف۶ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں

کو ہم پر فضیلت دی جب سعد بن عبادہ نے یہ کہا تو ان کے بھانجے سہل نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہو آپ خوب جانتے ہیں۔

١٣٤- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ۔

ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے کہ ابو سلمہ نے کہا مجھے ابو اسید نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار ہیں اور بنی عبد الاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ۔

١٣٥- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبَا أُسَيْدٍ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؟ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خُيِّرَ دُورُ الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر بنی عبد الاشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں۔ پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید سے کہنے لگے ابو اسید تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہم کو (بنی ساعدہ کو) اخیر میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم اخیر درجہ میں رکھے گئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم کو

مِنَ الْخِيَارِ؟

یہ بس نہیں ہے کہ تم اچھے لوگوں میں ہو۔ ف۱

ف۱ اخیر میں رہے تو کیا اول میں رہے تو کیا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو یہ عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ف۱

ف۱ یعنی عبداللہ ابن زید بن عاصم مازنی نے اس کو امام بخاری نے غزوہ حنین میں وصل کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اسید بن حضیر سے کہ ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو حکومت نہیں دیتے جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دی ف۱ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے ف۲ تو جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا۔

ف۱ حافظ نے کہا میں نے مقدمہ میں یہ لکھا تھا کہ یہ عرض کرنے والے خود اسید بن حضیر تھے اور جس کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص تھے مگر اب مجھ کو خود یاد نہیں کہ میں نے کہاں سے نقل کیا تھا۔ ف۲ تم پر دوسرے لوگ مقدم کیے جائیں گے۔

١٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا مجھ سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انسؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا۔ تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا ف یہاں تک کہ تم مجھ سے مل جاؤ اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا۔

ف حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا۔

١٣٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ: إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، إِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے جب وہ انسؓ کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف نکلے ف۱ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ان کو بحرین کا ملک بطور جاگیر کے دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک نہ دیجیے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر (دنیا میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔ میرے بعد تمہاری حق تلفی ہونے والی ہے۔ ف۲

ف۱ حجاج ظالم کا شکوہ کرنے کو۔ ف۲ یعنی دوسرے غیر مستحق لوگ عہدوں اور خدمتوں پر مقرر ہوں گے تم محروم رہو گے ایسا ہی ہوا ظالم بنی امیہ نے اپنے عزیزوں اور رشتے داروں کو تمام حکومتوں پر مامور کیا انصار بیچارے جن کی مدد سے اسلام کو ترقی ہوئی تھی اور بنی امیہ کو سلطنت پہنچی تھی محروم رہے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

باب :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا۔ اے اللہ انصار اور مہاجرین کو نیک کر دے

۱۳۹- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس معاویہ بن قرہ نے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے وقت) یہ شعر پڑھا۔ زندگی تو آخرت کی زندگی جو ہے سدا !! نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا۔ قتادہ نے بھی انسؓ سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے۔ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا۔

۱۴۰- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

اپنے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

فَأَجَابَهُمْ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں جواب دیا۔

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی
قدر کر انصار اور پردیسیوں کی اے خدا

۱۴۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے تئیں خود تنگی ہو۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ كَأَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وہ بھوکا تھا) آپ نے اپنی بی بیوں سے کہلوا بھیجا (کچھ کھانے کو ہے) انہوں نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا اس کو کون اپنے ساتھ لے جاتا ہے یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے۔ ایک انصاری ولی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں لے جاتا ہوں (پھر وہ اس کو لے کر) اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہنے لگا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت کر وہ بولی ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) اس نے کہا ایسا کر کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کر کے) سلا دے اس نے ایسا ہی کیا۔ کھانا پکایا چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا (وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) خود اسی طرح اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے بجھا دیا مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں ولے اور میاں بی بی رات کو فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر

ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فِعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

ہنس دیا یا تعجب کیا ف۳ اس کے بعد اللہ نے (سورۂ حشر کی) یہ آیت اتاری اور دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو خود اپنے تئیں تنگی ہو اور جو لوگ اپنے مل کی لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہوں گے۔ ف۴

ف۱ ثابت بن قیس بن شماس یا عبداللہ بن رواحہ یا ابو طلحہ۔ ف۲ جھوٹ موٹ کھانے میں ہاتھ ڈلاتے رہے مہمان نے پیٹ بھر کر کھالیا۔ ف۳ اس حدیث میں پروردگار کے لیے صفت ضحک اور تعجب دونوں کا اثبات ہے۔ ف۴ سبحان اللہ اس مرد انصاری نے جو کام کیا اگر ہم ہزاروں لاکھوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے پاسنگ کو نہ پہنچیں آدمی بچوں کو اپنی جان سے زیادہ چاہتا ہے اس نے بچوں کا بھی خیال نہ کیا رضی اللہ عنہ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگزر کرو۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ: حَدَّثَنَا أَبِي: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ

ہم سے ابو علی محمد بن یحییٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے جو عبدان کا بھائی تھا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکر صدیقؓ اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے دیکھا تو رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روتے کیوں ہو۔ انہوں نے کہا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا اور (وعظ کرنا) یاد آیا (آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) یہ سن کر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ف۱ آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے باہر نکلے (آپ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے۔ بس یہ آخری چڑھنا تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا

يَصْعَدُهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

لوگو! میں تم کو انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں ف۲ وہ تو میرے جان و جگر ہیں ف۳ ان پر (جو میرا) حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے۔ ان میں جو کوئی نیک ہو اس کی قدر کرنا اور جو بُرا ہو اس کے قصور سے درگزر کرنا۔

ف۱ آپ سے بیان کیا کہ انصار آپ کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ ف۲ ان سے اچھا سلوک کرتے رہنا۔ ف۳ حدیث میں کرشی اور عیبتی ہے کرش آدمی کا معدہ جس میں غذا رہتی ہے اور عیبہ وہ گٹھڑی جس میں آدمی اپنے عمدہ عمدہ کپڑے رکھتا ہے۔ لفظی ترجمہ یوں ہے وہ تو میرے پیٹ اور گٹھڑی ہیں اور حاصل وہی ہے جو ہم نے متن میں لکھا یعنی میرے خاص الخاص لوگ ہیں میرے بال بچوں کی طرح میرے محرم اسرار ہیں۔

١٤٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن حنظلہ غسیل نے کہا میں نے عکرمہ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے تھے آپ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا۔ اما بعد لوگو اور قومیں تو بڑھتی جاتی ہیں اور انصار کم ہو رہے ہیں ف۱ کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگزرے۔

ف۱ مراد وہ انصار ہیں جنہوں نے دین کی مدد کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو دین اور پیغمبرؐ کے مددگار رہتے روز بروز کم ہوتے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اوس اور خزرج کا قبیلہ مراد ہے کہ ان کی

اولاد دنیا میں کم ہوتی جائے گی۔ حافظ نے کہا یہ مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے مثلاً سید حضرت علیؓ کی اولاد دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں لیکن انصار بہت کم ہیں یہ حدیث آپ کا ایک معجزہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی فتوحات ہونگی اور صدہا قومیں اسلام لائیں گی ان کی اولاد پھیلے گی ان کے مقابلے میں انصار کی اولاد کہاں نظر آتے گی خال خال کوئی انصاری نظر آئے گا۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار تو میرا کوٹھا اور میرا تھیلہ ہیں اور لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگزر رو۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب:۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ؎۱

؎۱ یہ قبیلہ اوس کے سردار تھے جیسے سعد بن عبادہ خزرج کے۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ، رَوَاهُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا (کہیں سے؎۱) تحفہ آیا۔ آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور پسند کرکے اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی تولیں ؎۲ اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں اس حدیث کو قتادہ اور زہری

قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ: سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے بھی انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

ف اکیدر والی دومۃ الجندل نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا۔ ف۲ جو بہشت میں ان کو ملی ہیں یا ان کے لیے طیار ہوئی ہیں۔

۱۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَعَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ: فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل ابن مساور نے جو ابو عوانہ کے داماد تھے کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر رضؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذ رضؓ مرے تو فرش جھوم گیا ف اور اعمش سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابو صالح نے بیان کیا انہوں نے جابر رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابر رضؓ سے کہا براء ف۲ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے ف۳ اس پر جابر رضؓ نے کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں دشمنی تھی ف۴ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کا عرش سعد رضؓ بن معاذ کی موت سے جھوم گیا۔ ف۵

ف یعنی خوشی سے کہتے ہیں عرش کا جھومنا اللہ کے نیک بندوں کی موت پر اس کی فضیلت فرشتوں کو بتلانے کے لیے ہوتا ہے بعضوں نے کہا عرش کے جھومنے سے مراد فرشتوں کا جھومنا ہے خوشی سے۔ ف۲ جو خزرج قبیلے کے تھے۔ ف۳ یعنی تخت جس پر ان کی لاش رکھی تھی۔ ف۴ اس سے وہ تفسیر باطل ہو گئی جو براء نے کی کہ عرش سے مراد جنازہ ہے ابن عمر سے ایسی تاویل منقول ہے۔ ف۵ سعد بن معاذ اوس قبیلے کے تھے۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ، إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعے سے اتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد ؎۱ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار کو اٹھ کر لو ؎۲ پھر سعد سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر (راضی ہو کر) اترے ہیں ؎۳ سعد نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور ان کے جورو بچے سب قید کر لیے جائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو بادشاہ (یعنی خدا یا فرشتے) کا حکم تھا۔

؎۱ یعنی اس مسجد کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ کے نیچے بنوا لی تھی جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے بعضوں نے غلطی سے اس کو مسجد نبوی سمجھا۔ ؎۲ کرمانی نے کہا اس حدیث سے سادات اور بزرگوں کے لیے قیام تعظیمی کا جواز نکلتا ہے تیسیر میں ہے بعضوں نے کہا یہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اترنا دشوار تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو اتار لو اور قیام تعظیمی کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اخیر زمانے کی بدعت ہے انتہے مترجم کہتا ہے۔ یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر سعد کی تعظیم کے لیے آپ کو اٹھانا منظور ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لسیدکم جب الی سیدکم فرمایا تو مطلب یہی ہے کہ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو لے آؤ، سواری سے اتار لو، ؎۳ وہ سمجھتے تھے سعد ہماری رعایت کریں گے کیونکہ ہمارے حلیف ہیں۔

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

باب:۔ اسیدؓ بن حضیر اور عبّاد بن بشر کی فضیلت ؎۱

؎۱ یہ دونوں انصاری تھے اسید اوس میں سے تھے اور عباد بن بشر خزرج میں سے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ:

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال

حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا، وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے حبان نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے کہ دو مرد (انصاری اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) کیا دیکھتے ہیں ان کے سامنے ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اُس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے ول معمر نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے یوں روایت کیا کہ اسید بن حضیر اور ایک اور انصاری (آنحضرتؐ کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا مجھ کو ثابت نے خبر دی۔ انہوں نے انسؓ سے کہ اسید اور عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی)

ول ہر ایک کے ساتھ ایک ایک حصہ رہا۔

بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب:۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ ول

ول یہ خزرجی تھے اور بڑے عالم اور قاری اور عابد اور زاہد۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ ابو حذیفہؓ کے غلام اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے۔

۱۵۱- مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

باب:۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

وا اور عائشہ رضی نے کہا سعد رضی اس سے پہلے نیک آدمی تھے۔

وا یہ خزرج قبیلے کے سردار تھے مگر ان سے ایک بار یہ خطا ہو گئی تھی کہ جب حضرت عائشہ رض کو تہمت لگائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے شکایت کی تو اسید بن حضیر رضی نے جو اوس قبیلے کے تھے کہا یا رسول اللہ اگر یہ تہمت لگانے والا اوس قبیلے کا ہے تو میں اس کی گردن مارتا ہوں اور جو ہمارے بھائی خزرج والوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں وہ میں بجا لاؤں گا۔ اس پر سعد بن عبادہ کو ناحق غصہ آیا اسید سے کہنے لگے تو جھوٹا ہے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ اسید نے کہا تو منافق ہے منافقوں کی طرف داری کرتا ہے۔ دونوں میں تکرار بڑھنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں اس واقعہ سے پہلے سعد بن عبادہ بہت اچھے آدمی تھے۔ تیسیر کے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ تکرار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ میں ہوئی۔ سعد بن معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے۔ دوسری خطا یہ ہوئی کہ انہوں نے ابوبکر صدیق رض سے بیعت نہ کی اور شام کے ملک کو چل دیے وہیں جا کر مرے وہ کہتے تھے ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریش میں سے۔ حضرت عمر رض نے کہا اللہ سعد کو تباہ کرے جیسے اوپر گزر چکا۔

۱۵۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ: أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک رض سے سنا۔ ابو اسید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانا بہتر ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا۔ پھر بنی ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ سن کر سعد بن عبادہ رضی نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے ان سے کہا تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت دی (یہ کافی ہے رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے)

بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

باب :۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت ف۱

ف۱ یہ خزرجی تھے بڑے قاری لکھا کرتے تھے ۳۰ھ ہجری میں مرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو سید المسلمین کہا کرتے۔

---

۱۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ ابن عمرو بن عاص کے سامنے ابن مسعودؓ کا ذکر آیا انہوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں برابر محبت کرتا آیا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا۔ آپ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو پہلے عبداللہ بن مسعودؓ کو بیان کیا پھر سالمؓ کو جو ابوحذیفہؓ کے غلام تھے اور معاذ بن جبلؓ اور ابی ابن کعبؓ کو۔

۱۵۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ. لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا. قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَبَكَى.

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا میں نے شعبہ سے سُنا کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں سورۃ لم یکن الذین کفروا۔ تجھ کو پڑھ کر سناؤں ابی نے پوچھا کیا اللہ جل جلالہ ف۱ نے میرا نام لے کر فرمایا آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابی رو پڑے۔ ف۲

ف۱ اتنے بڑے شہنشاہ۔ ف۲ بے انتہا خوشی سے کہ پروردگار نے نام لیا یا ڈر کر کہ میں اس نعمت کا شکر کیونکر ادا کر سکوں گا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے ہررات کو ربی ربی پکارا کرتا ہوں اس امید سے کہ ایک بار میرا مالک مجھ کو عبدی فرمائے۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب:۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ ف۱

ف۱ یہ خزرجی تھے فقیہ اور علم فرائض میں بڑے ماہر تھے ۴۵ھ ہجری میں مرے۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوزید (اوس یا ثابت بن زید ف۱) اور زید بن ثابت قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا ابوزید کون انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا تھے۔

ف۱ بعضوں نے کہا یہ سعد بن عبید بن نعمان تھے یا قیس بن سکن بن زعور بن حرام۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب:۔ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ ف۱

ف۱ ان کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا۔ یہ خزرجی تھے ام سلیم بنت ملحان انس کی والدہ کے شوہر تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے زیادہ نفل روزے نہیں رکھے لیکن آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا ۵۱ھ ہجری یا ۳۲ یا ۳۴ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت

يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کیے رہے (تاکہ کافروں کے تیر آپ کو نہ لگ جائیں) اور وہ بڑے تیر انداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے ان کی دو یا تین کمانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گزرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابو طلحہ کے سامنے ڈال دے ف۱ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے سر نہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے ف۲ اور (اس جنگ میں) میں نے حضرت عائشہؓ اور ام سلیم کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی جاتی تھیں۔ پانی لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں میں نے ان کی پازیبیں دیکھیں ف۳ (اس دن) ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

ف۱ کیونکہ ان کے تیر دور تک جاتے کافروں پر خوب اثر کرتے تھے۔ ف۲ جو تیر وغیرہ آئیں مجھ کو لگیں گے۔

ف۳ چونکہ یہ جنگ اور سخت پریشانی کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کپڑا اوپر اٹھانا ضروری ہے ورنہ عورت جلدی چل نہیں سکتی اس لیے پنڈلیاں کھل جانے میں کوئی قباحت نہ ہوئی۔ دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترا تھا۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب :۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ ف۱

ف۱ یہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے پہل عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ۔ الْآيَةَ قَالَ: لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک سے سُنا انہوں نے ابو النضر (سالم بن امیہ) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے باب میں جو زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے ف۱ سعد نے کہا عبد اللہ بن سلام ہی کے باب میں (سورۂ احقاف کی یہ آیت اُتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی ف۲ عبد اللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیت مالک نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے۔ ف۳

ف۱ بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت سے صحابہ کو بہشت کی خوشخبری دی یہاں تک کہ خود سعد بھی عشرہ مبشرہ میں تھے اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ سعد نے یہ حدیث اس وقت بیان کی جب عشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گزر گئے تھے صرف سعد باقی تھے اور سعد نے اپنا ذکر نہیں کیا کیونکہ اپنی تعریف آدمی کے لیے موزوں نہیں ہے بعضوں نے کہا شاید سعد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو بھی بہشت کی بشارت دی مگر یہ امر قیاس سے بعید ہے کیونکہ خود سعد بھی ان میں سے تھے۔ ف۲ یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ سورۂ احقاف مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت مدینہ میں اتری۔ ف۳ یعنی آیت کا شان نزول امام مالک نے خود بیان کیا یا سند مذکور کے ساتھ آیت کا شان نزول بھی حدیث میں موجود ہے۔

١٥٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ،
عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَّادٍ قَالَ:
كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ
رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا:
هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى
رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ
فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ
قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ:
وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا
يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ
رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ،
ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا، وَسْطَهَا
عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ
وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ
فَقِيلَ لَهُ: ارْقَ، قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي
مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ
حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا، فَأَخَذْتُ الْعُرْوَةَ،
فَقِيلَ لَهُ: اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا
لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ
الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ،
وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ
عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ، وَذَاكَ الرَّجُلُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ:

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر سمان نے
انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں
نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا
اتنے میں ایک شخص آئے (عبداللہ بن سلام) ان کے چہرے سے
خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت والوں میں سے ہے
انہوں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے
میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے
تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے کہا
خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اس کو معلوم
نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ ایسا کیوں کہتے
ہیں (میں بہشتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب
یہ تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی
کی تعریف کی اس کے بیچا بیچ ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ
زمین میں اور سر آسمان میں اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب
میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا۔ میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔
پھر ایک خدمت گار آیا اس نے کیا کیا پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا
دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کنڈا میں نے تھام لیا مجھ
سے کہا گیا اس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک میں نیند سے اٹھا
یہ کنڈا تھامے رہا میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیان کیا۔ آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے
اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنی کلمہ شہادت یا اسلام کے
پانچوں ارکان) اور وہ کنڈا عروۃ الوثقی ہے اور تو مرتے تک اسلام
پر قائم رہے گا اور یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے ف امام
بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم
سے معاذ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں

حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَصِيفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ.

نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے یعنی چھوکرا یا چھوکری۔

ف عبداللہ بن سلام نے بیان کر دیا کہ لوگ مجھ کو بہشتی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تو مرتے تک اسلام پر قائم رہے گا اب اس سے بہشتی ہونا نکالو یا نہ نکالو۔

---

١٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد (عامر بن ابی موسیٰ) سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا اور عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو تم کو ستو اور کھجور کھلاؤں اور ایسے گھر میں لے چلوں (جہاں آنحضرتؐ آئے تھے) پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود (بیاج) علانیہ کھلتے ہیں (خیال رکھو) جب کسی پر تمہارا قرض ہو پھر وہ تم کو گھاس کا یا جو کا یا چارے کا ایک گٹھا تحفہ کے طور بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج میں داخل ہے ف اور نضر بن شمیل اور ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں گھر کا ذکر نہیں کیا۔

ف یہ عبداللہ بن سلام کی رائے تھی دوسرے فقہا کے نزدیک یہ بیاج نہ ہوگا۔ جب شرط کرے تو بیاج ہو جائے گا اگر بغیر شرط کے قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تو وہ بیاج نہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح سے ادا کریں اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس سے عبداللہ بن سلام کی کمال پرہیزگاری ثابت ہوتی ہے دوسرے اس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور یہ سب منقبت میں داخل ہے۔

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضہ وا سے اور ان کی فضیلت کا بیان۔

وا ان کا نسب یہ ہے خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ ابن قصی تمام مخلوقات میں یہ پہلے مسلمان ہوئیں اس پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق اور وزیر اور مشیر سب یہی تھیں بڑی عاقلہ اور مدبر، مشرکین طرح طرح کی ایذائیں آپ کو دیتے آپ پریشان ہوتے جب حضرت خدیجہؓ کے پاس جاتے تو وہ آپ کو تسلی و تشفی دیتیں۔ جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس سال کی ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب نکاح ہوا، نکاح کے بعد پچیس برس تک زندہ رہیں۔ دس برس نبوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کے خاوند ابو ہالہ بن نباش تھے۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ دوسری سند۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

امام بخاری نے کہا مجھ سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے اپنے زمانہ میں) ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح خدیجہ رضہ وا

وا اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ اب یہ امر کہ حضرت مریمؑ اور حضرت خدیجہؓ میں کون افضل ہے۔ اس سے سکوت ہے مگر اکثر علمائنے یہ کہا ہے کہ حضرت خدیجہؓ حضرت مریمؑ کے بعد سب عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ بزار اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ خدیجہؓ میری امت کی سب عورتوں سے افضل ہیں جیسے مریمؑ سارے جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث سے

ان لوگوں نے دلیل لی جو حضرت خدیجہ کو حضرت عائشہ رضؓ سے بھی افضل کہتے ہیں واللہ اعلم

۱۶۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ کر بھیجی حضرت عائشہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر مجھے اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہ رضؓ پر وا آئی حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مر چکی تھیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرتؐ کو ان کا ذکر کرتے سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ خدیجہ رضؓ کو (بہشت میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں وا اور آنحضرتؐ بکری کاٹتے اور ان کی دوست عورتوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو ان کو بس ہو جاتا۔

وا یہ رشک سوکن پنے میں لازم ہے جو ہر عورت کو ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ غیر اختیاری ہے۔ وا ان کے مرنے کے بعد بھی۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، قَالَتْ: وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں ہوئی جتنی خدیجہ رضؓ پر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں خدیجہ رضؓ کے مرنے کے تین برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا جبریل عؑ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ رضؓ کو بہشت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔

مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کی جتنی خدیجہ رضی پر کی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور کبھی بکری کاٹتے اس کے پارچے بنا کر خدیجہ رضی کی دوست عورتوں کو بھیج دیتے میں کبھی آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ رضی کے سوا اور دنیا میں کوئی عورت تھوڑے تھی تو آپ فرماتے خدیجہ میں یہ یہ صفتیں تھیں اور میری اولاد انھی کے پیٹ سے ہوئی۔ ف۱

ف۱ دوسری روایت میں یوں ہے وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے انکار کیا اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھ کو جھوٹا کہا اور اپنا مال میرے اوپر خرچ کیا اس وقت جب لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابیؓ) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی کو خوشخبری دی انہوں نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہشت میں ایک ایسے موتی محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جبریل ؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یارسول اللہ یہ خدیجہ رضی آپ کے پاس سالن کا یا کھانے کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

ایک برتن لا رہی ہیں جب وہ لے کر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہو اور ان کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولدار موتی کا ہوگا نہ اس میں غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج اور اسمٰعیل بن خلیل نے کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہؓ کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپؐ کو خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد آیا ف۱ اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھے رشک آئی میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بڑھی کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر صرف) سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت) اللہ نے اس کے بدل آپ کو اس سے اچھی عورت (جوان اور کنواری) عنایت فرمائی۔ ف۳

ف۱ اس کو ابو عوانہ نے محمد بن یحییٰ ذہلی سے وصل کیا۔ ف۲ انھی کی سی آواز تھی ان کی بہن تھیں۔ ف۳ حضرت عائشہ نے اچھی عورت سے اپنے تئیں مراد لیا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر غصے ہوتے تب میں نے عرض کیا قسم خدا کی اب میں خدیجہؓ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کروں گی۔

بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب:۔ جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت ف۱

ف۱ یہ بجیلہ قبیلے کے بڑے حسین اور خوبصورت شخص تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جریر اس امت کے یوسف ہیں اور وہ اپنی قوم کے سردار ہیں۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے ۵۱ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ، وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے بیان بن بشیر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر کہتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا ف۱ اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی سے) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذوالخلصہ اس کو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے ف۲ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذی الخلصہ سے (اس کو توڑ پھوڑ جلا کر) مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے؟ جریر نے کہا میں یہ سن کر ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کے لے کر ذی الخلصہ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اس کو قتل کیا لوٹ کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپ نے مجھ کو اور احمس کے قبیلے والوں کو دعا دی۔

ف۱ جب اجازت مانگی آپ نے فرمایا آؤ۔ ف۲ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے شامی کعبہ تو اس کو کہتے ہیں جو مکہ معظمہ میں ہے یعنی اصلی کعبہ یہ یمنی کعبہ اصلی کعبہ کی رونق بگاڑنے کے لیے یمن کے کافروں نے بنایا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب:۔ حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ ف۱

ف۱ یہ قبیلہ عبس میں سے تھے ان کا باپ یمان ایک خون کر کے مدینہ میں بھاگ آیا تھا اور انصار کا حلیف بن گیا تھا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز اور خاص رفیق تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کی حکومت دی تھی ۳۶ھ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے چالیس دن بعد انتقال کیا۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ، أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ، أَبِي أَبِي فَقَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ: أَبِي، فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو سلمہ بن رجاء نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا اور (پہلے پہل) کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے (دھوکا دینے کے لیے) یوں پکارا خدا کے بندو اپنے پچھلے والوں کی خبر لو ف۱ یہ سن کر (آگے کے) مسلمان پچھلے مسلمانوں پر ہی لوٹ پڑے ف۲ اور انھی سے (آپس ہی میں) لڑنے لگے۔ حذیفہؓ نے جو نگاہ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھا ف۳ پکارا خدا کے بندو یہ (کیا غضب ہے) میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سُنی اس کو مار ہی ڈالا حذیفہؓ نے ف۴ یوں کہا اللہ تم کو بخشے۔ عروہ نے کہا خدا کی قسم حذیفہؓ میں اس کلمہ کی بدولت جب تک خدا سے ملے کچھ بھلائی ہی رہی۔ ف۵

ف۱ ان کی مدد کرو یا ان کو مارو۔ ف۲ جنگ کی گھبراہٹ میں ان کو کافر سمجھے۔ ف۳ مسلمان ان کو مارے ڈالتے ہیں۔ ف۴ ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو مار ڈالا تھا۔ ف۵ ہمیشہ اپنے باپ کے قاتل کے لیے دعا کرتے رہے تیمی نے کہا ساری عمر حذیفہؓ کو اپنے باپ کے قتل کا رنج رہا۔

بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ،

باب:۔ ہندہؓ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر ف۱

عبدان نے کہا ف۲ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا ہندہ عتبہ کی بیٹی آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرے (یعنی قوم) والوں کا ذلیل وخوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا اب آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے

ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بہت ہی لالچی، بخیل آدمی ہے۔ ۳؎ اگر میں اس کا پیسہ لے کر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق لے لے تو میں سمجھتا ہوں گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لے)

۱؎ یہ قرشیہ ہاشمیہ تھی معاویہؓ کی والدہ اور ابوسفیان کی جورو فتح مکہ میں ابوسفیان کے اسلام لانے کے بعد اسلام لائی اس کے باپ عتبہ کو حمزہؓ یا علیؓ نے واصل جہنم کیا تھا اسی عداوت سے اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا۔ ۲؎ عبدان تو امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث انہوں نے عبدان سے نہیں سنی اس لیے یوں کہا وقال عبدان اس کو امام بیہقی نے وصل کیا۔ ۳؎ اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا۔

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ.

باب:۔ زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ۔ ۱؎

۱؎ ان کا نسب یہ ہے زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک یہ سعید بن زید کے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں والد تھے اور حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے یہ اور حضرت عمرؓ دونوں نفیل میں جا کر مل جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

۱۶۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح میں ملے ۱؎ ابھی آپ پر وحی اترنا شروع نہیں ہوا تھا آپ کے سامنے

ابْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ
قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا
ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا
تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا
مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّ زَيْدَ بْنَ
عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ
وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا
مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ
ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ؟ إِنْكَارًا
لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ، قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ
بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو
ابْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ
الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ
فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي
أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي، فَقَالَ: لَا
تَكُونُ عَلَى دِينِنَا، حَتَّى تَأْخُذَ
بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، قَالَ
زَيْدٌ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ،
وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا،
وَأَنَا أَسْتَطِيعُهُ، فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ؟
قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا
قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ
إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا
وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ

کھانے کا دستر خوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے
انکار کیا۔ پھر کہنے لگا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاؤں
گا جن کو تم تھانوں پر کاٹتے ہو(ف۲) میں اسی جانور کا گوشت کھاؤں
گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے (ف۳) اور زید قریش کے لوگوں پر
اپنے جانوروں کے (ف۴) کاٹنے کا عیب دھرتا تھا کہتا تھا عجیب
بات ہے (بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا۔ آسمان سے پانی بھی اسی
نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے) چارہ بھی زمین سے اسی نے
اگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اس کو اوروں کے نام
پر کاٹتے ہو ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا اور اس کو
بڑا گناہ خیال کرتا تھا موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ
نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے
نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی تلاش میں مکہ سے
شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے (نام نامعلوم)
اس سے کہنے لگے مجھے اپنا دین بتلا شاید میں تیرا دین
اختیار کر لوں۔ اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کرلے گا تو اللہ
کے غضب میں سے اپنا حصہ لے گا (یعنی خدا کے غضب میں
گرفتار ہو گا) زید نے کہا واہ میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر
آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا ہوں) پھر خدا کے غضب کو تو
میں اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا نہ مجھ کو اس کے اٹھانے کی
طاقت ہے اچھا اور کوئی دین تو مجھ کو بتلا سکتا ہے اس نے کہا میں نہیں
جانتا (کوئی دین سچا ہو) ہو تو حنیف دین ہو زید نے کہا حنیف
دین کیا ہے اس نے کہا حضرت ابراہیمؑ کا دین جو نہ یہودی
تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کی پرستش کرتے تھے۔ خیر زید وہاں
سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملے اس سے بھی یہی
گفتگو کی اس نے کہا تو ہمارے دین میں آئے گا تو اللہ کی
لعنت میں سے ایک حصہ لے گا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی
لعنت سے بھاگتا (بچنا) چاہتا ہوں۔ مجھ سے نہ خدا کی لعنت

عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَا أَسْتَطِيعُ، فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ، لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ: لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَ مَئُونَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا۔

اٹھ سکے گی نہ اس کا غضب کبھی اٹھ سکے گا بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں سے آئی اچھا تو اور کوئی (سچا) دین مجھ کو بتلا سکتا ہے پادری نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو حنیف دین (سچا دین) ہو۔ زید نے کہا وہ کیا۔ کہنے لگا ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید نے یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیمؑ کے باب میں سنا اور وہاں سے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھ (آسمان کی طرف) اٹھائے کہنے لگے یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیمؑ کے دین پر ہوں ف اور لیث بن سعد نے کہا ف مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکرؓ سے لکھ بھیجی وہ کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کعبے سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں سے ابراہیم کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو زندہ نہیں گاڑتے تھے عہ ف وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا چاہتا یوں کہتے تو اس کو مت مار (مجھ کو دے ڈال) میں پال لوں گا پھر اس کو لے کر پالتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے یوں کہتے اگر تو چاہے کہ اپنی بیٹی لے لے تو میں دے دوں گا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کے سب کام پورے کر دوں گا۔ ف

ف۱ بلدح ایک مقام کا نام ہے مکہ کے مغربی جانب تنعیم کے رستے میں۔ ف۲ ان پتھروں پر جو کعبہ کے گرد لگے تھے وہاں مشرک لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے۔ ف۳ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زید پرہیزگار تھے کیونکہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا۔

اگر بالفرض کھایا بھی ہو تو اس وقت آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور ابراہیمؑ کی شریعت میں مردار حرام تھا مگر وہ جانور حرام نہ تھا جس پر کاٹتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ ف۴ اللہ کے سوا اوروں کے نام پر۔ ف۵ بزار اور طبرانی نے یوں روایت کی کہ زید اور ورقہ دونوں دین حق کی تلاش میں شام کے ملک کو گئے ورقہ تو وہاں جا کر نصرانی ہو گئے اور زید نے نصرانی ہونا قبول نہ کیا۔ پھر زید موصل میں آئے وہاں ایک پادری سے ملے اس نے نصرانی دین ان پر پیش کیا لیکن زید نے نہ مانا۔ اسی روایت میں یہ ہے کہ سعید بن زید اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیا اور اس پر رحم کیا وہ ابراہیم کے دین پر مرا۔ ف۶ اس کو ابوبکر بن ابی داؤد نے وصل کیا۔ ف۷ کہتے ہیں یہ بد رسم عرب میں اس طرح شائع ہوئی تھی۔ ایک شخص نے دوسرے کی بیٹی جنگ میں پکڑ لی اس سے صحبت کی جب بیٹی کا باپ آیا کچھ روپیہ دے کر اس نے اپنی بیٹی چھڑانی چاہی تو وہ کہنے لگی میں تو اس سے راضی ہوں اس وقت اس کے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جو کوئی میری بیٹی پیدا ہوگی اس کو قتل کر ڈالوں گا۔ اسی سے رفتہ رفتہ یہ بُری رسم عربوں میں پھیل گئی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ عہ جیسے قریش کے مشرک کیا کرتے تھے۔ ف۸ یعنی شادی وغیرہ کروں گا۔ فاکہی نے عامر بن ربیعہ سے نکالا مجھ سے زید نے یہ کہا کہ میں نے اپنی قوم کے برخلاف اسمٰعیل اور ابراہیم کے دین کی پیروی کی ہے اور میں اس پیغمبر کا منتظر ہوں جو اسمٰعیل کی اولاد سے ہوگا لیکن امید نہیں کہ میں اس کا زمانہ پاؤں مگر میں اس پر ایمان لایا۔ اس کی تصدیق کرتا ہوں اس کے برحق پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر تو زندہ رہے اور اس پیغمبر کو پائے تو میرا سلام پہنچا دیجیو۔ عامر کہتے ہیں جب میں مسلمان ہوا تو میں نے ان کا سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا آپ نے وعلیہ السلام فرمایا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ میں نے اس کو بہشت میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ۔

باب:۔ قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا انہوں نے کہا جب کعبہ بنایا گیا (یعنی قریش نے اس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت عباسؓ دونوں پتھر ڈھو رہے تھے۔ عباسؓ نے کہا (میرے بھتیجے) تم ایسا کرو اپنا تہ بند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف تم کو نہ پہنچے گی آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا) اسی وقت (بیہوش ہو کر) زمین پر گرے اور آنکھیں

يَقِلُكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: إِزَارِي إِزَارِي، فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ۔

آسمان کو لگ گئیں ہوش آیا تو (اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا تہ بند میرا تہ بند دو انہوں نے آپ کا تہ بند خوب مضبوط باندھ دیا۔ ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب فضل مکہ میں۔

۱۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کعبے کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) اس کے گرد دیوار بنوادی عبید اللہ نے کہا کعبے کی دیواریں پست تھیں عبداللہ بن زبیر نے ف۱ ان کو بلند کیا ف۲

ف۱ اپنی حکومت کے زمانے میں۔ ف۲ حافظ نے کہا کعبہ دس بار بنا ہے۔ پہلے فرشتوں نے بنایا پھر آدم علیہ السلام نے پھر ان کی اولاد نے پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر عمالقہ نے پھر جرہم نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبداللہ بن زبیرؓ نے پھر حجاج ظالم نے۔ اب تک حجاج کی بنا پر ہے۔

بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب :- جاہلیت کے زمانے کا بیان ف۱

ف۱ یعنی وہ زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آپ کی نبوت تک گزرا ہے اور جاہلیت اس زمانے کو بھی کہتے ہیں جو آپؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے گزرا۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہ ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانے میں بھی رکھا کرتے

الجاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ۔

تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے (۲ھ ہجری میں) فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ۔ قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں[ف۱] میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے اور جاہلیت کے زمانے میں محرم کو صفر کہا کرتے ان کے یہاں یہ مثل تھی جب اونٹ کی پیٹھ اچھی ہو جائے[ف۲] اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان رستے پر سے) مٹ جائیں[ف۳] تو اب عمرہ کرنے والے کا عمرہ کرنا درست ہوا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذی الحجہ کو مکہ میں پہنچے سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ[ف۴] نے اپنے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی کر کے احرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کرنے سے ہم کو کونسی بات درست ہو جائے گی آپ نے فرمایا سب باتیں درست ہو جائیں گی[ف۵]

ف۱ شوال ذیقعد اور ذی الحجہ کے نو دن یا دس دن۔ ف۲ اس کا زخم چنگا ہو جائے۔ ف۳ حاجی سب اپنے ملکوں کو روانہ ہو جائیں۔ ف۴ جاہلیت کا اعتقاد توڑنے کے لیے۔ ف۵ جو احرام میں منع ہیں یہاں تک کہ جماع بھی۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیب نے اپنے والد مسیب سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا (حزن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار بہیا آئی ایسی کہ مکہ کے دونوں پہاڑوں

فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ، قَالَ سُفْيَانُ : وَيَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ.

کے درمیان پانی ہی پانی ہوگیا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہے۔ ف۱

ف۱ حافظ نے کہا موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مکہ میں بہیا اس پہاڑ کی طرف سے آیا کرتی جو بلند جانب میں واقع ہے ڈر ہوا کہ پانی کہیں کعبے کے اندر نہ گھس جائے اس لیے انہوں نے عمارت کو خوب مضبوط کرنا چاہا اور پہلے جس نے کعبہ اونچا کیا اور اس میں سے کچھ گرایا وہ ولید بن مغیرہ تھا پھر کعبے کے بننے کا وہ قصہ نقل کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے ہوا اور شافعی نے ام میں عبداللہ بن زبیر رضؓ سے نقل کیا جب وہ کعبہ بنا رہے تھے کعب نے ان سے کہا خوب مضبوط بناؤ کیونکہ ہم کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ اخیر زمانے میں بہیا بہت آئیں گی تو قصے سے مراد یہی ہے کہ وہ اس بہیا کو دیکھ کر جس کے برابر کبھی نہ آئی تھی یہ سمجھ گئے کہ اخیر زمانہ کی بہیاؤں میں سے یہ پہلی بہیا ہے۔

۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ بِنْتُ الْمُهَاجِرِ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَئُولٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الْأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے بیان ابوبشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضؓ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب بنت مہاجر تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی منت مانی ہے ف۱ انہوں نے اس سے کہا اسے یہ چپ چپاتے حج کرنا جاہلیت کی رسم ہے ف۲ اس نے بات کرنا شروع کی اور ابوبکر رضؓ سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابوبکر رضؓ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے اس نے کہا کون قریش میں سے ابوبکر رضؓ نے کہا بھئی تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابوبکر ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریق (اسلام کے دین) پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد لایا کب تک (عمدگی کے ساتھ) قائم رہیں گے انہوں نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہیں گے ف۳ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے ابوبکر رضؓ نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ

وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُمْ أُولَئِكَ عَلَى النَّاسِ.

مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابو بکرؓ نے کہا امام سے یہی مراد ہیں ۔ ف۴

❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ یعنی چپ چپاتے حج کا مطلب یہ ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہیں کرنے کی ۔ ف۲ اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے اس عورت نے کہا ہم میں اور ہماری قوم میں جاہلیت کے زمانہ میں کچھ فساد ہوا تھا تو میں نے یہ حلف کی تھی اگر اللہ نے مجھ کو بچا لیا تو میں جب تک حج نہیں کر لوں گی کسی سے بات نہیں کروں گی ۔ ابو بکر صدیقؓ نے کہا اسلام ان سب باتوں کو میٹ دیتا ہے تو بات کر۔ حافظ نے کہا ابو بکرؓ کے اس قول سے یہ نکلا کہ اگر کوئی یوں حلف کرے میں بات نہیں کرنے کا تو اس کو بات کرنا مستحب ہے اور کفارہ لازم نہ آئے گا گویا ایسی نذر منعقد ہی نہ ہوگی اور مؤید اس کے وہ حدیث ابو اسرائیل کی ہے جس نے یہ منت مانی تھی کہ پیدل چلے گا سوار نہ ہوگا نہ سایہ لے گا نہ بات کرے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا سوار ہونے اور سایہ لینے اور بات کرنے کا۔ ف۳ شریعت پر قائم اور عدل و انصاف پر عمل کرتے رہیں گے۔ ف۴ یعنی بادشاہ اور حاکم اسی مضمون میں یہ مثل ہے الناس علی دین ملوکھم جس قوم کے بادشاہ اور سردار اور عمائد لوگ اچھے ذی علم لائق انصاف پسند ہوتے ہیں وہی قوم دنیا میں بڑھتی چڑھتی رہتی ہے اور جس قوم کے بادشاہ اور حکام ظالم اور جاہل اور ناتربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اور غیر قوموں کی محکوم بن جاتی ہے ابو بکر صدیقؓ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اسلام کی رونق اسی وقت تک رہی جب تک مسلمانوں کے خلیفہ اور بادشاہ شریعت پر قائم اور عدل اور انصاف پر مستعد اور ذی علم اور لائق سپاہی جری اور بہادر اپنی ذات سے لڑنے والے میدان جنگ میں جانے والے رہے اور جب سے مسلمانوں کے بادشاہ عیش و عشرت میں پڑ گئے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا رات دن عورتوں کی صحبت اور شراب خوری اور لہو و لعب ناچ رنگ گانے بجانے میں اپنا وقت گزارنے لگے اسلام کی رونق جاتی رہی اور مسلمانوں کی بادشاہتیں اور ریاستیں چھن گئیں اب جو کچھ خال خال کہیں مسلمانوں کی حکومتیں باقی ہیں وہ اگلے مسلمانوں کی کمائی ہوئی رہ گئی ہیں اس کو بھی ہمارے زمانے کے بادشاہ اور امیر بہت جلد کھوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کو نہ خود علم ہے نہ عالموں کو ان سے الفت ہے ان کے رات دن کے اشغال یہ ہیں گانا بجانا رنڈیوں مسخروں جاہلوں کی صحبت شراب افیون گانجا بھنگ کا استعمال علم دشمن عالموں کے ایسے مخالف ہیں کہ اگر کہیں ان کی ریاست میں کوئی عالم پایا جائے تو فوراً اس کو معزول یا اخراج کر کے ایک جاہل کو اس کی جگہ مقرر کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

۱۷۶- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ، وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کسی عرب کی ایک کالی لونڈی (نام نامعلوم) مسلمان ہوگئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی میں تھی وہ ہمارے پاس آکر باتیں کیا کرتی جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی ؎

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

کمر بند کا دن خدا کے عجائب میں سے
اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ.

جب اس نے یہ شعر کئی بار پڑھا تو میں نے پوچھا اس کمر بند کا دن اس سے کیا مطلب اس نے کہا ہوا یہ کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جو نئی نویلی دلہن تھی) نکلی وہ لال چمڑے کا کمر بند باندھے تھی اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اس کو گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی یہاں تک انہوں نے مجھ کو تکلیف دی کہ میری شرم گاہ بھی ٹٹولی (کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو) خیر وہ اسی حال میں میرے گرد جمع تھے اور میں عذاب میں مبتلا اتنے میں چیل سیدھی ہمارے سروں پر آن پہنچی اور اس ہار کو پھینکا ان لوگوں نے اٹھا لیا میں نے کہا تم اس کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں بے گناہ تھی۔ ف

ف یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

۱۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو جو کوئی قسم کھانا

مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

چاہیے وہ اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۷۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا، يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ؟ مَرَّتَيْنِ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمد (ان کے والد) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے کہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور کہتے کہ تو جیسا اپنے گھر والوں میں تھا اب ویسا ہی (کسی پرندے کے بھیس میں) ہے۔ ف دو دفعہ کہتے۔

ف یعنی جاہلیت والے جہنم کے قائل نہ تھے وہ کہتے تھے آدمی کی روح مرتے ہی کسی پرندے کے بھیس میں چلی جاتی ہے اگر اچھا آدمی تھا تو اچھے پرندے کی شکل ملتی ہے جیسے کبوتر وغیرہ، برا تھا تو برے کی مثلاً کوا الو وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں تو اچھا شریف آدمی تھا اب بتلا کس جنم میں ہے بعضوں نے یوں کہا ہے تو اپنے گھر والوں میں تھا لیکن دوبارہ تو ان میں نہیں رہ سکتا یعنی حشر ہونے والا نہیں جیسے مشرکوں کا اعتقاد تھا کیونکہ یہی زندگی ہے دنیا کی زندگی اور آخرت کے قائل نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ کو شاید ان حدیثوں کی خبر نہیں جن میں جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ یہ کھڑا ہونا کچھ واجب نہیں ہے۔ اب مستحب ہے یا مکروہ دو قول ہیں نووی نے کہا مکروہ ہے۔

---

۱۷۹ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (منا کو) اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک ثبیر

حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

(پہاڑ) پر سورج کی روشنی نہ پڑتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے لوٹے۔ ف۱

ف۱ اس کا بیان کتاب الحج میں گزر چکا ہے۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ۔ وَكَأْسًا دِهَاقًا۔ قَالَ: مَلْأَى مُتَتَابِعَةً، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا تم سے یحییٰ ابن مہلب نے یہ کہا ہے کہ ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا (سورۂ نبا میں) جو کاساً دہاقا ہے اس کے معنی بھرا ہوا گلاس پے درپے (ابواسامہ نے کہا ہاں) اور (اسی اسناد سے) عکرمہ سے منقول ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت عباسؓ) سے سنا وہ جاہلیت کے زمانہ میں (اپنے غلام ساقی سے) یوں کہتے ہم کو کاساً دہاقاً پلا (یعنی بھرپور گلاس) ف۱

ف۱ ابن عباسؓ نے جاہلیت کا زمانہ نہیں پایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے دس برس بعد پیدا ہوئے تو مراد وہ زمانہ ہے جب تک حضرت عباسؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید (بن ربیعہ بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے ؎

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ۔

جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائے گا ف۱ اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا۔ ف۲

ف۱ باطل سے یہاں یہی مراد ہے فانی یا بالفعل معدوم جیسے صوفیہ کہتے ہیں کہ خارج میں سوا خدا کے کچھ موجود نہیں

ہے اور یہ جو وجود نظر آتا ہے یہ وجود موہوم ہے جیسے آئینہ میں صورت کا وجود یا دریا میں حباب کا یا آگ کا شعلہ گھماؤ تو دائرے کا۔ باطل سے یہ مراد نہیں ہے کہ بے کار اور لغو۔ کیوں کہ دوسری آیت میں ہے ماخلقنا السماء والارض ومابینھما باطلا۔ اس مصرعہ کا ثانی مصرعہ یہ ہے۔ ایک دن جو عیش ہے مٹ جائے گا۔ ف صحیح مسلم میں شرید سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے امیہ بن ابی الصلت کی شعریں سناؤ۔ میں نے آپ کو سو بیتوں کے قریب سنائیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اپنے شعروں میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔ امیہ جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا۔ آخرت کا قائل تھا۔ بعضوں نے کہا نصرانی ہو گیا تھا۔ اس کے شعروں میں اکثر توحید کے مضامین ہیں۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) جو اپنی کمائی ان کو لاکر دیا کرتا ابو بکرؓ اس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابو بکرؓ نے اس کو کھایا غلام کہنے لگا تم جانتے ہو یہ کاہے کی کمائی تھی۔ انہوں نے پوچھا کیوں کا ہے کی۔ غلام نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانے میں ایک شخص سے کہانت کی تھی حالانکہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا میں نے اس سے دغابازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا۔ اس نے کچھ مجھ کو دیا یہ وہی کمائی تھی۔ ابو بکرؓ نے یہ سنتے ہی منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا۔ ف

ف کیونکہ دغا کی کمائی دوسرے نجومی کی مٹھائی دونوں حرام ہیں۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، قَالَ: وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ۔

یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت حبل الحبلہ کے وعدے پر بیچا کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حبل الحبلہ یہ کہ اونٹنی جنے پھر اس کی بیٹی حاملہ ہو وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ ف

ف اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گزر چکی ہے۔

۱۸٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ: قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے کہا ہم انس ابن مالکؓ کے پاس جایا کرتے وہ انصاریوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا اور تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا۔

(الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ)

جاہلیت کی قسامت کا بیان ف

ف بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ ساری حدیثیں جاہلیت کے ہی حال میں ہیں۔

۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے قطن ابو الہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید مدنی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ، كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ، فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ. فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ: فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَتَبَ: إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ، فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ، فَمَكُثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ

ہم ہاشم لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ ف۱) کو قریش کے دوسرے خاندان والے (خداش بن عبداللہ عامری) نے نوکر رکھا اب یہ نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر (شام کی طرف) چلا وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص (نام نامعلوم) اس پر سے گزرا جس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے التجا کی (اے بھائی) میری مدد کر اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھ کو دے ڈال میں اپنا تھیلا اس سے باندھوں تیرے اونٹ کو اگر رسی نہ ہوگی تو وہ بھاگ تھوڑے جائے گا۔ اس نے ایک رسّی اس کو دے دی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے جب منزل پر اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یونہی رہا۔ صاحب نے پوچھا اے سب اونٹوں کو باندھا اس کو کیوں نہیں باندھا نوکر نے کہا اس کی رسّی نہیں ہے۔ صاحب نے کہا اس کی رسّی کہاں گئی ف۲ اور (غصے میں آ کر) ایک لکڑی اس پر پھینک ماری۔ اس کی موت آن پہنچی (وہ مرنے کے قریب ہوگیا) اس وقت ایک یمن والا شخص (نام نامعلوم) ادھر سے گزرا یہ نوکر (جو مر رہا تھا) اس سے پوچھنے لگا کیا تو (ہر سال) حج کو جایا کرتا ہے۔ اس نے کہا نہیں لیکن کبھی کبھی جاتا بھی ہوں نوکر نے کہا (اگر تو جائے) تو میرا ایک پیغام پہنچا دے گا۔ جب کبھی تو جائے۔ اس نے کہا اچھا پہنچا دوں گا۔ نوکر نے کہا تو حج کے موسم پر (مکہ میں) جائے تو پہلے یوں آواز دے قریش کے لوگو جب وہ جواب دیں تو یوں پکار بنی ہاشم کے لوگو جب وہ جواب دیں تو ان سے پوچھ ابو طالب کہاں ہیں جب ابو طالب ملیں تو ان سے یہ کہہ دے کہ فلاں شخص نے مجھ کو ایک رسی کے بدل مار ڈالا۔ یہ کہہ کر وہ نوکر مر گیا اب اس کا صاحب جب مکہ میں پہنچا تو ابو طالب اس کے پاس آئے پوچھنے لگے ہماری قوم والا کدھر گیا اس نے کہا وہ (رستے میں) بیمار ہوگیا تھا۔ میں نے اچھی طرح اس کی خدمت کی (لیکن قضا سے مر گیا) میں نے اس کو گاڑ دیا۔ ابو طالب نے کہا۔ اس کے لیے تیری طرف سے یہی ہونا چاہیئے تھا۔ ف۳ اور ایک مدت تک ابو طالب خاموش رہے۔ اتفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اس نوکر نے پیغام پہنچانے

الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ
وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ: يَا آلَ قُرَيْشٍ،
قَالُوا: هَذِهِ قُرَيْشٌ، قَالَ: يَا آلَ بَنِي
هَاشِمٍ، قَالُوا: هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ:
مَنْ أَبُو طَالِبٍ؟ قَالُوا: هَذَا أَبُو طَالِبٍ،
قَالَ: أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبَلِّغَكَ رِسَالَةً
أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ، فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ
فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِنْ شِئْتَ
أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ
صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ
مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ
قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ،
فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ
رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ:
يَا أَبَا طَالِبٍ، أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا
بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ
حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَرَدْتَ
خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ
مِنَ الْإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ،
هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ
يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا،
وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا، قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ
الْحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ
تَطْرِفُ۔

کی وصیت کی تھی حج کے موسم پر آن پہنچا اور اس نے آواز دی قریش کے لوگو۔ لوگوں نے بتلایا یہ قریش کے لوگ ہیں۔ پھر اس نے پکارا بنی ہاشم کے لوگو۔ لوگوں نے بتلایا یہ بنی ہاشم ہیں۔ پھر اس نے پکارا ابو طالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتلا دیا ابو طالب یہ ہیں۔ تب اس نے یوں کہا۔ ابو طالب فلاں شخص نے میرے ہاتھ آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ فلاں شخص نے ایک رسّی کے بدل مجھ کو مار ڈالا۔ یہ سنتے ہی ابو ابو طالب اس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہنچے اور اس سے کہا اب ہماری طرف سے تو تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کا خون کیا' یا تیری قوم کے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے اس کو نہیں مارا۔ اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو قتل کریں گے قاتل یہ سن کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا ہم قسمیں کھائیں گے اتنے میں بنی ہاشم کی ایک عورت جس نے قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا۔ اس کا ایک لڑکا بھی (لطیف نامی) اس سے پیدا ہوا تھا ابو طالب کے پاس آئی کہنے لگی ابو طالب میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائیں گی اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں دلائی جاتی ہیں وہاں اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو۔ ابو طالب نے اس کی درخواست منظور کر لی۔ پھر ان میں کا ایک اور شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو طالب تمہاری تو یہی غرض تھی نا کہ سو اونٹ کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں۔ تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو اونٹ ہوئے تم میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھانے سے معاف رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں۔ ابو طالب نے اس کا کہنا بھی مان لیا اب باقی رہے اڑتالیس آدمی وہ آئے انہوں نے قسم کھائی ابن عباسؓ کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گزرنے پایا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلاتا۔

۱ اس کا باپ علقمہ مطلب بن عبد مناف کا بیٹا تھا مگر مطلب اور ہاشم کی اولاد ملی جلی رہی اس لیے اس کو بنی ہاشم کہہ دیا

ابن کلبی نے کہا اس کا نام عامر تھا۔ ف۲ دوسری روایت میں یوں ہے اس نے کہہ دیا مجھ کو ایک ہاشمی شخص ملا اس نے بڑی عاجزی سے اپنا تھیلہ باندھنے کے لیے ایک رسّی مانگی میں نے دیدی۔ ف۳ یعنی خبر گیری کفن دفن وغیرہ۔ ف۴ اسی کو قسامت کہتے ہیں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے۔ ف۵ اپنے آدمی کے بدل۔ ف۶ دوسری روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ لڑتے جھگڑتے ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ خداش کے پچاس قوم والے آدمی یوں قسم کھائیں کہ خداش نے اس کو قتل نہیں کیا۔ ف۷ زینب بنت علقمہ جو مقتول کی بہن تھی۔ ف۸ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان۔ ف۹ یعنی بنی عامر کا۔ ف۱۰ یعنی کوئی زندہ نہیں رہا سب مر گئے یہ سزا ہے جھوٹی قسم کھانے کی اور وہ بھی کعبہ کے پاس معاذ اللہ دوسری روایت میں ہے کہ ان سب کی زمین جائداد حو یطب کو ملی جس کی ماں کے کہنے سے ابو طالب نے اس کی قسم کھائی معاف کر دی تھی۔ گو ابن عباسؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے یہ واقعہ معتبر شخصوں سے سنا ہو گا جب تو اس قسم کھائی فاکہی نے ابن ابی نجیح کے طریق سے نکالا کہ کچھ لوگوں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک قسامت میں جھوٹی قسمیں کھائیں پھر ایک پہاڑ کے تلے جا کر ٹھہرے ایک پتھر ان پر گرا سب مر گئے۔

۱۸۶- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا، قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ: أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لَا نُجِيزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن ف۱ ایسا دن تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینے میں) آنے سے پہلے گزار دیا تو آپ جب (مدینہ) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اسکے سردار مارے جا چکے تھے کچھ زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تاکہ انصار اسلام لائیں ف۲ عبداللہ بن وہب نے کہا ف۳ ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر بن اشج سے روایت کی ان سے کُریب نے بیان کیا جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ صفا مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے۔ یہ تو جاہلیت والے کیا کرتے تھے کہتے تھے ہم اس پتھریلی جگہ سے دوڑ کر ہی پار

شَدًّا۔ ہوں گے ۔ف۴

ف۱ بعاث وہ مقام جہاں انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں لڑائی ہوئی تھی۔ ف۲ اسلام کی برکت سے ایک دل ہو جائیں۔ ف۳ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔ ف۴ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اصلی سعی سے انکار نہیں کیا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے بلکہ بے تحاشا سخت دوڑنے کا انکار کیا

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ: سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ، وَلَا تَقُولُوا: الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابوالسفر (سعید بن یحمد) سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے لوگو میں جو کہوں وہ تم سنو اور مجھ کو اپنا کہنا سناؤ (کہ میں سمجھ لوں تم نے میری بات یاد کر لی) کہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا کہاف۱ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے (یعنی حطیم کے پرے سے) حجر کو حطیم نہ کہو یہ جاہلیت کا نام ہے اس وقت کے لوگ ان میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا۔ف۳

ف۱ یعنی دوبارہ میرے کلام کا اعادہ کرو۔ ف۲ حالانکہ تم میرا مطلب نہ سمجھے ہو اور غلط سے جو میں نے نہ کہا ہو وہ نقل کرو۔ ف۳ اس لیے اس کو حطیم کہتے یعنی کھا جانے والا ہضم کرنیوالا۔ وہاں پڑے پڑے وہ گل سڑ جاتیں یا کوئی اٹھا لے جاتا۔

۱۸۸- حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بندریا دیکھی جس پر بہت سے بندر

قِرَدَةٌ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ۔

جمع ہوئے تھے اس بندریانے زنا کی تھی تو بندروں نے اس کو سنگسار کیا میں بھی اس سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شریک ہوا۔ ف

ف پوری روایت اسمٰعیل نے یوں نکالی عمرو بن میمون کہتے ہیں میں یمن میں تھا اپنے لوگوں کی بکریوں میں ایک اونچی جگہ پر میں نے دیکھا ایک بندر بندریا کو لے کر آیا اور اس کا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا اتنے میں ایک چھوٹا بندر آیا اور بندریا کو اشارہ کیا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پہلے بندر کے تلے سے کھینچ لیا اور چھوٹے بندر کے ساتھ گئی اس نے اس کے ساتھ صحبت کی ایں دیکھ رہا تھا۔ صحبت کے بعد بندریا لوٹی اور آہستگی سے پھر اپنا ہاتھ پہلے بندر کے سر کے تلے ڈالنے لگی لیکن وہ جاگ اٹھا گھبرایا ہوا اور بندریا کو سونگھا اور ایک چیخ ماری تو سب بندر جمع ہوئے یہ اسی بندریا کی طرف اشارہ کرتا تھا اور چیختا جاتا تھا (یعنی اس نے زنا کی ہے) آخر دوسرے بندر داہنی بائیں طرف گئے اور اسی چھوٹے بندر کو لے کر آئے جس کو میں پہچانتا تھا بندر اور اس (زانی) بندریا کے لیے ایک گڑھا کھودا' دونوں کو سنگسار کر ڈالا۔ تو میں نے بنی آدم کے سوا جانوروں میں بھی رجم دیکھا۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ: الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الْإِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ ابن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے کہا جاہلیت کی خصلتوں میں سے یہ خصلتیں ہیں کسی کے نسب پر (بن جانے بوجھے) طعنہ مارنا میت پر نوحہ کرنا عبیداللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات ستاروں کو بارش کی علت سمجھنا۔ ف

ف ایک روایت میں چوتھی بات بھی مذکور ہے اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرنا۔

بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کا اسم مبارک محمدؐ ہے عبداللہ کے بیٹے وہ عبدالمطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرّہ کے وہ کعب کے وہ لوئی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد

إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ.

کے وہ عدنان کے وا ،،

وا یہیں تک آپ نے اپنا نسب بیان فرمایا ہے اور عدنان کے بعد پھر روایتوں میں اختلاف ہے امام بخاری نے تاریخ میں آپ کا نسب حضرت ابراہیم تک بیان کیا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے عدنان سے آگے پھر نسب کا پہچاننے والا کسی کو نہ پایا۔

۱۹۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی انہوں نے ہشام بن حسان بصری سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری اس وقت آپؐ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس برس رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔ وا

وا اس حساب سے کل عمر شریف آپ کی ۶۳ برس ہوتی ہے اور یہی قول صحیح ہے۔

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ.

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں، ان کا بیان

۱۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ،

ہم سے حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے ان دونوں نے کہا ہم نے قیس بن ابی حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے خباب بن ارت (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آیا آپ کعبے کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانہ میں ہم مشرک

وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ: أَلَا تَدْعُو اللَّهَ؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ۔

لوگوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر اگذر) چکے ہیں جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرہ ان کے بیچا بیچ سر پر (مانگ پر) رکھ کر چلایا جاتا دو ٹکڑے کر دیے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعا سے (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضرموت تک چلا جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ڈر ہوگا تو بھیڑیے کا اپنی بکریوں پر۔

ف۱ اسلام کے دین کو۔ ف۲ حضرموت ایک ملک ہے شمالی عرب میں اس میں اور صنعا میں پندرہ دن کی راہ ہے۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هَذَا يَكْفِينِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللَّهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اس نے کیا کیا کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی (اس کو ہاتھ میں لے کر) اس پر سجدہ کیا ف۱ کہنے لگا مجھ کو یہ بس کرتا ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا۔ ف۲

ف۱ پیشانی لگا دی۔ ف۲ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہ شخص جس نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر پیشانی سے لگائی تھی امیہ بن خلف تھا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا جب امیہ بن خلف نے سجدہ تک نہ کیا تو مسلمانوں

کو رنج گذرا گویا ان کو تکلیف دی۔ یہی ترجمۂ باب ہے۔ بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تکلیف یوں ہوئی کہ مشرکین کے بھی سجدے میں شریک ہونے سے وہ یہ سمجھے کہ یہ مشرک مسلمان ہو گئے ہیں اور جو مسلمان ان کی ایذا دہی سے حبش کی نیت سے نکل چکے تھے وہ لوٹ آئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے ہیں تو دوبارہ نکلے، حبش کے ملک میں ہجرت کی۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند (کافر) لوگ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی (بچہ دان) لے کر آیا عہ اور آپ کی پیٹھ پر رکھ دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ (آپ کی صاحبزادی) آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی اس کے لیے بددعا کرنے لگیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے گروہ سے سمجھ۔ ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے یہ شک شعبہ کو ہوئی کہ ابی فرمایا یا امیہ ف۱ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا۔ یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے بند بند جدا ہو گئے تھے اس لیے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی۔

ف۱ مگر صحیح امیہ بن خلف ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے کیونکہ ابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں مارا۔ عہ جب آپ سجدے میں گئے۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا؟ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ - وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا. فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ - إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ - الْآيَةَ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا. فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ -

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن عتیبہ نے سعید بن جبیر سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزی (صحابی) نے مجھ سے یہ کہا ابن عباسؓ سے (سورۂ فرقان کی) اس آیت ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور (سورۂ نساء کی) اس آیت ومن یقتل مومنا متعمدا کو پوچھ۔ میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورۂ فرقان کی آیت اتری تو مکہ کے مشرک کہنے لگے ہم نے تو جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا تھا اس کو مارا (یعنی خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بے شرمی کے کام بھی کیے ف۱ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) یہ اتارا الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا اخیر تک تو یہ آیت انھی کافروں کے حق میں ہی رہی وہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے وہ اس شخص کے باب میں ہے جو (مسلمان ہو کر) اسلام اور شریعت کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے ف۲ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا میں نے ابن عباسؓ کا یہ قول مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا دوسری آیت بھی اسی شخص کے حق میں ہے جو نادم نہ ہو (یعنی توبہ نہ کرے) ف۳

ف۱ سورۂ فرقان کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے لیکن پھر توبہ کرے اور نیک اعمال بجا لائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اور سورۂ نساء کی آیت میں یہ ہے کہ جو کوئی عمداً کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کو ضرور سزا ملے گی ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ کا غصہ اس پر ہوگا اور لعنت بھی پڑے گی تو دونوں آیتوں کے مضمون میں تخالف ہوا عبدالرحمٰن بن ابزی نے یہی امر ابن عباسؓ سے پوچھوا بھیجا۔ ف زنا وغیرہ تو ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہماری مغفرت تھوڑے ہوگی۔ ف۲ اور توبہ قبول نہیں۔ ف۳ ابن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ سورۂ فرقان کی آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو کفر کی حالت میں ناحق خون کریں پھر توبہ کریں اور مسلمان ہو جائیں تو اسلام کی وجہ سے کفر کے ناحق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور سورۂ نساء کی آیت اس شخص کے حق میں ہے جو مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کو عمداً ناحق مار ڈالے ایسے شخص کی سزا جہنم ہے۔ اس کی توبہ قبول ہونے والی نہیں تو دونوں آیتوں میں کچھ تخالف نہ ہوا اوپر گزر چکا ہے کہ ابن عباسؓ کا مذہب قاتل مومن کے بارے میں جمہور علماء کے برخلاف ہے۔ مجاہد نے جمہور کے موافق دوسری آیت کو

بھی اسی سے متعلق رکھا جو خون ناحق کر کے توبہ نہ کرے اور نادم نہ ہو۔ حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے یوں ہے کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو ناحق مارا تھا، ان کو ستایا تھا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ- أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ- الآيَةَ، تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ-

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھ کو بتلاؤ جو مشرکوں نے سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آن پہنچے اور انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑ کر اس کو دھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے ؈ تم ایک شخص کو یہ کہتے پر مار ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورۂ مومن میں ہے) عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق ؉ نے بھی یحییٰ بن عروہ سے روایت کیا۔

؈ ارے لوگو تم کو کیا ہو گیا ہے۔ ؉ اس کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا موصولاً۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي

مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے بیان کیا۔ انہوں نے عروہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے۔ میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے ؈ انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی اس میں یوں ہے کہ عمرو بن عاص سے کہا گیا۔ اور محمد بن عمرو نے بھی ؉ اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا اس میں

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

یوں ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا۔

ف اس کو امام نسائی نے وصل کیا۔ ف۲ اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا۔ حافظ نے کہا ہے ایک روایت یوں ہے کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار ایسا مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے تب ابوبکرؓ کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا تم ایسے شخص کو مار ڈالتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب :- ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصّہ

۱۹۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد آملی نے بیان کیا کہا مجھ سے یحیٰی بن معین نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے انہوں نے بیان احمسی سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے کہا عمار بن یاسر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام ف۱ اور دو عورتیں ف۲ اور ابوبکر صدیقؓ تھے۔ ف۳

ف۱ کوئی اسلام نہ لایا تھا۔ ف۲ بلال، زید، عامر، ابو فکیہہ عبید۔ ف۳ ام المؤمنین خدیجہؓ اور ام ایمنؓ یا سمیہؓ۔
ف۴ صدیق یعنی بڑے سچے یا جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ کہتے ہیں ابوبکر صدیقؓ نے جاہلیت میں بھی بت پرستی نہیں کی قاضی ابوالحسین نے اپنی سند سے روایت کی ان کے باپ ابو قحافہ ان کو بت خانے میں لے گئے اور کہنے لگے بت کو سجدہ کرو یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ ابوبکرؓ کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے کہا میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا دے۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے کہا میں ننگا ہوں مجھ کو کپڑا پہنا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ آخر میں نے ایک پتھر لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے تئیں میرے ہاتھ سے بچا۔ یہ کہہ کر میں نے وہ پتھر اس پر مارا وہ اوندھا گر پڑا۔ اتنے میں میرے باپ آگئے کہنے لگے یہ کیا کرتا ہے۔ میں نے کہا جو تم دیکھ رہے ہو۔ وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس لائے اور ان سے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ میرے بیٹے سے کچھ مت بول اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ پیٹ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگی۔ میرے پاس کوئی نہ تھا تو میں نے ایک ہاتف سے سنا اس نے یوں آواز دی اللہ کی بندی

خوش ہو جا تجھ کو ایک آزاد لڑکا ملے گا جس کا نام آسمان میں صدیق ہے۔ وہ محمدؐ کا صاحب اور رفیق ہوگا۔ رضی اللہ عنہ۔

بَابُ إِسْلَامِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب:۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

۱۹۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہا میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا ف اور اسلام کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گزرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصّہ تھا۔

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے سعد نے یہ اپنے علم کی رو سے کہا ورنہ ان سے پہلے حضرت علیؓ اور خدیجہؓ اور ابوبکرؓ اسلام لا چکے تھے اور شاید یہ سب لوگ ایک ہی دن اسلام لائے ہوں۔ یہ شروع دن میں اور سعد اخیر دن میں۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ۔

باب:۔ جنّوں کا بیان ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جن میں) فرمایا۔ اے پیغمبر کہہ دے چند جنّوں نے کان لگا کر قرآن سنا اخیر آیت تک۔

ف جنّوں کا ذکر کتاب بدء الخلق میں گزر چکا ہے۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بْنُ أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا

مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے

مِسْعَرٌ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ، يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ، أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

معن بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد ؑ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق بن اجدع سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس نے بتلایا کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن سُنا انہوں نے کہا تمہارے والد عبداللہ بن مسعودؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ (ببول کے) ایک درخت نے آپ کو جنوں کی خبر دی تھی۔

ؑ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعودؓ۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ: كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَبْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهُ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طُعْمًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجا کے لیے ایک چھاگل پانی کی اٹھا کر چلتے ایک بار یہی چھاگل لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے میں آپ نے پوچھا یہ کون آ رہا ہے۔ میں نے کہا ابوہریرہؓ۔ آپ نے فرمایا مجھے چند پتھر ڈھونڈھ لادے۔ میں ان سے استنجا کروں گا اور ہڈی اور گوبر نہ لائیو۔ میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لے کر آیا۔ اور آپ کے پاس رکھ دیے پھر وہاں سے لوٹ آیا آپ جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہڈی اور گوبر میں کیا بات ہے ؑ آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں ؒ اور میرے پاس نصیبین کے ؔ جنوں کے قاصد آئے وہ اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ کسی ہڈی یا گوبر پر سے گزریں تو ان کو اس پر سے کھانا ملے۔ ؃

ؑ جو اس سے استنجا کرنا منع ہے ؒ یعنے ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی۔ ؔ نصیبین ایک شہر کا

نام ہے جزیرے میں یا شام میں۔ ف۲ یعنے بقدرت الٰہی ہڈی اور گوبر پر ان کی اور ان کے جانوروں کی خوراک پیدا ہو جائے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن کئی بار حاضر ہوئے ایک بار بطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن پڑھ رہے تھے۔ یہ سات جن تھے۔ دوسری بار حجون میں تیسری بار بقیع میں۔ ان راتوں میں عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے زمین پر ان کے بیٹھنے کے لیے لکیر کر دی تھی۔ چوتھی بار مدینہ کے باہر اس میں زبیر بن عوام موجود تھے۔ پانچویں بار ایک سفر میں جس میں بلال بن حارثؓ موجود تھے۔

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

٢٠١- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ

باب۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے مثنیٰ بن عمران ضبعی نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا سوار ہو کر اس مقام پر (یعنی مکہ میں) جا اور اس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر آتی ہے یہ سن کر ان کا بھائی روانہ ہوا مکہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں پھر ابوذرؓ کے پاس لوٹ کر آیا ان سے کہنے لگا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام لوگوں کو سناتا ہے جس کو شعر نہیں کہہ سکتے ف۱ ابوذرؓ نے کہا تیری اس بات سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میری تشفی نہیں ہوئی آخر ابوذرؓ نے توشہ لیا اور پانی کی ایک پرانی مشک سنبھالی (اور چلتے ہوئے) مکہ پہنچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تلاش کیا مگر وہ آپؐ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے ف۲ آپؐ کو پوچھنا بھی مناسب نہ سمجھا ف۳ کچھ رات گزر گئی اس وقت علیؓ نے ان کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ باہر والے غریب الوطن ہیں خیر ابوذرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ ہوئے نہ ابوذرؓ نے کوئی اور بات کہی نہ حضرت علیؓ نے کچھ پوچھا ف۴ صبح کو

عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ
قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ
الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ
عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ
مَنْزِلَهُ، فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى
إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلَيٌّ عَلِيٌّ
مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا
تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ
أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي
فَعَلْتُ، فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ
وَهُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ
شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ
الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ
مَدْخَلِي، فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى
دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ
مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ
حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ،
فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى
صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ
فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَوْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ

ابوذر رضؓ نے اپنی مشک اٹھائی توشہ لیا پھر مسجد میں آگئے اور سارا دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں دیکھا جب ابوذر رضؓ لیٹنے کی جگہ گئے تو حضرت علیؓ اُدھر سے گزرے اور کہنے لگے کیا ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس شخص پر نہیں آیا ف۵ انہوں نے ابوذر رضؓ کو اٹھایا اپنے ساتھ لے گئے۔ دونوں میں کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی۔ تیسرا دن ہوا تو پھر ف۶ حضرت علی رضؓ نے ان سے یہی گفتگو کی وہ ان کے ساتھ جا رہے تھے اس وقت حضرت علی رضؓ نے پوچھا۔ (اے یار) بتلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے۔ ابوذر رضؓ نے کہا اگر تم مجھ سے پکا عہد اور پیمان کرو کہ میری رہنمائی کروگے تو کہوں۔ حضرت علی رضؓ نے منظور کیا اس وقت ابوذر رضؓ نے بیان کیا۔ حضرت علی رضؓ نے کہا تم کو جو خبر پہنچی وہ ٹھیک ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اب تم ایسا کرو صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا ف۷ اگر میں رستے میں کوئی خوف کی بات دیکھونگا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے ف۸ اگر میں چلتا رہوں تو تم بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں گھسوں تم بھی اس میں گھس آنا۔ خیر ابوذر رضؓ نے ایسا ہی کیا حضرت علی رضؓ کے پیچھے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ابوذر رضؓ بھی پہنچے اور آنحضرت صلعم کی باتیں سُنیں (اسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور ان سے میرا حال بیان کرتا رہ جب تک تجھ کو میری خبر ف۹ پہنچے۔ ابوذر رضؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کے عین جماؤ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہہ دوں گا۔ وہ نکلے مسجد حرام میں آکر بلند آواز سے پکارا اشہدان لاالٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ یہ سنتے ہی (قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے ان کو اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباس آن پہنچے اور ابوذر رضؓ پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے کافروں سے کہنے لگے اے یارو کیا غضب کرتے ہو ف۱ غفار کی قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے

فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ إِلَيْهِ۔

شام کے ملک میں جایا کرتے ہو رستے میں اس کی قوم پڑتی ہے یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے ان کو چھڑایا۔ دوسرے دن پھر ابوذرؓ نے یہی کیا ف۱۱ پھر لوگوں نے ان پر مار پیٹ کی حملہ کیا پھر حضرت عباسؓ آئے اور ان پر اوندھے پڑ گئے۔ ف۱۲

ف۱ مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کلام کو شعر کے وزنوں پر جوڑا تو وہ وزن پر ٹھیک نہیں آتا خدا کی قسم وہ سچّا ہے۔
ف۲ قریش کے کافروں سے۔ ف۳ وہ آپ کے دشمن تھے ایسا نہ ہو ابوذرؓ کو ستائیں۔ ف۴ رستے میں اسی طرح حضرت علیؓ کے مکان پر۔
ف۵ مطلب یہ تھا کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر چل جیسے کل گیا تھا۔ ف۶ ابوذرؓ مسجد میں آ گئے شام کو۔ ف۷ جب میں مسجد سے چلوں۔
ف۸ ایک روایت میں یوں ہے میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی اپنا جوتا صاف کرتا ہے۔ ف۹ غالب ہونے کی اور زور پکڑنے کی۔
ف۱۰ جانتے ہو یہ کون ہے۔ ف۱۱ علانیہ پکار کر کلمہ شہادت پڑھا۔ ف۱۲ چھڑا دیا پھر ابوذرؓ اپنے ملک چلے گئے وہاں ان کے بھائی انیس اور غفار کے بہت لوگ ابوذرؓ کے سمجھانے سے مسلمان ہو گئے۔

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب: سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصّہ۔

ف۱ یہ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے ان کے والد زید جاہلیت کے زمانے میں دین حنیف کے طالب اور ملّت ابراہیمی پر تھے صرف اللہ کو پوجتے تھے شرک نہیں کرتے تھے اور کعبے کی طرف نماز پڑھا کرتے اسی اعتقاد پر انہوں نے انتقال کیا جیسے یہ قصہ اُوپر گزر چکا ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو کہتے سنا قسم خدا کی میں نے اپنے تئیں اس حال میں دیکھا کہ عمرؓ نے اسلام لانے سے پہلے مجھ کو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور تم نے جو عثمانؓ کے ساتھ کیا ف۱ اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے تو بے شک اس کا سرک جانا

لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَرْفَضَّ.

بجا ہوگا۔ ف۲

ف۱ ان کو ناحق مار ڈالا۔ ف۲ یہ ایسا بڑا واقعہ ہے۔

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب:۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ۔

٢٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ تو جس دن سے عمرؓ مسلمان ہوئے برابر عزت سے رہے۔

٢٠٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرٍ، وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ: زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَنِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ أَمِنْتُ، فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي، فَقَالَ: أَيْنَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے کہا مجھ کو میرے دادا زید بن عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ ڈرے ہوئے گھر میں بیٹھے تھے ف۱ اتنے میں ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک ڈوری دار چادر اور ایک ریشمی کرتہ کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اس نے کہا عمرؓ تمہارا کیا حال ہے (کیوں آزردہ ہو) انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو مجھ کو مار ڈالیں گے۔ عاص نے کہا ف۲ وہ تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے عاص کے ایسا کہنے پر مجھ کو اطمینان ہوا ف۳ پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میدان لوگوں سے بھر گیا ہے۔ عاص نے پوچھا کیوں کہاں کا قصد ہے۔ انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے

تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ، فَكَرَّ النَّاسُ۔

کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمر کو مت ستاؤ۔ یہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے۔

ف قریش سے ڈر رہے تھے کہ وہ مسلمان ہونے پر کیا کرتے ہیں۔ ف ان کی کیا مجال ہے۔ ف۳ کیونکہ وہ بنی سہم کا سردار تھا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْعَاصُ ابْنُ وَائِلٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا جب عمرؓ اسلام لائے تو کافروں نے ان کے گھر پہ دنگا کیا وہ کہہ رہے تھے عمر نے اپنا دین بدل ڈالا میں اس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص ریشمی چغہ پہنے ہوئے آیا اور (لوگوں سے) کہنے لگا۔ اچھا تو عمرؓ نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا (تم کیوں سونگا کرتے ہو) دیکھو (یہ سمجھ رکھو) عمر میری پناہ میں ہے عبداللہ کہتے ہیں اس کی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے ف میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے ف۲ انہوں نے کہا عاص بن وائل۔

ف جتھا ٹوٹ گیا اور چلتے نظر آئے۔ ف۲ جس کا کہنا ایسا چلتا ہے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ: أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ، بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید نے ان سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے جب عمرؓ کو کسی امر کے متعلق یوں کہتے سنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا ف ایک بار ایسا ہوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوبصورت شخص سامنے سے گزرا انہوں نے کہا یا تو میرا گمان غلط ہے یا تو یہ اب تک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں)

جَمِيلٌ فَقَالَ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ
هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ
كَاهِنَهُمْ، عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَدُعِيَ لَهُ
فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ
اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي
أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ:
كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَمَا
أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ؟ قَالَ:
بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ
فِيهَا الْفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ
وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا
بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا؟ قَالَ عُمَرُ: صَدَقَ،
بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ
بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ،
لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ
يَقُولُ: يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحٌ، رَجُلٌ فَصِيحٌ
يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، فَوَثَبَ الْقَوْمُ،
قُلْتُ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا،
ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحٌ، رَجُلٌ
فَصِيحٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُمْتُ
فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ.

اپنی قوم کا کاہن تھا۔ خیر اس شخص کو میرے پاس لاؤ ف۲ لوگوں نے اسکو حاضر کیا حضرت عمرؓ نے اس کو وہی بات کہی ف۳ میں نے کہا میں نے تو آج کے دن کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو ف۴ حضرت عمرؓ نے کہا میں تو تجھ کو چھوڑنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا حال مجھ سے بیان نہ کرے تب وہ کہنے لگا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمرؓ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطانی نے تجھ کو سُنائی ہو اس نے کہا ایک دن میں بازار میں تھا اتنے میں میری شیطانی (پری جناتنی) گھبرائی ہوئی آئی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں دیکھتا جب اوندھے (آسمان سے) لوٹا دیے گئے تو کیسے خوف زدہ اور ناامید ہو رہے ہیں ف۵ اور اونٹنیوں اور ان کے پالان کی کملیوں سے مل گئے ہیں ف۶ یہ سن کر حضرت عمرؓ کہنے لگے سواد سچ کہتا ہے میں بھی (ان دنوں میں) ایسا ہوا بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص ف۷ ایک گائے کا بچھڑا لے کر آیا اس کو (وہاں) ذبح کیا اس کے اندر سے ایسی زور کی آواز نکلی کہ ویسے زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سُنی وہ آواز یہ تھی۔ ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد مل جائے ایک فصیح (خوش بیان) یوں کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ یہ سنتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک پڑے (چل دیے) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد بر آئے ایک فصیح شخص یوں کہہ رہا ہے لا الٰہ الا اللہ اس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ لوگ کہنے لگے یہ (یعنے حضرت محمدؐ) اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ف۸

ف۱ یعنی ان کی رائے اور اٹکل ہمیشہ صحیح نکلتی وہ محدثین میں سے تھے یعنے ان لوگوں سے جن کو حق بات خدا کی طرف سے سمجھا دی جاتی ہے جیسے اوپر حدیث میں گزر چکا ہے۔ ف۲ اس کا نام سواد بن قارب تھا۔ ف۳ کہ تو مسلمان ہے یا کافر ہے یا کاہن ہے ابو عمر نے کہا یہ شخص جاہلیت کے زمانہ میں کہانت کیا کرتا تھا حضرت عمرؓ نے ایک دن مزاح کے طور پر اس سے فرمایا ارے سواد تیری کہانت اب کہاں گئی اس پر وہ غصے ہو کر کہنے لگا عمر ہم جس حال میں پہلے تھے یعنے جاہلیت اور کفر پر وہ کہانت سے بدتر تھا اور تم مجھ کو ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس سے میں توبہ کر چکا اور مجھ کو امید ہے کہ اللہ نے اس کو بخش دیا ہوگا۔ ف۴ جو اس کے پیٹھ پیچھے کہی تھی وہ کہنے لگا خدا کی پناہ۔ ف۵ مسلمان ہوتے ساتھے

لوگ اس کو کافر بنائیں۔ ف۵ جن فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے آسمان پر جایا کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آسمان کا نیا بندوبست کیا گیا وہاں فرشتوں کا مضبوط چوکی پہرہ مقرر ہوا اور جنوں کو مار کھا کر اوندھے منہ زمین پر لوٹنا پڑا۔ ف۶ یعنی عرب لوگوں کے ساتھ شریک مسلمان ہو رہے ہیں۔ ف۷ نام نامعلوم یا ابن عبس۔ ف۸ یعنے آپ کی پیغمبری کا چرچا اس واقعہ کے متصل ہی سُنا معلوم ہوا کہ وہ آواز دینے والا آپ ہی کے ظہور کی بشارت دے رہا تھا۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس ابن ابی حازم نے کہا میں نے سعید بن زید سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے تئیں اور عمرؓ کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمرؓ نے (رسّی سے) باندھ دیا تھا اس وقت تک عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے ف۱ اور تم نے جو (ظلم) حضرت عثمانؓ پر کیا اگر اس کی وجہ سے احد پہاڑ لوٹ پڑے تو بے شک بجا ہے۔

ف۱ یہ قصہ سِیَر کی کتابوں میں طول کے ساتھ مذکور ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ابوجہل نے یہ کہا جو کوئی محمدؐ کا سر لائے میں اس کو سو اونٹ انعام دوں گا عمرؓ تلوار لٹکا کر چلے رستے میں کسی نے کہا تم محمدؐ کو تو بعد میں مارنا پہلے اپنے بہنوئی سعید بن زید اور بہن سے تو سمجھ لو وہ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنی بہن کے گھر پہنچے، وہاں پہنچ کر بہنوئی اور بہن دونوں کی مشکیں کسیں خوب مارا پیٹا اخیر کو نادم ہوتے، اپنی بہن سے کہنے لگے ذرا مجھ کو وہ کلام تو سُناؤ جو تم میاں بیوی میرے آنے کے وقت پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا تم بے وضو ہو وضو کرو حضرت عمرؓ نے وضو کیا اور مصحف کھول کر پڑھنے لگے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ زبان سے بے اختیار یہ کلمہ پاک نکل پڑا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے عمرؓ مسلمان ہو جا۔ انہوں نے صدق دل سے کلمہ پڑھا سارے مسلمانوں نے خوشی سے تکبیر کہی۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب:۔ چاند پھٹ جانے کا بیان ف۱

ف۱ شق القمر کا بیان اوپر گزر چکا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا۔ گو انسؓ نے یہ واقعہ

خود نہیں دیکھا دوسرے صحابی سے سنا ہوگا مگر صحابی کی مرسل بالاتفاق مقبول ہے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔

مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان مانگا۔ آپ نے ان کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا (ایک پہاڑ کے اِس طرف ایک اُس طرف)۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ: اشْهَدُوا، وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ، وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا چاند جس وقت پھٹا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ نشانی یاد رکھنا) اور ابوالضحیٰ نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی اس میں یوں ہے کہ چاند مکہ میں پھٹا ف اور ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے نکالا انہوں ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے۔

ف یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ منا مکہ ہی کے مضافات میں ہے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي

ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن مالک سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا۔ ف

ف یہ بھی مرسل ہے اس لیے کہ ابن عباسؓ کی عمر اس وقت دو تین برس ہوگی۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا چاند پھٹ گیا۔ ف

ف اس سے اُن لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں انشق معنوں میں ینشق کے ہے۔ یعنی چاند پھٹے گا۔ اب یہ اعتراض کہ اگر یہ چاند پھٹا ہوتا تو اہل رصد اور ہیئت اور دنیا کے مہندس اس واقعہ کو نقل کرتے کیونکہ بہت عجیب واقعہ تھا۔ واہی ہے کس لیے کہ یہ پھٹنا صرف ایک لحظہ کے لیے تھا معلوم نہیں کہ اور ملک والوں کو نظر بھی آیا یا نہیں، احتمال ہے کہ وہ سوتے ہوں یا اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ اگر چاند نہ پھٹا ہوتا تو قرآن میں جب یہ اُترا انشق القمر تو کافر اور مخالفین اسلام سب تکذیب شروع کرتے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی مخالفت کیا کرتے تھے چہ جائیکہ ایک واقعہ نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہونا بیان کیا جاتا تو کس قدر اعتراض اور تکذیب کی بوچھاڑ کر دیتے۔

بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ

باب: مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان ف

اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ منورہ) دکھلایا گیا وہ پتھریلی زمینوں کے بیچ بیچ ہے تو کچھ مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف

وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب میں ابوموسیٰ اور اسماء بنت عمیسؓ کی روایتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ف۲

ف۱ جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دینا شروع کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت اتنی قوت نہ تھی کہ ان کافروں کو روکتے تو آپ نے ان مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ تم حبش کے ملک کو چلے جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک اللہ مسلمانوں کو قوت دے۔ یہ ہجرت دو بار ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمانؓ نے اپنی بی بی حضرت رقیہؓ کو لے کر ہجرت کی۔

ف۲ ان تین حدیثوں کو خود امام بخاری نے وصل کیا۔ حضرت عائشہ کی حدیث کو باب الہجرۃ الی المدینۃ میں اور ابوموسیٰ کی حدیث کو اسی باب میں اور اسماءؓ کی حدیث کو غزوہ حنین میں۔

---

۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ؟ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ، وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث دونوں نے ان سے کہا۔ تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے باب میں کیوں نہیں گفتگو کرتے ف۱ ہوا یہ تھا کہ لوگوں نے اس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمانؓ نے ولید کے ساتھ کیا تھا خیر ف۲ میں راستے میں کھڑا ہو رہا جب حضرت عثمانؓ نماز کے لیے نکلے تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے۔ انہوں نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں ف۳۔ یہ سن کر میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھ گیا اور حضرت عثمانؓ سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی انہوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیے تھا کر چکے) میں انھیں کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت

عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ
جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي: فَقَدِ
ابْتَلَاكَ اللهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ
عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ
آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ اللهَ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ
وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ
بِهِ، وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ
هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ
ابْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ
الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي، آدْرَكْتَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ:
قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ
عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا،
قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ
قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ
مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، وَاللهِ مَا
عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ
ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللهِ مَا
عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ

عثمانؓ کی طرف سے ایک بلانے والا آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبدالرحمٰن کہنے لگے (جاؤ) اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے ف۴ خیر میں چلا حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ خیر خواہی کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا۔ میں نے کہا اللہ گواہ ہے ف۵ پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمدؐ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ اور آپ پر قرآن اتارا۔ تم ان لوگوں میں ہوئے جنہوں نے اللہ اور رسول کا فرمان مان لیا تم اللہ پر ایمان لائے اور تم نے پہلی دو ہجرتیں کیں ف۶ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور آپ کا طریق دیکھا (کیسی عدلت اور حق پروری آپ کرتے تھے) بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ کے باب میں بہت گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے کہ ان کو سزا دینا (شراب کی حد لگانا) انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یا میرے بھانجے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے کہا نہیں لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں ف۷ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے اللہ کو گواہ کیا کہنے لگے بے شک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن شریف اتارا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے میں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں (حبش اور مدینہ کی) جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اور ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا قسم خدا کی ان کی بھی میں نے نہ نافرمانی کی نہ ان سے کوئی دغا بازی

فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ
اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ
الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ:
فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟
فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ
عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ،
قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً
وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ
يَجْلِدُهُ، وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ
الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ؟

کی پھر عمرؓ خلیفہ ہوئے قسم خدا کی ان کی بھی میں نے کوئی نافرمانی
نہیں کی نہ کوئی ان سے دغا بازی کی۔ اس کے بعد میں خلیفہ ہوا
تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں ہے جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا۔
ف۸ عبیداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا حق بھی ہم پر
ویسا ہی ہے ف۹ انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تم لوگوں کی طرف
سے پہنچ رہی ہیں۔ اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاءاللہ جیسا حق
ہے ویسا ہم اس کے باب میں عمل کریں گے راوی کہتا ہے پھر ف۱۰ ولید کو چالیس کوڑے
لگائے گئے ف۱۱ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا ولید کو کوڑے لگاؤ وہی اس کو
کوڑے مارتے تھے۔ اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری
سے روایت کیا اس میں یوں ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر ویسا نہیں ہے جیسے ان
لوگوں کا حق تم پر تھا۔ ف۱۲

ف۱ حضرت عثمانؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو کوفہ کی حکومت سے معزول کرکے اس جگہ ولید کو مقرر کیا تھا۔ ولید نے وہاں بڑی بڑی بے اعتدالیاں کیں۔ شراب پی کر نشے میں نماز پڑھائی۔ حضرت عثمانؓ نے اس کو سزا دینے میں دیر کی، لوگوں کو یہ ناگوار ہوا انہوں نے عبیداللہ بن عدی سے جو حضرت عثمانؓ کے بھانجے اور ان کے بہت مقرب تھے یہ کہا کہ تم ولید کے مقدمہ میں حضرت عثمانؓ سے گفتگو کرو۔ ف۲ ایسے نالائق کو اتنی بڑی خدمت دینا اس کی پاسداری کرنا شراب کی حد اس کو نہ لگانا۔ ف۳ حضرت عثمانؓ یہ سمجھے کہ شاید عبیداللہ کوئی خدمت یا روپیہ کا طلبگار ہوگا اور مجھ سے وہ دیا نہ جائے گا تو ناحق ناراض ہوگا اور مفت میں ایک خرابی پھیلے گی۔ ف۴ ایک سخت کام میں تم کو پھانس دیا ہے۔ ف۵ میں تمہارا خیرخواہ ہوں۔ ف۶ باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے۔ گو حبش کے ملک کی طرف دو بار ہجرت ہوئی تھی۔ جیسے امام احمد ابن اسحاق وغیرہ نے نکالا ابن مسعودؓ سے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو جو اسی آدمیوں کے قریب تھے نجاشی کے ملک میں بھیج دیا۔ پھر ان کو یہ خبر پہنچی کہ مشرکوں نے سورۂ نجم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ یہ خبر سن کر مکہ میں لوٹ آئے۔ وہاں پہلے سے بھی زیادہ مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیف اٹھانے لگے۔ آخر دوبارہ ہجرت کی اس وقت تراسی مرد اور اٹھارہ عورتیں تھیں مگر حضرت عثمانؓ نے دوبارہ یہ ہجرت نہیں کی۔ اس لیے پہلی دو ہجرتوں سے حبش اور مدینہ کی ہجرت مراد ہے۔ حالانکہ مدینہ کی ہجرت دوسری ہجرت تھی مگر دونوں کو تغلیباً اولیین کہہ دیا۔ جیسے شمسین، قمرین کہتے ہیں اور تیسیر القاری کے مؤلف نے غلطی کی جو کہا کہ حضرت عثمانؓ نے حبش کو ہجرت نہیں کی تھی۔ حضرت عثمانؓ تو سب سے پہلے اپنی بی بی حضرت رقیہؓ کو لے کر حبش کی طرف نکلے تھے اور شاید یہ طبع کی غلطی ہو مؤلف کی عبارت یوں ہو کہ حضرت عثمانؓ نے دوبارہ ہجرت نہیں کی تھی۔ ف۷ یعنے خاص و عام سب کو آپ کا دین پہنچ گیا ہے۔ ف۸ جب وہ حاکم تھے میں رعیت تھا۔ ف۹ ہم کو تمہاری بھی اطاعت اور خیرخواہی کرنا چاہیے۔ ف۱۰ حضرت عثمانؓ کے حکم سے۔
ف۱۱ دوسری روایت میں اسی کوڑوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ جب اسی کوڑے پڑے تو چالیس بطریق اولیٰ پڑے۔

ف۱۲ جب حمران اور صعب کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے شراب پیا تھا۔ ف۱۳ یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے مناقب عثمانؓ میں وصل کیا اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عبد البر نے تمہید میں وصل کیا۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی: حَدَّثَنَا یَحْیَی، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ أُمَّ حَبِیبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَکَرَتَا کَنِیسَةً رَأَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیهَا تَصَاوِیرُ، فَذَکَرَتَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُولٰٓئِكَ إِذَا کَانَ فِیهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَی قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِیهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المومنین ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا۔ (جب ہجرت کر کے وہاں گئی تھیں) آپ نے فرمایا اہل کتاب لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب ان میں کوئی نیک (اچھا) شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے۔ مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہوں گے ف۱

ف۱ یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے۔ یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں حبش کی ہجرت کا ذکر ہے۔

---

۲۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهُ سَنَاهُ، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے انہوں نے اپنے والد سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا میں جب حبش کے ملک سے (لوٹ کر) آئی اس وقت میں ایک (کم سن) چھوکری تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر مجھ کو اڑھائی آپ خود اس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرنے اور سناہ سناہ فرمانے لگے۔ حمیدی نے کہا سناہ سناہ (حبشی زبان کا لفظ ہے) یعنے اچھا اچھا۔

---

۲۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي۔

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم (حبش کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ نماز پڑھتے ہوتے نماز ہی میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپکے پاس آئے تو آپ کو سلام کیا ف۱ آپ نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے اب کے آپنے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کا دوسرا شغل رہتا ہے ف۲ اعمش نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا ف۳ تم کیا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا میں دل میں جواب دے دیتا ہوں۔ ف۴

ف۱ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ ف۲ خدا کی یاد میں مشغول ہوتا ہے لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی۔ ف۳ تم کو کوئی نماز میں سلام کرے۔ ف۴ یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ابن مسعودؓ کے حبش سے لوٹنے کا بیان ہے۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم نے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر سُنی ہم ایک جہاز میں ف۱ سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی کے پاس جا پڑا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب ملے ہم انہیں کے ساتھ (حبش میں) ٹھہرے رہے مدینہ اس وقت پہنچے جب آپ (۷ھ یا ۸ھ میں) خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا جہاز والو تم کو بھی دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا۔ ف۲

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

ف۱ آپ کے پاس جانے کی نیت سے۔ ف۲ ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ کو مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان لوگوں کو حصہ نہیں دلایا جو اس لڑائی میں شریک نہ تھے مگر ہمارے جہاز والوں کو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حصہ دلایا۔

بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ۔

باب: نجاشی (حبش کے بادشاہ) کی موت کا بیان۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ۔

ہم سے ابوالربیع سلیمان ابن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جس دن (حبش کے ملک میں ۸ھ یا ۹ھ ہجری میں) نجاشی مرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بخت شخص مر گیا اٹھو اپنے بھائی اصحمہ پر جنازے کی نماز پڑھو۔ ف۱

ف معلوم ہوا نجاشی مسلمان ہو گیا تھا۔ جیسے دوسری روایت سے ثابت ہے مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نہ لا سکے اور یہ باب جو قائم کیا اس میں جو حدیث بیان کی اس سے اس کا اسلام بھی نکل آیا۔ یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے کہتے ہیں اس کا لقب اصحمہ تھا اور اس کا نام عطیہ تھا۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے عطاء ابن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

⁂ ⁂ ⁂

۲۱۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ چار تکبیریں کہیں یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا۔ ف

ف حافظ نے کہا ہم نے کتاب الجنائز میں بیان کر دیا ہے کہ عبدالصمد کی روایت کو کس نے وصل کیا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے

أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا۔ ان دونوں کو ابوہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی دن اپنے اصحاب کو اس کے مرنے کی خبر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے انہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں۔

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: مشرکوں کا قسمیں کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا ف

ف ہوا یہ کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب امن کی جگہ یعنے ملک حبش میں پہنچ گئے۔ ادھر عمرؓ نے اسلام قبول کیا چار طرف اسلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے جوش میں انہوں نے ایک اقرار نامہ طیار کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نکاح شادی خرید فروخت کا معاملہ اس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ نہ کردیں۔ یہ اقرار نامہ لکھ کر کعبے کے اندر لٹکایا۔ ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ ایک علیحدہ گھاٹی میں سکونت رکھتے تھے اور جہاں پر بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سخت تکلیفیں ہو رہی تھیں ابوطالب اپنے چچا سے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے۔ ابوطالب نے قریش کے کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے تم کعبے کے اندر جا کر اس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ ہے تو ہم مرنے تک بھی اس کو تمہارے حوالہ نہیں کرنے کے اور اگر اس کا بیان جھوٹ نکلے تو ہم اس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے۔ تم مارو یا زندہ رکھو جو چاہو کرو۔ کافروں نے کعبہ کھولا اور اس اقرار نامہ کو دیکھا تو واقعی سارے حروف دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے۔ اس وقت کیا کہنے لگے۔ ابوطالب تمہارا بھتیجا جادوگر ہے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے پوچھا تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کیا اللہ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہم بنی کنانہ کے ٹیکرے پر ٹھہریں گے جہاں قریش کے کافروں نے کافر رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ۔

باب:۔ ابو طالب کا قصہ ف

ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا تھے یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کے حقیقی بھائی تھے جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے بچاتے رہے گو اسلام نہ لائے۔

۲۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَوَاللهِ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ اپنے چچا کے کیا کام آئے وہ آپ کو ف بچاتے تھے اور آپ کے لیے غصے ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے۔

ف مشرکوں کی ایذادہی سے۔

۲۲۳: حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: أَيْ عَمِّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ، فَنَزَلَتْ - مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ - وَنَزَلَتْ - إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ -

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد وا سے انہوں نے کہا جب ابو طالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے۔ اس وقت ان کے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا چچا تم لا الہ الا اللہ کہہ لو۔ مجھ کو پروردگار کے پاس ایک دلیل مل جائے گی۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو۔ دونوں ان کو برابر یہی سمجھاتے رہے آخر ابو طالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی۔ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں (اسی دین پر مرے) اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورۂ برأت کی) یہ آیت اتری۔ جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہو گیا تو اب ان کو یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ ان کے ناطے والے ہوں۔ اور (سورۂ قصص کی) یہ آیت اتری۔ اے پیغمبر یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جس کو چاہو راہ پر لگا دو۔ (اخیر تک ۲)

۱ مسیب ابن حزن صحابی۔ ۲ بلکہ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ ابن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُجْعَلُ فِی ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ یَبْلُغُ کَعْبَیْهِ یَغْلِی مِنْهُ دِمَاغُهُ۔

(ابو طالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے ان کو قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اتھلی آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا بھیجا (مارے گرمی کے) پھد پھداتا (جوش مارتا) رہے گا۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیدَ بِهٰذَا، وَقَالَ: تَغْلِی مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے یزید سے یہی حدیث بیان کی اس میں کہا اس سے اس کی ام دماغ جوش مارے گی۔

(حَدِیثُ الْإِسْرَاءِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَی۔ سُبْحَانَ الَّذِی أَسْرَی بِعَبْدِهِ لَیْلًا۔)

باب: بیت المقدس تک جانے کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ اسراء میں یہ فرمانا پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات اخیر آیت تک ف

ف معراج کی رات کو آپ ام ہانی کے گھر میں تھے تو مسجد حرام سے حرم کی زمین مراد ہے۔ اب آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک تو قطعی ہے کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ بدعتی ہے۔ حافظؒ نے کہا اکثر علماء سلف اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ یہ معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ بیداری میں ہوا، بعضے کہتے ہیں کہ اسراء یعنی بیت المقدس تک جانا بیداری میں تھا اور معراج خواب میں۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، عَنْ عُقَیْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِی أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: لَمَّا کَذَّبَنِی قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰهُ لِی بَیْتَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبد اللہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو (معراج کے باب میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں نے

الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

اس کو دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے۔ ف۱

ف۱ بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ معراج کا قصہ آپ نے بیان کیا تو قریش کے کافروں نے انکار کیا اور ابوبکرؓ کے پاس آئے انہوں نے آپ کی تصدیق کی اس دن سے ان کا لقب صدیق ہوگیا۔ بزار نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کی مسجد لائی گئی اور عقیل کے گھر کے پاس رکھ دی گئی۔ میں اس کو دیکھتا جاتا اور اس کی صفت بیان کرتا جاتا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ۔

باب:۔ معراج کا قصہ ف۱

ف۱ اس سے بعضوں نے سمجھا ہے کہ اسراء اور معراج دونوں الگ الگ رات میں واقع ہوئے ہیں کیونکہ امام بخاری نے ہر ایک کو علیحدہ باب میں بیان کیا مگر خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں یہ باب بنایا ہے کہ لیلۃ الاسراء میں نماز کیونکر فرض ہوئی۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے اور یہی قول صحیح ہے۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ، فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (یعنے حضرت جبرئیلؑ) انہوں نے چیر ڈالا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رضی سے سنا وہ کہتے تھے یہاں سے یہاں تک تو میں نے جارود (ابن ابی سبرۃ) سے جو (انس رضی کے مصاحب تھے) میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے کہا گدگی (ہنسلی کے گڈھے) سے ناف تک اور میں نے انس رضی سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک خیر میرا دل نکالا پھر ایک

إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ
ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ
الْحِمَارِ أَبْيَضَ، فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: هُوَ
الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ
يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ
عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ:
جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ،
قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ:
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ،
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ:
هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ
الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي
حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ:
مَنْ هَذَا؟ قِيلَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ
مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفَتَحَ: فَلَمَّا
خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا
خَالَةٍ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ
هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟
قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟
قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ

سونے کا طشت لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا ف۲ میرا دل دھویا گیا ف۳ پھر بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا ف۴۔ اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا (سفید) جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا۔ جارود نے انس رضؓ سے پوچھا۔ ابو حمزہ یہ جانور براق تھا انہوں نے کہا ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی۔ میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیلؑ مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچا جبرئیلؑ نے کہا دروازہ کھولو (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا (میں ہوں) جبرئیل۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا۔ میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ تمہارے باوا آدم ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا اور کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیلؑ (مجھ کو لے کر اور) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوب آئے۔ پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے تیسرے آسمان پر پہنچے۔ دروازہ کھلوایا وہاں

الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا

بھی پوچھا گیا کون ہے۔ انہوں نے کہا جبرئیلؑ۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ جب تو (اندر سے فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا۔ اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یوسف بیٹھے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسف پیغمبر ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھے بھائی کیا اچھے پیغمبر ہیں۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اور ان سے پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے جواب دیا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ جب تو کہنے لگے مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو ادریسؑ پیغمبر کو دیکھا۔ جبریلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ؐ کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا۔ اندر سے پوچھا گیا کون۔ جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارونؑ پیغمبر کو دیکھا۔ جبریلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون۔ جواب دیا جبریلؑ۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ تب کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں

مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى،
قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ
غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ
أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي،
ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ،
قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ:
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هَذَا
أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ
لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ
قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ
الْفِيَلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَ
إِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟
قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ،
وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ
رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ
مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ
عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ
الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ
عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ

اندر پہنچا تو موسیٰؑ پیغمبر کو دیکھا۔ جبریلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے ف خیر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوایا۔ (اندر سے) پوچھا گیا کون۔ انہوں نے کہا۔ جبریلؑ۔ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے۔ کہنے لگے محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تب تو کہنے لگے مرحبا خوب ہی آئے ہیں۔ جب میں اندر پہنچا ابراہیم کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں۔ ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر سدرۃ المنتہیٰ بلند کر کے مجھ کو دکھلائی گئی۔ کیا دیکھتا ہوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں ف اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح ہیں جبریلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں (اس کی جڑ سے) چار ندیاں پھوٹی ہیں دو تو بند (ڈھانپی ہوئی) دو کھلی میں نے پوچھا جبریل یہ کیسی ندیاں ہیں۔ انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور فرات پھر بیت المعمورؑ مجھ کو بلند کر کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا۔ میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا) جبریلؑ نے کہا یہ پیالہ کیا ہے اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت ہے۔ پھر مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں لوٹ کر آیا تو موسےؑ کے سامنے سے گزرا انہوں نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ انہوں

يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى
فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ
يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا،
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ
يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ،
فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ
لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ
وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، قَالَ: فَلَمَّا
جَاوَزْتُ نَادَانِي مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي
وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي۔

نے کہا تمہاری امت پچاس نمازیں ہر دن رات میں نہیں
پڑھ سکتی اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت تجربہ ہے اور میں
بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں تم ایسا کرو اپنے
پروردگار کے پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف
چاہو۔ یہ سن کر میں لوٹا اللہ تعالیٰ نے پچاس میں سے
دس نمازیں مجھ کو معاف کر دیں۔ پھر لوٹ کر
آیا تو موسیٰؑ ملے انہوں نے وہی کہا ف۹ میں پھر گیا
دس نمازیں اور معاف ہو گئیں۔ پھر لوٹ کر موسیٰؑ
کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس اور
معاف ہو گئیں میں پھر لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس
اور معاف ہو گئیں دس نمازیں فرض رہیں۔ پھر لوٹ کر آیا
تو موسیٰؑ نے وہی کہا۔ پھر گیا تو پانچ (اور معاف ہو گئیں)
پانچ نمازیں ہر دن رات میں فرض رہیں۔ پھر لوٹ کر
موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا
میں نے کہا پانچ نمازوں کا ہر دن اور رات میں
انہوں نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر
روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکیں گی میں تم سے
پہلے لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں اور بنی
اسرائیل پہ بہت زور ڈال چکا ہوں ف۱۰ تم
ایسا کرو پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور اپنی
امت پر تخفیف کراؤ میں نے کہا میں اپنے پروردگار
سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب میں
اس پہ راضی ہو جاتا ہوں اور مان لیتا ہوں ف۱۱
جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے (یعنے
خود پروردگار) نے پکارا میرا جو ٹھہراؤ
تھا وہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے
بندوں پہ تخفیف بھی کی۔ ف۱۲

ف۱ حجر بھی اسی حطیم کو کہتے ہیں یہ قتادہ راوی کو شک ہے کہ حطیم کا لفظ کہا یا حجر کا۔ایک روایت میں یوں ہے میں کعبے کے پاس تھا۔ایک روایت میں یوں ہے میں ابو طالب کے شعب میں تھا۔ایک میں یوں ہے کہ میں ام ہانی کے گھر میں تھا۔ف۲ دوسری روایت میں یوں ہے ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا۔ف۳ ایمان اور حکمت سے جو طشت میں تھے۔ف۴ اور سینہ ملا دیا گیا۔ف۵ اس سے معلوم ہوا کہ ادریسؑ نوحؑ کے دادا نہ تھے ورنہ اچھا بیٹا کہتے۔ف۶ حضرت موسیٰ نے یہ حسد کی راہ سے نہیں فرمایا بلکہ افسوس اور رنج کی راہ سے کہ مجھ کو دین حق کے تابعدار اتنے نہیں ملے۔ف۷ ہجر ایک مقام کا نام ہے شام کے ملک میں وہاں کے مٹکے مشہور و معروف ہیں سب لوگ ان کو پہچانتے ہیں۔ف۸ جس پر ستر ہزار فرشتے ہر روز جاتے ہیں پھر نہیں آتے۔ف۹ پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ۔ف۱۰ جب بھی وہ پورے احکام ادا نہ کرسکے۔ف۱۱ پانچ نمازیں اپنی امت سے پڑھواؤں گا۔ف۱۲ یعنی وہی پچاس نمازیں جو پہلی بار فرض کی تھیں قائم رہیں ہر نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے۔ادھر تخفیف بھی میرے بندوں پر ہو گئی۔اس سے ثابت ہوا کہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ کلام کیا۔

۲۲۸-حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ- قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ- قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ-

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا یہ آیت/جو سورۃ بنی اسرائیل میں ہے/ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ اس میں رؤیا سے (خواب مراد نہیں ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا۔جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے۔ابن عباسؓ نے کہا (اسی سورت میں) شجرۂ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ-

باب:۔ انصار کے قاصدوں کا مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت کا بیان

۲۲۹-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ، قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی ان کے والد عبداللہ جو اپنے والد (کعب) کو پکڑ کر لے چلتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے کہتے تھے میں نے اپنے والد کعب سے سُنا جب وہ غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاسکے (پیچھے رہ گئے پھر اس کا لمبا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں عقیل سے یوں نقل کیا کعب نے کہا میں عقبہ کی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھ کو تو اس رات کے بدل جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے اگرچہ لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں۔ ف

ف کیوں کہ یہ اوّل جنگ ہے جو مسلمانوں نے کافروں سے کی اور جس میں کافروں کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے ان کو سخت ہزیمت ہوئی لیلۃ العقبہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ وہ رات تھی جس میں انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور امداد کا قطعی عہد و پیمان کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارہ نقیب مقرر کیے تھے۔ یہ رات بھی بڑی متبرک رات تھی جس میں اسلام کی بنا قائم ہوئی اور پیغمبر صاحبؐ کو اطمینان حاصل ہوا اس لیے کعب نے اس میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے کے برابر سمجھا۔

٢٣٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا وہ کہتے تھے مجھ کو لیلۃ عقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرورؓ تھے۔ ف

ف یہ سب انصار سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ قسطلانی

نے کہا جابر کی ماں کا نام نسیبہ تھا ان کے بھائی ثعلبہ اور عمرو تھے ۔ براء جابرؓ کے ماموں نہ تھے لیکن ان کی ماں کے عزیزوں میں سے تھے اور عرب لوگ ماں کے سب عزیزوں کو ماموں کہتے ہیں یعنے خال ۔

---

۲۳۱ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ: قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ: أَنَا وَأَبِي وَخَالَايَ مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ ـ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر کہتے تھے میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقبہ والوں میں ہیں ۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُونَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ اللهُ عَاقَبَهُ، وَإِنْ

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامتؓ ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے (بلکہ عبادہؓ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد کئی صحابؓ بیٹھے تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس اقرار پر بیعت ف۱ کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے ف۲ اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے ف۳ اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقراروں پر ثابت قدم رہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اور جس سے کوئی بات خلاف ہو جائے (شرک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اس کو سزا مل جائے ف۴ تو آخرت کے عذاب کا اتار ہو جائے گی اور جو کوئی ان گناہوں میں سے (شرک کے سوا) کوئی گناہ کرے پھر اللہ اس گناہ کو چھپائے رکھے ف۵ تو اللہ کو (قیامت کے دن) اختیار ہے چاہے تو اس کو عذاب کرے چاہے (اپنے فضل سے) بخش دے عبادہ نے کہا میں نے ان اقراروں

شَاءَ عَفَا عَنْهُ، قَالَ: فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ۔ پر آنحضرت صلعم سے بیعت کرلی۔

ف۱ اسی حدیث سے صوفیہ نے مریدی کی بیعت نکالی ہے۔ مریدی کی بیعت گویا توبہ کی بیعت ہے کہ آئندہ سے اللہ کے فرائض ادا کریں گے گناہوں سے بچے رہیں گے۔ رہا خرقہ یا کلاہ پہنانا جو درویشوں میں معمول ہے اس کی سند مجھ کو شریعت میں نہیں ملی۔ ف۲ جیسے مشرک بیٹیوں کو مار ڈالا کرتے۔ ف۳ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔ ف۴ مثلاً حد لگے یا اور کوئی بیماری یا آفت آئے۔ ف۵ اس کو دنیا میں سزا نہ دے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبدالرحمٰن صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضؓ سے وہ کہتے تھے میں (لیلۃ العقبہ میں) بارہ نقیبوں میں تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عبادہؓ کہتے تھے ہم نے ان شرطوں پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے، چوری نہ کریں گے زنا نہ کریں گے، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ ماریں گے (حق سے اور بات ہے) لوٹ نہ کریں گے گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے ان شرطوں کے بدل اگر ہم ان کو پورا کریں بہشت ملنے کا وعدہ فرمایا اگر کسی شرط کے خلاف ہم کر بیٹھیں تو اللہ کو اختیار ہے۔ ف۲

ف۱ اپنے اپنے لوگوں کی طرف سے۔ ف۲ چاہے معاف کرے چاہے سزا دے۔

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ سے نکاح کرنا، مدینہ میں تشریف لانا اور ان سے صحبت کرنا۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ:

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا مجھ سے علی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَزَّقَ شَعَرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لاَ أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي، فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلاَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلے میں اترے مجھے بخار آنے لگا میرے بال جھڑ گئے تھے ف۱ مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے۔ میری ماں ام رومان (ایک دن) میرے پاس آئیں میں اپنی ہجولی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا میں گئی مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کیا میں ہانپ رہی تھی میرا سانس ذرا ٹھہرا تو انہوں نے پانی لیا میرا سر اور منہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں ف۲ انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک تمہارا نصیب بہت اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور گھبرائی تو میں اس وقت جب چاشت کے وقت ایک ہی ایکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ان عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا اس وقت میری عمر نو برس کی تھی۔ ف۳

ف۱ بخار اچھا ہو گیا تو۔ ف۲ ان کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ف۳ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھر کے اندر گئی دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں آپ کے پاس انصار کے کئی عورتیں اور مرد ہیں۔ ان عورتوں نے مجھ کو آپ کی گود میں بٹھلا دیا اور کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے۔ یہ کہہ کر سب عورت اور مرد باہر چل دیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہی گھر میں مجھ سے صحبت کی کہتے ہیں یہ معاملہ شوال سنہ ۱ ہجری یا سنہ ۲ ہجری میں ہوا۔

۲۳۵- حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا جیسے تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے ہے اور جبرئیلؑ کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے جو کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی تھی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔ ف

ف تو میرے نکاح میں آئے گی۔

۲۳۶- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ رضؓ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حضرت خدیجہ رضؓ آنحضرتؐ کے ہجرت کرنے سے تین برس پہلے ہی گزر گئیں دو برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے (کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور حضرت عائشہ رضؓ سے جب نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی پھر جب ان سے صحبت کی ان کی عمر نو برس کی تھی۔

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا۔ اور عبداللہ بن زید اور ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا ف اور ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا

وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْهَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ۔

رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں (پہلے) میرا خیال یمامہ کی طرف وٓ اور ہجر کی طرف وٓ گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں۔

ف اس وقت مکہ میں رہ جانا میرے لیے نامناسب نہ ہوتا لیکن میں مہاجر ہوں مکہ سے ہجرت کر چکا ہوں اس لیے مکہ میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے غزوۂ حنین اور مناقب الانصار میں وصل کیا۔ ف۲ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے۔ ف۳ جو طائف سے دو منزل پر ہے یمن کے ملک میں۔ ف۴ جو بحرین کے ملک میں ہے۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت صحابی کو بیماری میں پوچھنے گئے انہوں نے کہا ہم نے خالص اللہ کی رضامندی کے لیے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا اب بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی گزر گئے ف انہی میں مصعب بن عمیر ف۲ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے صرف ایک دھاری دار کمبل چھوڑ گئے ف۳ جب (کفن کے وقت) اس کمبل سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنا چھوٹا کمبل تھا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں میں تھوڑی اذخر کی گھانس ڈال دو اور بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا میوہ پک گیا ف۴ وہ اس کو چن رہا ہے ف۵

ف اس کا سارا بدلہ آخرت ہی پر رہا۔ ف۲ بن ہاشم بن عبد مناف۔ ف۳ اور کچھ مال و اسباب نہ چھوڑا۔ ف۴ دنیا میں بھی مال و اسباب ملا۔ ف۵ مطلب یہ ہے کہ بعضے لوگ تو غنیمت اور دنیا کا مال و اسباب ملنے سے پیشتر ہی گزر گئے اور بعضے زندہ رہے ان کا میوہ خوب پھولا یعنی انہوں نے لوٹ کا مال کمایا اس سے مزے اٹھا رہے ہیں۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُولُ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد ابن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص (لیثی) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (نیک) عملوں کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پھر جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی۔ (آخرت کا ثواب نہیں ملنے کا) اور جس نے اللہ اور رسول کی رضامندی کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی (ثواب ملے گا) ف

ف یہ حدیث شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ہجرت کا بیان ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوعمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے مکہ فتح ہونے کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی ف

ف یعنی ہجرت کی وہ فضیلت باقی نہیں رہی جو مکہ فتح ہونے سے پہلے تھی۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت نہیں رہی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہجرت کا مشروع ہونا جاتا رہا کیوں کہ دارالکفر سے دارالاسلام کو ہجرت واجب ہے جب دین میں خلل پڑنے کا ڈر ہو۔ یہ حکم قیامت تک باقی ہے اور اسمٰعیلی کی روایت میں ابن عمرؓ

سے اس کی صراحت موجود ہے۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

مجھ کو امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمیر لیثی بھی تھے ہم نے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں سے رہی ف۱ یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگ آتا اس کو فتنوں کا ڈر ہوتا آج کے دن تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ مسلمان اپنے پروردگار کی پوجا جہاں چاہے کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے۔ ف۲

ف۱ جب مکہ فتح ہو چکا۔ ف۲ حافظ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہجرت اسی ملک سے واجب ہے جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے ورنہ واجب نہیں۔ ماوردی نے کہا اگر مسلمان دار الحرب میں اپنا دین ظاہر کر سکتا ہو تو اس کا حکم دار الاسلام کا سا ہو گا اور وہاں ٹھہرنا ہجرت کرنے سے افضل ہو گا کیوں کہ وہاں ٹھہرنے سے یہ امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، وَقَالَ

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے ف۱ یوں دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھ کو تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑنا کتنا پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا ان کو (وطن سے) نکالا یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں اور ان میں لڑائی بند کر دی ف۲ اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ

أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

سے کہا مجھ کو حضرت عائشہ رضی نے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو جھٹلایا اور نکال باہر کیا۔ اس سے قریش کے کافر مراد ہیں۔ ف۳

ف۱ جو جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے۔ ف۲ جب جنگ احزاب میں قریش کے کافروں کو شکست ہوئی اور بھاگ نکلے تو سعد کو یہ گمان ہوا کہ اب قریش میں لڑنے کی طاقت نہیں رہی اب ہم ان میں شاید جنگ نہ ہو۔ ف۳ حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ۔

مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسام نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے آپ پر وحی آتی رہی بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا۔ آپ نے ہجرت کی دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ۔

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پیغمبری کے بعد) مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات پائی اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن

النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ۔

عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا جو دنیا کی بہار کی چیزیں وہ چاہے اللہ اس کو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں) اللہ کے پاس ہے وہ پسند کرے، پھر اس نے (آخرت میں) جو اللہ کے پاس ہے وہ پسند کیا۔ یہ سن کر ابو بکرؓ رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں ابو سعید کہتے ہیں ہم کو ابو بکر کے رونے پر تعجب ہوا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو (کیسی بے تکی باتیں کرتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چاہے وہ اللہ اس کو عنایت کرے یا جو اللہ کے پاس ہے اس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر ہمارے ماں باپ تصدق ہوں ف۱ پھر ہم کو معلوم ہوا اتنا (بندے سے مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہیں آپ) ہی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت میں مجھ پر ابو بکر کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امّت میں سے کسی کو اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا البتہ ان سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دو) فقط ابو بکر کی کھڑکی رہنے دو۔ ف۲

ف۱ ان دونوں کلاموں میں ربط کیا ہے۔ ف۲ ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے جو مسجد نبوی کے اردگرد رہتے تھے اپنے اپنے گھروں میں سے ایک ایک کھڑکی مسجد کی طرف کھول لی تھی تاکہ جلدی سے مسجد کی طرف چلے جائیں یا جب چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنے گھر ہی سے کر لیں۔ آپ نے حکم دیا یہ کھڑکیاں سب بند کر دی جائیں۔ صرف ابو بکر صدیقؓ کی کھڑکی قائم رہے بعض نے اس حدیث کو ابو بکر صدیقؓ کی خلافت اور افضلیت مطلقہ کی دلیل ٹھہرائی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہی مضمون حضرت علیؓ کی شان میں بھی وارد ہے سدوا الابواب الاباب علیؓ۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ، ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں مجھے تو جب سے اپنے ماں باپ کی شناخت ہوئی (اتنی عقل آئی) تو میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لائیں (دو وقت آتے تھے) جب مسلمانوں کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابو بکر حبش کے ملک کو ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے جب برک الغماد میں پہنچے ف۱ وہاں ابن دغنہ (حارث بن یزید) ملاوہ قارہ ف۲ قبیلہ کا سردار تھا اس نے پوچھا ابو بکرؓ کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھ کو نکال دیا میں چاہتا ہوں (اللہ کی) زمین کی سیر و سیاحت اور اپنے مالک کی عبادت کرتا رہوں۔ ابن دغنہ بولا ابو بکر واہ تم ایسے شخص کہیں نکلتے ہیں یا نکالے جاتے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ ان کو مہیا کر دیتے ہو ناطہ پروری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اٹھا لیتے ہو، مہمان پروری کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہو۔ میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ ابو بکرؓ یہ سن کر ابن دغنہ کے ساتھ مکہ کو لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا ان سے کہنے لگا دیکھو ابو بکر کا سا (عمدہ) آدمی کہیں (اپنے شہر سے) نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگوں کو وہ چیزیں مہیا کر دیتا ہے جو ان کے پاس نہیں ہوتیں ف۳ اور ناطہ پرور دوسروں کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور معاملات میں حق بجانب غرض قریش نے ابن دغنہ کی پناہ رد نہیں کی (منظور کرلی)

نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ
بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ:
مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ،
فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا
بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ
يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ
الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ
بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا
لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ
وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ،
فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ
وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ
إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً: لَا
يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ
ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ
فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ
عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ
ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ،
فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا
قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا
فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ
رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ
بِذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ،
فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا
مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، قَالَتْ

اور اس سے کہا تم ابو بکرؓ کو سمجھا دو وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں قرأت کریں پر ہم لوگوں کو نہ ستائیں نہ اعلانیہ یہ کام کریں کیونکہ اعلانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں ف۴ ابن دغنہ نے ابو بکرؓ کو یہ پیغام پہنچایا اور ابو بکرؓ اسی شرط پر مکہ میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں پروردگار کی عبادت کرتے، نماز اعلانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن پڑھتے ف۵ پھر معلوم نہیں کہ ابو بکرؓ کے دل میں کیا آیا انہوں نے اپنے گھر کے جلو خانے میں (گھر کے باہر جو صحن ہوتا ہے اس میں) ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کا ٹھٹھ ان پر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سنکر) تعجب کرتے ابو بکرؓ کو تکتے رہتے اُدھر ابو بکرؓ بڑے رونے والے آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھوں کو تھام نہ سکتے ف۶ یہ حال دیکھ کر قریش کے سردار گھبرا گئے ف۷ آخر انہوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا انہوں نے اس سے شکایت کی ہم نے ابو بکرؓ کو تمہاری پناہ اس شرط سے دینا منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر پروردگار کی عبادت کریں لیکن ابو بکر نے اس شرط کے خلاف کیا انہوں نے اپنے گھر کے سامنے میدان میں ایک مسجد بنائی ہے وہاں اعلانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہم کو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں تم ابو بکر کو اس سے روکو وہ چاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ہٹ کریں کہ اعلانیہ عبادت کریں گے تو تم اپنی پناہ اس سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمہاری پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ تو ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ابو بکر کو اعلانیہ عبادت کرنے دیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنہ قریش کے کافروں کی یہ تقریر سن کر ابو بکرؓ کے پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے میں نے جو شرط قریش کے لوگوں سے ٹھہرائی تھی اب یا تم اس شرط پر قائم رہو یا میری پناہ واپس

عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ
عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا
أَنْ تُرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ
أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ
عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ
إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرِيتُ دَارَ
هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ
وَهُمَا الْحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ
الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ
بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ
أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ،
فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:
وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ،
فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ
رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ
وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:
فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي
بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي
بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا

کردو، اس لیے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ
میں نے جس کو امان دی تھی اس کی امان توڑی گئی ف۸ ابو بکرؓ نے
کہا اسے تو اپنی امان لے جا میں اللہ کی امان میں راضی ہوں۔ ان
دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تشریف رکھتے تھے
آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھ کو تم مسلمانوں کی ہجرت کا
مقام دکھلایا گیا وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے
میدان ہیں۔ یعنے مدینہ کے وہ دونوں جانب جن کو حرتین کہتے ہیں ف۹
یہ سن کر جن مسلمانوں سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور
بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش کی طرف (اس سے پہلے) ہجرت
کر چکے تھے۔ مدینہ ہی میں لوٹ آئے اور ابو بکر رضؓ نے بھی مدینہ
جانے کی طیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
ذرا ٹھہر جاؤ مجھے امید ہے مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی۔
ابو بکر رضؓ نے عرض کیا آپ کو یہ امید ہے آپ پر میرا باپ صدقے
آپ نے فرمایا ہاں۔ جب تو ابو بکر رضؓ ٹھہر گئے ان کی غرض یہ تھی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں۔ خیر
ابو بکرؓ نے دو اونٹنیاں جو ان کے پاس تھیں ان کو کیکر کے پتے کھلانے
شروع کیے چار مہینے تک یہی کھلاتے رہے (یہ چارہ کھلانے سے
اونٹ خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے
کہا حضرت عائشہؓ نے کہا ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دوپہر
کو ابو بکرؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک کہنے والا ف۱
کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ سر چھپائے
ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا ابو بکرؓ نے
کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے خدا کی قسم آپ جو اس وقت تشریف
لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن ہی پہنچے آپ نے اندر آنے کی اجازت
مانگی ابو بکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے ابو بکرؓ سے فرمایا
اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر جائیں۔ انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے

فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي
وَأُمِّي، وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ
إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ:
أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:
إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ،
قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ،
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا
رَسُولَ اللهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِأَبِي
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ،
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ،
قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ
وَصَنَعْنَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ
أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا
فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ
سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ، قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ
مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ
بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا
يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا
بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ،
وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى

آپ ہی کے گھر والے ہیں (یعنے حضرت عائشہ اور ان کی والدہ ام رومان) یارسول اللہ آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہوگئی۔ ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیے میرا باپ آپ پر صدقے۔ آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو۔ ابوبکرؓ نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی اونٹنی لے لیجیے۔ آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لوں گا ف[11] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا اور توشہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا ف[12] تو اسمار (میری بہن) نے اپنا کمربند پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا اس روز سے اسمار کا لقب ذات النطاق (یا ذات النطاقین) ہوگیا ف[13]۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ صدیق دونوں روانہ ہوکر اس غار میں چلے گئے جو ثور پہاڑ میں تھا (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے ف[14] عبداللہ بن ابی بکرؓ جو جوان گبھرو بڑا چالاک ہوشیار تھا رات کو غار میں جاکر ان کے پاس رہتا اور پچھلی رات رہے سے (سحر کے وقت) چلا آتا صبح کے وقت قریش کے لوگوں کے ساتھ مکہ میں صبح کرتا اس طرح جیسے رات مکہ ہی میں گزاری اور دن بھر جتنی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو نقصان پہنچانے کی سنتا ف[15] وہ یاد رکھتا۔ رات کی اندھیری ہوتے ہی (غار پر آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو سُنا دیتا اور عامر بن فہیرہ جو ابوبکرؓ کے غلام تھے وہ ایک دودھار بکری گلے میں سے روکے رہتے (اس کا دودھ نہ نچوڑتے) جب ایک گھڑی رات گزر جاتی تو وہ بکری اس غار میں لے کر آتے دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات (آرام سے) بسر کرتے پچھلی رات رہے سے عامر بن فہیرہ (گلے میں چل دیتے) بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ابھی اندھیرا ہوتا ف[16] تین راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دونوں صاحبوں نے بنی دیل قبیلے کے ایک شخص (عبداللہ بن اریقط)

أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ ابْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ

کو اجرت پر راہ بتلانے والا خرّیت ٹھہرایا یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان کا کا تھا خریت کہتے ہیں اس شخص کو جو راستہ بتلانے میں بڑا ہوشیار ماہر ہو یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا۔ اس نے ہاتھ ڈبو کر ان کے ساتھ حلف کی تھی ف۱۷ مگر اس دین پر تھا جس پر قریش کے کافر تھے ف۱۸ دونوں صاحبوں نے اس پر بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلتے وقت) اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ وعدہ ٹھہرا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آجائے وہ (حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا دونوں صاحب عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانے والے شخص کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے رستہ بتانے والے نے سواحل کا رستہ اختیار کیا ف۱۹ ابن شہاب نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے بیان کیا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا تھا اس سے اس کے باپ مالک نے بیان کیا اس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا ہمارے پاس قریش کے کافروں کا ایلچی آیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ہر ایک کے قتل کرنے والے یا پکڑ لینے والے کے لیے دیت (یعنے سو اونٹ) کا وعدہ کیا تھا ایک بار ایسا ہوا میں بنی مدلج (اپنی قوم) کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے تھے کہنے لگا سراقہ میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو ساحل کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور ان کے ساتھ والے ہیں سراقہ نے کہا میں دل میں پہچان گیا کہ یہ لوگ وہی ہوں گے لیکن میں نے ف۲۰ یہ کہا کہ یہ لوگ محمدؐ اور ان کے ساتھ والے نہیں ہیں تو نے جو دیکھا وہ فلاں فلاں لوگ ہونگے (ان کے نام معلوم نہیں ہوتے) وہ تو ہمارے سامنے سے (اپنی گمی ہوئی ایک چیز کے ڈھونڈنے کو) گئے ہیں اس کے بعد میں گھڑی بھر اسی مجلس میں ٹھہرا رہا پھر کھڑا ہوا اپنے گھر جا کر چھوکری سے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہا ذرا گھوڑا نکال اور ٹیلے کے پرے جا کر گھوڑا تھامے رہ ف۲۱ اور میں نے اپنا برچھا سنبھالا اور گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال کو زمین پر لگائے ہوئے (یا بھال سے زمین پر

أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ، فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا؟ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ

لکیر کرتے ہوئے) نکلا اور برچھے کا اوپر کا جانب میں نے جھکا دیا ف۲۲ اسی طرح میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو کر دوڑتا سرپٹ چلا ف۲۳ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف ہاتھ جھکایا تیر نکالے اور ان پر فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ فال میرے خلاف نکلی ف۲۴ لیکن (اونٹوں کی طمع سے) میں پھر اپنے گھوڑے پر چڑھا اور پانسے کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھ کو لیے ہوئے سرپٹ ف۲۵ بھاگ رہا تھا یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی آپ اِدھر اُدھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابوبکرؓ برابر اِدھر اُدھر دیکھتے جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے گھٹنوں تک زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اس کو ڈانٹا تب وہ اٹھا مگر ایسی مشکل سے کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا جب نکالا اور سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے دونوں ہاتھوں سے ایک گرد نکلی جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی۔ میں نے پھر تیروں پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں کو امان کی منادی کی ف۲۶ اس وقت وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس گیا جس وقت (رستے میں) مجھے یہ رکیں ہوئیں تو میرے دل میں یہ آیا کہ عنقریب (ایک دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا۔ خیر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والوں نے ف۲۷ اس کے لیے دیت مقرر کی ہے ف۲۸ اور میں نے وہ سب خبریں بیان کیں جو قریش کی آپ کی نسبت سُنی تھیں اور میں نے یہ بھی کہا اگر آپ کو توشہ یا سامان درکار ہو تو حاضر ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھ آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ امن و امان کی ایک سند مجھ کو لکھ دیجیے۔ آپ نے

الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ

عامر بن فہیرہ سے فرمایا اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر یہ سند لکھ دی ف۲۹ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوگئے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رستے میں مدینہ کو جاتے ہوئے) حضرت زبیرؓ اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آرہے تھے زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے ف۳۰ ادھر مدینہ والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی خبر ہوگئی تھی وہ ہر صبح حرہ تک آتے (جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی اس وقت لوٹ جاتے ایک دن ایسا ہوا بڑی دیر تک انتظار کرکے واپس گئے جب اپنے گھر پہنچ گئے اس وقت ایک یہودی ف۳۱ اپنے محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا سفید سفید چلے آرہے ہیں (یا تیزی سے جلدی جلدی آرہے ہیں) جتنا آپ نزدیک ہورہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکنا کم ہوتا جاتا تھا ف۳۲ یہودی سے یہ دیکھ کر رہا نہ گیا بے اختیار زور سے چلا اٹھا عرب کے لوگو یہ تمہارا سردار (بخت بیدار) جس کا تم انتظار کررہے تھے آن پہنچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتھیار سنبھالے اور حرہ میں جاکر آپ سے ملے آپ ان کو ساتھ لیے ہوئے داہنے طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلے میں جا اترے۔ یہ پیر کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا ف۳۳ ابوبکر صدیق رضؓ کھڑے ہوکر لوگوں سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے۔ کئی انصاری آدمیوں نے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا،

سمجھ کر ان کو اسلام کرنا شروع کر دیا ف۴۳ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اس وقت سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ خیر آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں رہے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو تقویٰ (پرہیزگاری) پر بنائی گئی۔ (یعنے مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھا کیے۔ پھر (جمعہ کے دن) اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے۔ لوگ آپ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چلتے چلتے آپ کی اونٹنی وہاں جاکر بیٹھ گئی جہاں اب مدینہ میں مسجد نبوی ہے ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل اور سہل دو یتیم لڑکوں کے کھجور سکھانے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ جب آپ کی اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو یہی (ہمارے) رہنے کی جگہ ہوگی۔ پھر آپ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا ان سے اس زمین کی قیمت پوچھی فرمایا ہم اس زمین کو مسجد بنائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو مفت دئے دیتے ہیں۔ آپ نے مفت لینے سے انکار کیا۔ آخر ان سے خرید لی پھر وہاں مسجد بنانا شروع کی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَا: لَا بَلْ نَهَبُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ: هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ، هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ، فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ، فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هَذَا الْبَيْتِ۔

بھی مسجد بنتے وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے اور یہ فرماتے جاتے۔

خیبری بوجھ نہیں کچھ کام کا بے فائدہ
اس سے عمدہ اور بہتر ہے یہ بوجھ لے خدا ف۳۵
فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ؛
بخش دے انصار اور پردیسیوں کو لے خدا ؛

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کا شعر پڑھا۔ زہری نے کہا اس مسلمان کا نام مجھ سے بیان نہیں کیا گیا ف۳۶ اور ہم کو جتنی حدیثیں پہنچیں ان میں کسی میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے شعر کی کوئی پوری بیت پڑھی ہو صرف اسی حدیث میں ہے۔ ف۳۷

ف۱ برک الغماد ایک موضع ہے مکہ سے پانچ منزل پر یمن کی طرف۔ ف۲ قارہ قبیلہ ہون کی اولاد میں ہے وہ خزیمہ کا بیٹا وہ مدرکہ کا وہ الیاس کا وہ مضر کا۔ ف۳ مثلاً محتاج کو پیسہ بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا۔ ف۴ اپنا آبائی دین چھوڑ کر ابو بکرؓ کا دین اختیار کریں۔ ف۵ حافظ نے کہا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ ابو بکرؓ نے کتنی مدت اس طرح گزاری۔ ف۶ بے اختیار آنسو بہنے لگتے۔ ف۷ ان کو ڈر ہوا کہیں ہماری عورتیں بچے مسلمان ہو جائیں۔ ف۸ اس میں بڑی ذلت ہے۔ ف۹ حرہ کہتے ہیں کالے پتھر کو۔ ف۱۰ عامر بن فہیرہ ابو بکرؓ کا غلام یا اسماءؓ بنت ابی بکرؓ۔ ف۱۱ کہتے ہیں یہ اونٹنی قصواء تھی یا جدعاء اس کی قیمت آٹھ سو درہم تھی۔ ف۱۲ اس کا منہ باندھنے کے لیے کپڑا نہ ملا۔ ف۱۳ مشہور ذات النطاقین ہے انہوں نے اپنا کمربند دو ٹکڑے کر کے ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا ایک سے مشک کا۔ مردود حجاج بن یوسف نے اسماء کو تحقیر کی راہ سے ذات النطاقین کہا تھا اس مردود کی ہفتاد پشت کو بھی یہ شرف نصیب نہیں ہوا تھا۔ ف۱۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ جمعرات کے دن مکہ سے نکلے اور پیر تک اسی غار میں چھپے رہے پیر کے روز سویرے وہاں سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ ف۱۵ قریش جو جو صلاح اور مشورے کرتے۔ ف۱۶ تاکہ دوسرے چرواہوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ رات کو کہاں رہا۔ ف۱۷ عرب میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی عہد کرتے تو اس کو پختہ کرنے کے لیے ایک پیالہ میں ہاتھ ڈبوتے جس میں کوئی رنگ یا خون بھرا ہوتا۔ ف۱۸ یعنے مسلمان نہیں ہوا تھا۔ ف۱۹ عسفان کے نیچے ہو کر۔ ف۲۰ ظاہر میں اور لوگوں کا خیال پھیرنے کے لیے۔ ف۲۱ موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے پانسے لیے اور ان پہ فال کھولی تو فال میرے خلاف نکلی کہ میں ان کا کچھ نقصان نہ کر سکوں گا مگر سو اونٹ کی طمع سے میں نے یہی امید کی کہ میں ان کو پکڑ لاؤں گا۔ ف۲۲ اس سے یہ مطلب تھا کہ دوسرے لوگوں کو سراقہ کے جانے کی خبر نہ ہو۔ ف۲۳ جس میں کوئی دوسرا اس کی چمک دیکھ کر میرے ساتھ نہ ہو جائے۔ ف۲۴ عربی میں اس کو تقریب کہتے ہیں یعنی گھوڑے کا دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ایک ساتھ اٹھا کر دوڑنا۔

ف۲۴ عرب لوگ تیروں پر اس طرح فال کھولا کرتے تھے کہ ایک تیر پر یہ لکھتے تھے یہ کام کرو دوسرے پر مت کرو اگر تیر نکالنے میں وہ تیر نکلتا جس پر کام کرنے کا حکم لکھا ہوتا تو سمجھتے کہ فال مبارک نکلی اگر یہ نکلتا کہ نہ کرو تو فال خلاف سمجھتے اگر خالی تیر نکلتا جس پر کچھ نہ لکھا ہوتا تو پھر فال کھولتے۔ ف۲۵ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک کر رہا تھا۔ ف۲۶ یعنے پکار کر کہا میں آپ کو نہیں ستاؤں گا۔ ف۲۷ جو کوئی آپ کو مار ڈالے یا قید کرلے۔ ف۲۸ سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ف۲۹ دوسری روایت میں ہے سراقہ کہتے ہیں میں نے وہ سند اپنی ترکش میں رکھ لی اور وہاں سے لوٹا۔ ف۳۰ اہل سیر نے یوں نقل کیا ہے کہ طلحہ نے یہ کپڑے پہنائے تھے اور شاید دونوں نے پہنائے ہوں تو کسی روایت میں طلحہ کا ذکر ہے کسی میں زبیر کا۔ ف۳۱ جس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ف۳۲ یہ یزول بہم السراب کا ترجمہ ہے سراب وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے حافظ نے کہا بعضوں نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آنکھ میں ان کے آنے کی حرکت معلوم ہو رہی تھی یعنی نزدیک آن پہنچے تھے چوں کہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی۔ ف۳۳ غرہ ربیع الاوّل یا دوسری یا بارہویں یا تیرہویں تاریخ۔ ف۳۴ صاحب تیسیر القاری نے یہ لکھا ہے کہ ابوبکرؓ بوڑھے اور سفید ریش تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی سیاہ تھی اس لئے لوگ ابوبکرؓ کو پیغمبر سمجھے مترجم کہتا ہے شاید ابوبکرؓ کو جلدی سفیدی آگئی ہو ورنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو اڑھائی برس چھوٹے تھے۔ ف۳۵ خیبر سے لوگ کھجور انگور وغیرہ لا دکر لایا کرتے آپ نے فرمایا کہ خیبر کا بوجھ یعنی بار اس بار کے مقابل کچھ نہیں ہے وہ دنیا میں کھا پی ڈالتے ہیں اور یہ بوجھ تو ایسا ہے۔ جس کا ثواب قائم رہے گا۔ ف۳۶ یہ مسلمان عبداللہ بن رواحہ تھے ف۳۷ بعضوں نے زہری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ رجز ہے شعر نہیں ہے

---

٢٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ، فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَسْمَاءُ ذَاتُ النِّطَاقِ.

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے لئے جب وہ مدینہ کو جانے لگے توشہ تیار کیا پھر ابوبکرؓ سے کہا باندھنے کے لئے کچھ نہیں ہے میرے کمربند باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے کہا اسی کے دو ٹکڑے کر ڈال اسماءؓ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا اور ابن عباسؓ نے اسماءؓ کو ذات النطاق کہا۔ ف۱

ف۱ یعنے بہ صیغہ مفرد نہ تثنیہ اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ برأت میں وصل کیا۔

---

٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے

إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ، قَالَ: ادْعُ اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ، فَدَعَا لَهُ، قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ۔

براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غار سے نکل کر) مدینہ جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بد دعا کی اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا کر کے (اس بلا سے) چھڑا دیجئے میں آپ کو نہیں ستانے کا آپ نے دعا کی (اس کا گھوڑا چھوٹ گیا) پھر رستے میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا ابوبکرؓ کہتے ہیں میں نے ایک پیالہ لیا اس میں تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپ کے پاس لایا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔ ف

ف یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

۲۴۸- حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ فِي جَوْفِهِ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ

مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے انہوں نے کہا میں (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اس وقت نکلی جب پورے دنوں کا پیٹ تھا خیر میں (مدینہ پہنچ کر) قبا میں جا کر اتری وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے میں ان کو لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا اور ایک کھجور منگوائی اس کو چبا کر اپنا تھوک ان کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہنچی وہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک اس کے بعد کھجور چبا کر آپ نے ان کے منہ میں ڈالی پھر ان کے لئے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام کے زمانہ میں یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى۔

انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء سے کہ انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں

۲۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبداللہ تھا زبیر کا بیٹا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کو لے کر آئے آپ نے ایک کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو پہلے پہل جو کچھ اس کے منہ میں گیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا۔ ف۱

ف۱ سبحان اللہ عبداللہ بن زبیر کیسے خوش نصیب تھے کہتے ہیں یہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے۔

۲۵۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هٰذَا رَجُلٌ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي

مجھ سے محمد بن سلام یا ابن مثنٰے) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبدالوارث) نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابوبکرؓ بوڑھے (سفید ریش ہو گئے تھے ف۱ ابوبکرؓ کو لوگ پہچانتے تھے ف۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے اور آپ کو رستے میں کوئی پہچانتا نہ تھا رستے میں کوئی شخص ابوبکرؓ سے ملتا تو پوچھتا ابوبکرؓ یہ تمہارے آگے کون شخص بیٹھا ہے وہ کیا عمدہ جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ بتلاتا ہے پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ مدینہ کا یا شام کا) رستہ بتلانے والا ہے اور ابوبکرؓ کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے ہیں ف۳ خیر ابوبکر نے جو پیچھے) نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار ان کے پاس آ ہی پہنچا انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ

الطَّرِيقَ وَ إِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الخَيْرِ، فَالتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالتَفَتَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اصْرَعْهُ، فَصَرَعَهُ الفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، مُرْنِي بِمَ شِئْتَ، قَالَ: فَقِفْ مَكَانَكَ، لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا، قَالَ: فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا: ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ، فَقِيلَ فِي المَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اس سوار نے تو ہم کو پالیا آپ نے جو اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت گھوڑی نے اس کو گرا دیا پھر کھڑے ہو کر ہنہنانے لگی تب وہ سوار کہنے لگا اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھ کو حکم دو (میں بجا لاؤنگا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرا رہ اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے (عجب بات ہے) صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا ہتھیار بن گیا۔ دشمن کو آپ پر سے روکنے لگا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینے پہنچ کر حرہ کے ایک طرف اترے پھر انصار کو بلا بھیجا وہ آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کے پاس آئے عرض کرنے لگے بے فکری سے سوار ہوں جیسے سب لوگ آپ کے حکم میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ (اونٹنی پر) سوار ہوئے اور انصار گرداگرد ہتھیار باندھے ہوئے اور مدینہ میں مشہور ہو گیا اللہ کے پیغمبر آتے ہیں لوگوں نے بلند مقاموں سے آپ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع کیا اللہ کے پیغمبر آئے اللہ کے پیغمبر آئے اور سواری مبارکؐ رواں رہی یہاں تک کہ آپ ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس اترے آپ اپنے لوگوں سے بیان کیا کرتے جب عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے بڑے عالم) نے آپ کا آنا سنا اسوقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجور چن رہے تھے انہوں نے جلدی کے مارے ان کھجوروں کو باغ میں ایک جگہ رکھا بھی نہیں بلکہ ہاتھ ہی میں لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور آپ کا ارشاد سنا پھر اپنے گھر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہمارے عزیزوں میں وہ کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے ابو ایوب نے کہا یا رسول اللہ میرا گھر یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ ہے آپ نے فرمایا اچھا تو جا دوپہر کو آرام لینے کی جگہ اپنے گھر میں درست کر ہم دوپہر کو وہیں آرام لیں گے ابو ایوب نے عرض کیا چلیئے اللہ مبارک کرے جب آپ ابو ایوب کے گھر میں آئے تو عبداللہ بن سلام دوبارہ آپ کے پاس آئے اور تین سوال کیئے ان کا جواب ٹھیک پا کر کہنے لگے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام یا دین آپ لائے ہیں وہ برحق ہے اور یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار انکے سردار

أَیُّ بُیُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ؟ فَقَالَ أَبُو أَیُّوبَ: أَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، هَذِهِ دَارِی وَهَذَا بَابِی، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَهَیِّئْ لَنَا مَقِیلًا، قَالَ: قُومَا عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَقَدْ عَلِمَتْ یَهُودُ أَنِّی سَیِّدُهُمْ وَابْنُ سَیِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّی قَبْلَ أَنْ یَعْلَمُوا أَنِّی قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِیَّ مَا لَیْسَ فِیَّ، فَأَرْسَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا مَعْشَرَ الْیَهُودِ، وَیْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ، فَوَاللّٰهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، وَأَنِّی جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا، قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ: فَأَیُّ رَجُلٍ فِیكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، قَالُوا: ذَاكَ سَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، قَالَ: أَفَرَأَیْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ، مَا كَانَ لِیُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَیْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِیُسْلِمَ، قَالَ: أَفَرَأَیْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِیُسْلِمَ، قَالَ: یَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَیْهِمْ، فَخَرَجَ فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ الْیَهُودِ، اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ

کا بیٹا ان کا بڑا عالم بڑے عالم کا بیٹا ہوں آپ ان کو بلا کر پوچھئے مگر ان کو یہ خبر نہ ہو کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اگر یہ معلوم ہوگا تو میری نسبت جھوٹی تہمتیں لگائیں گے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلا بھیجا وہ آئے اور آنحضرت کے پاس پہنچے (آپ نے عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا) اور یہودیوں سے فرمایا یہودیو تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں تم خوب جانتے ہو میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور جو دین یا کلام لے کر آیا ہوں وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے جواب دیا ہم کو تو نہیں معلوم کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے تین بار ان سے یہی فرمایا پر انہوں نے ہر بار یہی کہا کہ ہم کو معلوم نہیں آخر آپ نے ان سے پوچھا بھلا یہ تو بتلاؤ عبداللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسے شخص ہیں انہوں نے کہا ہمارے پیشوا پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے آپ نے پھر یہی فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہوتے اس وقت یہ فرمایا (عبداللہ) سلام کے بیٹے ان کے سامنے آجاؤ عبداللہ نکلے اور کہنے لگا ارے یہودیو خدا سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے

لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ، فَقَالُوا: كَذَبْتَ، فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔	هیں وہ برحق ہے اس وقت مردود کیا کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے ان کو نکال باھر کیا۔

ف۱ ان کے بال جلدی سفید ہوگئے تھے حالانکہ عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے ف۲ کیونکہ وہ سوداگری کے لئے آیا جایا کرتے تھے۔ ف۳ عربی میں اسی کو توریہ کہتے ہیں ف۴ یہ سوار سراقہ بن مالک تھا جیسے اوپر گزر چکا۔ ف۵ یعنے کچھ کلام آپ کا سنا کہتے ہیں عبداللہ نے جو پہلا کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سُنا وہ یہ تھا لوگو سلام علیکم فاش کرو اور (غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ناطے رشتے ملاؤ اور رات کو اس وقت نماز پڑھا کرو جب لوگ سوتے ہوں۔ ف۶ یعنے بنی نجار ہیں آپ کے دادا کی ماں انہیں میں سے تھیں۔ ف۷ تب تو تم بھی اسلام قبول کروگے

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ قَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ، يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ۔	ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمر رض سے کہ انہوں نے مہاجرین اولین ف۱ کے لئے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار چار قسطوں میں مقرر کیے اور عبداللہ بن عمر رض کے لیے ساڑھے تین ہزار چار قسطوں میں، ان سے پوچھا گیا تم نے عبداللہ کی ماہوار کیوں کم کی وہ بھی تو مہاجرین میں سے ھیں انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ذیل میں ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہوسکتے جس نے خود اپنی ذات سے ہجرت کی۔ ف۲

ف۱ مہاجرین اولین وہ صحابہ جنہوں نے دونوں قبلوں کیطرف نماز پڑھی یا جو جنگ بدر میں شریک تھے ف۲ اللہ اکبر حضرت عمرؓ کا انصاف ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ بن زیدؓ کے لئے چار ہزار مقرر کئے تھے تو صحابہؓ نے پوچھا بھلا خیر آپ نے عبداللہ کو مہاجرین اولین سے کم رکھا پر اسامہ سے کیوں کم رکھا اسامہ تو عبداللہ سے بڑھ کر کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں یہ صحیح ہے مگر اسامہؓ کے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے ہیں آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کو میری محبت پر کچھ ترجیح ہونا چاہیئے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

دوسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابووائل سے سنا (شقیق بن سلمہ سے) کہا ہم سے خباب بن ارتؓ نے بیان کیا کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی خالص اللہ کیلئے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا (وہ اپنے فضل سے عنایت کرے گا) تو ہم میں سے کچھ لوگ تو گزر گئے انہوں نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ نہیں کھایا [1] انہی لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو اُحد کے دن شہید ہوئے ان کے کفن کے لئے ایک کمل کے سوا اور کچھ ہم کو نہیں ملا جب ہم اس کمل سے اس کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے (اتنا چھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر کمل سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) جمادو بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا میوہ خوب پکا [2] وہ اسکو چن رہے ہیں۔

[1] لوٹ وغیرہ ان کو نہیں ملی۔ [2] ان کو ہجرت کا ثمرہ دنیا میں بھی ملا۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوبردہ نے بیان کیا جو ابوموسیٰ اشعریؓ

ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا مُوسَى، هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لَا وَاللّٰهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ بِأَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا؟ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي۔

کے بیٹے تھے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا تم جانتے ہو میرے باپ (عمرؓ) نے تمہارے باپ (ابوموسیٰؓ) سے کیا کہا میں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم انہوں نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابوموسیٰؓ تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کئے جیسے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل ان کا ثواب تو ہم کو مل جائے اور آپ کے بعد جو عمل ہم نے کئے ہیں (گو وہ بھی نیک ہیں) مگر ان کے بدل ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں ف۱ تو تیرے باپ ابوموسیٰؓ نے یہ جواب دے دیا نہیں قسم خدا کی ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کئے نماز پڑھی روزے رکھے اور بہت سے نیک اعمال کئے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ اللہ جل جلالہ ان کا ثواب بھی ہم کو دیگا اس وقت میرے والد حضرت عمرؓ نے کہا خیر (تم یہی سمجھو) میں تو اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں عمرؓ کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال ہم نے کئے ان کا ثواب تو ضرور ہم کو ملے اور آپ کے بعد جو (نیک اعمال ہم نے کئے ہیں ان سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں ابوبردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا خدا کی قسم تمہارے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے ف۳

ف۱ نہ ان کا ثواب ملے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہو یہ حضرت عمرؓ کی بے انتہا خداترسی اور احتیاط تھی ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو اعمال خیر ہم نے کئے ہیں ان پر ہم کو پورا بھروسہ نہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئے ہیں یا نہیں ہماری نیت ان میں خالص تھی یا نہیں تو ہم اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کئے ہیں ان کا ثواب ہم کو مل جائے نجات کے لئے وہی اعمال کافی ہیں اور آپؐ کے بعد کے جو اعمال ہیں ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو ثواب نہ سہی یہ بھی غنیمت ہے کہ عذاب نہ ہو ف۲ ہم اس پر راضی نہیں ہیں۔ ف۳ کیونکہ خوف کا مقام رجا کے مقام سے اعلیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اس باب میں بھی ابوموسیٰؓ سے افضل تھے ورنہ حضرت عمرؓ کی فضیلت مطلقہ ابوموسیٰؓ پر تو بالاتفاق مسلم ہے حافظ نے کہا کبھی مفضول کو بھی ایک خاص مقدمہ میں فاضل پر افضلیت ہوتی ہے اور اس سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی اور حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کسر نفس اور تواضع اور خوف الٰہی سے تھا ورنہ ان کا ایک ایک عمل اور ایک ایک عدل اور انصاف ہمارے تمام عمر کے نیک اعمال سے کہیں زیادہ ہے حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی منصف آدمی گو وہ کسی مذہب کا ہو حضرت عمرؓ کی سوانحعمری پر نظر ڈالے تو اس کو بلاشبہ معلوم ہو جائے گا کہ مادر گیتی نے ایسا فرزند بہت ہی کم جنا ہے

اور مسلمانوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آج تک کوئی ایسا مدبر منتظم عادل حق پرست خدا ترس رعیت پرور حاکم پیدا ہی نہیں ہوا معلوم نہیں رافضیوں کی عقل کہاں تشریف لے گئی ہے کہ وہ ایسے جوہر نفیس کو جس کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہو مطعون کرتے ہیں خدا سمجھے اس کا خمیازہ مرتے ہی ان کو معلوم ہو جائیگا۔

٢٥٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ: وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ؟ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ۔

مجھ سے محمد بن صباح نے خود یا کسی اور نے ان سے نقل کر کے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے خود سنا جب عبداللہ بن عمرؓ سے کوئی یوں کہتا تم نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو وہ غصے ہو جاتے ف۱ عبداللہ نے کہا (ہوا یہ) کہ میں اور میرے والد حضرت عمرؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ف۲ ہم نے دیکھا آپؐ آرام میں ہیں تو اپنے گھر لوٹ آئے والد نے مجھ کو (ٹھہر کر) پھر بھیجا کہ دیکھو آنحضرتؐ جاگے ہیں وہیں گیا تو آپؐ بیدار ہو چکے تھے میں آپؐ کے پاس گیا اور آپؐ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر کی کہ آپؐ بیدار ہو چکے ہیں اور میں اور والد دونوں دوڑتے چلے والد آنحضرتؐ کے پاس گئے اور آپؐ سے بیعت کی میں نے بھی (دوبارہ) آپؐ سے بیعت کر لی۔ ف۳

ف۱ کیونکہ والد پر ان کی فضیلت نکلتی۔ ف۲ حدیبیہ میں جہاں بیعۃ الرضوان ہوئی۔ ف۳ گویا عبداللہ بن عمرؓ نے لوگوں کی اس غلط گوئی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی اس پر سے بعضوں نے یہ سمجھا کہ میں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی یہ بالکل غلط ہے۔

٢٥٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد یوسف بن اسحاق سے انہوں نے ابواسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے ان کے والد عازبؓ سے ایک پالان خریدی میں وہ پالان اٹھا کر ابوبکرؓ کے ساتھ چلا والد نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا حال پوچھا انہوں نے کہا ہم پر تو

أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا، قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا يُقَبِّلُ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟

مشرکوں کی تاک ہو رہی تھی ہم رات کو (غار سے باہر) نکلے اور رات بھر دوسرے دن بھی تیز چلتے رہے ف۱ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو ایک پتھر ہم کو دکھلائی دیا اس کی آڑ میں کچھ سایہ تھا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وہاں ایک چمڑا بچھا دیا جو میرے ساتھ تھا آپ اس پر لیٹ رہے اور میں لگا اس کے گرد (کچرا کوڑا صاف کرنے) گرد جھاڑنے اتنے میں ایک چرواہا دکھلائی دیا جو اپنی تھوڑی سی بکریاں لئے چلا آرہا تھا وہ بھی پتھر کا سایہ لینے کی غرض سے آرہا تھا جیسے ہماری غرض تھی میں نے اس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اس نے بتلایا فلاں صاحب کا میں نے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا تو دوہ سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا اچھا تو ذرا تھن جھٹک ڈال (اس کا گرد و غبار صاف کرلے) خیر اس نے تھوڑا سا دودھ (ایک پیالہ بھر) دوہا میرے ساتھ پانی کی چھاگل تھی اس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا باندھا ہوا تھا جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا اس میں سے (ٹھنڈا) پانی میں نے اس دودھ پر اتنا ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا (آپ بیدار ہوچکے تھے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ پیجئے آپ نے ایسا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب چھک کر پیا) پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کے ڈھونڈنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے براء کہتے ہیں میں ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ ان کی صاحبزادی بخار سے پڑی ہوئی ہیں میں نے دیکھا ان کے والد (یعنے ابوبکر صدیقؓ) نے ان کا گال چوما اور پوچھا بیٹی کیسی ہے۔ ف۲

ف۱ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں فاحتثنا ہو جیسا کہ اکثر نسخوں میں ہے بعضوں میں فاحيينا ہے یعنے رات بھر

دن بھر جاگتے رہے ع۵ کہیں ملیں تو فوراً پکڑ لیں۔ ف۲ اس وقت تک شاید حجاب کا حکم نہ اترا ہو گا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَأَ لَوْنُهَا۔

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے کہا ہم سے ابراھیم بن ابی عبلہ نے ان سے عقبہ بن وساج نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم تھے انہوں نے کہا آنحضرتؐ (مدینہ میں) تشریف لائے آپ کے صحابہؓ میں ابوبکرؓ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے (سب جوان تھے) ابوبکرؓ نے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا ف۱ اور دحیم ف۲ نے کہا ف۳ ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے ابوعبید نے انہوں نے عقبہ بن وساج سے کہا مجھ سے انسؓ بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے اصحابؓ میں سب سے زیادہ ابوبکرؓ کی عمر تھی انہوں نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ ہو گیا تھا مائل بسیاہی۔

ف۱ حدیث میں کتم کا لفظ ہے کتم میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا وسمہ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا وہ آس کی طرح ایک پتہ ہوتا ہے اس کا درخت سخت پتھروں میں اگتا ہے اس کی شاخیں باریک تاگوں کی طرح لٹکی ہوتی ہیں۔ ف۲ عبدالرحمٰن بن ابراھیم دمشقی۔ ف۳ اس کو اسماعیلی نے وصل کیا۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ان کے والد ابوبکر صدیقؓ نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کو ام بکر کہا کرتے تھے جب ابوبکرؓ نے (مدینہ کو) ہجرت کی تو اس کو طلاق دے دی پھر اس کے چچیرے بھائی (ابوبکر شداد بن اسود) نے ان سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا مرثیہ ہے اسی شداد کے

الْقَصِيدَةَ رَثَى بِهَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ۔

تصنیف ہے جو شاعر تھا (اس کی چند شعریں یہ ہیں)۔

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ — گڈھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے

مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ — پڑے ہیں[1] اونٹ کے کوہان کے عمدہ پیالے

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ — گڈھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے

مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ — شرابی ہیں[3] وہاں گانا بجانا سننے والے

تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ — سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکری[4]

وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ — کہاں ہے اب سلامت جب مرے سب قوم والے

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا — یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مر کر جیو گے

وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ؟ — کہیں اُلّو بھی پھر انسان[5] ہوئے آواز والے

ف۱ یعنے وہ لوگ اس کنوئیں میں مرے پڑے ہیں جو لوگوں کے سامنے اُونٹ کے کوہان کا گوشت جو عربوں کے نزدیک نہایت لذیذ ہوتا ہے پیالوں میں بھر بھر کر رکھا کرتے تھے۔ ف۲ حدیث میں شیزی کا لفظ ہے جس کی لکڑی کے پیالے بناتے تھے یہاں مراد وہ لوگ ہیں جو ان پیالوں کا استعمال کرتے تھے۔ ف۳ یعنے بڑے امیر عزت دار لوگ جو رات دن شراب خوری اور ناچ رنگ گانے بجانے والیوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ ف۴ ام بکر وہی اس کی جورو جو پہلے ابوبکر صدیقؓ کے نکاح میں تھی۔ ف۵ جاہلیت میں عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کھوپڑی میں سے مردے کی روح نکل کر اُلّو کے قالب میں جنم لیا کرتی ہے اور راتوں کو آواز دیتی پھرتی ہے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا کہنا معاذ اللہ غلط ہے حشر نشر حساب کتاب پھر جینا کچھ نہیں ہے اُلّو بن کر پھر آدمی کے قالب میں کیونکر آسکتی ہے

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا، قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ سے انہوں نے کہا میں (ثور کے پہاڑ پر) غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے سر جو اٹھایا تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو ہم کو دیکھ لے گا آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے ف۱

ف۱ جب اللہ کسی کے ساتھ ہو تو پھر اس کو کیا غم ہے ساری دنیا اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ:

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

مسلم دمشقی نے کہا ہم سے امام اوزاعیؒ نے دوسری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے کہا مجھ سے ابوسعید خدریؓ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا۔ ف۱ آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکے گی) تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہیں فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا ان کو دودھ پینے کے لئے مانگے پر دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا جب وہ پانی پینے کو لائے جاتے ہیں اس وقت انکا دودھ غریبوں کو پلاتا ہے اس نے کہا پلاتا ہوں فرمایا تو ف۲ سب بستیوں کے پرے رہ کر (نیک) کام کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا ف۳

ف۱ اس کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ میں ہجرت کرے۔ ف۲ پھر کیا پرواہ ہے۔ ف۳ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ کا مدینہ میں تشریف لانا۔ ف۱

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن غرہ ربیع الاول یا آٹھویں ربیع الاول کو مدینہ میں تشریف لائے اور صحابہ اکثر آپ سے پہلے مدینہ میں آ گئے تھے۔

٢٦١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابواسحٰق نے خبر دی۔ انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا پہلے جو (مہاجرین میں سے) مدینہ آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسرؓ اور بلالؓ آئے۔

۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانُوا يُقْرِئُونَ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى - فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا سب سے پہلے ہمارے پاس (یعنی مدینہ میں) مصعب بن عمیر آئے ان کے بعد عمرو بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے پھر بلالؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عمار بن یاسرؓ آئے پھر حضرت عمرؓ بیس صحابہ کو ساتھ لئے ہوئے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ابو بکرؓ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لے کر) تشریف لائے ہیں نے مدینہ والوں کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لونڈیاں تک کہنے لگیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ف۱ براء کہتے ہیں آنحضرتؐ ابھی مدینہ تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورۂ سبح اسم ربک الاعلی اور مفصل کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

ف۱ حاکم کی روایت میں انسؓ سے یوں ہے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں وہ کہہ رہی تھیں نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ انصار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں وہ یوں کہہ رہی تھیں طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا ما۔ دعا للہ داع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلموا ان اللہ یحبکن۔ یعنے تم یہ جان لو کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اس حدیث سے بھی ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو گانا مع المزامیر درست جانتے ہیں اور اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے۔

---

۲۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ کو (آب وہوا کے بدلنے

وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

سے) بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی ابوبکرؓ سے کہا باوا تم کیسے ہو بلالؓ سے پوچھا تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ کہتی ھیں ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر ف۱

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

اور بلالؓ کا یہ حال تھا جب ان کا بخار اتر جاتا تو رو کر بلند آواز سے یہ شعریں پڑھتے ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ؟
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف مری اگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ھیں آب برات

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ سے ان دونوں کا حال بیان کیا آپؐ نے فرمایا اللہ ہم کو مدینہ کی ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور وہاں کا بخار دوسرے مقام یعنی جحفہ میں بھیجدے ف۲

ف۱ یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنے گھر میں اچھا ہوتا ہے لوگ اس کو یوں دُعا دیتے ہیں صبحکم اللہ بالخیر اور شام کو وہ مرجاتا ہے۔ ف۲ جحفہ اب مصر والوں کا میقات ہے اس وقت یہودی لوگ وہاں رہا کرتے تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے لئے ہلاکت اور تباہی اور قحط اور بیماری کی بد دعا کرنا درست ہے اس حدیث میں آپ کا معجزہ ہے کہ اب تک کوئی جحفہ کا پانی پیئے اس کو بخار آتا ہے یہ حدیث اُوپر کتاب الحج فضائل مدینہ میں گذر چکی ہے۔

---

٢٦٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان عبیداللہ

أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ ح، وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ۔

بن عدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا دوسری سند اور بشر بن شعیب نے کہا ف۱ مجھ سے میرے والد شعیب نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا ف۲ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور حضرت محمدؐ جو دین یا کلام لائے تھے اس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبش کو دوسری مدینہ کو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دغابازی) کی شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحٰق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا ف۳

ف۱ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا۔ ف۲ ان کے اخیافی بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی شکایت کرنے کو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ ف۳ اسحٰق کی روایت کو ابو بکر بن شاذان نے وصل کیا۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، وَتَخْلُصَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالکؒ نے دوسری سند عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلی نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں ف۱ نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انکو ابن عباسؓ نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے اس وقت وہ منا میں اُترے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) اخیر حج کیا ہے انہوں نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیرالمومنین حج کے موسم میں (ذالے کمینے) سب طرح کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں اور غل شور بہت ہوتا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں تم مدینہ پہنچنے تک توقف کرو ف۲ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں تم ایسے لوگوں سے ملوگے جو سمجھدار

لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

شریف عقل والے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا میں مدینہ میں پہلی ہی بار (خطبہ کے لئے) ضرور کھڑا ہوں گا (لوگوں کو خوب نصیحت کرونگا)

ف یعنی یونس اور امام مالک دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی۔ ف۲ ابھی اس شخص کو تنبیہ نہ کر دہوا یہ تھا کہ کسی نے منا میں عین موسم حج میں یہ کہا کہ اگر عمرؓ مرجائیں تو میں فلاں شخص سے بیعت کرلوں گا اور ابوبکرؓ سے لوگوں نے بن سوچے سمجھے دفعتہً بیعت کرلی تھی اتفاق سے وہ چل گئی یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچ گئی انہوں نے اس شخص کو تنبیہ کرنا چاہی ان کو غصہ آگیا عبدالرحمن بن عوف نے یہ صلاح دی کہ ذرا توقف کیجئے حج کرکے مدینہ پہنچ کر جو آپ کا جی چاہے وہ کیجئے۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ لَا أَدْرِي، بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ؟ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي. قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے ان کی والدہ ام العلاء نے جو انصار کی ایک عورت تھیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ان سے بیان کیا کہ عثمان بن مظعون (جو مہاجرین میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر میں بیمار ہوئے میں مرے تک ان کی خدمت کرتی رہی جب وہ مرگئے اور ہم ان کو کفن پہنا چکے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے بے ساختہ یہ نکلا ابوالسائب ف اللہ تم پر رحم کرے میں اس کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے ان کو عزت دی میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر (عثمان کو عزت نہ ہوگی تو) پھر اللہ کس کو عزت دے گا آپؐ نے فرمایا عثمان کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم میں اس کے لئے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن (یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے ف۲ ام علاء نے کہا خدا کی قسم عثمان کے بعد میں کسی کو اچھا نہیں کہہ سکتی ف۳ ام علاء

لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ذٰلِكَ عَمَلُهُ۔

کہتی ہیں کہ عثمان کے باب میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مجھ کو رنج ہوا میں سوگئی کیا دیکھتی ہوں عثمانؓ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپؐ سے یہ خواب بیان کیا آپؐ نے فرمایا چشمہ اس کا نیک عمل ہے۔ ف۴

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ یہ عثمان بن مظعون کی کنیت تھی۔ ف۲ ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نہیں جانتا کہ عثمان کا حال کیا ہونا ہے اس روایت پر تو کوئی اشکال نہیں لیکن محفوظ یہی روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہونا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے و ما ادری مایفعل بی ولابکم کہتے ہیں یہ آیت اور حدیث اس زمانہ کی ہے جب تک یہ آیت نہیں اتری تھی لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر اور آپؐ کو قطعاً یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپؐ سب اگلے پچھلے لوگوں سے افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ توجیہ عمدہ نہیں اصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ عجب مستغنی بارگاہ ہے آدمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگر اس کے استغناء اور کبریائی سے بے ڈر نہیں ہوسکتا وہ ایک شہنشاہ ہے جو چاہے وہ کر ڈالے رتی برابر اس کو کسی کا اندیشہ نہیں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے اگر چاہے تو سب پیغمبروں اور نیک بندوں کو دم بھر میں دوزخی بنا دے اور سارے بدکار اور کفار کو بہشت میں لے جائے کوئی دم نہیں مار سکتا سبحان اللہ الغنی المغنی۔ ف۳ یعنے خدا کے پاس اس کے اچھے ہونے کی گواھی نہیں دے سکتی۔ ف۴ جو آخرت میں چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک عمل خوبصورت آدمی کی شکل میں اور برا عمل بدصورت قبیح شکل میں مرنے کے بعد ظاہر ہوگا۔ آخرت کے امور کا انکشاف بغیر مرے نہیں ہوسکتا جتنا اللہ اور اس کے رسولؐ نے بتلایا ہے اس پر ایمان لانا چاہیئے باقی ان کی اصل حقیقت آخرت ہی میں منکشف ہوگی۔

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن (جس دن انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج آپس میں لڑے تھے) اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کے مدینہ میں آنے سے پیشتر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا ان کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کرلیں ف۱

ف۱ کیونکہ غریب غریب لوگ رہ گئے تھے سردار اور امیر مارے جاچکے تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید غرور کی وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسروں کو بھی مسلمان ہونے سے روکتے

۲۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا الْيَوْمُ۔

ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابوبکرؓ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن ان کے پاس آئے اسی وقت ان کے پاس دو چھوکریاں بعاث میں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) ابوبکرؓ نے دوبار یوں کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرتؐ کے گھر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر ابوبکرؓ سے فرمایا ان کو جانے دے (گانے دے) بات یہ ہے کہ ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے۔ ف۲

ف۱ یعنی جو اشعار فخریہ ہر ایک فریق نے اس جنگ کے وقت پڑھے تھے۔ ف۲ اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے اس میں ہجرت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید امام بخاری نے اس کو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں بعاث کا ذکر ہے۔

۲۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ: فَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ: فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے دوسری سند اور ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد عبد الوارث سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا) میں اُترے۔ ایک محلہ میں جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے تھے چودہ رات وہیں رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انسؓ کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اونٹنی پر سوار ابوبکر صدیقؓ آپؐ کی خواصی میں بنی نجار کے لوگ گرداگرد (مسلح) پیدل چل رہے ہیں۔ خیر آپ اسی طرح روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابو ایوب انصاری کے جلو خانہ میں اتر پڑے ف۱ آپؐ کا قاعدہ یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ لیتے ف۲

أَيُّوبَ، قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ:-

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

اور آپؐ بکریوں کے تھانہ میں بھی نماز پڑھتے پھر مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپؐ نے ان سے فرمایا تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو انہوں نے عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے انسؓ کہتے ہیں اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں۔ کچھ کھنڈر۔ کچھ کھجور کے درخت آپؐ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درخت کاٹ ڈالے گئے انسؓ نے کہا ان درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایک قطار باندھ کر رکھ دی گئی اور دروازہ میں وٚ پتھر رکھ دیئے انسؓ نے کہا صحابہؓ مسجد کے لئے پتھر ڈھو رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے (بنفس نفیس پتھر ڈھوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ
کر مدد انصار اور پردیسیوں کی اے خدا وٛ

وٙ وہاں اونٹنی جا کر بیٹھ گئی۔ وٚ چونکہ اس وقت تک کوئی مسجد نہ بنی تھی۔ وٛ لکڑی کی چوکھٹ کے بدل۔ وٜ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔

بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ۔

باب جس نے ہجرت کی اس کو حج یا عمرہ کر کے پھر مکہ میں ٹھہرنا کیسا ہے وٙ

وٙ حافظ نے کہا باب کا مطلب یہ ہے کہ جس نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی اس کو مکہ میں پھر رہنا حرام تھا مگر حج یا عمرے کے لئے وہاں ٹھہر سکتا تھا اس کے بعد تین دن سے زیادہ ٹھہرنا درست نہ تھا اب جو لوگ دوسرے کسی مقام سے بسبب فتنے وغیرہ کے ہجرت کریں تو اللہ کے واسطے انہوں نے کسی ملک کو چھوڑا ہو اور اس فتنہ کا ڈر نہ ہو تو پھر وہاں سے لوٹنا اور رہنا درست ہے انتہی مختصراً۔

۲۷۰- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ أُخْتِ النَّمِرِ: مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حُمَید زہری سے انہوں نے کہا میں نے سُنا عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمر کندی سے پوچھا۔ تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھہرنے کے باب میں کیا سُنا ہے انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمیؓ صحابی سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو منا سے لوٹنے کے بعد (جب حج ختم ہو جاتا ہے) تین دن تک (مکہ میں) رہنا درست ہے۔ ۱

۱ بعضوں نے کہا یہ حکم فتح مکہ سے پہلے تھا بعد فتح کے پھر مہاجر وہاں رہ سکتا ہے۔

بَابُ التَّارِيخِ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا؟

باب تاریخ کب سے شروع ہوئی ۱

۱ ابن جوزی نے کہا جب دنیا میں آبادی زیادہ ہو گئی تو حضرت آدمؑ کے وقت سے تاریخ کا شمار ہونے لگا اب آدمؑ سے لے کر طوفان نوحؑ تک ایک تاریخ ہے اور طوفان سے حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے تک دُوسری اور اس وقت سے حضرت یوسفؑ تک تیسری وہاں سے حضرت موسیٰؑ کے مصر سے روانہ ہونے تک چوتھی وہاں سے حضرت داؤدؑ تک پانچویں وہاں سے حضرت سلیمانؑ تک چھٹی وہاں سے حضرت عیسےٰؑ تک ساتویں ہے اور مسلمانوں کی تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع ہوئی گو ہجرت ربیع الاول میں ہوئی تھی مگر سال کا آغاز محرم سے رکھا یہودی بیت المقدس کی ویرانی سے اور نصاریٰ حضرت مسیحؑ کے اٹھ جانے سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں

۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا صحابہؓ نے تاریخ کا شروع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نہیں رکھا ۱ نہ آپ کی وفات سے ۲ بلکہ آپ کے مدینہ میں تشریف لانے سے ۳

۱ کیونکہ اسمیں اختلاف تھا۔ ۲ کس لئے کہ وہ رنج تھی۔ ۳ اسی وقت سے اسلام کی ترقی شروع ہوئی۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُولَى، تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا (مکہ میں) ہر نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپؐ نے مدینہ کو ہجرت کی تو (ظہر اور عصر اور عشاء میں) چار چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا۔ ف ۱

ف ۱ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ میرے اصحابؓ کی ہجرت قائم رکھ اور آپ کا رنج کرنا اس مہاجر کیلئے جو مکہ میں مر گیا

۲۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ يَا سَعْدُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَذَرْ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا آجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُخَلَّفُ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاصؓ) سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (جو ۱۰ھ ہجری میں ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا آنحضرتؐ میرے پوچھنے کو تشریف لائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپؐ دیکھتے ہیں ف ۱ میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا ف ۲ اور کوئی میرا وارث نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال سہی آپؐ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات کرنا کافی ہے تہائی بہت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں احمد بن یونس نے ف ۳ ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی کہ تو اپنی ذریت کو چھوڑ جائے ف ۴ اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضامندی (اور اس کا حکم بجا لانے) کے لئے خرچ کرے گا تجھ کو اس پر ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ

بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ.

میں ڈالے ف۵ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا ف۶ آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں ف۷ رہے گا اور تو جو کوئی نیک کام اللہ کی رضامندی کے ساتھ کریگا اس سے تیرا درجہ اور زیادہ بلند ہوتا جائیگا اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سبب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں کو) نقصان پہنچے ف۸ یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردے اور ان کو ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر البتہ ف۹ (افسوس آتا ہے) سعد بن خولہ بیچارہ نقصان میں پڑ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ (ہجرت کے بعد) مکہ ہی میں آنکر مرگیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا ف۱۰

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

ف۱ اب زندگی کی توقع نہیں۔ ف۲ جس کا نام عائشہ تھا۔ ف۳ جو امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ف۴ اس روایت کو خود امام بخاری نے حجۃ الوداع میں وصل کیا ہے۔ ف۵ اگر نیت خدا کا حکم بجا لانے کی ہو۔ ف۶ یعنے اس بیماری سے مرجاؤں گا۔ ف۷ بلکہ اللہ تجھ کو تندرست کردے گا ایسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے چھنگے ہوگئے اور مدت تک جئے ان کے بہت سے لڑکے پیدا ہوئے بعضے نسخوں میں اِنکَ تخلف ہے اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا سعد نے کہا یارسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں یعنے دوسرے مہاجرین کے بعد تک دنیا میں زندہ رہوں گا آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا اور تو نے کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لئے کیا اخیر تک۔ ف۸ یہ آپ کی پیشین گوئی سچ نکلی سعد اس کے بعد چالیس پر کئی سال تک زندہ رہے انہوں نے عراق کا ملک فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل اور قید کیا اور بہت لوگ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ ف۹ قسطلانی نے کہا یہ عبارت مرفوع نہیں ہے مدرج ہے زہری کا کلام ہے ابوداؤد طیالسی کی روایت میں اس کی صراحت ہے۔ ف۱۰ احمد کی روایت کو امام بخاری نے حجۃ الوداع میں اور موسیٰ کی روایت کو دعوات میں وصل کیا ہے۔ ف ان کی ہجرت باطل نہ کر یا اسلام پر قائم رکھ۔

بَابٌ: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ؟ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دینا،

اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جب ہم مدینہ میں آئے سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا ف۱ اور ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ صحابی) نے کہا آنحضرت

سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو بھائی بھائی بنا دیا ۲

ف اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا۔ ۲ اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں وصل کیا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: فَمَا سُقْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف (مدینہ میں) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا (سعد بہت مالدار تھے) انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا ایسا کرو میری بی بیوں اور مال میں سے آدھا حصہ تم لے لو عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہاری بی بیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو ذرا بازار بتلا دو۔ انہوں نے بتلا دیا عبدالرحمٰن (وہاں) گئے (خرید و فروخت کر کے) کچھ کھویا اور کچھ گھی نفع میں کما لائے کئی دن کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو دیکھا زردی (خوشبو) کا اُن پر نشان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپؐ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی۔ ف

ف کہتے ہیں بھائی بھائی بنانا دوبار ہوا تھا ایک بار مکہ میں مہاجرین میں اس میں ابوبکرؓ عمرؓ کو اور حمزہؓ زید بن حارثہؓ کو اور عثمانؓ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اور زبیر ابن مسعود کو اور عبیدہ بلالؓ کو اور مصعب بن عمیر سعد بن ابی وقاص کو اور ابوعبیدہ سالم مولی ابی حذیفہ کو اور سعید بن زید طلحہ کو آپؐ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا حضرت علیؓ شکایت کرنے آئے تو آپؐ نے ان کو اپنا بھائی بنایا دوسری بار مدینہ میں ہوا مہاجرین اور انصار میں

بَابٌ :-

باب

۲۷۵۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا

مجھ سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے بشر ابن مفضل سے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے

أَنَسٌ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا، قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذَلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، قَالُوا:

انسؓ نے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام کو آنحضرت صلی اللہ وسلم کے مدینہ میں آنے کی خبر پہنچی وہ آپؐ کے پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لئے انہوں نے کہا میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں جن کو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ (بہشت میں جاکر) پہلے کیا کھانا کھائیں گے اور بچہ کیا سبب ہے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے آنحضرتؐ نے فرمایا جبریلؑ نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھ کو بتا دیں عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (یعنے جبریلؑ) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی ف۱ اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے) اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی پر بڑھ جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر بڑھ جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سن کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور آپؐ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں آپ اُن سے میرا حال پوچھئے مگر ان کو میرے مسلمان ہونیکی خبر نہ ہو خیر یہودی لوگ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم سب میں اچھا اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں افضل اور افضل کا بیٹا ہے آپؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ ان کو سلام سے بچائے رکھے آپؐ نے پھر

شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ، قَالَ: هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ.

یہی پوچھا انہوں نے پھر یہی کہا اس وقت عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) باہر نکلے کہنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہودی یہ سن کر کہنے لگے عبداللہ بن سلام تو ہم سب میں خراب آدمی اور خراب آدمی کا بیٹا ہے اور ان کو برا کہنے لگے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اس بات کا ڈر تھا۔ ف۲

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ف ۱ اکثر علماء نے تو اس کو ظاہری آگ پر محمول کیا ہے یعنے بہ قدرت الٰہی قیامت کے قریب زمین سے ایک آگ نمود ہوگی لوگ اس سے بھاگ کر مغرب کیطرف جائینگے وہ آگ بھی انکے پیچھے روانہ ہوگی جب لوگ تھک کر ٹھہر جائینگے تو آگ بھی ٹھہر جائیگی ہملا بھی یہی قول ہے لیکن اگر غور کرو تو آگ سے ریل گاڑی مراد ہوسکتی ہے مطلب ہے کہ مشرق سے مغرب تک ریل ہو جائے گی یعنے ایشیا سے یورپ تک ریل چلے گی مشرق اقصی چین ہے اور مغرب اقصی یورپ حال ہی میں چین تک ریل متصل ہوگئی ہے بعضوں نے کہا آگ سے کفر اور نیچریت کی آگ مراد ہے یعنے بے دینی اور نیچریت مشرق والوں میں ایسی پھیلے گی کہ ان لوگوں کو مغرب کی طرف یعنے اہل یورپ کے خیالات کی طرف مائل کر دے گی واللہ اعلم۔ ف ۲ کہ یہودی جب میرے اسلام کا حال سنیں گے تو پہلے ہی سے برا کہیں گے اب تو آپؐ نے سن لیا ان کی بے ایمانی معلوم ہوگئی پہلے تو تعریف کی جب اپنے مطلب کیخلاف ہوا تو لگے برائی کہنے بے ایمانوں کا یہی شیوہ ہے جو شخص انکے مشرب کیخلاف ہو وہ کتنا بھی عالم فاضل صاحب ہنر اچھا شخص ہو لیکن اسکی برائی کرتے ہیں خاص کر حیدرآباد میں تو یہ آفت پھیل گئی ہے کہ اگر کوئی عالم فاضل شخص ان بے ایمانوں کا ایک مسئلہ بھی خلاف کرے تو بس اسکے سارے فضائل اور کمالات کو ایک طرف ڈال کر اسکے دشمن بن جاتے ہیں جو ادبار اور تنزل کی نشانی ہے

٢٧٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَيَصْلُحُ هٰذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ، وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَقَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے سنا انہوں نے کہا میرے ایک ساجھی نے بازار میں کچھ روپیہ (روپیوں یا اشرفیوں کے بدل) ادھار بیچے ف ۱۔ میں نے کہا سبحان اللہ بھلا یہ درست ہے وہ بولا۔ سبحان اللہ میں نے سر بازار یہ معاملہ کیا کسی نے اعتراض نہ کیا ف ۲ عبدالرحمٰن کہتے ہیں آخر میں نے یہ مسئلہ براء بن عازب (صحابیؓ) سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپؐ نے فرمایا دیکھو اس میں جو نقدا نقد ہو وہ تو درست ہے اور جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ درست نہیں ہے اور بہتر یہ ہے کہ تم زید بن ارقم (صحابیؓ) سے ملو ان سے پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے سوداگر تھے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ (جیسے براءؓ نے کہا تھا) سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں

وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ.

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ادہار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے۔ ف۳

ف۱ جو جائز نہیں ہے کیونکہ بیع صرف میں تقابض اسی مجلس میں ضروری ہے جیسے کتاب البیوع میں گزر چکا ہے۔ ف۲ اگر درست نہ ہوتا تو لوگ اعتراض کرتے۔ ف۳ راوی کو شک ہے موسم کا لفظ کہا یا حج کا باب کی مطابقت اس سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔

بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، هَادُوا: صَارُوا يَهُودًا، وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا: تُبْنَا، هَائِدٌ: تَائِبٌ.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا،

(سورۂ بقرہ وغیرہ میں) جو ہادوا کا لفظ ہے اسکے معنے یہودی ہوئے اور (سورۂ اعراف میں) جو ہدنا کا لفظ ہے اسکا معنے ہم نے توبہ کی اُسی سے ہائد یعنے توبہ کرنیوالا۔

۲۷۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ.

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہوجاتے۔ ف۱

ف۱ مطلب یہ ہے کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے بعد اگر دس یہودی بھی مسلمان ہوجاتے تو دوسرے تمام یہودی بھی ان کے دیکھا دیکھی مسلمان ہوجاتے ہوا یہ کہ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صرف عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے باقی دوسرے سردار یہود کے جیسے ابو یاسر اور حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق بنی نضیر میں سے اور عبداللہ بن حنیف اور فخاص اور رفاعہ بنی قینقاع میں سے اور زبیر اور کعب اور شمویل بنی قریظہ میں سے یہ سب مخالف رہے کہتے ہیں ابو یاسر آپ کے پاس آیا اور اپنی قوم کے پاس جاکر ان کو سمجھایا یہ سچے پیغمبر وہی پیغمبر ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے تم ان کا کہنا مان لو لیکن اس کے بھائی نے مخالفت کی اور قوم کے لوگوں نے بھی بھائی کی مخالفت کی وجہ سے ابو یاسر کا کہنا نہ سنا اور میمون بن یامون ان یہودیوں میں سے مسلمان ہوگیا اس کا حال بھی عبداللہ بن سلام کا سا گزرا پہلے تو یہودیوں نے بڑی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہوگیا ہے تو وہ لگے اس کی بُرائی کرنے۔

۲۷۸- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ

ہم سے احمد یا محمد بن ابی عبیداللہ غدانی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے کہا ہم کو ابو عمیس نے خبر دی انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

مدینہ میں تشریف لائے دیکھا تو یہود کے لوگ عاشورے کا دن بڑا جانتے ہیں اس دن روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہم کو یہ روزہ رکھنے کا (یہود سے) زیادہ حق ہے پھر آپؐ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبشر (جعفر) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا ان سے پوچھا تو کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (فرعون کو ڈبو دیا) اور ہم اس دن کو بڑا سمجھ کر اس میں روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہم کو تم سے زیادہ موسیٰؑ سے لگاؤ ہے پھر آپ نے (مسلمانوں کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ ف

ف بعضوں نے اس حدیث سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی مگر یہ استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ عاشورے کا روزہ بہ حکم نبویؐ قرار پایا نہ صرف اس وجہ سے کہ اس دن بنی اسرائیل کو نجات ملی تھی یا یہ دن کوئی بڑا دن تھا۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا ف (پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نصاریٰ کی طرح) بالوں کو (پیشانی پر) لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے

يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ، وَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ، وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

تھے اھل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس بات میں اللہ کا کوئی حکم نہ آتا تو (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی پھر ایسا ہوا کہ آپؐ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے۔ ف۲

ف۱ یعنے جب مدینہ میں شروع میں تشریف لائے تھے اسی سے باب کی مناسبت نکلتی ہے۔ ف۲ شاید آپؐ کو اس کا حکم آگیا ہوگا پیشانی پر بال لٹکانا آپؐ نے چھوڑ دیا اب یہ نصاریٰ کا طریق رہ گیا ہے مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کی سنت پر چلنا چاہیئے نہ نصاریٰ کے طریق پر۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ۔

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اہل کتاب ہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ ف۱ کچھ باتوں پر ایمان لائے ف۲ اور کچھ باتوں کا انکار کیا ف۳

ف۱ جس کا بیان سورۂ حجر میں ہے الذین جعلوا القرآن عضین۔ ف۲ جیسے حضرت موسیٰؑ پر۔ ف۳ جیسے حضرت محمدؐ کی نبوت کا۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے عینی نے کہا اگلی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے اس مناسبت سے ابن عباسؓ کا اثر یہاں بیان کر دیا۔

بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب سلمان فارسیؓ کے اسلام کا بیان

ف۱ پہلے یہ مجوسی تھے دین حق کی طلب میں اپنے باپ کے پاس سے بھاگے اور پادریوں کی صحبت میں رہا کئے اخیر جس پادری کی صحبت میں رہے اس نے ان کو پیغمبر آخر الزمان کی بشارت دی ان کی نشانیاں بتلائیں وہ عرب کے ملک کو چلے رستے میں چند عربوں نے ان سے دغا کی اور غلام بنا کر ان کو بیچ ڈالا بکتے بکتے بنی قریظہ کے ایک یہودی نے ان کو خریدا وہ مدینہ لایا جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو وہ سب نشانیاں دیکھ کر مسلمان ہو گئے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا تم اپنے تئیں مکاتب کر لو ان کے صاحب نے کہا تین سو درخت کھجور کے لگاؤ اور چالیس اوقیے سونا دو آنحضرتؐ نے یہ سب درخت اپنے دست مبارک سے لگا دیئے اور مسلمانوں سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو انہوں نے مدد کی سلمان نے سارا بدل کتابت ادا کر دیا کہتے ہیں ان کی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی بعضوں نے کہا تین سو پچاس برس کی انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے وصی کو پایا تھا مدینہ میں ۳۶ھ ہجری میں مرے رضی اللہ عنہ۔

۲۸۲- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ شَقِيقٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ أَبِي ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ: أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ.

ہم سے حسن بن عمر بن شقیق نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (سلیمان بن طرخان) نے دوسری سند ف اور ہم سے ابوعثمان نہدی نے انہوں نے سلمان فارسیؓ سے وہ کہتے تھے مجھ کو کچھ اُوپر دس آدمیوں نے ایک مالک کے بعد دوسرے مالک نے خریدا کئی بار بیچا گیا۔

ف یہ سلیمان کا قول ہے اور کے لفظ کا یہ مطلب ہے کہ سلیمان نے یہ حدیث ابوعثمان کے سوا اوروں سے بھی سُنی ہے صاحب تیسیر القاری کو یہاں دھوکا ہُوا ہے۔

۲۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسیؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میرا وطن رام ہرمز ہے۔ ف۔

ف جو ایک شہر تھا ایران میں ان کے باپ کنبی (دہقان) تھے۔

۲۸۴- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ.

ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی۔ انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے سلمان فارسیؓ سے انہوں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بیچ میں فترت کا زمانہ (یعنے جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ سو برس کا گزرا۔ ف۔

ف حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی کتاب لایا ہو ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰؑ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے نصاریٰ یوحنا پولوس پطرس وغیرہم کو بھی پیغمبر کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے تھے اور خالد بن سنان عبسی بھی ان کے بیٹے آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اس کا باپ نبی تھا اس کو طبرانی نے نکالا مگر صحیح حدیث اس کے خلاف ہے کہ میں عیسیٰؑ سے سب لوگوں سے زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں میرے ان کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں گزرا احتمال ہے کہ مراد ایسا پیغمبر ہو جو صاحب شریعت اور کتاب ہو واللہ اعلم۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

سولہواں ۱۶ پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب المغازی

کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات ف۱ (یعنی جہادوں) کے بیان میں

ف۱ غزوہ اس جہاد کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات سے تشریف لے گئے اور سریہ وہ جس میں آپ خود نہیں گئے۔ ۱۲ منہ

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ، ثُمَّ بُوَاطَ، ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ۔

باب: عشیرہ (یا عسیرہ) کے غزوہ کا بیان محمد بن اسحاق نے کہا سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواء کا غزوہ کیا، پھر بواط کا پھر عشیرہ کا ف۱

ف۱ ابواء ایک گاؤں ہے جحفہ سے مدینے کی جانب ۲۳ میل پر بواط ایک پہاڑ کا نام ہے ینبوع کے قریب عشیرہ بھی ایک مقام ہے یا ایک قبیلہ ہے ان تینوں جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جنگ سے پہلے تشریف لے گئے تھے اور غرض آپؐ کی یہ تھی کہ قریش کا قافلہ لوٹیں مگر قافلہ نہ ملا کہتے ہیں ابواء میں سب سے پہلے مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوئی۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے اس میں تیر چلایا۔ یہ پہلا تیر تھا جو خدا کی راہ میں مارا گیا۔ یہ تینوں جہاد ہجرت کے ایک سال بعد کیے گئے۔ ۱۲ منہ

۲۸۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا

إِسْحَاقَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: الْعُشَيْرَةُ۔

میں زید بن ارقم کے بازو پر بیٹھا تھا تنے میں ان سے پوچھا گیا (خود ابو اسحاق نے پوچھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ انیس۔ پھر پوچھا گیا ان میں سے تم کتنے غزووں میں آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے؟ انہوں نے کہا سترہ میں۔ ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے پوچھا کونسا غزوہ پہلے ہوا؟ انہوں نے کہا عسیرہ یا عشیرہ۔ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے اس کو دریافت کیا تو انہوں نے کہا عشیرہ ف۱

ف۱ شین معجمہ سے شک نہیں کی یہ وہی جنگ ہے جس میں آپ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے تھے لیکن قافلہ تو نکل گیا اور جنگ آن پڑی۔ ۱۲ منہ

بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ کا بیان کرنا کہ بدر میں فلاں فلاں لوگ مارے جائیں گے۔ ف۱

ف۱ اس باب میں امام مسلم نے جو روایت کی وہ زیادہ مناسب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ شروع ہونے سے ایک دن پہلے حضرت عمر رض کو بتلایا تھا کہ یہاں فلانا کا فر مارا جائے گا یہاں فلانا۔ حضرت عمر رض کہتے ہیں آپ نے جو جو مقام ہر ہر کافر کے بتلائے تھے وہ کافر وہیں گرا اور مارا گیا۔ یہ آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ تھا اور باب کی حدیث میں جو پیشینگوئی مذکور ہے وہ جنگ بدر سے پہلے کی ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى

مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے کہا ایسا ہوا سعد بن معاذ (انصاری صحابی) اور امیہ بن خلف (قریش کے بڑے کافر) میں دوستی تھی امیہ جب مدینے پر سے (سوداگری کے لیے شام کے ملک کو) جاتا تو سعد بن معاذؓ کے

سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا، فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ: انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: هَذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ؟ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ، طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي، فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ، فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ، قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ، أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ؟ قَالَتْ: لَا، وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ،

کے گھر پر اترا کرتا اور سعد جب (حج یا عمرے کے لیے) مکہ جاتے تو امیہؔ کے گھر پر اترتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے میں آگئے تو سعد عمرے کے لیے مکہ گئے امیہؔ کے پاس اترے اور اس سے کہنے لگے ذرا ایسا وقت دیکھتے رہو جب کعبے میں کوئی نہ ہو تو میں اس وقت جا کر کعبے کا طواف کر لوں ف۱ خیر امیہؔ دوپہر کے قریب سعد کو ہمراہ لے کر نکلا (عین طواف میں) ابوجہل (مردود) ملا وہ امیہؔ سے کہنے لگا۔ ابو صفوان ف۲ یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے؟ امیہ نے کہا سعد ہے۔ ابوجہل نے سعد سے کہا۔ کیا مزے سے بے ڈر ہو کر مکہ میں طواف کر رہا ہے اور دین بدلنے والوں ف۳ کو (فراغت سے) (تم نے (اپنے ملک میں) جگہ دی اور لطف یہ کہ تم ان کی مدد کرتے ہو ان کی کمک کرتے ہو خدا کی قسم اگر تو ابو صفوان کے ساتھ (اس وقت) نہ ہوتا تو بچ کر اپنے گھر نہ جا سکتا (مارا جاتا) سعد نے بلند آواز سے جواب دیا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو طواف سے روکے گا تو میں تیرا وہ راستہ روک دوں گا جو اس سے بڑھ کر تجھ پر گراں گزرے گا یعنی تو مدینہ پر سے (شام کے ملک کو) نہ جانے پائے گا۔ امیہ نے سعد کو سمجھایا ابوالحکم ف۴ پر اپنی آواز بلند نہ کر وہ اس ملک کا سردار ہے۔ سعد نے کہا امیہؔ بس کر ابوجہل کی اتنی طرف داری مت کر قسم خدا کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو آنحضرتؐ اور ان کے اصحابؓ کے ہاتھ سے مارا جائے گا ف۵ امیہ نے پوچھا کیا مکہ میں ماریں گے سعد نے کہا یہ تو میں نہیں جانتا امیہ سعد کی یہ بات سن کر بہت ڈر گیا ف۶ جب امیہؔ اپنے گھر گیا تو اپنی جورو (صفیہ یا کریمہ بنت معمر) سے کہنے لگا ام صفوان تو نے سعد کی بات سنی؟ اس نے کہا کیوں سعد کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہتا ہے کہ محمدؐ نے بیان کیا وہ مجھ کو مار ڈالیں گے۔ میں نے پوچھا مکہ میں تو کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ خیر اس کے بعد یہ ہوا امیہ نے قسم کھالی میں مکہ

فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ أُمَيَّةُ: وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ، قَالَ: أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ، فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ، فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ: أَمَّا إِذَا غَلَبْتَنِي فَوَاللهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ، ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: لَا، مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا، فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَتْرُكُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ۔

سے باہر نہیں نکلنے کا۔ جب بدر کا دن ہوا ابوجہل نے لوگوں سے کہا لڑائی کے لیے نکلو اپنے قافلے کو بچاؤ امیہ نے مکّہ سے نکلنا ناپسند کیا اس کو اپنی جان کا ڈر تھا لیکن ابوجہل اس کے پاس آیا کہنے لگا ابوصفوان تم یہاں والوں کے سردار ہو جب لوگ دیکھیں گے تم نہیں نکلتے تو کوئی نہیں نکلے گا۔ غرض اسی طرح ابوجہل اسے سمجھاتا رہا آخر (مجبور ہو کر) امیہ نے کہا خیر جب تو نہیں مانتا (مجھ کو لیے ہی جاتا ہے) تو میں خدا کی قسم ایک ایسا تیز رو عمدہ اونٹ خریدوں گا جس کا ثانی مکہ میں نہ ہو ف پھر امیہ نے اپنی جورو سے کہا۔ ام صفوان میرے سفر کا سامان کر دے اس نے کہا ابوصفوان کیا تو اپنے مدینے والے بھائی (سعد) کا کہنا بھول گیا۔ اس نے کہا نہیں میں بھولا نہیں مگر تھوڑی دور تک ان لوگوں کے ساتھ جاتا ہوں ف جب امیہ نکلا تو راستے میں جہاں اترتا وہیں اونٹ کو اپنے پاس ہی باندھتا (تاکہ بھاگنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جائے) وہ برابر ایسے احتیاط کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اسے قتل کرا دیا۔ ف۹

ف۱ سعد کو یہ ڈر تھا کہ اگر مکہ کے مشرک ان کو طواف کرتے دیکھیں گے تو ستائیں گے ۱۲ منہ ف۲ یہ امیہؓ کی کنیت ہے ۱۲ منہ ف۳ حدیث میں صباۃ ہے جو صابی کی جمع ہے مکہ کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہا کرتے جس کے معنے دین بدل لینے والا ۱۲ منہ ف۴ ابوالحکم ابوجہل لعین کی کنیت تھی ۱۲ منہ ف۵ یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہؓ کے مارے جانے کے بیشتر ہی خبر دے دی تھی۔ کرمانی نے جو تفسیر کی اس کی بنا پر ترجمہ یہ ہوگا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی تجھ کو قتل کر دیں گے امیہ کو اسی وجہ سے تعجب ہوا کہ ابوجہل تو میرا دوست ہے وہ مجھ کو کیوں قتل کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے قتل کا سبب پڑے گا۔ ایسا ہی ہوا امیہ بدر کی لڑائی میں جانے پر راضی نہ تھا لیکن ابوجہل زبردستی اس کو پکڑ لے گیا اور خود بھی واصل جہنم ہوا، امیہ کو بھی ساتھ لیتا گیا ۱۲ منہ ف۶ دوسری روایت میں ہے کہ امیہؓ نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات کبھی جھوٹ نہیں ہوئی ۱۲ منہ ف۷ تاکہ ڈر کے وقت اس پر سوار ہو کر بھاگ جاؤں گا جان بچالوں گا ۱۲ منہ ف۸ بعد اس کے لوٹ آؤں گا ۱۲ منہ ف۹ بلالؓ نے یا رفاعہ بن رافع نے اس کو مار ڈالا اور تلواروں سے اسکے جوڑ جوڑ کاٹ ڈالے اسکا قصہ انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى. وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ - إِلَى - فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ. فَوْرِهِمْ: غَضَبِهِمْ، وَقَالَ وَحْشِيٌّ: قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى - وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ

باب بدر کی لڑائی کا بیان ف۱ اور اللہ تعالے کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا اور اللہ تعالے بدر کی لڑائی میں تمہاری مدد کرچکا تھا جس وقت تم ف۲ ذلیل و۳ تھے اس لیے اللہ سے ڈرتے رہو ۞ تاکہ تم شکرگزار رہو۔ ان کو ایسا مغلوب کرے کہ وہ ناامید ہوکر لوٹ جائیں اور وحشی (بن حرب وحشی) نے کہا ف۴ حمزہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا ف۵ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ف۶ مسلمانو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا ف۸ ایک تم کو ضرور ملے گا۔ اخیر تک۔

ف۱ بدر ایک گاؤں تھا مشہور جو بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کے نام سے آباد ہے یا بدر ایک کنوئیں کا نام ہے وہاں بڑے معرکے کی لڑائی مسلمانوں اور قریش کے کافروں میں سنہ ۲ ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ ف۲ دشمن کے مقابلے میں ۱۲ منہ ف۳ بے حقیقت بے سروسامان ۱۲ منہ ف۴ جو امیر حمزہ کا قاتل ہے ف۵ صحیح یہ ہے کہ عدی بن نوفل بن عبدالمناف کو امیر حمزہ رض نے قتل کیا تھا کہتے ہیں، جبیر بن مطعم نے وحشی سے کہا جو اس کا غلام تھا اگر تو حمزہ کو مار ڈالے تو میں تجھ کو آزاد کردوں گا اس کا ذکر آئیگا انشاءاللہ ف۶ سورۂ انفال میں ف۸ یا قافلہ یا کافروں کا لشکر۔

۲۸۷ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے ان کے والد عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد کعب بن مالک رض سے سنا وہ کہتے تھے ہیں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی آپ کو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا سوا تبوک کی لڑائی کے اور بدر کی لڑائی میں جو میں پیچھے رہ گیا تو اس میں نہ جانے سے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں (لڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے بلکہ) قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے گئے تھے مگر اللہ نے ناگہانی مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے

اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ۔ بھڑا دیا۔ فا

ف۱ ہرچند کعب بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے مگر چونکہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد جنگ کا نہ تھا اس لیے سب لوگوں پر آپؐ نے نکلنا واجب نہیں رکھا تھا۔ برخلاف جنگ تبوک کے اس میں سب مسلمانوں کو ساتھ جانے کا حکم تھا جو لوگ نہیں گئے اسی لیے ان پر عتاب ہوا ۱۲ منہ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

باب:۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) فرمانا جب تم اپنے مالک سے فریاد کر رہے تھے۔ (سے) اللہ کا عذاب سخت ہے۔ تک۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ مَشْهَدًا لأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى۔ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا۔ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ، يَعْنِي قَوْلَهُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے ابن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مقداد بن اسود کی ایک ایسی بات دیکھی اگر وہ بات مجھ کو حاصل ہوتی تو اس کے مقابل میں کسی نیکی کو نہ سمجھتا سب سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتی۔ ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ف۱ مشرکوں پر بددعا کر رہے تھے اتنے میں مقداد آن پہنچے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ف۲ ہم اس طرح نہیں کہنے کے جیسے حضرت موسیٰؑ کی قوم نے ان سے کہا تھا تم اور تمہارا پروردگار دونوں جاؤ (جبارین سے لڑو) ہم تو آپ کے داہنے طرف بائیں طرف سامنے پیچھے (جدھر آپ فرمائیں گے یا جہاں آپ کا دشمن ہوگا اس سے) لڑیں گے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں مقداد کے یہ کہتے ہی میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چمکنے لگا۔ آپ خوش ہو گئے۔ ف۳

ف۱ جب صفراوادی میں پہنچے اور معلوم ہوا کہ قافلہ نکل گیا مشرک لڑنے کے لیے تیار ہیں ۱۲ منہ ف۲ آپ کچھ فکر نہ کیجیے ۱۲ منہ
ف۳ ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن آنحضرتؐ قافلہ لوٹنے کی نیت سے لوگوں کو لے گئے تھے وہاں قافلہ تو نکل گیا فوج سے لڑائی آن پڑی۔ آپؐ کا خیال تھا کہ شاید صحابیؓ لڑائی میں تامل کریں کیونکہ وہ اس قصد سے نہیں نکلے تھے۔ جب مقداد نے یہ عرض کیا تو آپ خوش

ہوئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر اور قریش کے مہاجرین نے آپ کو تسلی دی لیکن آپؐ مخاطب نہ ہوئے۔ آپؐ کو انصار کا خیال تھا کیونکہ بڑی جماعت انھی کی تھی۔ مہاجرین تو ساٹھ ستر سے زیادہ نہ تھے اور انصار سے جو آپؐ نے عہد لیا تھا کہ مدینہ پر آپؐ کا کوئی دشمن آئے گا تو آپؐ کو بچائیں گے۔ یہ لڑائی مدینے میں نہ تھی نہ دشمن مدینے پر چڑھ کر آئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر سعد بن معاذؓ اور دوسرے انصاریوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمارا خیال ہے ہم تو ہر طرح آپؐ کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہیں اگر آپ برک الغماد تک جو ایک دور دراز مقام تھا ہم کو لے جائیں گے تو ہم چلنے کو حاضر ہیں۔ اس وقت آپؐ خوش ہو گئے۔ اللہ اللہ انصار کی سچی جان نثاری رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ

۲۸۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: حَسْبُكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ- سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ-

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنا وعدہ اور اقرار پورا کرف۱ یا اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے (کہ یہ کافر غالب ہوں) تو پھر زمین میں تیرا پوجا کرنے والا کوئی نہ رہے گاف۲ ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ بس کیجیے (دعا کرنے کی حد ہو چکی) اس وقت ڈیرے سے یہ آیت (سورۂ قمر کی) پڑھتے ہوئے باہر نکلے اب یہ کافروں کا گروہ شکست پاتا ہے اور پیٹھ دکھاتا ہے۔

ف۱ وہ وعدہ یہ ہے کہ پیغمبروں کو غلبہ ہوگا۔ جیسے اس آیت میں ہے ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ جب قریش کے کافر سامنے آئے تو آپؐ نے یوں دعا کی یا اللہ یہ قریش کے لوگ بڑے غرور اور فخر سے تیرے پیغمبر سے لڑنے اور تیرے پیغمبر کو جھٹلانے کو آ رہے ہیں۔ یا اللہ اپنی مدد بھیج جس کا تو نے وعدہ کیا ہے ۱۲ منہ ف۲ کیونکہ آپؐ کو معلوم تھا کہ آپ آخری پیغمبر ہیں اب دوسرا کوئی پیغمبر دنیا میں آنے والا نہیں تو اگر یہ گروہ ہلاک کر دیا گیا تو ساری زمین میں مشرک ہی مشرک رہ جائیں گے ۱۲ منہ

بَابٌ:-

باب:-

۲۹۰- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبدالکریم

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ إِنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ۔

بن مالک نے خبر دی انہوں نے مقسم سے سُنا جو عبداللہ بن حارث کے غلام تھے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں (سورۂ نساء کی) اس آیت سے جو مسلمان جہاد نہ کرکے گھروں میں بیٹھ رہیں وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے ف وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے اور وہ جو اس میں شریک نہیں ہوتے۔

ف جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں ۱۲ منہ

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ۔

باب: جنگ بدر میں جو مسلمان شریک تھے ان کا شمار

۲۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ بن عمرؓ دونوں (بدر کے دنوں میں) چھوٹے (نابالغ) سمجھے گئے۔ ف

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑائی میں جانے سے پہلے مسلمان دکھلائے جاتے۔ جو لوگ جہاد کے قابل ہوتے ان کو آپؐ اجازت دیتے جو قابل نہ ہوتے ان کو منظور نہ کرتے چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ بدر کے دن آپؐ کے سامنے پیش کیے گئے اس وقت ان کی عمر تیرہ برس کی تھی آپؐ نے نامنظور کیا پھر احد کے دن پیش کیے گئے اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی۔ جب بھی آپؐ نے نامنظور کیا ۱۲ منہ

۲۹۲- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفٌ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ بن عمرؓ دونوں بدر کی لڑائی میں کم سن سمجھے گئے اور بدر کی لڑائی میں مہاجرین کا شمار کچھ اوپر ساٹھ آدمی کا تھا اور انصار دو سو چالیس تھے (سب ملا کر) دس یا تین سو تیرہ یا تین سو سترہ یا تین سو انیس تھے۔ ف

ف اور مشرک ایک ہزار یا سات سو پچاس تھے اور مسلح اور باسامان اور مسلمان بے سامان جب بھی اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی ۱۲ منہ

۲۹۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ، قَالَ الْبَرَاءُ: لَا وَاللَّهِ، مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحٰق نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ بدر کی جنگ میں جو لوگ شریک تھے ان کا شمار وہی تھا جو طالوت ف (بادشاہ کے ساتھ والوں کا تھا جو نہر کے پار گئے تھے یعنے تین سو دس پر کئی آدمی براء رضی نے کہا طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایمان دار تھے۔ (بے ایمان سب پانی غٹا غٹ پی کر نہر پر رہ گئے تھے)

ف طالوت بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ تھا جس کا قصہ مشہور اور قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ

۲۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن رجا نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یوں کہا کرتے تھے کہ بدر والوں کا شمار وہی تھا جو طالوت کے ساتھ والوں کا تھا جو طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے یعنے تین سو دس پر کئی آدمی اور وہی لوگ طالوت کے ساتھ نہر پر گئے تھے جو ایمان دار تھے۔

۲۹۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے۔ دوسری سند

۲۹۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ

اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ بدر کی

أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔

جنگ والوں کا شمار تین سو دس پر کئی آدمی کا تھا جتنے لوگ طالوت کے ساتھ نہر پار گئے تھے ۔ اور طالوت کے ساتھ نہر پار وہی لوگ گئے تھے جو ایمان دار تھے ۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ: شَيْبَةَ، وَعُتْبَةَ، وَالْوَلِيدِ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ۔

باب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں شیبہ اور عتبہ اور ولید بن عتبہ اور ابی جہل بن ہشام کے لیے بددعا کرنا اور ان کا مارا جانا ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ ابْنِ عُتْبَةَ، وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا۔

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا اور قریش کے کئی کافروں کے لیے بددعا کی ف۱ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں خدا گواہ ہے میں نے ان لوگوں کو (بدر کے میدان میں) پڑا دیکھا دھوپ کی گرمی سے ان لاشیں بدبودار ہو گئی تھیں۔ اس دن بڑی گرمی تھی۔

ف۱ جب انہوں نے سجدے میں اوجھڑی آپؐ کی پیٹھ پر ڈال دی تھی ۱۲ منہ

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ۔

باب:۔ ابوجہل کا مارا جانا

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم کو قیس بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ

أَنَّهُ أَتَى أَبُو جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟

سے وہ جنگ بدر میں ابو جہل کے پاس آئے اس میں کچھ جان باقی تھی ف۱ ابو جہل نے کہا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو تم نے مارا۔ ف۲

ف۱ اس کی گردن پر پاؤں رکھا اور کہا اللہ کے دشمن آخر اللہ نے تجھ کو ذلیل کیا ۱۲ منہ ف۲ یعنی ان تمام لوگوں میں جو مارے گئے سب سے بڑا اور سب کا سردار ہوں مجھے کیا غم ہے۔ مردود نے مرتے وقت بھی غرور اور تکبر نہ چھوڑا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ مجھ سے بھی زیادہ کسی شخص کا عجیب واقعہ ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو۔ یعنی میرا مارا جانا بڑا عجیب معاملہ ہے کہ اپنی قوم والوں کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ بعضی روایتوں میں هَلْ أَعْذَرُ ہے یعنے مجھ سے زیادہ کون شخص ہے جس کا عذر زوردار ہو کیونکہ میں کچھ غیر لوگوں کے ہاتھوں سے نہیں مارا گیا، میں معذور ہوں۔ بعضوں نے هَلْ أَعْمَدُ کا ترجمہ کیا ہے کہ تم کیا فخر کرتے ہو میں بھی آخر ایک شخص ہوں جس کو تم نے مار ڈالا۔ یعنی احد من الناس ہوں ۱۲ منہ

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان نے ان سے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسری سند

۳۰۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، قَالَ: أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ؟ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟

اور مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے دن صحابہؓ سے) فرمایا۔ ابو جہل کو کون دیکھ کر اس کی خبر لاتا ہے ف۱ یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے دونوں بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اس کو (تلواروں سے) اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا ہے (مرنے کے قریب ہے) عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی داڑھی پکڑی پوچھا کہ تو ہی ابو جہل ہے۔ وہ کہنے لگا بھلا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو تم نے قتل کیا یا یوں کہنے لگا اس شخص سے کون بڑھ کر ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو ف۲ احمد بن یونس نے اپنی روایت میں یوں کہا عبداللہ نے کہا تو ابو جہل ہے (بغیر استفہام کے)

ف۱ کم بخت زندہ ہے یا مارا گیا ۱۲ منہ ف۲ یہ راوی کا شک ہے یعنی سلیمان تیمی کی دوسری روایت میں یوں ہے

وہ کہنے لگا کاش مجھ کو کسانوں نے نہ مارا ہوتا۔ کسانوں سے اس نے انصار کو مراد لیا ان کو ذلیل سمجھا۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر عبداللہؓ اس کا سر کاٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپؐ نے اللہ کا شکر کیا کھڑے ہو کر۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اس امت کا فرعون مارا گیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس مردود کے ہاتھ سے مکہ میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائی تھیں، ان کا دل جلا ہوا تھا۔ اللہ نے ان کو یہ دن دکھایا کہ دشمن اس طرح ذلیل و خوار پڑا تھا۔ انھوں نے اس کی داڑھی پکڑی اور سر کاٹ لیا۔ ۱۲ منہ

۳۰۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ؟ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ؟

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابوجہل کو دیکھ کر اس کی کون خبر لاتا ہے یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس کی داڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا مجھ سے بڑھ کر کون شخص ہے جس کو اس کی قوم نے یا تم لوگوں نے مارا۔ ف۱

ف۱ ایک روایت میں ہے کہ جب ابن مسعودؓ نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا تو مردود کیا کہنے لگا۔ اسے ذلیل بکریاں چرانے والے تو سخت مقام پر چڑھ گیا پھر انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا ۱۲ منہ

۳۰۲- حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن معاذ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا کہا ہم کو انس بن مالک نے خبر دی پھر ایسی ہی حدیث بیان کی۔

۳۰۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ، يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے یوسف بن ماجشون سے یہ حدیث لکھی انہوں نے صالح بن ابراہیم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے پھر یہی قصہ عفراء کے

عَفْرَاءَ۔

دونوں بیٹوں کا بیان کیا۔

٣٠٤۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ۔ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ۔ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةُ، وَعَلِيٌّ، وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ۔

مجھ سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے والد ف۱ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے بیان کیا انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا قیامت کے دن سب سے پہلے ف۲ میں پروردگار کے سامنے جھگڑا چکانے کے لیے دوزانو بیٹھوں گا قیس بن عباد نے کہا اسی باب میں (سورۂ حج کی) یہ آیت اتری یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن جو اپنے پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑے۔ دونوں فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے ایک طرف سے حمزہؓ اور علیؓ اور عبیدہ یا ابو عبیدہ ابن حارث بن عبدالمطلب (مسلمانوں کی طرف سے) اور (دوسری طرف سے) شیبہ اور عتبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔ ف۳

ف۱ سلیمان بن طرخان ف۲ یعنی اس امت کے لوگوں میں ۱۲ منہ ف۳ کافرں کی طرف سے ۱۲ منہ

٣٠٥۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ۔ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ۔ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ: عَلِيٍّ، وَحَمْزَةَ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت یہ دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک قریش کے چھ آدمیوں کے باب میں اتری علیؓ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن حارث ایک فریق اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ایک طرف۔

٣٠٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن یعقوب نے وہ بنی ضبیعہ کے محلے میں اترا

كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ- هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ-

کرتے تھے (اور وہ بنی سدوس کے غلام تھے انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن تیمی نے بیان کیا انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا (سورۂ حج کی) یہ آیت دو فریق ہیں ایک دوسرے کے دشمن اخیر تک ہم لوگوں کے باب میں اتری۔

۳۰۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَؤُلَاءِ الآيَاتُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ-

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو ہاشم سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے یہ آیتیں ہٰذان خصمان اخیر (تین آیتوں تک) ان چھ آدمیوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن مقابل ہوئے تھے ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری۔ ف

ف ہوا یہ کہ بدر کے دن کافروں کی طرف سے یہ تین شخص میدان میں نکلے اور کہنے لگے اے محمدؐ ہم سے لڑنے کے لیے لوگوں کو بھیجو ادھر سے انصار مقابلے کو گئے تو کہنے لگے ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہم تو اپنی برادری والوں سے یعنی قریش سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حمزہ اٹھ اے علی اٹھ اے عبیدہ اٹھ۔ حمزہؓ شیبہ کے مقابل ہوئے اور علیؓ ولید کے اور عبیدہؓ عتبہ کے حمزہؓ نے شیبہ کو اور علیؓ نے ولید کو مار لیا اور عبیدہ و عتبہ دونوں ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے علیؓ اور حمزہؓ نے جا کر عتبہ کو مار لیا اور عبیدہ کو میدان جنگ سے اٹھا لائے ۱۲ منہ عہ سورۂ حج کی

۳۰۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ- هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ- نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ، وَعَلِيٍّ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الحَارِثِ، وَعُتْبَةَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو ہاشم نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے قیس سے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے۔ یہ آیت هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ۔ (سورۂ حج کی) ان لوگوں کے باب میں اتری جو بدر کے دن لڑنے کے لیے نکلے تھے۔ حمزہؓ اور علیؓ اور عبیدہ (مسلمانوں کی طرف سے) اور

وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

عتبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے اور ولید بن عتبہ (کافروں کی طرف سے)

۳۰۹ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ: أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا؟ قَالَ: وَبَارَزَ وَظَاهَرَ.

مجھ سے احمد بن سعید ابو عبداللہ اشقر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے میرے سامنے براء بن عازبؓ سے پوچھا کیا حضرت علیؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا ہاں شریک کیا مقابلہ کیلیے میدان میں نکلے تھے اور تلے اوپر دو زرہیں پہنے تھے۔ ف

ف اس شخص کو حضرت علیؓ کی کم سنی کی وجہ سے یہ گمان ہوا ہو گا کہ شاید آپ جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے ہوں۔ براءؓ نے اس کا غلط گمان رفع کر دیا کہ لڑائی میں نکلنا کیا مقابلے کے لیے میدان میں نکلے اور ولید بن عتبہ کو واصل جہنم کیا سبحان اللہ حضرت علیؓ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا۔ ولید کو اس طرح مارا پھر جنگ خندق میں عمرو بن عبدوُد بڑے پہلوان کو قتل کیا جنگ خیبر میں مرحب کو جو یہودیوں کا بڑا نامور سپاہی تھا جنگ صفین میں معاویہؓ کے غلام کو مار ڈالا تھا خود جا کر قتل کیا غرض حضرت علیؓ شجاعت یلانہ اور قوت رستمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ زہد اور تقویٰ اور علم باطن میں تمام اولیاء اللہ کے سردار تھے اسی لیے آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں۔ ایک رافضی اذان میں کہنے لگا اشهدان علیاً ولی اللہ۔ بعضے لوگوں نے اس پر فساد کرنا چاہا۔ میں نے یہ کہا تم اس کلمہ پر کیوں ناراض ہوتے ہو میں تو اس سے بڑھ کر کہتا ہوں اشهدان علیاً امام الاولیاء ہر چند اذان میں یہ کلمہ آنحضرتؐ سے ماثور نہیں اس وجہ سے بدعت ہو گا لیکن فی نفسہ اس کا مضمون صحیح ہے کہ جب کوئی یہ کہے اشهدان علیاً ولی اللہ تو ہم کہیں گے صدقت و بررت بل ہو امام الاولیاء وقدوۃ الاصفیاء وامیر المومنین ویعسوب الصالحین رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

---

۳۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ، فَقَالَ بِلَالٌ:

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے اپنے والد (ابراہیم) سے انہوں نے صالح کے دادا عبدالرحمن بن عوفؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے اور امیہ بن خلف سے ایک تحریر ہو گئی تھی ف پھر بدر کے دن امیہ اور اس کے بیٹے (علی) کے قتل ہونے کا قصہ بیان کیا اور یہ کہا بلال بدر کے دن مسلمانوں سے کہنے لگے اگر امیہ بن خلف بچ گیا تو میں (آخرت میں عذاب

لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ. سے نہیں بچ سکتا) ف۲

ف۱ کہ امیہ مکہ میں عبدالرحمٰن کی جائداد وغیرہ محفوظ رکھے اس کے بدل عبدالرحمٰن امیہ کی جائداد وغیرہ کی مدینہ میں حفاظت کریں گے کہتے ہیں اس دستاویز میں عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ مردود کہنے لگا میں رحمٰن کو نہیں پہچانتا جو تمہارا نام جاہلیت کے زمانے میں تھا وہی لکھو یعنی عبد عمرو ۱۲ منہ ف۲ بلالؓ پہلے امیہ ہی کے غلام تھے مردود نے ان کو سخت سخت تکلیفیں دی تھیں آخر بلالؓ ہی نے اس کو مار ڈالا کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف امیہ کو بچانے کے لیے اس پر آڑے پڑ گئے مگر مسلمانوں نے تلواریں گھسیڑ گھسیڑ کر اس کو گھونس کی طرح مار ڈالا عبدالرحمٰن کے بھی کچھ چپیٹ آئی۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ۔ وَالنَّجْمِ۔ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ، إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا، قَالَ: ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَوَاحِدَةً يَوْمَ الْيَرْمُوكِ، قَالَ عُرْوَةُ: وَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: يَا عُرْوَةُ، هَلْ تَعْرِفُ

ہم سے عبدان بن عثمان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد عثمان بن جبلہ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید نخعی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی اس میں ف۱ سجدہ کیا آپ کے ساتھ (اس وقت) جتنے لوگ تھے (مسلمان کافر) سب نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) نے کیا کیا ایک مٹھی مٹی لی اور اپنی پیشانی سے لگالی کہنے لگا بس یہ کافی ہے سجدے کا بدل عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس بڈھے کو اخیر میں دیکھا (بدر کے دن) کفر ہی کی حالت میں مارا گیا ف۲ مجھ کو ابراہیم بن موسٰی نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے (والد) عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے کہا زبیر کو تین گہرے زخم لگے تھے ان میں ایک مونڈھے پر تھا میں (بچپنے میں) اپنی انگلیاں اس میں گھسیڑا کرتا عروہ نے کہا ان میں دو زخم تو بدر کے دن لگے تھے اور ایک یرموک کی لڑائی میں ف۳ عروہ نے کہا جب عبداللہ بن زبیر (حجاج ظالم کے ہاتھوں) شہید ہوئے عہ تو عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگا عروہ تم اپنے والد زبیر کی تلوار پہچان سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا اس کی نشانی کیا ہے میں نے کہا بدر کی لڑائی میں اس کی دھار ایک طرف سے ذرا ٹوٹ گئی تھی

سَيْفَ الزُّبَيْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا فِيهِ؟ قُلْتُ: فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: صَدَقْتَ، بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ، ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرْوَةَ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلاثَةَ آلافٍ وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُهُ۔

عبدالملک نے کہا عروہ تو سچ کہتا ہے پھر (نابغہ شاعر کا) یہ مصرعہ پڑھا۔ لڑتے لڑتے ان کی تلواروں کی دھاریں ٹوٹی ہیں فٹ پھر عبدالملک نے وہ تلوار عروہ کو دے دی۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں ہم نے آپس میں اس تلوار کی قیمت لگائی تو تین ہزار درم اس کی قیمت اٹھی اور ہمارے لوگوں میں سے ایک شخص (عثمان بن عروہ) نے (یہ قیمت دے کر) وہ تلوار لے لی مجھے آرزو رہ گئی (کاش) میں اس کو لے لیتا فہ

فل فاسجدوا للہ واعبدوا ۱۲ منہ فٹ یہ حدیث اوپر باب سجدۃ النجم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ فٹ یرموک ملک شام میں ایک مقام کا نام تھا وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۵ھ میں مسلمانوں کی نصاریٰ سے جنگ عظیم ہوئی تھی۔ مسلمانوں کے سردار ابوعبیدہ بن جراح تھے اور نصاریٰ کا سردار باہان تھا۔ اس جنگ میں چار ہزار مسلمان شہید ہوئے اور نصاریٰ ایک لاکھ پانچ ہزار مارے گئے۔ چالیس ہزار قید ہوئے بدری صحابی ایک سو اس جنگ میں شریک تھے ۱۲ منہ فٹ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ عیب کوئی ان میں ہے تو بس یہی ایک عیب ہے۔ اور یہ کلام مدح ہے بصورت ذم ۱۲ منہ فہ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ اس حدیث سے زبیرؓ کا بدر والوں میں ہونا نکلتا ہے ۱۲ منہ عہ اور حجاج نے ان کا کل سامان عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا ۱۲ منہ

۳۱۲- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ، قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا میرے والد زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور تھا ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ کی تلوار پر بھی چاندی کا زیور تھا (شاید وہی زبیرؓ کی تلوار ہوگی)

۳۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ، فَقَالُوا لا نَفْعَلُ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفُوفَهُمْ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا یرموک کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے زبیرؓ سے کہا چلو کافروں پر حملہ کرو ہم تمہارے ساتھ حملہ کریں گے انہوں نے کہا دیکھو میں حملہ کروں تم نہ کرو تو جھوٹے ہو گے انہوں نے کہا نہیں ہم (ضرور حملہ کریں گے) جھوٹے نہیں بننے کے خیر زبیر نے حملہ کیا اور کافروں کی صفیں چیرتے ہوئے (ان کو مارتے ہوئے)

فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَأَخَذُوا بِلِجَامِهِ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا۔

پار نکل گئے ان کے ساتھ کوئی ایک بھی نہ رہا ف۱ پھر وہاں سے اپنے لوگوں کی طرف لوٹے تو روم کے کافروں نے ان کے گھوڑے کی باگ تھام لی اور ان کے مونڈھے پہ دو ماریں لگائیں ان ماروں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کے دن لگی تھی عروہ کہتے ہیں میں بچپنے میں ان زخموں میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا ف۲ عروہ نے کہا یرموک کی لڑائی میں زبیر کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی تھے حالانکہ ان کی عمر اس وقت دس (بارہ) برس کی تھی زبیرؓ نے عبداللہ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے (حفاظت کے لیے) ایک شخص کے سپرد کر دیا تھا۔

ف۱ سب پیچھے رہ گئے ۱۲ منہ ف۲ آگلی روایت کے خلاف ہے جس میں بدر کے دن دو زخم اور یرموک کے دن ایک زخم لگنا مذکور ہے۔ حافظ نے کہا ابن مبارک کی روایت زیادہ اعتماد کے لائق ہے بہ نسبت معمر کی روایت کے ۱۲ منہ

---

٣١٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا انس نے ابوطلحہ انصاری سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے ناپاک کرنے والے کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا جب کسی قوم پر غالب آتے تو تین راتیں انہی کے مقام میں تیر کرتے (گزارتے) بدر میں بھی تین دن رہے تیسرے دن آپ نے حکم دیا اونٹنی پر زین کسا گیا پھر آپؐ چلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی چلے وہ سمجھے شاید آنحضرتؐ کسی کام کے لیے جا رہے ہیں خیر آپؐ چلتے چلتے اس کنویں کی مینڈ پر کھڑے ہوئے اور قریش کے کافروں کو ف۱ نام بنام آواز دینے لگے ان کا نام لیتے اور ان کے باپوں کا فرماتے فلانے فلانے کے بیٹے فلانے فلانے کے بیٹے ف۲ اب تم کو برا اچھا لگتا

وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا فرمانا مان لیتے ہم سے تو جس کے ثواب اور اجر کا ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پا لیا تم سے جس عذاب کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا۔ تم نے بھی وہ پایا یا نہیں۔ ابو طلحہ نے کہا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسی لاشوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں (بھلا وہ کیا سنیں گے) آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو ان سے زیادہ نہیں سنتے (انہی کے برابر سنتے ہو) قتادہ نے اس حدیث کی تفسیر میں یہ کہا اللہ نے اس وقت ان مُردوں کو جِلا دیا تھا ف۳ ان کو تنبیہ کرنے اور ذلیل کرنے اور بدلہ لینے اور افسوس دلانے اور شرمندہ کرنے کے لیے ف۴

ف۱ جن کی لاشیں اس میں ڈالی گئی تھیں ۱۲ منہ ف۲ امام احمد کی روایت میں یوں ہے۔ آپ نے پکارا یا عتبہ بن ربیعہ یا شیبہ بن ربیعہ یا امیہ بن خلف حالانکہ امیہ اس کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا تھا مگر وہیں کہیں قریب اس کو مٹی میں تھوپ دیا تھا اس لیے اس کو بھی آواز دی ۱۲ منہ ف۳ ان میں جان ڈال دی تھی ۱۲ منہ ف۴ حافظ نے کہا قتادہ کی غرض اس تفسیر سے ان لوگوں کا رد کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ مُردے نہیں سنتے یعنی سماع موتیٰ کے منکر ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے ایسا ہی منقول ہے اور معتزلہ اور حنفیہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے لیکن محققین اہلِ حدیث کا مذہب یہ ہے کہ مُردے زندوں کا کلام سنتے ہیں اور بے شمار حدیثیں اس باب میں وارد ہیں جس کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں نقل کیا ہے اگر مُردے سنتے نہ ہوتے تو پھر قبروں پر جا کر سلام کیوں مشروع ہوتا اور قرآن شریف میں جو آیا ہے۔ انک لا تسمع الموتیٰ اس سے اسماع کی نفی نکلتی ہے نہ سماع کی اور اسماع یعنی مُردوں کو زندوں کی آواز سنانا بیشک اللہ کا کام ہے۔ قسطلانی نے کہا ابن اسحاق نے مغازی میں اور امام احمد نے حضرت عائشہؓ سے ابو طلحہ کے موافق یہ حدیث نکالی اگر یہ روایت محفوظ ہو تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے خیال سے رجوع کیا ۱۲ منہ

۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا. قَالَ: هُمْ وَاللَّهِ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے (سورۂ ابراہیم کی) اس آیت کی تفسیر میں کہا اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ

كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللهِ. وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ. قَالَ: النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ.

کے احسان کے بدل ناشکری کی قسم خدا کی ان لوگوں سے مراد قریش کے کافر ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس آیت میں لوگوں سے مراد قریش ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرتؐ کی ذات ہے دارالبوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ رسید کیا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ، فَقَالَتْ: وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ، قَالَتْ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ، إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ۔ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى۔ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ۔ يَقُولُ: حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ذکر آیا کہ مُردے پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے ف۱ انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مُردے پر اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے اور اس کے عزیز اس پر روتے رہتے ہیں ان کو یہ خبر نہیں کہ مُردے کا کیا حال ہے اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اس میں ان مشرکوں کی لاشیں تھیں جو بدر کے دن مارے گئے تھے آپ نے فرمایا وہ میرا کہنا سن رہے ہیں حالانکہ آپؐ نے عہ یہ فرمایا تھا کہ اب ان کو معلوم ہو گیا کہ جو میں کہتا تھا (شرک چھوڑو اللہ پر ایمان لاؤ) سچ تھا پھر حضرت عائشہؓ نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت اے پیغمبر تو مُردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا اور (سورۂ فاطر کی) یہ آیت اے پیغمبر تو قبر والوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتا پڑھی ف۲ عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کا مطلب مُردوں کو نہ سُنا سکنے سے (جس کا بیان ان آیتوں میں ہے) یہ ہے کہ جب وہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے پہنچ جائیں گے۔ ف۳

ف۱ کہتے ہیں یہ مضمون عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلعم سے روایت کیا تھا ۱۲ منہ عہ ایسا نہیں فرمایا تھا عبداللہ بن عمرؓ کو دھوکا ہوا ۔۔۔۔ ۱۲ منہ ف۲ ان دونوں آیتوں سے حضرت عائشہؓ نے نفی سماع موتی پر دلیل لی ان کو اصل ٹھہرایا اور حدیث کی تاویل کی قسطلانی نے کہا جماعت مفسرین کا یہ قول ہے کہ موتی اور من فی القبور سے ان آیتوں میں کافر مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ حق باتیں سن کر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے جیسے وہ کافر جو مر گئے قبروں میں چلے گئے ہدایت اور دعوت سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو نہ سنانے سے ان کو فائدہ نہ پہنچا سکنا مراد ہے اس صورت میں آیتوں سے سماع موتی کی نفی نہیں نکلے گی۔ حافظ نے کہا یہ حدیث ما انتم باسمع من ھؤلاء صرف ابن عمرؓ نے روایت نہیں

کی بلکہ حضرت عمرؓ اور ابو طلحہؓ نے بھی ایسی روایت کی اور طبرانی نے ابن مسعودؓ سے اور عبداللہ بن سیدان سے ایسا ہی نکالا اس میں یوں ہے وہ تمہاری طرح سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے اور خود حضرت عائشہؓ سے بھی ابن اسحاق نے ایسا ہی نکالا۔ اس کی اسناد جید ہے مترجم کہتا ہے آیت اور حدیث میں مخالفت نہیں آیت کا مطلب حدیثوں کے موافق لینا چاہیے تو آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ مُردوں کو تم اسطرح نہیں سنا سکتے کہ وہ تمہاری بات کا جواب دیں ۱۲ منہ ف ۳ یعنی قبر میں یا قبر پر ان کی روح نہ رہے اس وقت تم مُردوں کو سُنا نہیں سکتے عروہ نے گویا حدیثوں میں اور آیتوں میں یوں تطبیق کی مگر حضرت عائشہؓ کا اگر یہ مطلب ہوتا تو وہ ابن عمر کی روایت کو رد کیوں کرتیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مشرکین کو پکارا اس وقت تک ان کی ارواح وہیں ہوں ابھی دوزخ میں نہ بھیجی گئی ہوں۔ مترجم کہتا ہے اکثر اہلِ حدیث جو سماع موتی کو مانتے ہیں اس سے یہی مطلب ہے کہ مومنوں کی قبروں پر جاکر جو ہم ان کو سلام کرتے ہیں تو اس کی اطلاع ان کی ارواح کو ہوتی ہے اور کبھی وہ اپنے زائر کا آنا اور اس کا سلام کرنا پہچان لیتے ہیں اور کبھی زائر سے ان کو ایک طرح کا انس بھی پیدا ہوتا ہے جیسے زندگی کی حالت میں ملاقات سے ایک انس اور رشتۂ اتحاد پیدا ہو جاتا ہے مگر اہلِ حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں یہ مُردے زندوں کی سن لیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جس وقت زائران کی قبر پر زیارت کو جائے وہ اپنی حالت میں مستغرق ہوں اور زائر کی طرف ان کو التفات نہ ہو اور یہ کبھی کبھی سُن لینا بھی مخصوص ہے قبر سے یعنے جب انکی قبر پر جاکر سلام کرو تو وہ سنتے ہیں لیکن دوسرے مقاموں سے ان کا سُننا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی میری قبر پر آن کر درود پڑھے تو میں خود سن لیتا ہوں۔ اور جو کوئی دور سے پڑھے تو فرشتے مجھ کو لاکر پہنچا دیتے ہیں تو اب دوسرے اولیاء اللہ اور بزرگ دور دور سے پکارنے والے کی کیوں کر سنیں گے۔ بعضے لوگ یوں دلیل لاتے ہیں کہ نماز میں جو السلام علیک ایہا النبی پڑھا کرتے ہیں تو ایّ ندا کا کلمہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ دور دور کی سن لیتے ہیں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ نماز میں ایہا النبی بطریق ندا کے نہیں پڑھا جاتا ہے نماز کے اذکار جو آنحضرتؐ سے ماثور ہیں اس طرح بطریق حکایت کے پڑھے جاتے ہیں جیسے قرآن میں یا ایّہا النّبی یا ایّہا الرسول پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعضے صحابہ سے منقول ہے کہ وہ اسی وہم کو رفع کرنے کے لیے آنحضرت کی وفات کے بعد التحیّات میں یوں پڑھا کرتے تھے السلام علی النبی اب جو کوئی قبر شریف کے سوا کہیں اور سے یوں کہے یا رسول اللہ تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ اعتقاد رکھ کر کہے کہ آنحضرتؐ ہر جگہ اور ہر مقام سے پکارنے والے کی سُن لیتے ہیں تب وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا ہر جگہ اور ہر مقام سے سُن لینا یہ صفت الٰہی ہے یعنی سمع محیط جو اللہ کے سوا اور کسی کے لیے ایسا سمع یا ایسی بصر یا ایسا علم ثابت کرے تو وہ مشرک ہو گیا اگر یہ اعتقاد نہیں ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ آنحضرت خاص زمین والوں کی یا ایک قطعہ کی سن لیتے ہیں یا آنحضرت کو بہ نسبت دوسرے کے سمع کی قوت کچھ زیادہ ہے تو کافر نہیں ہوا مگر اس کا یہ خیال غلط ہے اس لیے کہ کوئی دلیل شرعی اس پر قائم نہیں ہوئی اور نہ ایسے پکارنے میں کوئی ثواب اور اجر ہوگا بلکہ یہ ایک فعل لغو ہوگا اگر کوئی شخص اٹھتے بیٹھتے ہر وقت یا بطور وظیفہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یا یا رسول اللہ کہا کرے یا اور کسی ولی کا نام لیا کرے جیسے حضرت علیؓ یا غوث پاک کا وہ بھی مشرک ہو گیا اس لیے کہ ذکر ایک عبادت ہے جو خاص اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے۔

٣١٧ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ، فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ: فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ، ثُمَّ قَرَأَتْ - إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى - حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور (مشرکوں کو جو مارے گئے تھے مخاطب کرکے) فرمایا تمہارے پروردگار نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ تم نے پایا؟ پھر فرمایا یہ لوگ اس وقت میرا کہنا سنتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی یہ روایت حضرت عائشہؓ سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا ان لوگوں کو اب معلوم ہو گیا جو میں ان سے کہتا تھا وہ سچ تھا پھر انہوں نے (سورۂ نمل کی) یہ آیت پڑھی اے پیغمبر تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔ اخیر آیت تک۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا۔

باب: جو صحابہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کی فضیلت

٣١٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: وَيْحَكِ أَوَ هَبِلْتِ، أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق (ابراہیم بن محمد فزاری) نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہؓ بدر کے دن شہید ہوئے ف۱ وہ لڑکے تھے ان کی والدہ ربیع بنت نضر انسؓ کی پھوپھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اب اگر وہ بہشت میں (چین سے) ہے تو میں صبر کروں ف۲ ثواب کی امید رکھوں اگر کسی اور (برے) حال میں ہے تو آپ دیکھیے میں کیا کرتی ہوں (کیسا روتی پیٹتی ہوں) آپؐ نے فرمایا۔ افسوس کیا تو دیوانی ہے کیا بہشت ایک ہی سمجھی ہے (اللہ کی بہت سی بہشتیں ہیں) اور تیرا بیٹا حارثہ تو فردوس میں ہے۔ ف۳

ف۱ وہ حوض پر پانی پی رہے تھے ابن عرقہ نے ایک تیر مارا ۱۲ منہ ف۲ خیر مجھ سے جدا مگر اچھا تو ہے ۱۲ منہ ف۳ جو سب بہشتوں سے بلند ہے ۱۲ منہ

٣١٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: الْكِتَابُ، فَقَالَتْ: مَا مَعَنَا كِتَابٌ، فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا، فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ، فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ حَاطِبٌ: وَاللهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی کہا میں نے حصین بن عبد الرحمن سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن حبیب) سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابو مرثد غنوی اور زبیر تینوں کو بھیجا۔ تینوں گھوڑے پر سوار تھے فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان) وہاں ایک مشرک عورت ملے گی (اس کا نام سادہ تھا) اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے (مکہ کے) مشرکوں کے نام پر (وہ اس سے لے آؤ) حضرت علیؓ کہتے ہیں (ہم چلے روضہ خاخ میں) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہیں ہم نے اس کو پایا وہ ایک اونٹ پر جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا لا خط نکال اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا تلاشی لی تو کوئی خط نہ ملا آخر ہم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا جھوٹ نہیں ہو سکتا خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کر کے دیکھیں گے جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو (مجبور ہو کر) اپنے نیفے میں ہاتھ ڈالا۔ ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ف خیر ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (خط پڑھا گیا) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حاطب نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت (دغابازی) کی ف۲ آپ اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں۔ آپ نے حاطب کو بلا کر ان سے پوچھا۔ حاطب! تو نے یہ کیا کیا؟ حاطبؓ نے عرض کیا خدا کی قسم بھلا مجھ کو کیا جنون ہوا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یا خدا کی قسم میں تو دل سے اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں) میری غرض اس خط کے لکھنے سے صرف اتنی ہی تھی کہ قریش کے کافروں پر میرا کچھ احسان ہو جائے اس کے لحاظ سے میرے بال بچوں جائداد وغیرہ کو (تباہ نہ کریں) اللہ ان کے ہاتھ سے بچائے رکھے۔ آپ جانتے ہیں آپ کے دوسرے اصحاب کے (مکہ میں) عزیز و اقربا ہیں جن کی وجہ سے ان کا گھر بار مال سب (بچا ہوا ہے) اللہ

يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَقَالَ: صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ فَقَالَ: لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

بچاتا ہے (میرا کوئی ایسا عزیز وہاں نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاطب کا بیان سن کر) فرمایا سچ کہتا ہے اس کو اچھا ہی کہو۔ (مسلمان سمجھو منافق وغیرہ ایسے لفظ نہ کہو) حضرت عمرؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے ساتھ دغابازی کی ف۳ حکم دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا حاطب بدر کی لڑائی میں شریک تھا (تم کو معلوم نہیں) اللہ نے (آسمان پر سے) بدر والوں کو دیکھا فرمایا اب تم جیسے چاہو (اچھے برے) کام کرو تمہارے لیے تو بہشت واجب ہو گئی یا میں نے تم کو بخش دیا۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ آب دیدہ ہو گئے ف۴ اور کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتا ہے۔ ف۵

ف۱ بعضی روایتوں میں ہے جوڑے میں سے نکالا ۱۲ منہ ف۲ کافروں کو ہمارے آنے کی خبر دی ہے ۱۲ منہ ف۳ اب دغا کھل گئی تو یہ بہانے کرتا ہے ۱۲ منہ ف۴ خوشی سے اللہ کی عنایت اور مہربانی دیکھ کر ۱۲ منہ ف۵ حضرت عمرؓ کی رائے ملکی قانون اور سیاستِ ظاہری پر مبنی تھی جو شخص اپنی قوم یا بادشاہ سے نمک حرامی کرے اس کا راز کھول دے تو سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے حاطب کے دل کی نیت بتلا دی۔ آپؐ کو معلوم ہو گیا کہ حاطب نے یہ امر بدنفسی بے ایمانی نفاق سے نہیں کیا بلکہ ناسمجھی سے اس لیے معافی کے قابل ہے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر سے فرمایا تم جیسے چاہو کام کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم سے کوئی خطا ہو جائے گی تو اللہ اس پر مواخذہ نہیں کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہلِ بدر کے لیے گناہ کی باتیں درست ہو گئیں معاذ اللہ ۱۲ منہ

بَابٌ:۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ

باب:۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید (مالک بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا۔ جب کافر تمہارے بالکل قریب آ جائیں (زد پر) اس وقت تیر مارو اور اپنے تیروں کو

فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

بچائے رکھو۔ ف۱

ف۱ یعنی جلدی جلدی سب تیر نہ چلا دو لگیں یا نہ لگیں کیونکہ یہ تیروں کا ضائع کرنا ہے بلکہ ضرورت کے لیے ہمیشہ تھوڑے تیر ترکش میں رہنے دو۔ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے سب طرح کے کمالات عطا فرمائے تھے فوجی لیاقت بھی آپ میں بے حد تھی۔ اپنی ذہانت سے فوج کی کمانڈ کرتے تھے جو لائق جنرل ہوتے ہیں وہ اپنی فوج کا گولہ بارود ضائع نہیں ہونے دیتے جب دشمن خوب زد پر آجاتا ہے اس وقت فائر کا حکم کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی قاعدہ صحابہؓ کو تعلیم کیا ۱۲ منہ

۳۲۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي أَكْثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن اسید سے انہوں نے ابی اسید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ہم لوگوں سے فرمایا جب کافر تم پر ہجوم کر آئیں ف۱ اس وقت ان کو تیر مارو اور اپنے تیر (ایسے وقت کے لیے) بچا رکھو۔

ف۱ اکثبوکم کا معنے اس حدیث میں راوی نے یہ کیا ہے کہ بہت سے آجائیں یعنی ہجوم کر آئیں۔ بعضوں نے کہا یہ تفسیر لغت کے موافق نہیں ہے لغت میں کثب کے معنے نزدیک ہونے کے آئے ہیں ۱۲ منہ

۳۲۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیر کو (پچاس) تیر اندازوں پر سردار کیا ف۱ کافروں نے ستر مسلمانوں کو شہید کیا اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ نے کافروں کے ایک سو چالیس نفر

مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً وَسَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

کا نقصان کیا تھا ستر کو قید کر لیا تھا اور ستر کو مار ڈالا تھا۔ جنگِ احد میں ابو سفیان یوں کہنے لگا بدر کے دن کا بدلہ آج ہو گیا ف۲ اور لڑائی ڈولوں کی طرح ہے۔ ف۳

ف۱ ان کو ایک ناکے پر مقرر کیا فرمایا یہاں سے نہ سرکنا مگر ان کے ساتھی لوٹ کی طمع میں وہاں سے سرک گئے دشمن ادھر سے گھس آئے ۱۲ منہ ف۲ ابو سفیان اس وقت تک کافر تھا اس نے ایسا کہا بعضی روایتوں میں ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک یزید پلید کے پاس آیا تو وہ مردود بھی یوں کہنے لگا کہ بدر کا بدلہ میں نے بنی ہاشم سے لیا اگر یہ روایت صحیح ہو تو یزید کے کفر میں کوئی شک نہیں رہا اور امام غزالی شافعی سے تعجب ہے کہ انہوں نے یزید کے مظالم اور اہلِ بیتِ سادات کی جو جو توہین اس نے کی ہے اس کے متواتر ہونے پر بھی وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور یزید کو برا کہنا یا اس پر لعنت کرنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ ۱۲ منہ ف۳ ایک ڈول خالی جاتا ہے دوسرا ابھرا نکلتا ہے۔ اس فقرے کی تفسیر پہلے پارے شروع کتاب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۳۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

مجھ سے ابو کریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے برید سے انہوں نے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے عامر نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) جو خیر کا لفظ دیکھا اس کی تعبیر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگِ احد کے بعد مسلمانوں کو خیر (بھلائی) یعنی فتح دی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو بدر کی لڑائی کے بعد اللہ نے ہم کو دیا۔ ف

ف۱ یہ ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو علامات النبوۃ میں گزر چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ہجرت کا مقام دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ نے ایک تلوار دو بار ہلائی ۱۲ منہ

۳۲۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے دادا (عبد الرحمٰن

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمِّ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُ اللّٰهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ، فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ، قَالَ: فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا، فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ، فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتّٰى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ۔

بن عوف) سے انہوں نے کہا بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا میں نے نگاہ پھیری تو کیا دیکھتا ہوں میرے داہنے بائیں دو نوجوان لڑکے ہیں (انصار کے) مجھے ان لڑکوں کو دیکھ کر ڈر پیدا ہوا ف۱ ان کے داہنے بائیں رہنے سے اطمینان جاتا رہا اتنے میں کیا ہوا ان میں سے ایک چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا چچا ذرا ابوجہل کو تو مجھ کو دکھا دو (وہ کون شخص ہے) میں نے کہا بھتیجے تجھ کو ابوجہل سے کیا مطلب تو کیا کرے گا؟ وہ کہنے لگا میں نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں ابوجہل کو دیکھوں تو اس کو مار ڈالوں گا یا خود مارا جاؤں گا ف۲ پھر دوسرے نے بھی اسی طرح چپکے سے جس کی خبر اس کے ساتھی کو نہ ہوئی مجھ سے یہی پوچھا جب تو مجھ کو ان کے ف۳ بدل دوسرے مردوں کے بیچ میں رہنے کی آرزو نہ رہی آخر ف۴ میں نے ان کو اشارے سے بتلا دیا یہی ابوجہل ہے یہ سنتے ہی وہ دونوں لڑکے شکروں کی طرح اس پر جھپٹے ف۵ اور (مار تلواروں کے) اس کا کام تمام کر دیا یہ دونوں نوجوان عفراء کے بیٹے معاذ اور معوذ تھے۔ ف۶

ف۱ کہ ان کا کیا بھروسا ہے ابھی بچے ہیں ناتجربے کار ایسا نہ ہو جنگ کے وقت بھاگ جائیں اور دشمن کو مجھ پر حملہ کرنے کا موقع دے دیں بعضوں نے کہا عبدالرحمن نے ان کو نہ پہچانا سمجھے کہیں یہ دشمن ہی کے لوگ نہ ہوں ۱۲ منہ ف۲ دوسری روایت میں یوں ہے میں نے سنا ہے کہ ابوجہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے خدا کی قسم اگر میں اس کو دیکھوں تو اس سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک کہ وہ مارا جائے یا میں مارا جاؤں ۱۲ منہ ف۳ خوشی ہوئی کہ میں ایسے بہادروں کے بیچ میں ہوں ۱۲ منہ ف۴ ابوجہل اونٹ پر سوار نکلا ۱۲ منہ ف۵ جیسے شکرہ چڑیا پر لپکتا ہے ۱۲ منہ ف۶ بعضی روایتوں میں ہے کہ یہ دونوں معوذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے عفراء معاذ اور معوذ کی والدہ کا نام تھا ان کے باپ کا نام حارث بن رفاعہ تھا ۱۲ منہ

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب زہری نے خبر دی کہا مجھ کو عمر بن اسید بن جاریہ نے جو بنی زہری کا حلیف اور ابوہریرہؓ کے یاروں میں تھا اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کی جاسوسی ٹکڑی بھیجی ف۱ اور اس کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو کیا جو عاصم بن خطاب کے نانا تھے (یا ماموں) خبیر

عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهَا عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَةِ بَيْنَ
عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ
يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ
مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا
آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ
فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ،
فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ
وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ
الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا
بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ
لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ
ابْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ، أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ
فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ
فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ
عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ: خُبَيْبٌ،
وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا
اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ:
هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللهِ لَا أَصْحَبُكُمْ،
إِنَّ لِي بِهَؤُلَاءِ أُسْوَةً، يُرِيدُ الْقَتْلَى،
فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ
فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ
حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ
بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا،

یہ لوگ جب ہدہ میں پہنچے جو ایک مقام ہے عسفان اور مکہ کے
درمیان وہاں ہذیل قبیلے کی ایک شاخ بنی لحیان سے کسی نے ان کے
آنے کا ذکر کر دیا انہوں نے سو آدمی تیر انداز ان کے تعاقب میں روانہ
کیے یہ لوگ (یعنے بنی لحیان) اس ٹکڑی کا کھوج لگانے لگے ایک مقام
پر جہاں اس ٹکڑی کے لوگ اترے تھے انہوں نے کھجور کی گٹھلیاں
پائیں کہنے لگے یہ یثرب (یعنے مدینہ کی) کھجور معلوم ہوتی ہے ف۲
اسی پتہ پر ان کے قدموں کے نشان دیکھتے چلے جب عاصم اور
ان کے ساتھیوں نے دیکھا یہ لوگ آن پہنچے تو ایک (بلند) جگہ پر
پناہ لی بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم
اتر آؤ اپنے تئیں سپرد کر دو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں ہم
کسی کو نہیں مارنے کے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا لوگو میں
تو کافر کی پناہ میں نہیں اترنے کا اور دعا کی یا اللہ ہمارا حال ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے۔ بنی لحیان نے ان کو تیر مارنا
شروع کیے عاصم (سات آدمیوں سمیت) شہید ہوئے رہ گئے
تین آدمی خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ
بن طارق) یہ تینوں (لاچار ہو کر) ان کے عہد پر بھروسا
کر کے اتر آئے جب انہوں نے ان تینوں پر قابو پائی تو کمانوں
سے تانت نکالی اور اس سے ان کی مشکیں کسیں
اس پر وہ تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی
دغا ہے ف۳ میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ نہیں جانے کا
میں اپنے ساتھیوں کے پاس جو مارے گئے جانا چاہتا ہوں
انہوں نے اس کو کھینچا اور بہت زور لگایا کہ مکہ تک
لے چلیں لیکن اس نے کسی طرح نہ مانا ف۴ اور خبیب اور
زید بن دثنہ کو اپنے ہمراہ لے گئے ان دونوں کو مکہ میں جا کر بیچا
یہ واقعہ بدر کی لڑائی کے بعد ہوا تو خبیب کو حارث بن عامر بن
نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا ف۵ ہوا یہ تھا کہ خبیب نے بدر
کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا ف۶ غرض خبیب ایک،

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالمُوسَى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ:

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

مدت تک) بنی حارث کے پاس قید رہے (ان کو حرام مہینے گزر جانے کا انتظار تھا) جب انہوں نے ان کے قتل کی ٹھان لی تو خبیبؓ نے حارث کی ایک بیٹی سے استرہ مانگا زیر ناف کے بال صاف کرنے کو اس نے دے دیا اتفاق سے اس کا ایک بچہ خبیب کے پاس چلا گیا ماں کو خبر نہ تھی اس نے جو دیکھا تو وہ بچہ خبیبؓ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر بچے کی ماں پریشان ہو گئی ف ایسی گھبرائی کہ خبیب نے اس کی پریشانی (چہرے سے) پہچان لی انہوں نے کہا۔ (نیک بخت) کیا تو یہ ڈر رہی ہے کہ میں اس بچے کو مار ڈالوں گا میں ایسا کبھی نہیں کرنے کا (واہ رے خدا ترسی) اس بچے کی ماں کہتی ہے خدا کی قسم میں نے کوئی قیدی خبیب سے بڑھ کر نیک نہیں پایا خدا کی قسم میں نے ایک دن دیکھا وہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لیے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا وہ کہتی تھی یہ میوہ (خاص) اللہ تعالے نے خبیب کو بھیجا تھا ف۸ خیر جب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم کی سرحد سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا۔ ذرا مجھ کو دو رکعتیں پڑھ لینے دو انہوں نے کہا اچھا خبیب نے دو رکعتیں پڑھیں ف۹ پھر اپنے قاتلوں سے کہنے لگے خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرو کہ میں قتل ہونے سے گھبراتا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا بعد اس کے یوں دعا کی یا اللہ ان کو بالکل تباہ کر دے ایک ایک کر کے مار ڈال ان میں سے کسی کو مت چھوڑ پھر یہ اشعار پڑھے:۔ ؎

جب مسلماں رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کس کروٹ گروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں
وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ، وَأَخْبَرَ
يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ
يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، بَعَثَ نَاسٌ مِنْ
قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا
أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ
وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ
فَبَعَثَ اللهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ
فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ
يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا، وَقَالَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ: ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ
الْعَمْرِيَّ، وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ،
رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا۔

تن جو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خراب ہو جائے گا، اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے گا فروں، اس کے بعد حارث کا بیٹا ابو سروعہ عقبہ اٹھا اور اس نے خبیب کو شہید کیا خبیب ہی سے یہ سنت نکلی جو مسلمان اس طرح بے بس ہو کر مارا جائے وہ دو رکعتیں نماز پڑھ لے ف۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو عاصم اور ان کے ساتھیوں کے شہید ہونے کی اسی دن خبر دی جس دن وہ شہید ہوئے ف۱۱ قریش کے کافروں نے چند لوگوں کو عاصم کی لاش کی طرف بھیجا جب انکو معلوم ہوا کہ انکو قتل کیا گیا کہ اس سے کچھ حصہ کاٹ کر لائیں تاکہ معلوم ہو عاصم نے ان کافروں کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط ملعون) کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے بھڑوں (زنبوروں) کی ایک فوج ابر کی طرح ان کی لاش پر بھیج دی انہوں نے قریش کے آدمیوں سے لاش کو بچا لیا (ایک کو پاس نہ پھٹکنے دیا) کچھ لاش میں سے کاٹنے نہ دیا اور کعب بن مالک (صحابی) نے کہا مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور ھلال بن امیہ واقفی دو نیک بخت شخص تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے (لیکن تبوک کی لڑائی میں پیچھے رہ گئے تھے) ف۱۲

ف۱ اس میں یہ لوگ شامل تھے مرثد غنوی، خالد بن بکیر، خبیب بن عدیؓ زید بن دثنہ، عبداللہ بن طارق، معتب بن عبید اس ٹکری کے سردار عاصم بن ثابت تھے ۱۲ منہ ف۲ ادھر ہی سے یہ ٹکڑی گئی ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنی انہوں نے تو عہد کیا تھا کہ ہم تم کو نہیں ستانے کے اب اترتے ہی ہماری مشکیں کسیں معلوم ہوا دغاباز ہیں اب انہوں نے یہ کیا ہے آئندہ معلوم نہیں کیا کیا کریں گے ۱۲ منہ ف۴ مچل گیا آخر انہوں نے اس کو مار ڈالا ۱۲ منہ ف۵ اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے ۱۲ منہ ف۶ اور زید بن دثنہ شاید امیہ بن خلف کے قتل میں شریک ہوں گے اس لیے صفوان امیہ کے بیٹے نے ان کو خرید لیا حارث کے بیٹوں نے خبیب کو اس لیے خریدا کہ حارث کے بدل ان کو قتل کریں اسے نامرد و خبیب نے حارث کو میدان جنگ میں مارا تھا تم اس طرح اس کا عوض لیتے ہو ۱۲ منہ ف۷ اس کو یہ یقین ہوا کہ خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے اب میں مارا جاتا ہوں وہ کہیں گے چلو اپنے قاتلوں کا ایک بچہ ہی ہاتھ آیا اس کو مار ڈالیں گے اگر خبیب کے سوا اور کوئی شخص اس موقع پر ہوتا تو بے شک وہ ایسا کرتا مگر خبیب رسول اکرمؐ کے صحابی اور متقی اور پرہیزگار خدا ترس تھے بھلا وہ معصوم بچوں کو کیوں مارنے لگے اپنی جان گئی تو گئی ۱۲ منہ ف۸ گویا حضرت خبیب کو اللہ تعالیٰ نے وہ کرامت عطا فرمائی جو حضرت مریمؑ کو دی تھی کہ بن فصل کا میوہ ان کے کھانے کو آتا قسطلانی نے کہا اولیاء سے کرامت صادر ہوتی ہیں جیسے پیغمبروں سے معجزے صادر ہوتے ہیں ۱۲ منہ ف۹ سبحان اللہ کیا خاتمہ ہے ایک تو شہادت دوسرے آخری کام نماز ۱۲ منہ ف۱۰ خبیب کا یہ فعل سنت اس لیے ہوا کہ آنحضرت نے اس کو سنا اور سکوت فرمایا ۱۲ منہ

ف۱ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو کہلا بھیجا عاصم اور خبیب کی دعا قبول کی کہ ہمارے حال کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے۔ بیہقی نے روایت کیا کہ مرتے وقت خبیب نے یوں کہا تھا یا اللہ میری طرف سے کون جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام کہے گا۔ اس وقت حضرت جبرئیل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ۱۲ منہ

ف۲ اس سے دمیاطی کا رد ہوا جس نے کہا ان دونوں شخصوں کو کسی نے بدر والوں میں نہیں شریک کیا کیونکہ اثبات مقدم ہے نفی پر یہ مضمون ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے غزوۂ تبوک میں وصل کیا ۱۲ منہ

۳۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ، وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے جمعہ کے دن یہ بیان کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو بدری صحابی تھے (اور عشرہ مبشرہ میں تھے) بیمار ہیں وہ سوار ہو کر ان کو دیکھنے گئے اس وقت دن چڑھ گیا تھا جمعہ کا وقت قریب تھا انہوں نے جمعہ چھوڑ دیا ف۱ اور لیث بن سعد ف۲ نے کہا۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کے والد عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ تم سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جاؤ اور اس حدیث کو پوچھو اور جو اس کے سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر بن عبداللہ نے جواب میں یہ لکھا کہ سبیعہ بنت حارث نے مجھ سے یہ بیان کیا۔ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوئی کے قبیلے میں (یا ان کا حلیف تھا) اور وہ ان لوگوں میں تھا جو جنگ بدر میں شریک تھے لیکن حجۃ الوداع میں گزر گیا۔ سبیعہ کو حاملہ چھوڑ گیا اس کے مرتے ہی کچھ مدت نہیں گزری کہ سبیعہ جنی (پچیس دن میں یا اس سے بھی کم) جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے اس نے بناؤ سنگار کیا اس وقت ابوالسنابل بن بعکک عبدالدار قبیلے کا ایک شخص اس کے پاس گیا

حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ؟ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ؟ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي. تَابَعَهُ أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ.

کہنے لگا سبیعہ کیا کیفیت ہے میں دیکھتا ہوں تو پیغام بھیجنے والوں کے لیے بن ٹھن کر بیٹھی ہے۔ شاید تو نکاح کرنا چاہتی ہے خدا کی قسم تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے دس دن (عدت) کے نہ گزر جائیں۔ سبیعہ کہتی ہے میں نے ابو السنابل کی بات سنی تو اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے فتوےٰ چاہا آپ نے یہ فتوےٰ دیا کہ جب تو جن چکی تو تجھ کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو گیا اور آپ نے فرمایا اگر تجھ کو خواہش ہے تو دوسرا نکاح کر لے لیث کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ بن فرج نے بھی عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے روایت کیا ۳؎ اور لیث بن سعد نے کہا۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے یونس نے کہا ہم نے ابن شہاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے خبر دی جو بنی عامر بن لوی کا غلام تھا ان کو محمد بن ایاس بن بکیر نے خبر دی اور ان کے والد ایاس بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ ۴؎

۱؎ اس حدیث کو یہاں بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سعید بن زید بدر والوں میں تھے گو یہ جنگ میں شریک نہ تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور طلحہ کو جاسوسی کے لیے بھیجا تھا ان کے لوٹنے سے پہلے لڑائی شروع ہو گئی جب لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی طرح ان کا بھی حصہ لگایا اس وجہ سے بدری ہوئے یہ حضرت عمرؓ کے عم زاد بھائی اور ان کے بہنوئی تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ان کی عیادت ضروری سمجھی وہ مرنے کے قریب ہو رہے تھے اور جمعہ کی نماز اس عذر سے نہ پڑھ سکے ۱۲ منہ ۲؎ اس کو قاسم بن اصبغ نے اپنی مصنف میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اس حدیث کا باب سے یہ تعلق ہے کہ اس میں سعد بن خولہ کا بدری ہونا ثابت ہو گیا ہے ۴؎ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں پورے

طور پر بیان کیا ہے یہاں اتنی ہی سند پر اکتفا کیا کیوں کہ یہاں یہی مقصود ہے کہ ایاس بدری تھے ۔

بَابُ شُهُودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا - باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا

۳۲۷- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

مجھ سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ سے جو بدر والوں میں تھے انہوں نے کہا حضرت جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے آپ بدر والوں کو کیا سمجھتے ہیں آپؐ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبریلؑ نے کہا اسی طرح وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور فرشتوں سے افضل ہیں ۔ ف ۱

ف ۱ اگرچہ فرشتے اور جنگوں میں بھی اترے تھے مگر بدر میں فرشتوں نے لڑائی کی بیہقی نے روایت کی کہ فرشتوں کی مار پہچانی جاتی تھی گردن پر چوٹ اور آگ کا سا داغ اسحٰق کی مسند میں ہے جبیر بن مطعم سے کہ بدر کے دن میں نے کافروں کی شکست سے پہلے آسمان سے کالی کالی چیونٹیاں اترتی دیکھیں (یہ) فرشتے تھے ان کے اترتے ہی فوراً کافروں کو شکست ہوئی ایک روایت میں ہے کہ ایک کافر مارنے کو جا رہا تھا اتنے میں آسمان سے ایک کوڑے کی آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے لے خیزوم آگے بڑھ پھر وہ کافر مر کر گر پڑا۔

۳۲۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ: مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ، قَالَ: سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اور رفاعہ بدر والوں میں اور ان کے والد رافع بیعت عقبہ والوں میں سے تھے۔ رافع اپنے بیٹے رفاعہ سے کہا کرتے تھے عقبہ کے برابر مجھے بدر میں شریک ہونے کی خوشی نہیں ہے ف ۱ کہتے تھے حضرت جبریلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا تھا (یعنی بدر والوں کو جیسے اوپر گزرا)

ف ۱ بیعت عقبہ میں شریک ہونا بدر میں شریک ہونے سے بھی افضل جانتے تھے کیونکہ بیعت عقبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطمینان اور ہجرت کا باعث ہوئی تو اسلام کی بناء وہی ٹھہری ۔ ع ۲ جو ہجرت سے پہلے انصار نے کی تھی ۔

۳۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ: أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ يَزِيدُ: فَقَالَ مُعَاذٌ: إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے سُنا کہ ایک فرشتے (حضرت جبریلؑ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ف١ اور یحییٰ بن سعید انصاری نے (اسی اسناد سے) یزید بن ہاد سے روایت کی یحییٰ اس دن یزید کے ساتھ تھے جب معاذ نے ان سے یہ حدیث بیان کی یزید نے کہا معاذ نے کہا پوچھنے والے حضرت جبریلؑ علیہ السلام تھے۔

ف١ پھر وہی حدیث بیان کی۔

---

۳۳۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریلؑ آن پہنچے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے لڑائی کے ہتھیار لگائے ہوئے۔ ف١

ف١ سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ حضرت جبریلؑ سرخ گھوڑے پر سوار تھے اس کی پیشانی کے بال گندھے ہوئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ابو واقد لیثی سے نکالا میں بدر کے دن ایک کافر کو مارنے چلا اس کا سر خود بخود تن سے جدا ہو کر گر پڑا ابھی میری تلوار اس تک پہنچی بھی نہ تھی بیہقی نے نکالا کہ بدر کے دن ایک سخت آندھی چلی پھر سخت آندھی چلی پہلی آندھی جبرائیل تھے دوسری آندھی میکائیل اگرچہ اللہ کا ایک فرشتہ ساری دنیا کے کافروں کو مارنے کے لئے بس کرتا تھا مگر پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتوں کو بطور سپاہیوں کے بھیجے اور ان سے عادت اور قوت بشری کے موافق کام لے۔

بَابٌ:-

باب

۳۳۱ - حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا

مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ابو زید (قیس بن سکن) صحابی لاولد مر گئے۔ وہ

وَكَانَ بَدْرِيًّا۔

بدری تھے۔ ف۱۔

ف۱ یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جو مناقب انصار میں گزر چکی ہے۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الأَضْحَى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے کہ ابوسعید خدریؓ سفر سے واپس آئے ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا انہوں نے کہا میں تو یہ نہیں کھانے کا جب تک مسئلہ نہ پوچھ لوں ف۱ آخر وہ اپنے ماں جائے بھائی کے پاس گئے جو بدری تھے یعنے قتادہ بن نعمان انصاری کے پاس انہوں نے کہا تمہارے (سفر کو) جانے کے بعد ایک دوسرا حکم دیا گیا جس سے وہ حکم منسوخ ہو گیا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع ہوا تھا۔

ف۱ کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے یا نہیں۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ، قَالَ هِشَامٌ: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ: لَقَدْ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا (میرے والد) زبیر بن عوامؓ کہتے تھے بدر کے دن میں نے عبیدہ بن سعید بن عاص کو دیکھا ہتھیاروں میں غرق صرف دونوں آنکھیں اس کی کھلی ہوئی تھیں اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی کہنے لگا میں ابوذات الکرش ہوں میں نے ایک برچھی لیکر اس پر حملہ کیا اس کی آنکھ پر ماری ف۱ وہ مرگیا ف۲ ہشام کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا زبیرؓ کہتے تھے (جب عبیدہ مرگیا تو) میں

وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجُهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ۔

نے اپنا پاؤں اس پر رکھا اور دونوں ہاتھ لمبے کر کے بڑی مشکل سے میں نے وہ برچھی اس کی آنکھ میں سے نکالی اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے (مڑ گئے تھے) عروہ نے کہا یہ برچھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے مانگی انہوں نے دے دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو زبیرؓ نے لے لی پھر ابوبکرؓ نے مانگی ان کو دے دی جب ابوبکرؓ کی وفات ہوئی تو عمرؓ نے مانگی ان کو دے دی جب عمرؓ کی وفات ہوئی پھر زبیرؓ نے لے لی. تو عثمانؓ نے مانگی ان کو دے دی جب عثمانؓ شہید ہوئے تو یہ برچھی حضرت علیؓ (کے پاس ان کے بعد ان) کی اولاد کے پاس رہی آخر عبداللہ بن زبیرؓ نے ان سے مانگ لی ان کے پاس رہی جب تک وہ شہید ہوئے۔ ف۳

ف۱ وہی کھلی ہے سارا بدن توڈھنکا ہوا تھا۔ ف۲ برچھی آنکھ پھوڑتی ہوئی دماغ تک پہنچی زبیرؓ نے وہی کام کیا جیسے فردوسی نے شاہنامہ میں نقل کیا ہے کہ رستم نے اسفندیار...... کی آنکھ میں تیر مارا وہ مرگیا۔ ف۳ پھر حجاج ظالم نے انکو شہید کرنے کے بعد ان کا سارا مال اسباب عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا یہ برچھی بھی اس میں چلی گئی ہو گی باب کا مطلب اس سے نکلا کہ زبیرؓ نے یہ واقعہ بدر کے دن کا بیان کیا معلوم ہوا وہ بدری تھے رضی اللہ عنہ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَايِعُونِي۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ خولانی نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت نے کہا جو بدری تھے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو (اخیر حدیث تک جو کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

ف۱ یعنی بدر کی جنگ میں شریک تھے باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب زہری

شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى - ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ ابوحذیفہؓ ان لوگوں میں تھے جو بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے سالم کو جو ایک انصاری عورت (سہلۃ ابوحذیفہ کی جورو) کا غلام تھا (ایران کا رہنے والا) اپنا بیٹا بنا لیا تھا اور اپنی بھتیجی یعنے ہندہ ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا تھا ف۱ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی (جیسے اب ہندوؤں میں ہے) جب کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا، متنبے کر لیتا، تو اسی کے نام سے پکارا جاتا (اسی کا بیٹا کہلاتا) اور اس کے مال کا وارث ہوتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب کی) یہ آیت اتاری لے پالکوں کو ان کے...... باپوں کا بیٹا کہو ف۲ جب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل (ابوحذیفہ کی جورو) آنحضرت صلی اللہ کے پاس آئی پھر بیان کیا۔ حدیث کو اخیر تک۔ ف۳۔

ف۱ یہ ولید بن عتبہ وہی ہے جو جنگ بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا ابوحذیفہ صحابیؓ اس کے بھائی تھے ان کا نام و نسبت یہ ہے ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدالمناف مہاجرین اولین میں سے ہیں سبحان اللہ خدا کی کیا قدرت ہے ایک بھائی تو اس درجہ پر پہنچے کہ مہاجرین اولین میں ہوئے اور ایک بھائی کفر کی حالت میں مارا گیا تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ف۲ جو ان کے اصل باپ ہوں اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے تبنی کو جو جاہلیت کی ایک رسم تھی باطل کیا اور متبنی کی بی بی سے اس کے پالنے والے کا نکاح درست رکھا اور مشرکوں کے اس اعتراض کو دفع کیا جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے کہ آپؐ نے زید بن حارثہ کی بی بی اپنی بہو سے نکاح کر لیا۔ ف۳ امام بخاری نے پوری حدیث نقل نہیں کی ابوداؤد نے اس کو پورا نقل کیا اس میں یہ ہے کہ سہلہ نے کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اس سے گوشہ پردہ نہ تھا اب آپؐ کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا ایسا کر تو سالم کو دودھ پلا دے اس نے پانچ بار دودھ پلا دیا پھر سالم اس کا رضاعی بیٹا سمجھا گیا (یعنے گوشے پردے کی ضرورت نہ رہی) حضرت عائشہؓ کا عمل اس حدیث پر تھا وہ جب کسی مرد سے گوشہ پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھتیجیوں یا بھانجیوں سے کہتیں اس کو پانچ بار دودھ پلا دو گو وہ بڑی عمر کا ہوتا پھر وہ شخص حضرت عائشہؓ کے پاس آتا جاتا رہتا (کیونکہ دودھ پینے سے محرم ہو گیا) آنحضرتؐ کی دوسری بی بیاں یعنے ام سلمہ وغیرہ نے اس کا انکار کیا کہ اس عمر کی رضاعت سے کوئی شخص ان کے پاس آیا جایا کرے جب تک چھٹپن میں نہ پئے۔

٣٣٦- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولِي هَكَذَا، وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے جلوے کے روز (جس روز ان کے خاوند نے ان سے صحبت کی) میرے پاس تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے (یہ ربیع نے خالد سے کہا) اور کچھ چھوکریاں اس وقت دف بجا رہی تھیں بدر کے دن جو ان کے بزرگ مارے گئے تھے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں ف۱ ایک چھوکری ان میں (گاتے گاتے) یہ کہنے لگی مصرعہ ؎ ہم میں ہے　ایک نبی جو جانتا ہے کل کی بات ÷ یعنی کل کیا ہوگا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہہ ف۲ اور پہلے جو کہہ رہی تھی وہی کہہ ف۳۔

ف۱ بعضے نسخوں میں یوں ہے بدر کے دن جو میرے بزرگ مارے گئے تھے ان کی تعریفیں کر رہی تھیں ربیع کے والد معوذ اور ان کے چچا عوف یا معاذ بدر کے دن شہید ہوئے تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے مارا تھا۔ ف۲ کیونکہ آئندہ کی بات سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا ف۳ اس حدیث سے شادی اور خوشی وغیرہ میں گانے بجانے کا جواز نکلا بشرطیکہ گانے والیاں فاحشہ یا غیر محرم عورتیں نہ ہوں۔

٣٣٧- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح.

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے۔

٣٣٨- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَدْخُلُ

دوسری سند اور امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال رضی اللہ عنہ سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو ابوطلحہ نے خبر دی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور بدر کی جنگ میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا ہو یا مورتیں ہوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا) جانداروں

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ، يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ۔ کی مورتیں مراد ہیں۔ ف

* * * * * * * *

ف معلوم ہوا کہ درخت اور مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا جائز ہے قسطلانی نے کہا گو وہ حرام نہ ہوں مگر جس گھر میں ہونگی وہاں رحمت کے فرشتوں کو آنے سے روکیں گی۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح

ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی۔ کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرُسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ

دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسینؓ نے خبر دی ان کو ان کے والد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے اپنے والد حضرت علی مرتضیٰؓ سے انہوں نے کہا بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی میرے حصے میں آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پانچواں حصہ اس دن اللہ نے عطا کیا تھا اس میں سے ایک اونٹنی آپ نے مجھ کو دی (ایسی دو اونٹنیاں ہاتھ آئیں) جب میں نے حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے صحبت کرنا چاہی تو میں نے ایک سنار (نام نامعلوم) سے وعدہ لیا جو بنی قینقاع کے یہود میں سے تھا کہ میرے ساتھ چلے اور دونوں مل کر (اونٹنیوں پر لاد کر اذخر گھاس لائیں۔ (وہ سناروں کے کام آتی ہے) میرا مطلب تھا یہ گھانس بیچ کر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں خیر میں اسی خیال میں اپنی اونٹنیوں کے لئے پالان رسیاں فراہم کر رہا تھا۔ اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے گھر کے بازو بیٹھی تھیں جب سامان اکٹھا کر کے میں اونٹنیوں کے پاس گیا دیکھتا کیا ہوں کسی نے ان کے کوہان کاٹ لیے ہیں

أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ
رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ، قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟
قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،
وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ
الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ،
فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا. أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ
النِّوَاءِ. فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ
فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا
وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قَالَ عَلِيٌّ:
فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
لَقِيتُ فَقَالَ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى
نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ
خَوَاصِرَهُمَا، وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ
شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي
وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ
الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ
فَأُذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ، فَإِذَا
حَمْزَةُ ثَمِلٌ، مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ
حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ
صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ
حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟

اور ان کی کوکھیں چیر کر کلیجی نکال لی ہے یہ سماں دیکھ کر میں
بے اختیار رو دیا اور میں نے لوگوں سے پوچھا (بھائی) یہ
کس کا کام ہے انہوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب کا اور
کس کا اور وہ اس گھر میں کئی انصاریوں کے ساتھ
(شراب پی رہے ہیں) ایک گانے والی لونڈی بھی ہے (نام
نامعلوم) ان کے یار دوست بھی ہیں، ہوا یہ کہ گانے والی
نے یوں گایا ارے اٹھو حمزہ کالو یہ بلند اونٹنیاں ؎ یہ سنتے
ہی حمزہ تلوار لے کر لپکے اور (بیڈ ہڑک) ان اونٹنیوں کے
کوہان کاٹ لئے اور کوکھیں پھاڑ کر ان کی کلیجیاں نکال
لیں ؎ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں وہاں سے چلا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ کے پاس زید
بن حارثہؓ بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ
دیکھ کر پہچان لیا (کہ میں سخت رنجیدہ ہوں) پوچھا کیوں
خیریت تو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی
سی مصیبت میں نے کبھی نہیں دیکھی حمزہ نے میری
اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ
ڈالیں۔ اور وہ اس گھر میں بیٹھے شرابیوں کے ساتھ شراب پی رہے
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی چادر
اوڑھ کر آپؐ پیدل چلے میں اور زید بن حارثہؓ دونوں آپؐ
کے پیچھے چلے آپؐ اس گھر پہنچے جس میں حمزہ تھے اور
اندر آنے کی اجازت مانگی اجازت دی گئی آپؐ نے حمزہ
کو ملامت کرنی شروع کی تم نے یہ کیا کیا۔ دیکھا تو حمزہ
نشے میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ۔ حمزہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی پھر اونچی کی اور گھٹنوں تک
آپؐ کو دیکھا پھر اور اونچی کی اور آپؐ کے چہرہ مبارک کو
دیکھا پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ (عبد المطلب) کے غلام
معلوم ہوتے ہو ؎۔ اس وقت آپؐ نے پہچان لیا کہ

فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى، فَخَرَجَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ.

حمزہ بالکل نشہ میں (مست) ہیں اور آپؐ الٹے پاؤں وہاں سے لوٹے اور گھر کے باہر نکلے ہم لوگ بھی آپؐ کے ساتھ نکلے ف۳۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

ف۱ شراب کے ساتھ گزک ضرور ہے اونٹ کی کوہان کا شوربا نہایت لذیذ ہوتا ہے اسی طرح کلیجی نہایت مزے دار ہوتی ہے حضرت امیر حمزہؓ نے نشہ کی حالت میں یہ کام کیا اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا۔ ف۲ یہ حمزہؓ نے نشہ میں کہا اس لئے ان پر کوئی گناہ نہیں ہوا اور ایک معنی کر صحیح بھی ہے کیونکہ حضرت علیؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عبدالمطلب کے پوتے تھے اور عبدالمطلب دونوں صاحبوں کے دادا تھے دادا یا باپ کا ہر آدمی غلام یعنے چھوٹا ہوتا ہے۔ ف۳ دوسری روایت میں ہے کہ حمزہؓ کا نشہ جانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علیؓ کو دلوائی۔

۳۴۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

مجھ سے محمد بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصفہانی نے یہ حدیث مجھ کو لکھ کر بھیج دی انہوں نے عبداللہ بن معقل سے سُنا کہ حضرت علیؓ نے سہل بن حنیف (انصاری کے جنازے) پر تکبیریں کہیں اور کہا کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے ف۱۔

ف۱ تکبیریں تو سب جنازے پر کہی جاتی ہیں مطلب یہ ہے کہ اوروں سے زیادہ ان پر تکبیریں کہیں یعنے پانچ یا چھ جیسے دوسری روایتوں میں ہے گویا حضرت علیؓ نے زیادہ تکبیریں کہنے کی یہ وجہ بیان کی کہ سہل کو دوسرے لوگوں پر فضیلت تھی وہ جنگ بدر میں شریک تھے ابن خثیمہ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنازے پر چار تکبیریں کہتے، کبھی پانچ، کبھی چھ، کبھی سات، کبھی آٹھ، مگر اخیر میں آپ نے نجاشی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں اور اسی پر وفات تک قائم رہے نووی نے کہا صحابہ میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا پھر چار تکبیروں پر اجماع ہوگیا۔

۳۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا انہوں نے کہا جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہوگئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گذر گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا میں حضرت عثمانؓ سے ملا ان کے سامنے

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ: فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ، فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يُرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

حفصہؓ کا ذکر کیا کہ وہ بیوہ ہیں اگر تم کہو تو میں نکاح تم سے کر دوں انہوں نے کہا اچھا میں سوچ کر کہوں گا میں کئی راتوں تک ٹھہرا رہا پھر ان سے ملا تو کہنے لگے ابھی میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان دنوں (دوسرا نکاح نہ کروں) ف۱ پھر میں ابوبکرؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کو تمہارے نکاح میں دے دوں یہ سن کر ابوبکرؓ چپ ہو رہے ہست نیست کچھ جواب نہ دیا۔ مجھ کو ابوبکرؓ کے اس چپ رہنے سے اس سے زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا ف۲ میں اور کئی راتیں ٹھہرا رہا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا میں نے (جھٹ) ان کا نکاح آنحضرتؐ سے کر دیا ف۳ اس کے بعد ابوبکرؓ مجھ سے ملے کہنے لگے شاید تم کو رنج ہوا ہوگا جب تم نے حفصہؓ کا ذکر مجھ سے کیا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا بے شک مجھ کو رنج تو ہوا تھا انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ میں نے تم کو جواب نہ دیا وہ اس وجہ سے ف۴ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) حفصہؓ کا ذکر کیا تھا (مجھ سے مشورہ لیا تھا کیا میں اس سے نکاح کر لوں) اور میں آنحضرت کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔ ف۵ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں ان سے نکاح کر لیتا۔

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں اس وجہ سے انہوں نے دوسرا نکاح ان دنوں مناسب نہ سمجھا ہوگا۔ ف۲ خیر انہوں نے جواب تو دیا تھا ابوبکرؓ نے تو جواب ہی نہ دیا۔ ف۳ امید سے بڑھ کر مراد پائی۔ ف۴ نہ تھا کہ میں نے کچھ حفصہؓ کو برا سمجھا بلکہ وجہ یہ تھی۔ ف۵ اس لئے میں نے ہاں نا کچھ نہ کہا میں منتظر رہا۔

۳۴۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ

شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

نے انہوں نے عدی بن ابان سے انہوں نے (اپنے نانا) عبداللہ بن یزید انصاری سے انہوں نے سنا ابومسعودؓ سے (عقبہ بن عمرو انصاری) سے (جو بدری تھے [1]) انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی جو کچھ اپنے [2] گھر والوں [3] پر خرچ کرے اس میں بھی صدقے کا ثواب ملتا ہے [4]

[1] امام بخاری اور مسلم اور طبرانی اور حاکم اور ابو احمد نے ایسا ہی کہا ہے کہ ابومسعودؓ بدر کی لڑائی میں شریک تھے پر اکثر لوگوں نے یوں کہا ہے یہ بدر میں جا کر رہ گئے تھے اس لئے ان کو بدری کہنے لگے اسمٰعیلی نے کہا ان کا جنگ بدر میں حاضر ہونا صحیح نہیں ہوا بلکہ بدر میں انہوں نے سکونت اختیار کی تھی۔ [2] اللہ کی رضامندی اور اس کا حکم بجالانے کی نیت سے۔ [3] جورو بچوں عزیزوں پر۔ [4] یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے۔

٣٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ: أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ، فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ: لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا أُمِرْتُ، كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیرؓ سے سُنا وہ عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کے زمانے کا حال بیان کرتے تھے تو کہنے لگے ایک روز مغیرہ بن شعبہؓ نے (جو معاویہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے) عصر کی نماز میں دیر کی تو ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو زید بن حسن بن علی علیہ السلام کے نانا تھے [1] اور بدر کی جنگ میں شریک ہو چکے تھے مغیرہ سے کہنے لگے تم تو جانتے ہو کہ حضرت جبریلؑ (معراج کی صبح کو) اترے انہوں نے نماز پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں انکے پیچھے پڑھیں پھر جبریلؑ کہنے لگے تم کو (معراج کی رات میں) اسی طرح (انہی وقتوں میں) نماز پڑھنے کا حکم ہوا تھا عروہؓ نے کہا بشیر بن ابی مسعودؓ اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے تھے۔

[1] ابومسعودؓ کی بیٹی ام البشر پہلے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے منسوب تھیں پھر امام حسین علیہ السلام نے ان سے نکاح کیا اور انکے بطن سے امام زید بن حسینؓ پیدا ہوئے

٣٤٥- حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے (اپنے چچا) علقمہ بن قیس سے انہوں نے ابومسعود بدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں (آمن الرسول سے اخیر سورت تک) جو کوئی رات کو پڑھ لے وہ اس کو بس کرتی ہیں [1] عبدالرحمٰن بن یزید

قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ۔

نے کہا پھر میں خود ابو مسعودؓ سے ملا وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے میں نے یہ حدیث ان سے پوچھی۔ انہوں نے (اسی طرح) بیان کی۔ ف۲۔

ف۱ رات بھر میں جن اور انس کے شر سے محفوظ رہے گا یا قیام شب کے بدل کافی ہوں گی۔ ف۲ جیسے علقمہ نے ان سے نقل کی تھی۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبان بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آپؐ کے پاس آئے۔ ف۱

ف۱ پوری حدیث کتاب الصلوٰۃ ابواب المساجد میں گذر چکی ہے یہاں اسکا ٹکڑا امام بخاریؒ اس لئے لائے کہ عتبان بن مالکؓ کا بدری ہونا ثابت ہو۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ۔

ہم سے احمد نے بیان کیا جو صالح کے بیٹے تھے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہ ابن شہاب نے کہا ف۱۔ میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں تھے اس حدیث کو پوچھا جو محمود نے عتبان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا محمود سچ کہتے ہیں۔

ف۱ محمود بن ربیع سے اوپر کی حدیث سن کر۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ، وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی اور وہ بنی عدی کے سب لوگوں میں بڑے تھے ف۱ (جن سے زہری نے ملاقات کی) اور ان کے والد عامر بن ربیعہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے قدامہ بن مظعون ۲ کو بحرین کا حاکم بنایا اور قدامہ بھی بدر کی لڑائی میں شریک تھے یہ قدامہ عبداللہ بن عمرؓ اور ام المومنین حفصہؓ کے ماموں تھے۔

۱ عبداللہ بن عامر گو بنی عدی میں سے نہ تھے مگران کے حلیف تھے اس لئے ان کو بھی بنی عدی کہہ دیا بعضے نسخوں میں بنی عدی کے بدل بنی عامر ہے یعنی عامر بن ربیعہ جو مشہور ہیں ان کے سب بیٹوں میں عبداللہ بڑے تھے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہی پیدا ہو چکے تھے عجلی نے ان کو ثقہ کہا۔ ۲ عثمان بن مظعون کے بھائی۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ: عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ: أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، قُلْتُ لِسَالِمٍ: فَتُكْرِيهَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے زہری سے ان سے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ان کے دونوں چچاؤں (ظہیر اور مظہر رافع بن عدی بن زید انصاری کے بیٹوں) نے ان سے بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا زہری نے کہا میں نے سالم سے کہا تم تو کرایہ پر دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں رافع نے اپنے اوپر زیادتی کی ۱۔

۱ زمین کو مطلق کرایہ پر دینا منع سمجھا حالانکہ آنحضرتؐ نے جس سے منع کیا تھا وہ زمین ہی کی پیداوار پر کرایہ کو دینے سے یعنی بٹائی سے لیکن نقدی ٹھہراؤ سے آپؐ نے منع نہیں فرمایا وہ درست ہے اس کی اوپر کتاب المزارعہ میں تفصیل گذر چکی ہے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ: رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا انہوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ ۱۔

۱ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو اسمٰعیلی نے پورا نکالا اس میں یوں ہے کہ رفاعہ نے نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہا دوسرے طریق میں یوں ہے اللہ اکبر کبیرا کہا امام بخاریؒ نے پوری حدیث اس لئے بیان نہیں کی کہ وہ اس باب سے کچھ تعلق نہیں رکھتی تھی دوسرے موقوف ہے۔

۳۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارکؒ مروزی نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے دونوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے مسعود بن مخرمہ صحابیؓ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف اور بدر کے جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریکؒ تھے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ (ٹیکس) لانے کے لئے بھیجا آپ نے بحرین والوں سے صلح کر کے علاؔ بن حضرمی کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تھا خیر ابوعبیدہؓ بحرین سے روپیہ لے کر آئے (ایکؒ لاکھ درم) انصار نے جب یہ خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آن موجود ہوتے جب آپؐ نے سلام پھیرا تو انصار کے لوگ سامنے آتے

آپؐ ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم ابوعبیدہؓ کی روپیہ لانے کی خبر سن کر آئے ہو انہوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ (سچی بات تو یہی ہے) آپؐ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ اور خوشی کی اُمید رکھو خدا کی قسم مجھ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے مجھ کو یہ ڈر ہے کہیں تم کو اگلی اُمتوں کی طرح دنیا کی فراغت ہو جاتے پھر تم ایکؒ دوسرے سے رشکؒ کرنے لگو اور دُنیا تم کو بھی اسی طرح تباہ کر دے جیسے اگلی اُمتوں کو اس نے تباہ کیا ف۱۔

ف۱ یہ حدیث اوپر باب الجزیہ میں گزر چکی ہے یہاں صرف اتنا مطلب اس کا نکالنا مقصود ہے کہ عمرو بن عوف بدری تھے۔

۳۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ ہر سانپ کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ (بشیر بن عبدالمنذر) صحابی بدری نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سپید یا پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا مارنا چھوڑ دیا ف۔

ف کیونکہ سپید سانپ میں زہر نہیں ہوتا اور سانپ جو زہریلا نہ ہو اس کے رہنے میں یہ فائدہ ہے کہ وہ زہریلی ہوا جذب کر لیتا ہے اور فرحت بخش ہوا منہ سے چھوڑتا ہے جیسے درختوں کی خاصیت ہے یہ حدیث بدء الخلق میں اوپر گزر چکی ہے حافظ نے کہا ابو لبابہ گو خاص جنگ میں شریک نہ تھے مگر آپ نے ان کا حصہ بدر کی لوٹ میں نکالا تھا اس وجہ سے بدری ہوتے۔

۳۵۳- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، قَالَ: وَاللهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا ہم سے انسؓ بن مالکؓ نے بیان کیا انصار کے کئی لوگوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا ہم کو اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے حضرت عباسؓ کو ان کا فدیہ معاف کر دیں ف۱۔ آپ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم ایک روپیہ بھی نہ چھوڑنا ف۲۔

ف۱ حضرت عباسؓ بدر کی لڑائی میں قید ہو کر آئے تھے وہ انصار کے بھانجے اس رشتے سے ہوتے کہ ان کی دادی یعنی عبدالمطلب کی والدہ ماجدہ بنی نجار کے قبیلے میں سے تھیں۔ ف۲ پورا فدیہ ان سے لو آپ نے ان سے فرمایا عباس تم اپنا اور اپنے دونوں بھتیجوں عقیل اور نوفل اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا فدیہ ادا کرو کیونکہ تم مالدار ہو انہوں نے کہا میں تو مسلمان ہوں مگر مکہ کے مشرک زبردستی مجھ کو پکڑ لاتے تھے آپ نے فرمایا اللہ جانے اگر ایسا ہوا ہے تو اللہ تم کو اس کی تلافی کر دے گا ظاہر میں تو تم ان کے ساتھ ہو کر ہم سے لڑنے آئے تھے کہتے ہیں حضرت عباسؓ کو کعب بن عمرو انصاری نے پکڑا اور زور سے مشکیں کسیں وہ اس تکلیف سے ہائے ہائے کرتے رہے ان کی آواز سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات بھر نیند نہ آئی آخر صحابہ نے ان کی مشکیں ڈھیلی کر دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو جائیں اور صبح کو آپ کو خوش کرنے کیلئے یہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم انکا فدیہ معاف کریں لیکن یہ انصاف کیخلاف تھا اس لئے آپ نے منظور نہ کیا اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں کئی انصاری آدمیوں کا بدر کی لڑائی میں شریک ہونا مذکور ہے گو ان کے نام مذکور نہیں ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

٣٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ح، وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ ابْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، آقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی سے انہوں نے مقداد بن اسود سے دُوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا (ابن شہاب) سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی انکو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی ان سے مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں وا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بتلایئے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے مقابلہ کروں دونوں لڑیں پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اس کے بعد ایک درخت کی پناہ لے کر مجھ سے کہے میں تو خدا کا تابعدار بن گیا (یعنے مسلمان ہوگیا) اب میں اس کو قتل کروں جب وہ ایسا کہتا ہے (اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر مقداد نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر ایسا کہنے لگا آپ نے فرمایا (کچھ بھی ہو) اس کو قتل نہ کر ورنہ اس کو وہ درجہ حاصل ہوگا جو تجھ کو اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا ۲ اور تیرا وہ حال ہو جائے گا جو سلام کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا حال تھا ۳۔

وا باب کا مطلب اسی جملہ سے نکلتا ہے۔ و۲ تو اس کے قتل کرنے سے پہلے جیسے مسلمان معصوم الدم تھا ایسے ہی سلام کا کلمہ پڑھنے سے وہ مسلمان معصوم ہوگیا۔ و۳ کہ اس کا مار ڈالنا درست تھا ایسے ہی اب تیرا مار ڈالنا اس کے قصاص میں درست ہو جائے گا۔

۳۵۵ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: قَالَ سُلَيْمَانُ هٰكَذَا قَالَ أَنَسٌ، قَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلٍ، قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ: أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ، قَالَ، وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي۔

مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ابو جہل کو کون جا کر دیکھتا ہے اس کا کیا حال ہوا یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ) نے اس کو اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کیا تُو ہی ابوجہل ہے ابن علیہ نے کہا سلیمان نے کہا انس نے یوں ہی نقل کیا تو ہی ابوجہل ہے اس نے مرتے مرتے (کیا جواب دیا مجھ سے بھی بڑھ کر کوئی ہے جس کو تم لوگوں نے مارا ہو سلیمان نے کہا یا یوں جواب دیا جس کو اس کی قوم نے مارا ہو ابو مجلز (لاحق بن حمید) نے کہا ابوجہل مرتے وقت ابن مسعودؓ سے کہنے لگا کاش مجھ کو کھنبے ؎۱ کے سوا اور کسی نے مارا ہوتا ؎۲۔

؎۱ کسان کاشت کار۔ ؎۲ اس مردود کو یہ رنج ہوا کہ میں مدینہ کے کاشت کاروں کے ہاتھ سے کیوں مارا گیا کاش کسی رئیس کے ہاتھ سے مارا جاتا۔

---

۳۵۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا، فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: هُمَا عُوَيْمُ ابْنُ سَاعِدَةَ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہا مجھ سے ابن عباسؓ نے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے ابوبکرؓ سے کہا چلو اپنے بھائی انصاریوں کے پاس چلیں (وہ کیا کر رہے ہیں) پھر ہم کو راستے میں) ان میں سے دو انصاری نیک بخت آدمی ملے دونوں بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے عبیداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا وہ دو آدمی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی تھے۔

۳۵۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن

سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ، خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ۔

فضیل سے سُنا انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن حازم سے انہوں نے کہا بدری صحابہؓ کا سالانہ ف۱ پانچ پانچ ہزار ٹھہرا ف۲ حضرت عمرؓ نے کہا میں بدری صحابہؓ کو دُوسرے صحابہؓ سے زیادہ دوں گا ف۳۔

ف۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔ ف۲ سال میں دو بار یعنے دس ہزار۔ ف۳ معلوم ہوا بدری صحابہ غیر بدری سے افضل ہیں کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے مہاجرین کے لئے سال میں دس ہزار اور انصار کے لئے سال میں آٹھ ہزار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لئے سال میں چوبیس ہزار مقرر کئے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ؛ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ، وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، يَعْنِي الْحَرَّةَ، فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا، ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ والطور پڑھتے سُنا اور یہ پہلا وقت تھا جب ایمان نے میرے دِل میں جگہ لی تھی اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے لئے یہ فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا۔ اور ان پلید لوگوں کی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے سے ان کو چھوڑ دیتا ف۱ اور لیث نے ف۲ یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا پہلا فساد اسلام میں جو ہوا یعنے حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے ف۳ اس میں بدر والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا ف۴ پھر دوسرا فساد حرہ کا ہوا (جس میں یزید پلید نے مدینہ والوں کو قتل کیا) اس فساد میں ان صحابیوں میں سے جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے کوئی باقی نہ رہا پھر ایک تیسرا فساد ہوا ف۵ وہ اس وقت تک نہیں گیا جب تک لوگوں میں کچھ بھی خوبی یا عقل باقی تھی۔ ف۶

ف۱ جبیر بن مطعم پہلی بار بدر کے قیدیوں میں قید ہو کر آئے تھے جب انہوں نے مغرب کی نماز میں سورۂ والطور آپؐ سے سنی اس سے اس کی مناسبت باب سے نکل آئی مطعم بن عدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ احسان کیا تھا کہتے ہیں آپؐ جب طائف سے پھرے. تو اس کی پناہ میں داخل ہو گئے تھے مطعم نے آپؐ کو بچانے کے لئے اپنے چاروں بیٹوں کو مسلح کرکے کعبہ کے چاروں کونوں پر کھڑا کیا قریش ڈر گئے اور کہنے لگے ہم محمدی پناہ نہیں توڑ سکتے بعضوں نے کہا مطعم نے وہ قریش کا عہدنامہ تڑوایا جو انہوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ستانے کے لئے کیا تھا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے. ف۲ اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا. ف۳ جمعہ کے دن آٹھویں ذیحجہ کو. ف۴ اس میں یہ اشکال ہوا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد تو علیؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ یہ سب اصحاب زندہ تھے اور بدری تھے دراوردی نے کہا یہ سعید بن مسیب کی صریح غلطی ہے بعضوں نے کہا پہلے فساد سے ان کی مراد امام حسینؓ کی شہادت ہے اور دوسرے سے حرّہ اور تیسرے سے اور قہ کا فساد عراق میں بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ سعید بن مسیب کا مطلب یہ ہے کہ پہلے فساد یعنے قتل عثمانؓ سے لیکر دوسرے یعنے حرّہ تک کوئی بدری باقی نہ رہا یہ صحیح ہے کیونکہ سب بدریوں کے اخیر میں سعد بن ابی وقاص مرے وہ بھی حرّہ کے واقعہ سے پہلے گذر گئے تھے. ف۵ عبداللہ بن زبیرؓ کا قتل مکہ کی خرابی.

ف۶ یعنے کوئی بھی صحابیؓ زندہ نہ تھا مطلب یہ ہے کہ اس فتنے نے تو صحابہ کا بالکل وجود ہی اڑا دیا تھا کوئی صحابی دنیا میں باقی نہ رہا

۳۵۹ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ، فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ: بِئْسَ مَا قُلْتِ، تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْإِفْكِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا میں نے زہری سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سُنا ان چاروں نے حضرت عائشہؓ پر جو تہمت ہوئی تھی اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں میں اور مسطح کی ماں (سلمٰی بنت ابی رہم) دونوں پاخانہ کے لئے چلیں ف۱ اتنے میں مسطح کی ماں کا پاؤں چادر میں الجھا وہ گر پڑی اس نے (اپنے بیٹے) مسطح کو کوسا کہنے لگی ہوا گوڑا میں نے کہا ہائیں بُری بات ارے اس کو بُرا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا ف۲ پھر سارا قصہ تہمت کا بیان کیا۔

ف۱ ان دنوں گھروں میں پاخانے نہ تھے. ف۲ ترجمۂ باب یہیں سے نکلتا ہے۔

۳۶۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ:

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: هَذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيهِمْ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ، فَجَمِيعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا، وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً، وَاللَّهُ أَعْلَمُ

محمد بن فلیح بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا ذکر کیا پھر) کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد ہیں پھر بدر والوں کا قصّہ بیان کیا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کی لاشیں کنویں میں ڈال رہے تھے اس وقت آپؐ نے فرمایا اب کہو جی جو تمہارے پروردگار نے تم سے قطعی وعدہ کیا تھا (عذاب اور سزا کا) وہ تم نے پایا یا نہیں اور اسی سند سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ف۱ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے) عرض کیا یا رسول اللہ آپ مردوں کو پکارتے ہیں ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے بڑھ کر تو میری بات تم بھی نہیں سنتے ف۳ بدر میں قریش کے جو لوگ شریک تھے جن کا حصّہ (لوٹ کے مال میں) لگایا گیا وہ اکاسی آدمی تھے اور عروہ بن زبیرؓ کہتے تھے زبیر نے کہا میں نے ان لوگوں کے حصّے تقسیم کئے وہ سو آدمی تھے اور اللہ خوب جانتا ہے۔ ف۴

ف۱ جو اوپر مفصل گزر چکا ہے ف۲ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لاشوں سے خطاب کیا ف۳ جن میں جان نہیں ف۴ امام بخاری یا ابن شہاب نے کہا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے کہا بدر کے دن مہاجرین کے لئے سو حصّے لگائے گئے۔ ف۱۔

ف۱ طبرانی اور بزار نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ بدر کے دن مہاجرین کا شمار ستر پر سات آدمیوں کا تھا۔

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، فِي الجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ المُعْجَمِ: النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ

باب ان لوگوں کے ناموں کا بیان جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے جس کو امام بخاری نے بنایا کہ وہ بدر کی جنگ میں شریکؓ تھے بہ ترتیب حروف تہجی ف۱ ؛ جناب رسالت

عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ،
بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ،
حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ،
حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ،
أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
الْقُرَشِيُّ، حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ،
قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ
كَانَ فِي النَّظَّارَةِ، خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ
الْأَنْصَارِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ
السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ،
رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، أَبُو لُبَابَةَ
الْأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ،
زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ،
أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ
الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ،
سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ،
ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَخُوهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عُتْبَةُ بْنُ
مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ،
عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ
عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، عَامِرُ بْنُ

مآب سرورِ عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رض ایاس بن بکیر رض
، بلال بن رباح رض ابوبکر صدیق رض کے غلام ، حمزہ بن
عبدالمطلب ہاشمی رض ، حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے حلیف
، ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی ، حارثہ بن ربیع
انصاری جن کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں وہ (بچے
تھے) صرف تماشہ دیکھنے کے لئے گئے تھے لیکن
شہید ہوتے (پانی پینے میں ایک تیر لگا) خبیب
بن عدی انصاری رض ، خنیس بن احذافہ سہمی رض ،
رفاعہ بن رافع انصاری رض ، رفاعہ بن عبدالمنذر
ابولبابہ انصاری رض ، زبیر بن عوام قرشی رض
زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رض ، ابوزید انصاری رض
، سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص رض ، سعد
بن خولہ قرشی رض ، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
قرشی رض ، سہل بن حنیف انصاری رض ،
ظہیر بن رافع انصاری رض اور ان کے بھائی مظہر رض
عبداللہ بن مسعود ھذلی رض ، عتبہ
بن مسعود ھذلی رض ف ۲ ، عبدالرحمٰن
بن عوف زھری رض ، عبیدہ بن حارث
قرشی رض ، عبادہ بن صامت رض
انصاری ، حضرت عمر بن خطاب رض
عدوی ، حضرت عثمان بن عفان
قرشی رض ، ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اپنی صاحبزادی کی خبرگیری
کے لیے (جو بیمار تھیں) چھوڑ گئے تھے ، لیکن
ان کا حصہ آپ نے لگایا ، حضرت علی بن ابی طالب
حیدر کرار ہاشمی رض ، عمرو بن عوف رض بنی عامر بن لوئے
کے حلیف ، عقبہ بن عمرو انصاری رض ، عامر بن ربیعہ عنزی رض ، عاصم

رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الأَنْصَارِيُّ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ، قُدَامَةُ ابْنُ مَظْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ، مُرَارَةُ ابْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيُّ، مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ، هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

ابن ثابت انصاری رض عویم بن ساعدہ انصاری رض عتبان بن مالک انصاری رض اقدامہ بن مظعون رض قتادہ بن نعمان انصاری رض معاذ بن عمرو ابن الجموح رض معوذ بن عفرا رض اور ان کے بھائی عوف رض مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری رض مرارہ بن ربیع انصاری رض معن بن عدی انصاری رض مسطح بن اثاثہ رض ابن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف رض مقداد بن عمرو کندی رض بنی زہرہ کے حلیف ہلال بن امیہ انصاری رض اللہ ان سب سے راضی ہو۔ (اور برزخ اور حشر اور بہشت میں ہم کو ان کے پاس رکھے ف۳۔

ف۱ اس باب کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کے باب میں یا اس کتاب میں اور کسی مقام پر جن جن صحابہ کی نسبت یہ صراحت کی گئی ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے ان کے ناموں کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی اس باب میں مذکور ہے یہ غرض نہیں کہ بدری کل صحابہ کے نام اس باب میں مذکور ہیں کیونکہ بہت سے بدری صحابیوں رض کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں نہ یہ غرض ہے کہ اس کتاب میں جن جن بدری صحابہ سے روایت ہے ان کی فہرست اس باب میں بیان کی گئی ہے کیونکہ ابو عبیدہ بن جراح بالاتفاق بدری ہیں اور اس کتاب میں ان سے روایتیں بھی ہیں مگر ان کا نام فہرست میں شریک نہیں ہے اس لئے ابو عبیدہ کی نسبت اس کتاب میں کہیں یہ صراحت نہیں آئی ہے کہ وہ لڑائی میں شریک تھے اب اس فہرست میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تو سب سے پہلے بلا رعایت حروف تہجی لکھ دیا گیا ہے باقی نام بہ ترتیب حروف تہجی مذکور ہیں بعضے نسخوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ خلفاء اربعہ کے نام بھی شروع ہی میں مذکور ہیں۔ ف۲ ان کا ذکر صحیح بخاری میں نہیں ہوا نہ مغازی والوں نے ان کا نام بدریوں میں لکھا ہے اکثر نسخوں میں اس کتاب کے یہ نام مذکور نہیں ہیں لیکن نسخہ مطبوعہ مصر اور متن قسطلانی میں موجود ہے۔ ف۳ آنحضرت سمیت یہاں سب ۴۶ آدمی مذکور ہیں اور بعضے نسخوں میں علاوہ آنحضرت کے صرف ۴۴ آدمی مذکور ہیں حافظ ابو الفتح نے قریش کے لوگوں میں سے ۹۴۔ اور خزرج قبیلے کے ۱۹۵۔ اور اوس قبیلے کے ۷۴، کل ۳۶۳ آدمیوں کے نام لکھے ہیں۔

بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ، وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ

باب بنی نضیر یہودیوں کا قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو آدمیوں کی دیت میں مدد لینے کے لئے ان کے پاس جانا اور ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کرنا ف۱ زہری نے عروہ بن زبیر سے روایت

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ وَقْعَةِ أُحُدٍ، وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ أَنْ يَخْرُجُوا۔ وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ۔

کی انہوں نے کہا بنی نضیر کی لڑائی بدر کی لڑائی سے چھ مہینے کے بعد اور احد کی لڑائی سے پہلے ہوئی ف۲ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) یہ فرمانا وہی پروردگار ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا یہ ان کا پہلا نکالا تھا ف۳ اور ابن اسحٰق نے بنی نضیر کی لڑائی بئر معونہ اور جنگ احد کے بعد رکھی ہے۔ (صفر ۴ھ ہجری میں)

ف۱ بنی نضیر ان کافروں میں سے تھے جن سے آنحضرتؐ سے عہد و پیمان تھا کہ نہ خود آپ سے لڑیں گے نہ آپ کے دشمن کو مدد دیں گے۔ ایسا ہوا کہ عامر بن طفیل نے جب قاریوں کو بیر معونہ پر فریب سے مار ڈالا تو عمرو بن امیہ ضمری کو جو مسلمان تھے اپنی ماں کی منت میں آزاد کر دیا رستے میں ان کو بنی عامر کے دو شخص ملے انہوں نے سوتے میں ان کو مار ڈالا اور سمجھے کہ میں نے بنی عامر سے جن میں ایک عامر بن طفیل تھا بدلہ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آکر خبر کی ان کو یہ خبر نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان دو مردوں سے عہد پیمان ہے آپ نے عمرو سے فرمایا میں ان دو شخصوں کی دیت دوں گا بنی نضیر بھی بنی عامر کے ساتھ عہد رکھتے تھے آپ بنی نضیر کے پاس اس دیت میں مدد لینے کو تشریف لے گئے ان بدمعاشوں نے آپ کو اور آپ کے اصحابؓ کو بٹھایا اور ظاہر میں امداد و اعانت کا وعدہ کیا لیکن درپردہ یہ صلاح کی کہ آپ دیوار کے تلے بیٹھے تھے۔ دیوار پر سے ایک پتھر آپ پر پھینک دیں اور آپ کو شہید کریں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کے ذریعہ سے اسی وقت ان کے منصوبے سے آپ کو خبر دے دی آپ وہاں سے ایک دم اٹھ کر مدینہ روانہ ہوتے اصحابؓ آپ کا انتظار کرتے رہے سمجھے آپ شاید حاجت کو گئے ہیں جب بڑی دیر ہو گئی اور اصحابؓ کو معلوم ہوا کہ آپ مدینہ تشریف لے گئے ہیں تو وہ بھی لوٹے آپ سے آن کر ملے آپ نے ان کو بدمعاشوں پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا۔ ف۲ اس کو عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا معمر سے انہوں نے زہری سے۔ ف۳ جو عرب سے شام کے ملک میں ہوا پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کا دوسرا نکالا خیبر سے شام کے ملک کو ہوا بعضوں نے کہا دوسرے نکالے سے آخرت کا حشر مراد ہے یہ آیت بنی نضیر یہودیوں کے حق میں اتری ہے۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ

ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہ ابن جریج نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا بنی نضیر اور بنی قریظہ (دونوں یہود کی قوموں) نے آنحضرتؐ سے لڑائی کی آپ نے بنی نضیر کو جلا وطن کیا اور بنی قریظہ پر احسان رکھ کر ان کو رہنے دیا لیکن انہوں نے (دوبارہ جنگ خندق میں) آپ سے لڑائی کی ف۱

وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَا يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ۔

آپؐ نے ان کے مردوں کو قتل کیا ان کی عورتیں بچے مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے مگر بعضے بنی قریظہ بچ گئے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آن کر مل گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے آپؐ نے ان کو امن دیا اور مدینہ کے سب یہودیوں بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم والے تھے اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو جو جو اور یہودی مدینہ میں تھے سب کو آپؐ نے نکال دیا۔

ل آپؐ نے ان کا محاصرہ کیا وہ عاجز ہو کر قلعہ سے اترے

۳۶۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ: قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ، تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ۔

مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انہوں نے ابوالبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ کے سامنے یوں کہا سورۂ حشر انہوں نے کہا یوں کہو سورۂ نضیر ل ابوعوانہ کے ساتھ اس حدیث کو ہشیم نے بھی ابوالبشر سے روایت کیا۔

ل کیونکہ یہ سورت انہی کے حق میں اتری۔

۳۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے والد سلیمان سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ل لوگ کھجور کے درخت (بطور تحفہ کے) گذرانتے (تاکہ آپؐ ان کا میوہ کھا کر گذر کریں) یہاں تک آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی ٢ پھر تو آپؐ ان لوگوں کے دیئے ہوئے درخت ان کو پھیرنے لگے۔

ل جب آپؐ شروع شروع میں مدینہ تشریف لائے تھے۔ ٢ ان کے باغ ہاتھ آئے۔

۳۶۵- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے

عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ۔ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے یعنے بویرہ کے ۱ اس وقت (سورہ حشر کی) یہ آیت اتری تم نے جو کھجور کے درخت کاٹ ڈالے یا ان کو (ہاتھ تک نہ لگایا) اپنی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا۔

۱ بویرہ بنی نضیر کے باغ کو کہتے تھے جو مدینہ کے قریب تھا۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

مجھ سے اسحٰق (بن منصور یا بن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور حسان بن ثابت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر نے اسی باب میں یہ کہا ہے ؎

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

بنی لوی کے شریفوں پر ہو گیا آسان
لگی ہو آگ بویرہ میں سب طرف پران ۱

قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ:

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب جو آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی اور اسوقت ایمان نہیں لائے تھے حسان کا ان شعروں سے جواب دیا ؎

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

خدا کرے کہ ہمیشہ رہے وہاں یہ حال
مدینہ کے چاروں طرف ہو آتش سوزاں
یہ جان لوگے تم اب عنقریب کون ہم میں
رہے گا بچا کس کا ملک اٹھائے گا نقصان ۲

۱ بنی لوی قریش کے لوگوں کو کہتے ہیں ان میں اور بنی نضیر میں عہد و پیمان تھا حسان کا مطلب قریش کی ہجو کرنا ہے کہ ان کے دوستوں کے باغ تمام جلا دیئے اور قریش منہ دیکھتے رہے اپنے دوستوں کی مدد نہ کر سکے۔ ۲ ابوسفیان نے مسلمانوں کو بد دعا دی یعنے خدا کرے تمہارے شہر میں ہمیشہ یہی حال رہے چاروں طرف آگ سلگتی رہے شہر دوزخ ہو جائے۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مالک بن اوس بن حدثان نے

مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ رَغْبَةٌ فِي دُخُولِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ رَغْبَةٌ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا

انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا (وہ گئے ان کے پاس بیٹھے تھے) اتنے میں یرفا آپ کا دربان آیا کہنے لگا کیا آپ چاہتے ہیں کہ عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص آپ سے ملیں یہ لوگ اذن مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا ان کو آنے دے تھوڑی دیر گزری تھی کہ پھر وہی یرفا آیا کہنے لگا کیا آپ چاہتے ہیں کہ عباسؓ اور علیؓ آپ سے ملیں۔ انہوں نے کہا اچھا ان کو آنے دے جب وہ آئے انہوں نے سلام کیا عباسؓ نے کہا امیر المومنین میرا اور ان کا (یعنی علیؓ کا) جھگڑا فیصلہ کر دیجئے وہ دونوں اس میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ نے بنی نضیر کا مال اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے عنایت فرمایا تھا ف ان دونوں نے ایک دوسرے کو سخت سست کہا ف۲ اور عثمان اور ان کے ساتھی (عبدالرحمٰن زبیر سعد) بول اٹھے (اچھا تو ہے) امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے رات دن کے ملنے سے ہر ایک کو نجات دلوایئے حضرت عمرؓ نے کہا ذرا دم لو جلدی نہ کرو میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں تم کو یہ معلوم ہے کہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کا اپنے تئیں اور دوسرے پیغمبروں کو) مراد لیا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو (مال واسباب) چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے ان لوگوں نے کہا بیشک آنحضرتؐ نے فرمایا ہے پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہونے لگے اب میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تم جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا بیشک (آپ نے ایسا فرمایا ہے) تب حضرت عمرؓ نے کہا اب میں تم سے اس معاملہ کی حقیقت بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مال میں جو بن لڑے بھڑے

غَيْرَهُ، فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ
عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ - إِلَى قَوْلِهِ - قَدِيرٌ.
فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا
دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ
أَعْطَاكُمُوهَا وَقَسَمَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا
الْمَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ
مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ
فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ ذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ
تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ
فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ وَقَالَ: تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ
فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ
تَوَفَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا
وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي
بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ
فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ
صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ
جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا، وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ،

ہاتھ آئے ایک خاص حق دیا ہے جو اوروں کو دوسرے پیغمبروں کو بھی نہیں دیا فرمایا (سورۂ حشر میں) اور اللہ نے بن لڑے بھڑے اپنے پیغمبر کو جو عنایت فرمایا اس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اخیر آیت قدیر تک اس آیت کے بموجب اس قسم کے مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (ان میں مجاہدین کا حق نہ تھا) مگر خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مالوں کو خاص اپنی ذات کے لئے جوڑ نہیں رکھا نہ خاص اپنی ذات پر اٹھایا بلکہ تم لوگوں کو دیا اور بانٹا بانٹنے کے بعد جو بچ گیا وہ یہ مال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ نکال لیتے جو بچ رہتا اس کو انہی کاموں میں صرف کرتے جن میں اللہ کا مال صرف کیا جاتا ہے (یعنی ہتھیار گھوڑے سامان جنگ کی تیاری میں) آپ اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے جب آپ کی وفات ہو گئی تو ابوبکرؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہوں اور اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر ویسا ہی کرتے رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم دونوں حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے اس وقت یوں کہتے تھے کہ ابوبکرؓ کی یہ کارروائی ٹھیک نہیں ہے اور اللہ خوب جانتا ہے ابوبکر اس کارروائی میں سچے راستباز ٹھیک رستے پر حق کے تابع تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو اٹھا لیا اور میں نے یہ سوچا اب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں میں نے شروع شروع اپنی خلافت میں دو برس تک اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور جیسے جیسے ابوبکرؓ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے (جن جن کاموں میں اس مال کو خرچتے تھے) میں بھی وہی کرتا

وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، فَجِئْتَنِي، يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُذْ وَلِيتُ، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ: أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ؟ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ،

رہا اور اللہ خوب جانتا ہے میں اس مال کے مقدمہ میں سچا راستباز ٹھیک رستے پر حق کا تابع تھا پھر تم دونوں میرے پاس آئیں اس وقت تم دونوں کی بات ایک تھی تمہارا معاملہ ایک تھا ف پھر عباسؓ تم (اکیلے بھی) میرے پاس آئے میں نے تم سے یہی کہا ف دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو (مال واسباب) چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھ کو (بوجہ کثرت کار) یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں یہ مال تمہارے حوالے کر دوں تو میں نے تم دونوں سے کہا دیکھو اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ مال تم کو دیئے دیتا ہوں بشرطیکہ تم پر خدا کا عہد و پیمان ہے کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور جیسے ابوبکرؓ کرتے رہے اور میں کرتا رہا جب سے میں حاکم ہوا اگر تم کو یہ شرط منظور نہیں ہے تو مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو تم نے یہ کہا کہ اسی شرط پر یہ مال ہمارے حوالے کر دو میں نے حوالے کر دیا اب تم کیا اس کے سوا اور کوئی فیصلہ چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں تو قیامت تک اور کوئی فیصلہ کرنیوالا نہیں ف البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہو سکتا تو پھر میرے سپرد کر دو میں یہ کام بھی کر لوں گا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا مالک بن اوس نے سچ کہا میں نے حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے حضرت عثمانؓ کو ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا ان مالوں میں سے جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بن لڑے بھڑے دیئے اپنا آٹھواں حصہ ترکہ کا مانگنے کے لئے میں نے ان کو منع کیا اور کہا کیا تم کو خدا کا خوف نہیں تم یہ نہیں جانتیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا

فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ، قَالَ: فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ ابْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا۔

کرتے تھے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آپ نے اپنے تئیں مراد لیا البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھائیگی (گذارے کے موافق اس میں سے اپنا خرچ لیگی) یہ سن کر آپؐ کی بیبیاں ترکہ مانگنے سے باز آگئیں عروہ نے کہا یہ مال حضرت علیؓ کے قبضے میں رہا انہوں نے حضرت عباسؓ کو اس پر قبضہ نہ کرنے دیا پھر (حضرت علیؓ کے بعد) امام حسنؓ کے قبضے میں رہا پھر امام حسینؓ کے پھر امام زین العابدین علی بن حسینؓ اور امام حسن بن حسنؓ (حسن مثنے) دونوں کے قبضے میں دونوں باری باری اس کا انتظام کرتے رہے پھر زید بن حسن بن علیؓ (ان کے بھائی) کے پاس ۹ اور ہر شخص کے پاس اسی طریق سے رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے (یہ لوگ متولی رہے نہ مالک)

✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧
✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧ ✧

ف۱ اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہ مال علیؓ اور عباسؓ دونوں کے سپرد کر دیا تھا۔ ف۲ یعنے برا بھلا جیسے مدعی مدعا علیہ ایک دوسرے کو کہا کرتے ہیں حدیث میں فاستب ہے۔ یعنے گالی گلوچ کی گالی گلوچ سے یہاں یہی مراد ہے کہ برا بھلا کہا یہ نہیں کہ فحش اور حرام گالیاں دیں جو بزرگوں کی شان کے خلاف ہیں۔ ف۳ کیونکہ دوسرے پیغمبروں کے لئے لوٹ کا مال درست ہی نہ تھا۔ ف۴ ان کو چاہیئے تھا یہ مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثوں کے حوالے کر دینا۔ ف۵ انہوں نے خود اپنے کان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی تھی کہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اس لئے انہوں نے یہ مال وارثوں میں تقسیم نہیں کیا بلکہ اپنے قبضے میں رکھ کر جو عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوتا تھا وہی قائم رکھا۔ ف۶ ملے جلے تھے آپس میں کوئی اختلاف نہ تھا، اس وقت حضرت فاطمہؓ گزر چکی تھیں حضرت علیؓ ان کا حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور حضرت عباسؓ اپنا حصہ طلب کرتے تھے۔ ف۷ جب حضرت علیؓ اپنی بی بی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا ترکہ اور حضرت عباسؓ اپنے بھتیجے (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا مانگتے تھے۔ ف۸ یعنے تم چاہو کہ میں یہ مال تم دونوں میں تقسیم کر دوں تو یہ نا ممکن ہے۔ ف۹ پھر عبداللہ بن حسن کے پاس پھر خلفائے عباسیہ نے لے لیا۔

٣٦٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت عباسؓ دونوں ابوبکر صدیقؓ کے پاس آن کر اپنا ترکہ مانگنے لگے کہنے لگے آپ کی زمین جو فدک میں ہے اور آپ کا (پانچواں) حصہ جو خیبر کی آمدنی میں ہے وہ ہم کو دے دو ابوبکرؓ نے کہا میں نے تو

أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا ہے آپؐ فرماتے تھے ہم لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ محمدؐ کی آل اس میں سے کھانے کے موافق لے گی (رہا سلوک کرنا تو ابوبکرؓ نے کہا) خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے ؎۱۔

؎۱ جناب سیدہؓ نے یہ حدیث نہیں سنی تھی وہ قرآن کی آیتوں سے یہی سمجھیں کہ مال و دولت میں بھی پیغمبر کا وارث ہوتے ہیں اور انکے وارث ان کے عزیز ہوتے ہیں جیسے ایک آیت میں ہے فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب ایک آیت میں ہے وورث سلیمان داؤد جناب ابوبکر صدیقؓ نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان کے نزدیک وہ قرآن کی آیت کی طرح قطعی اور واجب التعمیل تھی۔

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ۔ باب کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ ؎۱

؎۱ یہ بڑا مالدار یہودی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ابھارتا آخر مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ماہ ربیع الاول ۳ھ ہجری میں قتل کرا دیا۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ: قُلْ، فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ، قَالَ، وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کعب بن اشرف کی کون خبر لیتا ہے (اس کا کام تمام کرتا ہے) اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے یہ سن کر محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کو منظور ہے میں اس کو مار ڈالوں آپؐ نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر اجازت دیجئے جو میں مناسب سمجھوں (کعب کو خوش کرنے کے لئے) کہوں آپ نے فرمایا جو مناسب سمجھے کہہ ؎۱ غرض محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور کہنے لگے اجی یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب) ہم سے زکواۃ مانگتا ہے (ہمارے پاس خود کھانے کو نہیں) عجب تکلیف میں پھنسے ہیں میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ مجھ کو کچھ قرض

حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ: أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي، قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ، فَوَعَدَاهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ، قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ، قِيلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرٌو؟ قَالَ: سَمَّى بَعْضَهُمْ، قَالَ عَمْرٌو: وَجَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ

ہی دلواؤ ف۲۔ کعب نے کہا ابھی کیا ہے قسم خدا کی آگے چل کر تم کو بہت تکلیف ہوگی ف۳۔ محمد بن مسلمہ نے کہا (بھئی) بات یہ ہے کہ ہم ایک بار اس کی پیروی کر چکے اب یہ بھی تو اچھا نہیں لگتا کہ ایک دم اس کو چھوڑ دیں مگر دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے ف۴ خیر اب یہ کہو (یار) ہماری غرض یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق (کھجور یا غلہ) ہم کو قرض دلواؤ ف۵ سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار نے یہ حدیث ہم سے ایک بار نہیں کئی بار بیان کی تو ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا میں نے جب کہا کہ اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر تھا؟ تو کہنے لگے کہ میں سمجھتا ہوں اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر تھا کعب نے کہا اچھا دلائیں گے مگر کچھ گروی رکھوان لوگوں نے کہا ف تم کیا چیز گروی چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی جوروئیں گروی کرو ان لوگوں نے کہا واہ اچھی ٹھہری سارے عرب لوگوں میں تو تم خوبصورت ہو بھلا جوروئیں تمہارے پاس کیوں گرو کریں ف اس نے کہا اچھا اپنے بیٹوں کو گرو کرو ان لوگوں نے کہا بیٹوں کو گرو کریں تو ساری عمر لوگ ان پر طعنہ مارتے رہیں گے کہ وسق یا دو وسق پر یہ گرو ہوئے تھے بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کر سکتے ہیں اتنی گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ رات کو پھر آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے رات کو آئے تو ابونائلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ بھائی تھا کعب نے ان کو قلعہ کے پاس بلا لیا اور خود قلعہ سے اتر کر نیچے آن کر ملا جب وہ قلعہ سے اترنے لگا تو اس کی جورو (نام نامعلوم) کہنے لگی اتنی رات کو کہاں جاتا ہے کعب کہنے لگا یہ محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابونائلہ بلاتے ہیں سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اس کی جورو کہنے لگی اس آواز سے تو گویا خون ٹپک رہا ہے ف۸ کعب نے کہا واہ وہاں ہے کون محمد بن مسلمہ میرا دوست اور ابونائلہ میرا دودھ بھائی ف۹ اور شریف آدمی کو اگر رات کو برچھہ مارنے کو بلائیں تو وہ جائیگا ادھر محمد بن مسلمہ اپنے ساتھ دو آدمی اور لے کر آئے تھے سفیان سے پوچھا گیا عمرو نے ان لوگوں کا نام لیا تھا انہوں نے کہا بعضوں کا نام لیا تھا محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ کا عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ دو

غَيْرُ عَمْرٍو: أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَالحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ عَمْرٌو: جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ: إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَاليَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ، وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ العَرَبِ وَأَكْمَلُ العَرَبِ، قَالَ عَمْرٌو: فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَشَمَّهُ، ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ: دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

آدمی اور اپنے ساتھ لے کر آئے تھے (ان کا نام نہیں لیا) اور دوسرے لوگوں نے ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر کا نام لیا ف۱۰ خیر عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ جو اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے ان سے کہنے لگے جب کعب یہاں آئے گا میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا جب تم دیکھنا میں نے اس کا سر مضبوط تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا (تلوار کی ضرب لگانا) ایک مرتبہ عمرو نے یوں کہا ف۱۱ غرض کعب سر سے چادر اوڑھے ہوئے اترا اس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے تو (ساری عمر میں) آج کی طرح خوشبودار ہوا نہیں سونگھی عمرو کے سوا دوسرے راوی یوں کہتے ہیں کعب نے جواب میں کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال (یا علم و کمال) میں بھی بے نظیر ہے عمرو بن دینار نے بیان کیا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا تم مجھ کو اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو اس نے کہا اچھا سونگھو انہوں نے خود بھی سونگھا اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ درخواست کی میں تمہارا سر سونگھوں اس نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اس کا سر زور سے تھاما اور اپنے ساتھیوں سے کہا ہاں لیو انہوں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو خبر کی ف۱۳۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ گو آپ کی اور مسلمانوں کی اس میں برائی نکلے۔ ف۲ محمد بن مسلمہ آنحضرتؐ سے یہ وعدہ کر کے کئی روز تک متفکر رہے پھر ابونائلہ کے پاس آئے جو کعب کا رضاعی بھائی تھا اور عباد بن بشر اور حارث ابن اوس اور ابو عبس بن جبر کو بھی مشورہ میں شریک کیا وہ بھی محمد بن مسلمہ کے ساتھ ہوئے اور سب مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کیا ہم کو اجازت دیجئے ہم جو مناسب سمجھیں کعب سے ویسی باتیں کریں آپؐ نے فرمایا شوق سے کر دو جاؤ۔ ف۳ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ واقدی کی روایت ہے کہ پھر کعب نے ابونائلہ سے پوچھا کہو تمہارا کیا ارادہ ہے انہوں نے کہا یہی ارادہ ہے کہ اب اس شخص سے الگ ہو جائیں وہ جانے اس کا دین جانے کعب اس تقریر سے بہت خوش ہوا۔ ف۴ اگر برا نقشہ ہوا تو یار لوگ الگ ہو جائیں گے۔ ف۵ یہ راوی کی شک ہے کہ ایک وسق کہا یا دو وسق حافظ نے کہا یہ شک علی بن مدینی کو ہوئی کرمانی نے کہا سفیان کو ہوئی۔ ف۶ یعنے محمد بن مسلمہ ان کے ساتھیوں نے۔ ف۷ عورتیں تم کو دیکھ کر فریفتہ ہو جائیں گی۔ ف۸ یعنے یہ لوگ برے ارادے سے آئے معلوم ہوتے ہیں یہ جورو بڑی عاقلہ تھی۔ ف۹ دوسری روایت میں ہے کہ وہ عورت اس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی میں ہرگز نہ جانے دوں گی مگر کعب کے سر پر قضا کھیل رہی تھی اس نے ایک نہ سنی۔ ف۱۰ گویا کل پانچ آدمی تھے محمد بن مسلمہ ابونائلہ اور یہ تین شخص ابن اسحاق نے کہا رات کے وقت جب یہ لوگ مدینہ سے چلے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تک ان کے ساتھ آئے تھے چاندنی تھی آپؐ نے فرمایا اللہ کے نام پر جاؤ اور یہ دعا فرمائی

یا اللہ ان کی مدد کر۔ ف۱۱ یہ عربی کی ایک مثل ہے یعنے کوئی ملاقات کو آئے اور آدمی نہ ملے تو یہ مروت سے بعید ہے۔ ف۱۲ میں سونگھوں گا پھر تم کو سونگھاؤں گا۔ ف۱۳ کہتے ہیں اس کا سر بھی کاٹ کر لیتے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈال دیا آپ نے خدا کا شکر کیا دوسری روایت میں ہے جب صحابہؓ نے پہلی ضرب لگائی تو اس نے چیخ ماری اور یہودی دوڑے مگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو نہ پایا صبح کو یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہمارا سردار مارا گیا آپؐ نے اس کے کرتوت ان کو سناتے یہودی رعب میں آگئے کعب سے آپ کا معاہدہ نہ تھا اس وجہ سے اس کا مار ڈالنا جائز تھا کسی نے کہا معاہدہ تھا مگر جب ذمی کافر پیغمبر کو بُرا کہے تو اسکا عہد ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا قتل جائز ہو جاتا ہے۔

قتل أبي رافع عبد الله بن أبي الحقيق

ابو رافع یہودی عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ

وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ، كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ۔

کہتے ہیں اس کا نام سلام بن ابی الحقیق تھا یہ خیبر میں رہتا تھا بعضوں نے کہا ایک قلعہ میں جو حجاز کے ملک میں واقع تھا ف۱ زہری نے کہا ف۲ ابو رافع کعب بن اشرف کے بعد قتل ہوا۔ (رمضان ۶ ہجری میں)

ف۱ یہ بھی کعب بن اشرف کی طرح مسلمانوں کو سخت ایذا دیتا تھا۔ کعب کو اوس قبیلے والوں نے قتل کیا تھا تو خزرج قبیلے والوں کو رشک پیدا ہوا انہوں نے ابو رافع کے قتل کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی۔ ف۲ اس کو یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں وصل کیا۔

۳۷۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ۔

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن آدم نے کہا ہم سے یحیٰی بن ابی زائدہ نے انہوں نے اپنے والد زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ف۱ ابو رافع کے پاس بھیجا (منجملہ ان کے) عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھسے وہ سو رہا تھا اس کو قتل کیا۔

ف۱ چار آدمی تھے ان کے سردار عبداللہ بن عتیک تھے۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ
أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي
حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ
وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ
بِسَرْحِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ:
اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَ
مُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ
فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ، ثُمَّ تَقَنَّعَ
بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ
النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ
إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ،
فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ، فَدَخَلْتُ
فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ
الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ، قَالَ
فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ
الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ
فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ
سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا
فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ
قُلْتُ: إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا
إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا
هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي
أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا
رَافِعٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کے پاس انصار کے کئی آدمیوں کو بھیجا ان کا سردار عبداللہ بن عتیک کو کیا یہ ابو رافع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا تھا اور آپؐ کے کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا اور حجاز میں اس کا قلعہ تھا اس میں رہا کرتا تھا خیر یہ لوگ جب اس قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج ڈوب گیا تھا لوگ اپنے اپنے جانوروں کو چرا کر لوٹ چکے تھے۔ عبداللہؓ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہاں (قلعہ کے باہر) اسی جگہ بیٹھے رہو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل ملا کر قلعہ کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں وہ آئے قلعہ کے دروازے پر پہنچ کر کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھے جیسے کوئی پاخانہ پھر رہا ہو قلعہ کے لوگ سب اندر جا چکے تھے اتنے میں دربان نے ان کو آواز دی او بندۂ خدا تو اندر آتا ہے تو آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گیا اور چھپ رہا جب قلعہ والے سب اندر آچکے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں (دربان غافل ہو گیا) میں نے اٹھ کر کنجیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا (تاکہ بھاگتے وقت آسانی ہو) ادھر ابو رافع کے پاس رات کو داستان ہوا کرتی تھی وہ اپنے بالاخانوں میں بیٹھا تھا جب داستان گو چل دیئے (ابو رافع لیٹ رہا) تو میں بالاخانے پر چڑھا اور جس دروازے میں گھستا تھا اس کو اندر سے بند کر لیتا تھا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے جب بھی ان کے پہنچنے تک (دروازے توڑنے تک) میں ابو رافع کا کام تمام کر ڈالوں خیر میں ابو رافع تک پہنچا وہ ایک اندھیری کوٹھڑی میں اپنے بال بچوں کے بیچ میں سو رہا تھا مجھے اس کا ٹھکانا معلوم نہ ہوا کہ گھر میں کہاں ہے آخر میں نے پکارا ابو رافع اس نے کہا کون ہے میں اسی طرف جھکا اور آواز پر تلوار کی ایک ضرب لگائی میرا دل خود دھک

الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَ
أَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ فَخَرَجْتُ
مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ
دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ
يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ
رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ،
قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ
ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبِيبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ
حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي
قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا
بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ
فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ
انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ
مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا
بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى
الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى
أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ
النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ
تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى
أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ
أَبَا رَافِعٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ لِي:
ابْسُطْ رِجْلَكَ، فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا
فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

دھک کر رہا تھا (دہشت بھرا تھا) اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا
اور ابورافع چلایا میں کوٹھڑی کے باہر آگیا تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر
کوٹھڑی میں گیا اور میں نے (آواز بدل کر) پوچھا ابورافع تم چلائے
کیوں وہ (مجھ کو اپنا آدمی سمجھ کر) کہنے لگا ارے تیری ماں
مرے ابھی ابھی کسی نے اس کوٹھڑی میں مجھ پر تلوار کا وار
کیا یہ سنتے ہی میں نے اس پر ایک اور ضرب لگائی اگرچہ
اب کے اس کو کاری زخم لگا پر وہ مرا نہیں آخر میں نے
تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور کیا) وہ اس
کی پیٹھ تک پہنچ گئی جب مجھے یقین ہوا اب میں نے اس کو مار
ڈالا اس وقت میں لوٹا ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا.
سیڑھیوں پر پہنچ کر اتر رہا تھا میں سمجھا کہ اب زمین آگئی چاندنی
رات تھی ف۵ میں گر پڑا میری پنڈلی لوٹ گئی مگر میں نے
عمامہ سے اس کو باندھ لیا اور وہاں سے چلتا ہوا (قلعہ کے
باہر آکر) دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (اپنے دل میں) کہا میں یہاں
سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک مجھ کو ابورافع کی
موت کا یقین نہ ہو ف۶ جب مرغ نے بانگ دی (صبح ہوگئی)
اس وقت قلعہ کی دیوار پر موت کی خبر دینے والا کھڑا ہوا پکارنے
لگا (لوگو) ابورافع حجاز کے سوداگر گذر گئے یہ سنتے ہی
میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور ان سے کہا جلدی
بھاگو اللہ نے ابورافع کو قتل کرا دیا وہاں سے (بھاگتا ہوا)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور یہ واقعہ آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا
ذرا اپنا پاؤں پھیلا میں نے پھیلایا آپ نے اس پر ہاتھ
پھیر دیا مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے اس پاؤں پر کوئی صدمہ
ہی نہیں ہوا تھا۔

ف۱ کہتے ہیں جنگ احزاب میں اسی نے عرب کے کئی قبیلوں کو ترغیب دے کر روپیہ سے ان کی مدد کرکے ان کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ ف۲
دوسری روایت میں یوں ہے کہ قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہوگیا تھا۔ اس کے ڈھونڈنے کے لئے باہر نکلے میں بھی ان لوگوں میں شریک ہوگیا اور کپڑا اس
لئے ڈھانپ لیا کہ کوئی مجھ کو پہچانے نہیں جب وہ لوگ قلعہ میں داخل ہونے لگے میں بھی ان کے ساتھ اندر پہنچ گیا اور بڑی رات تک گدھوں کے طویلہ میں مخفی رہا۔

ف۳ گدھوں کے طویلہ میں۔ ف۴ جیسے امیروں کا قاعدہ ہے رات کو کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بیٹھتے ہیں اور قصہ خوان داستان گو آتے ہیں ادھر ادھر کی حکایتیں اور نقلیں تفریح کے لئے سناتے رہتے ہیں جب تک سونے کا وقت ہو اور نیند لگے۔ ع یعنے عبداللہ بن عتیک اور ان کے ہمراہی۔ ف۵ کہتے ہیں عبداللہ بن عتیک کی نگاہ بھی ضعیف تھی۔ ف۶ غرض رات بھر وہیں بیٹھا رہا۔ ع آج کی رات۔ ف۷ آپؐ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے ٹوٹی ہڈی دم بھر میں جڑ گئی درد بھی جاتا رہا سبحان اللہ یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا۔

---

٣٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ، قَالَ: فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ، قَالَ: فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَرِجْلِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبَطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ، فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ، قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے انہوں نے اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کی طرف (اس کے مارنے کو) عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ اور کئی آدمیوں کو ان کے ساتھ بھیجا ف۱ یہ لوگ گئے جب قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک نے اپنے ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرے رہو میں جاکر دیکھوں (کیا تدبیر کرنا چاہیئے) عبداللہ کہتے ہیں میں گیا اور دربان کو بلا مل کر میں چاہتا تھا کہ قلعہ میں گھس جاؤں اتنے میں کیا ہوا قلعہ والوں کا ایک گدھا گم ہو گیا وہ روشنی لے کر (رات کے وقت) اس کو ڈھونڈنے نکلے میں ڈرا کہیں مجھ کو پہچان نہ لیں۔ ف۲ میں نے اپنا سر چھپا لیا (اور اس طرح بیٹھ گیا) جیسے کوئی پاخانہ پھر رہا ہے اب دربان نے آواز دی ایسے جس کو اندر آنا ہو وہ آجائے میں دروازہ بند کرتا ہوں. یہ سن کر میں قلعہ کے اندر گھس گیا اور قلعہ کے دروازے جہاں گدھے بندھا کرتے تھے چھپ رہا قلعہ والوں نے ابورافع کے پاس کھانا کھایا اور کچھ رات گزری تک وہیں (بیٹھے) باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے جب خاموشی ہو گئی اور کوئی آواز یا حرکت سنائی نہ دی (سب سو گئے) تو میں (اس طویلہ سے) باہر نکلا میں نے (پہلے ہی) دربان کو دیکھ لیا تھا اس نے دروازے کی کنجی ایک روزن میں رکھ دی تھی وہ کنجی لے کر

حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ: قُلْتُ إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِيَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ، فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ، فَقُلْتُ: مَالَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي، فَقَالَ: أَلَا أُعْجِبُكَ؟ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ، فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ، فَقُلْتُ: انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ، قَالَ: فَقُمْتُ

میں نے دروازہ کھول دیا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو خبر ہو جائے تو میں آسانی سے چل دوں (بھاگتے وقت قفل کھولنا نہ پڑے) اب میں قلعہ میں جو گھر تھے ان کے دروازوں پر گیا اور سب کی زنجیریں باہر سے چڑھا دیں (تاکہ وہ باہر نہ نکل سکیں) اس کے بعد میں سیڑھی پر چڑھا جہاں ابورافع تھا اوپر جا کر کیا دیکھتا ہوں جس کوٹھڑی میں ابورافع ہے وہاں بالکل اندھیرا ہے چراغ بھی گل ہو گیا ہے اس کا ٹھکانہ مجھ کو معلوم نہ ہوا آخر میں نے پکارا ابورافع اس نے پوچھا کون میں آواز کی طرف گیا اور تلوار کی ایک ضرب لگائی ابورافع نے چیخ ماری مگر اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر میں ابورافع کے پاس گیا جیسے اس کی مدد کو آیا ہوں میں نے آواز بدل کر پوچھا ابورافع کیوں خیر تو ہے اس نے کہا بڑا تعجب ہے، اے مادر بخطا ابھی ابھی کوئی میرے پاس گھس کر آیا اور مجھ پر تلوار کا وار لگایا یہ سنتے ہی میں نے ایک اور ضرب لگائی پر کچھ کام نہ نکلا اس نے چیخ ماری اس کی جورو جاگ اٹھی ف ۳ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں پھر تیسری بار میں آیا اور میں نے آواز بدلی جیسے کوئی مدد کو آتا ہے میں نے دیکھا وہ چت لیٹا ہوا ہے میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر اپنے سارے بدن کا بوجھ اس پر ڈالا ہڈیاں ٹوٹنے کی آواز میں نے سنی اس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا زینہ پر آیا چاہتا تھا اتروں لیکن گھبراہٹ اور جلدی میں نیچے گر پڑا میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا میں نے اس کو کپڑے سے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس اس طرح سے (آہستہ آہستہ چلنا) آیا جیسے قیدی بیڑیوں میں چلتا ہے میں نے ان سے کہا تم جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دو میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں سرکوں گا جب تک موت کی خبر دینے والے کی آواز نہ سن لوں گا۔ جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا (قلعہ کی دیوار پر) چڑھا اس نے یوں پکارا (لوگو) ابورافع گذر گئے اس وقت میں اٹھ کر چلا دیکھتا ہوں میرے پاؤں

أَمْشِي، مَا بِي قَلَبَةٌ، فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ۔

میں کچھ درد نہیں ہے میں نے اپنے ساتھیوں کو (جو مجھ سے آگے نکل چکے تھے) رستہ میں پا لیا ابھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچے تھے میں نے خود پہنچ کر آنحضرتؐ کو خوشخبری دی ف۷

ف۱ وہ لوگ یہ تھے مسعود بن سنان اسلمی اور عبداللہ بن انیس اور ابوقتادہ انصاری اور خزاعی بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ف۲ یہ غیر آدمی کہاں سے آیا۔ ف۳ ابن اسحاق کی روایت میں ہے وہ چلانے لگی میں نے اس پر تلوار اٹھائی جی میں آیا اس کو مار ڈالوں لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ کے حکم کا خیال کیا آپ نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا تھا اس لئے میں نے اس کو نہیں مارا۔ ف۴ تلوار پیٹھ کے ہڈیوں تک پہنچ گئی۔ ف۵ یعنی ہڈی سرک گئی اگلی روایت میں پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے اور اس میں جوڑ کھل جانے کا دونوں میں اختلاف نہیں کیونکہ امکان ہے کہ پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور جوڑ بھی کسی جگہ سے کھل گیا ہو۔ ف۶ یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو میں بالکل اچھا ہو گیا کیونکہ احتمال ہے کہ عبداللہ بن عتیک کو خوشی میں چلتے وقت تکلیف معلوم نہ ہوئی ہو جب آپ کے پاس پہنچ گئے ہوں اس وقت درد کی بھی شدت ہوئی ہو اور ہڈی کا قاعدہ بھی یہی ہے ٹوٹتے وقت گرم رہتی ہے زیادہ تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھوڑی دیر بعد بہت درد شروع ہوتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ،

باب جنگ اُحد کا قصہ ف۱

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ، وَلِيُمَحِّصَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ۔ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر جب تم صبح صبح اپنے گھر سے (احد پہاڑ کی طرف نکل کر) لگے مسلمانوں کو مورچوں پر لڑائی کے لئے جمانے اور اللہ سنتا جانتا ہے اور اسی سورت میں فرمایا ہمت نہ ہارو نہ رنجیدہ ہو اگر تم سچے ایماندار ہو تو (آئندہ) تم ہی غالب رہو گے اگر اس لڑائی میں تم کو کچھ صدمہ پہنچا (تو بیدل کیوں ہوتے ہو) ان مشرکوں کو بھی (جنگ بدر میں) ایسا ہی صدمہ پہنچ چکا ہے۔ یہ تو زمانہ کے ہیر پھیر ہیں جو ہم باری باری لوگوں پر لاتے ہیں (کبھی فتح کبھی شکست) اور اس شکست میں یہ بھی حکمت تھی اللہ کو سچے ایمان داروں کا کھول دینا اور تم میں سے بعضوں کو شہیدوں کا درجہ دینا منظور تھا اور اللہ کسی حال میں بھی مشرکوں سے محبت نہیں رکھتا ف۲ اور یہ بھی غرض تھی کہ ایمان والوں کو صاف ستھرا کر دے اور کافروں کا ستیاناس کرے ف۳ مسلمانو! کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ (مزے سے) بہشت میں چل دو گے نہ ابھی اللہ نے یہ کھولا کہ تم میں کون لڑنے والے ہیں کون صبر کرنیوالے اور (تم اتنا گھبراتے کیوں ہو) اس جنگ سے پہلے تو

أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ - وَقَوْلِهِ - وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ - تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلًا بِإِذْنِهِ - الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ - وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ - وَقَوْلِهِ تَعَالَى - وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا - الْآيَةَ -

تم شہادت کی آرزو کرتے تھے اب تو شہادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور (اسی سورت میں) فرمایا اور جب تم کافروں کو اللہ کے حکم سے (شروع لڑائی میں) خوب قتل کر رہے تھے تو خدا نے اپنا وعدہ تم کو سچا کر دکھایا (تمہاری فتح ہوئی) پھر جب تم نے بزدلی کی اور پیغمبر کے حکم کو نہ سنا لگے اختلاف کرنے اور جو امر تم چاہتے تھے (یعنے فتح) اس کو دیکھ کر بھی تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی کوئی تو دنیا کے پیچھے پڑ گیا (لوٹ کی فکر میں) اور کوئی کوئی آخرت کے خیال میں تھا اللہ نے تم کو دشمنوں کیطرف سے پھرا دیا (تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس میں تمہارا آزمانا بھی منظور تھا اور اللہ تمہارا یہ قصور (احد کے دن بھاگنا) معاف کر چکا اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے اور فرمایا اللہ کی راہ میں جو لوگ مارے گئے (شہید) ان کو مردہ نہ سمجھنا اخیر آیت تک ف۴۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ف۱ یہ بہت بڑی جنگ تھی جو شوال ۳ھ ہجری میں ہوئی احد ایک پہاڑ ہے مشہور مدینہ منورہ سے تین میل پر اس میں اول اول مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی لیکن بعد میں لوٹ کی طمع سے انہوں نے وہ ناکہ چھوڑ دیا جس کی حفاظت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کافروں نے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کیا ان کے پاؤں اکھڑ گئے ستر مسلمان شہید ہوئے اور آنحضرت صلعم بھی زخمی ہوئے اللہ تعالیٰ کی اسی میں بڑی حکمت تھی چند منافقوں کا نفاق کھول دینا اور چند مسلمانوں کو شہادت کا درجہ دینا منظور تھا۔ ع جو موت کی خبر دیتا ہے۔ ف۲ یہ نہ سمجھنا کہ مشرکوں کو جو جنگ احد میں غلبہ ہوا تو اللہ ان کو پسند کرتا ہے یا ان سے محبت رکھتا ہے۔ ف۳ یعنے ان کافروں کا جو جنگ احد میں لڑتے تھے ان کا ستیاناس ہو کیونکہ اس فتح سے ان کا حوصلہ بڑھ گیا اب وہ پھر لڑنے آئیں گے اور اب کے ایسی مار کھائیں گے کہ پناہ بخدا۔ ف۴ ابن اسحاق نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنگ احد کے باب میں سورۂ آل عمران کی ساٹھ آیتیں اتاریں عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا اس سورت کی ایک سو بیس آیتیں اسی باب میں ہیں ع اسی سورت میں

۳۷۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ -

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب بن عبدالمجید نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا یہ جبریلؑ آن پہنچے ہتھیار لگائے ہوئے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے۔ ف۱

ف۱ مشہور یہ ہے کہ آپؐ نے بدر کے دن یہ فرمایا تھا جیسے اوپر گزر چکا - احد کا لفظ اس میں شاید راوی کی غلطی ہے۔

۳۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيَ سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا، قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے بیان کیا کہا ہم کو زکریا بن عدی نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے حیوہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ برس کے بعد (یعنے آٹھویں برس میں) احد کے شہیدوں پر اسطرح سے نماز پڑھی جیسے کوئی زندوں کو اور مُردوں کو رخصت کرتا ہے ول (پھر وہاں سے آن کر) منبر پر چڑھے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے پہلے عالم آخرت میں جاتا ہوں) اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں اور میرے تمہارے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے وٹ اور میں تو (اس وقت بھی) اسی مقام سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں (بطور کشف کے) اور مجھ کو اب اسکا ڈر نہیں رہا کہ تم (دوبارہ) مشرک ہو جاؤ گے (اسلام سے پھر جاؤ گے) بلکہ مجھ کو جو ڈر ہے وہ یہ ہے کہ تم دنیا کے مزوں میں پڑ کر کہیں ایک دوسرے سے رشک وحسد نہ کرنے لگو عقبہ کہتے ہیں بس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ میرا آخری دیدار تھا وٹ

ول احد کی لڑائی ۳ھ ہجری شوال کے مہینے میں ہوئی اور ۱۱ھ ہجری ماہ ربیع الاول میں آپؐ کی وفات ہوئی اس لئے راوی کا یہ کہنا ۸ برس کے بعد صحیح نہیں ہو سکتا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں برس جیسے ہم نے ترجمہ میں واضح کر دیا ہے زندوں کا رخصت کرنا تو ظاہر ہے کیونکہ یہ واقعہ آپؐ کی حیات کی آخری سال کا ہے اور مردوں کا وداع اس معنے کر ہے کہ اب بدن کے ساتھ ان کی زیارت نہ ہو سکے گی جیسے دنیا میں ہوا کرتی تھی حافظ نے کہا گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد بھی زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اُخروی ہے جو دنیاوی زندگی سے مشابہت نہیں رکھتی اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مردوں کی قبر پر جب جائیں پھر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ جنازے کی نماز خود ایک دعا ہے اور اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں نماز سے دعا مراد ہے حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ تین دن کے بعد پھر قبر پر نماز نہ پڑھیں۔ وٹ وہاں ہم سب مسلمان اپنے پیغمبر کے حضور میں حاضر ہوں گے مسلمانو کوشش کرو کہ قیامت کے دن ہم اپنے پیغمبر کے سامنے شرمندہ نہ ہوں جہاں تک ہو سکے آپؐ کے دین کی مدد کرو قرآن و حدیث پھیلاؤ جو لوگ حدیث شریف اور اہلحدیث سے دشمنی کرتے ہیں معلوم نہیں وہ پیغمبر صاحب کو کیا منہ بتلائیں گے۔ وٹ اس کے چند ہی روز بعد آپؐ کی وفات ہو گئی۔

۳۷۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق (عمرو بن عبیداللہ سبیعی) سے انہوں نے

الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِينَا
الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ،
وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ: لَا تَبْرَحُوا،
إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا،
وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا
تُعِينُونَا، فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ
النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنْ
سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا
يَقُولُونَ: الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ جُبَيْرٍ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا، فَلَمَّا أَبَوْا
صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ سَبْعُونَ
قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ
مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: لَا تُجِيبُوهُ، فَقَالَ: أَفِي
الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قَالَ: لَا تُجِيبُوهُ،
فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ:
إِنَّ هَؤُلَاءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً
لَأَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ،
فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ: أَبْقَى اللَّهُ
عَلَيْكَ مَا يُحْزِنُكَ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ:
اعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ:
قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ:
لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجِيبُوهُ، قَالُوا: مَا
نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى

براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا احد کے دن
مشرکوں سے ہمارا مقابلہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تیراندازوں کی ایک ٹکڑی ف۱ بٹھادی ان کا افسر عبداللہ
بن جبیر کو کیا ان سے فرمایا تم اس جگہ سے نہ سرکنا خواہ تم دیکھو
ہم ان کافروں پر غالب ہوتے جب بھی نہ سرکنا خواہ تم دیکھو ہم
مغلوب ہوتے (جب بھی نہ سرکنا) ہماری مدد بھی نہ کرنا خیر جب
ہماری اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو وہ بھاگ نکلے میں نے انکی
عورتوں کو دیکھا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھاتے ہوتے پہاڑ پر بھاگی
جا رہی تھیں ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں ف۲ مسلمانوں
نے یہ کہنا شروع کیا اسے لوٹ کا مال لو لوٹ کا مال لو عبداللہ بن
جبیر نے ان کو سمجھایا دیکھو آنحضرت صلی اللہ وسلم تاکید کر گئے ہیں
کہ اس جگہ سے نہ سرکنا اس جگہ سے مت ہلو انہوں نے نہ
مانا ف۳ اب مسلمانوں کے منہ پھر گئے (بھاگ نکلے) اور ستر
مسلمان شہید ہوتے ف۴ اور ابوسفیان ایک اونچے مقام پر
چڑھا پکار کر کہنے لگا کیا مسلمانوں میں محمدؐ زندہ ہیں آپ نے ف۵
فرمایا خاموش رہو کچھ جواب نہ دو پھر کہنے لگا اچھا ابوقحافہ کے
بیٹے (ابوبکرؓ) زندہ ہیں آپ نے فرمایا چپ رہو کچھ جواب نہ
دو پھر کہنے لگا اچھا خطاب کے بیٹے (عمرؓ) زندہ ہیں ف۶ تب
ابوسفیان ف۷ کہنے لگا بس معلوم ہو گیا یہ سب مارے گئے اگر زندہ
ہوتے تو جواب دیتے یہ سن کر حضرت عمرؓ سے رہا نہیں گیا بے اختیار کہہ
اٹھے اے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے اللہ نے ابھی ان کو تجھے ذلیل
ف۸ کرنے کے لئے قائم رکھا ہے ابوسفیان نے کہا اب کیا ہے ہبل تو
بلند ہو جا ف۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو
جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا یوں کہو
اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بلند اور سب سے زیادہ بزرگی والا ہے پھر
ابوسفیان کہنے لگا ہمارا مددگار عزیٰ ہے (جو ایک بت کا نام تھا) تم
مسلمانوں کے پاس عزیٰ نہیں ہے آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو

لَكُمْ، قَالَ أَبُوسُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَمْ آمُرْبِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي،

جواب دو انہوں نے عرض کیا کیا جواب دیں آپؐ نے فرمایا یوں کہو اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا مددگار نہیں ابوسفیان نے کہا خیر بدر کا بدلہ ہوگیا ف۱۰ اور لڑائی تو ہیئی ڈولوں کی طرح ف۱۱ دیکھو (بعضی لاشوں میں) ناک کان کترے ہوئے پاؤگے میں نے ایسا حکم نہیں دیا گو میں اس کو بُرا بھی نہیں سمجھتا. ف۱۲.

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ جس میں پچاس آدمی تھے ایک ناکے پر۔ ف۲ ان کافر عورتوں کے نام یہ تھے جو اپنے خاوندوں کے ساتھ آئیں تھیں ہندہ بنت عتبہ ام حکیم، فاطمہ بنت ولید، برزہ بنت مسعود، ریطہ بنت مسعود، ریطہ بنت سعد، خناس بنت سعد، سلافہ بنت جبیش، خناس بنت مالک، عمرہ بنت علقمہ۔ ف۳ اور لوٹ کی طمع میں مورچہ چھوڑ دیا۔ خالد بن ولید سواروں کا لشکر لئے ہوئے آن پہنچے اور مسلمانوں پر عقب سے حملہ کیا۔ ف۴ شیطان نے پکار دیا کہ محمدؐ مارے گئے ف۵ صحابہ سے جو اس وقت آپؐ کے ساتھ رہ گئے تھے۔ ف۶ ادھر سے کوئی جواب نہ ملا۔ ف۷ اپنے لوگوں کی طرف منہ کر کے۔ ف۸ یا تجھ کو رنج دیئے۔ ف۹ ہبل ایک بت کا نام تھا خانہ کعبہ میں ابوسفیان کا مطلب تھا کہ اب بت پرستی کو پھر فروغ ہوگیا ہبل کی عظمت بڑھ گئی ف۱۰ اس دن ستر کافر مارے گئے تھے آج ستر مسلمان مارے گئے۔ ف۱۱ کبھی ادھر کبھی ادھر۔ ف۱۲ کہتے ہیں اس جنگ میں سب مسلمان بھاگ گئے یا تتر بتر ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ اصحاب رہ گئے تھے اسی جنگ میں ابو قمیہ نے آپؐ کو پتھر مارے آپؐ کا دندان مبارک شہید ہوا چہرے پر زخم آیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ۔

مجھ کو عبداللہ بن محمد مسندی نے خبر دی کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا بعضے لوگوں نے صبح کو شراب پیا ف۱ پھر جنگ میں شہید ہوئے ف۲.

ف۱ اس وقت شراب حرام نہیں ہوا تھا۔ ف۲ عبداللہ جابرؓ کے والد بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے شراب ان کے پیٹ میں رہنا شہادت کو مانع نہیں ہوا کیونکہ اس وقت شراب حرام نہ تھا۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد ابراہیم سے ان کے والد عبدالرحمٰن بن عوف روزہ دار تھے (شام کو) ان کے سامنے کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ (احد کے دن) مارے گئے وہ مجھ سے اچھے تھے ف۱ ایک چادر

خَيْرٌ مِنِّيْ، كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ، أَوْ قَالَ: أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

میں ان کو کفن دیا گیا اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنی چھوٹی چادر تھی) ابراہیم کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا اور حمزہ بن عبدالمطلب ابھی اسی دن) مارے گئے۔ وہ مجھ سے اچھے تھے پھر تو ہم لوگوں کو دنیا کی فراغت دی گئی کیسی فراغت یا یوں کہا پھر تو ہم کو دنیا دی گئی کیسی دی گئی (یعنی بہت دی گئی) اور ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب جلدی سے دنیا ہی میں نہ مل گیا ہو اس کے بعد رونے لگے اتنا روئے کہ کھانا بھی نہیں کھایا۔

ف حالانکہ عبدالرحمٰن بن عوف عشرہ مبشرہ میں تھے مگر کسر نفسی اور تواضع کی راہ سے انہوں نے مصعب کو اپنے سے اچھا بتایا کوئی عقلمند آدمی اپنی آپ تعریف نہیں کرتا کہ آخرت میں کچھ نہ ملے۔

---

۳۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے جنگ احد کے دن آپؐ سے عرض کیا فرمائیے اگر میں مارا جاؤں تو (مارے جانے کے بعد) کہاں جاؤں گا آپؐ نے فرمایا بہشت میں وہ شخص یہ سن کر جو کھجوریں لئے ہوئے کھا رہا تھا ان کو پھینک دیا پھر لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا۔ ف۔

ف ابن بشکوال نے کہا اس شخص کا نام عمیر بن حمام تھا مسلم کی روایت میں ہے کہ عمیر بن حمام نے جنگ احد کے دن کچھ کھجوریں نکالیں ان کو کھانے لگا پھر کہنے لگا ان کھجوروں کے تمام کرنے تک اگر میں جیتا رہا یہ تو بڑی لمبی زندگی ہو گی اور لڑائی شروع کی مارا گیا اسد الغابہ میں ہے کہ عمیر بدر کے دن مارا گیا اور یہ سب انصار میں پہلا شخص تھا جو اللہ کی راہ میں جنگ میں مارا گیا ابن اسحاق نے روایت کیا کہ عمیر بن حمام جب کافروں سے جنگ بدر میں بھڑ گیا تو یہ کہنے لگا اللہ کے پاس جاتا ہوں توشہ دوشہ کچھ نہیں لیکن خدا کا ڈر اور آخرت میں کام آنے والا عمل اور جہاد پر صبر ہے بیشک خدا کا ڈر نہایت مضبوط کرنے والا امر ہے انس بن النضر انصاریؓ کو عمر بن خطابؓ ملے جو گھبرائے ہوئے چلے آ رہے تھے انہوں نے کہا بڑا غضب ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے انسؓ نے کہا پھر اب ہم تم زندہ رہ کر کیا کریں گے آنحضرتؐ کا خدا تو زندہ ہے اسی دین پر لڑ کر مرو جس پر تمہارے پیغمبر لڑے یہ کہہ کر انس بن نضر کافروں کی صف میں گھس گئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے کہتے ہیں احد کی جنگ میں کافروں کا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ نے سنبھالا اس کو حضرت علیؓ نے مارا پھر عثمان بن ابی طلحہ نے اس کو امیر حمزہؓ نے مارا پھر ابو سعید بن ابی طلحہ نے اس کو سعد بن ابی وقاصؓ نے مارا پھر نافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اس کو عاصم بن ثابت انصاریؓ نے مارا پھر حارث بن ابی طلحہ بن ابی طلحہ نے اس کو بھی عاصم نے مارا پھر کلاب

بن ابی طلحہ نے اس کو زبیرؓ نے مارا پھر جلاس بن طلحہ لے پھر ارطاۃ بن شرجبیل نے ان کو حضرت علیؓ نے مارا پھر شریح بن قارظ نے وہ بھی مارا گیا پھر صواب ایک غلام نے اس کو سعد بن ابی وقاصؓ یا حضرت علیؓ یا قزمانؓ نے اس کے بعد کافر بھاگ گئے۔

---

۳۷۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ: عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، وَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الإِذْخِرَ، أَوْ قَالَ: أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا، أَخْبَرَنَا حَسَّانُ ابْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا) تو محض اللہ کی رضامندی کے لئے اب ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا ۱ ہم میں بعضے لوگ ایسے ہیں جو چل دیئے گذر گئے انہوں نے دنیا میں کچھ بدلہ ہی نہ پایا انہیں لوگوں میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو اُحد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف ایک دھاری دار کملی چھوڑی جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس جما دو یا ڈال دو اور ہم میں بعضے ایسے ہیں جن کا میوہ خوب پکا وہ اس کو چن رہا ہے ۲ ہم کو حسان بن حسان نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن طلحہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان کے چچا (انس بن نضر) بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے ۳ کہنے لگے ارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جنگ میں شریک نہ ہوا خیر اگر اللہ نے اب کے کسی لڑائی میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش کرتا ہوں ۴ جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگے تو انس بن نضرؓ کہنے لگے یا اللہ تیری درگاہ میں یہاں اس کا عذر کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کیا ۵ اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بیزار ہوں یہ کہہ کر تلوار لے کر

هٰؤُلَاءِ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ؟ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ۔

آگے بڑھے رستے میں سعد بن معاذ ملے (جو بھاگے آ رہے تھے) انس نے کہا کیوں سعد کہاں جاتے ہو میں تو اس پہاڑ (احد) کے پاس سے بہشت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں غرض انس گئے اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہوئے (ان پر اتنے زخم تھے کہ) ان کی لاش پہچانی نہ گئی ان کی بہن ف٦ نے ایک تل یا انگلی کی پور دیکھ کر ان کو پہچانا ان کو اسی (٨٠) پر کئی زخم بھالے اور تلوار اور تیر کے لگے تھے ف٧۔

ف١ وہ اپنے فضل سے ضرور عنایت کرے گا۔ ف٢ مزے مزے سے کھا رہا ہے یعنے دنیا کا مال اسباب ملا۔ ف٣ ان کو افسوس ہوا۔ ف٤ کیسے زور سے لڑتا ہوں۔ ف٥ کافروں کے مقابلہ سے بھاگ نکلے۔ ——— ف٦ ربیع بنت نضر۔ ف٧ اور مشرک کم بختوں نے ان کے ناک کان جدا کاٹ ڈالے تھے اس وجہ سے لاش کا پہچاننا مشکل ہو گیا مسلمانو تمہارے باپ دادا نے ایسی ایسی بہادریاں کر کے خون بہا کر اسلام کو دنیا میں پھیلا دیا تھا اور اتنا بڑا وسیع ملک حاصل کیا تھا جس کی حد مغرب ٹونس اور دانہ لس یعنی ہسپانیہ تک اور مشرق میں چین اور برما تک اور شمال میں روس تک اور جنوب میں روم و ایران و توران و ہندوستان و عرب و شام مصر و افریقہ سب ان کے زیر نگین تھیں تمہاری عیاشی اور بے دینی نے اب یہ نوبت پہنچائی کہ خاص عرب کے سواحل اور بلاد بھی کافروں کے قبضے میں آ رہے ہیں اور ملک تو سب جا چکے اب جتنا رہ گیا ہے اسی کو سنبھالو خواب غفلت سے بیدار ہو کر قرآن و حدیث کو مضبوط تھامو وما علینا الا البلاغ۔

---

٣٧٩ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ، قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ۔

ہم سے موسٰے بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے ہم جب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں) مصحف لکھ رہے تھے سورۂ احزاب کی ایک آیت اس میں نہ ملی جس کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کرتا تھا آخر میں نے وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر۔ اور میں نے مصحف میں اسی سورت

فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. میں شریک کر دی ف۱۔

ف۱ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے مسلمانوں میں بعضے مرد تو ایسے ہوئے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو قول وقرار کیا تھا وہ سچ کر دکھایا اب ان میں بعضے تو اپنا کام پورا کر چکے ہیں شہید ہو گئے (جیسے حمزہؓ اور مصعبؓ) اور بعضے انتظار کر رہے ہیں (جیسے عثمانؓ اور طلحہؓ وغیرہ) اس روایت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ آیت صرف خزیمہ کے کہنے پر قرآن میں شریک کر دی گئی بلکہ یہ آیت صحابہ کو یاد تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا سن چکے تھے مگر بھولے سے مصحف میں نہیں لکھی گئی جب خزیمہ کے پاس لکھی ہوئی ملی تو اس کو شریک کر لیا۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ: يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ، وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ، فَنَزَلَتْ. فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا. وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن یزید سے سُنا وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف (جنگ کیلئے) نکلے تو کچھ لوگ جو نکلتے وقت آپؐ کے ساتھ تھے لوٹ آئے؎ ان کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے دو گروہ ہو گئے تھے ایک گروہ کہنے لگا ہم تو ان (منافقوں) کو قتل کریں گے ایک گروہ یہ کہتا تھا نہیں ان کو قتل نہیں کر سکتے؎ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء کی یہ آیت اتاری مسلمانو تم کو کیا ہو گیا ہے منافقوں کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ اللہ نے ان کی بدکاریوں کی سزا میں ان کو (کفر کی طرف پھیرا) الٹ دیا ہے اور آنحضرت نے فرمایا مدینہ کا نام طیبہ (پاکیزہ) ہے وہ گنہگاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے ف۱۔

ف۱ تو یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے باب میں اتری یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا کہ میرا بدلہ اس شخص سے کون لیتا ہے جس نے میری بی بی کو بدنام کر کے مجھ کو ایذا دی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ میں جھگڑا ہوا۔ یہ قصہ اُوپر گذر چکا ہے۔ عہ یہ عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھ والے تھے عہ کیونکہ وہ ظاہر میں مسلمان تھے

بَابٌ۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا۔ الْآيَةَ۔

باب یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی اور اللہ ان کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا انہوں نے

ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا۔ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا۔ بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللهُ يَقُولُ۔ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا۔

سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی ہم لوگوں کے حق میں اتری اس میں دو گروہوں سے بنی سلمہ مراد ہیں اور بنی حارثہ اور مجھے اس آیت کا اترنا پسند نہیں ف کیونکہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ اللہ انکا مددگار تھا ف۲۔

ف اگرچہ اس میں ہمارا عیب مذکور ہے سے سورۂ آل عمران کی۔ للعہ بنو سلمہ خزرج والے اور بنی حارثہ اوس والے۔ ے اور منافقوں کے ساتھ لوٹ جانے کا قصد کیا۔ ے اس نے سنبھال لیا آنحضرت کے ساتھ رہے۔ مع جو خزرج میں سے تھے لہ جو اوس میں سے تھی۔ ف۲ تو اللہ کی ولایت یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ہم کو حاصل ہوا جنگ احد میں جب عبداللہ بن ابی تین سو ساتھیوں کو لے کر رستے میں سے لوٹ آیا تو ان انصاریوں کے دل میں بھی شیطان نے وسوسہ ڈالا مگر اللہ نے ان کو سنبھال لیا انہوں نے آنحضرت کا ساتھ نہ چھوڑا۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَاذَا؟ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: لَا بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَصَبْتَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا کنواری سے یا رانڈ سے میں نے کہا رانڈ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی رہتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ اُحد کے دن شہید ہوئے اور نو بیٹیاں چھوڑیں تو میری نو بہنیں تھیں میں نے مناسب نہ سمجھا کہ انہی کی طرح ایک نادان لڑکی لا کر ان میں شریک کروں میں نے چاہا (ایک سمجھدار عمر والی) عورت لاؤں جو ان کی کنگھی چوٹی اور ان کی خدمت کرے آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ

ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر بن شعبی سے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ان کے والد احد کے

عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ، فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

دن شہید ہوئے اور اپنے اوپر قرضہ چھوڑ گئے اور چھ بیٹیاں، جب ان کے باغ کی کھجور کٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپؐ سے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپؐ جانتے ہیں میرے والد احد کے دن شہید ہوگئے اور قرضداری بہت چھوڑ گئے میں چاہتا ہوں (آپؐ تشریف لے چلیں) آپؐ کو قرض خواہ دیکھیں گے ف۱ آپؐ نے فرمایا اچھا تو باغ میں چل اور ہر ایک قسم کی کھجور کا الگ الگ ایک ڈھیر لگا میں نے ایسا ہی کیا اور آپؐ کو بلا بھیجا جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اس وقت اور ضد کرنے لگے ف۲ آپؐ نے جب قرض خواہوں کی یہ ضد دیکھی تو ان ڈھیروں میں جو بڑا ڈھیر تھا اس کے گرد پھرے تین دفعہ اور پھر اس پر بیٹھ گئے اور پھر قرض خواہوں کو بلایا آپؐ برابر ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا پورا قرضہ ادا کر دیا اور میں تو اسی پر راضی تھا کہ اللہ میرے والد کا پورا قرضہ ادا کرا دے گو میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور لے کر نہ لوٹوں (یعنے مجھ کو ایک کھجور بھی نہ بچے) اللہ تعالیٰ نے ف۳ سب ڈھیروں کو (جوں کا توں) بچا دیا اور جس ڈھیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ف۴۔

ف۱ تو شاید آپ کے لحاظ سے کچھ قرض معاف کردیں۔ ف۲ زیادہ تقاضا شروع کیا جابرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خیال سے لائے تھے کہ آپؐ کو دیکھ کر قرض خواہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں گے لیکن نتیجہ بالعکس ہوا قرض خواہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ کی جابرؓ پر عنایت ہے اگر جابرؓ کے والد کا مال قرضے کو کافی نہ ہوگا تو باقی قرضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے ادا کریں گے اس لئے انہوں نے اور سخت تقاضا شروع کیا۔ ف۳ اپنی قدرت کاملہ سے ف۴ دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قرض خواہوں کو کچھ قرضہ چھوڑ دینے کے لئے فہمائش کی مگر انہوں نے نہ مانا پھر آپؐ نے فرمایا اچھا اپنے قرض کے بدل باغ کا سب میوہ لے لو انہوں نے نہ مانا وہ یہ سمجھے کہ باغ کا میوہ ہمارے قرضہ کو کافی نہ ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پھرنے اور اس ڈھیر پر بیٹھ جانے کی وجہ سے ایسی برکت دی کہ سب ڈھیر جوں کے توں رہے اور یہ ڈھیر بھی کم نہ ہوا اور قرضہ سب ادا ہو گیا اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کھلا معجزہ مذکور ہے باب کا تعلق یہ ہے کہ اس میں جابرؓ کے والد کا جنگ احد میں شہید ہونا مذکور ہے یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔

۳۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رض سے انہوں نے کہا میں نے جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرد دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد۔ ف ا۔

ف ا مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں فرشتے تھے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل اس حدیث سے یہ قول رد ہوا کہ فرشتوں نے جنگ بدر کے سوا اور جنگوں میں جنگ کی۔

۳۸۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن ہاشم سعدی نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنی ترکش میں سے تیر نکال کر میرے سامنے رکھے اور فرمایا (ای سعد) تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔ ف ا۔

ف ا سعد بڑے تیر انداز تھے جنگ اُحد میں کافر پے چلے آتے آپ نے اپنے تیر بھی سعد کو دے دیئے کہ تم ہی مارو انہوں نے ایسے تیر مارے کہ کسی کافر کو آپ کے نزدیک پھٹکنے نہ دیا کہتے ہیں یہ تیر بھی ختم ہو گئے اور ایک کافر بالکل قریب آن پہنچا تو ایک تیر جس میں نری لکڑی تھی برچھی نہ تھی رہ گیا تھا آپ نے سعد سے فرمایا یہی تیر مار سعد نے مارا وہ تیر اس کافر کے بدن میں گھس گیا۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ، سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ سے ملا دیا۔ ف ا۔

ف یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَاهُمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لئے ملایا سعد کا مطلب یہ تھا کہ میں لڑ رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۳۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نہیں سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے سوا اور کسی سے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد ف سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میں نے تو نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لئے اپنے ماں باپ کو تصدق کیا ہو سوا سعد بن مالک کے احد کے دن میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے سعد تیر مار تجھ پر میرے ماں باپ صدقے۔

ف سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے اپنے والد سے ف انہوں نے کہا ابو عثمان نہدی کہتے تھے کہ ایک جنگ میں جس میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّذِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٌ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑے (یعنے احد کے دن) آپؐ کے ساتھ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص کے سوا کوئی نہ رہا یہ ابو عثمان نے طلحہ اور سعد سے سُنا تھا۔ ۲

۱ سلیمان بن طرفان۔ ۲ یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں مقداد بن اسود کا بھی ساتھ رہنا مذکور ہے کیونکہ شاید مقداد بعد کو آگئے ہُوں ایک روایت میں یُوں ہے کہ آپؐ کے ساتھ بارہ انصاری اور طلحہ رہے ایک روایت میں چودہ آدمی مذکور ہیں سات انصاری سات مہاجرین،

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ قَالَ: صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سُنا انہوں نے کہا میں عبدالرحمٰن ابن عوف اور طلحہ بن عبیداللہ اور مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سُنا البتہ طلحہ کو اُحد کا قصّہ بیان کرتے سُنا۔ ۱

۱ اس میں یہ بیان نہیں ہے کہ طلحہ نے کیا قصّہ سنایا ابو یعلی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے اُحد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہنی تھیں ابن اسحاق نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھنے لگے تو طلحہ نیچے بیٹھ گئے آپؐ ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ گئے آپؐ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی کافروں نے آپؐ پر تلوار چلائی تو طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لی ان کا ہاتھ بیکار ہو گیا تھا کہتے ہیں جس طرف سے کافر تیر مار رہے تھے طلحہ نے اس طرف اپنی پیٹھ کر کے کافروں کے تیر اپنی پشت پر لئے اللہ اللہ طلحہؓ کی جانثاری۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے ابو بکر عبداللہ بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا ایک ہاتھ بیکار (شل) دیکھا انہوں نے اُحد کے دن آنحضرتؐ کو اس ہاتھ سے بچایا تھا۔ ۱

۱ طلحہؓ کی انگلی کٹ گئی تھی کہتے ہیں اُحد کے دن ان کو ۳۵ زخم لگے تھے مشرکوں نے آنحضرتؐ کو گھیر لیا آپؐ نے فرمایا کون ایسا ہے جو ان کافروں کو ہم سے ہٹائے یہ سن کر انصاری لوگ جو آپؐ کے ساتھ گئے تھے لڑے اور شہید ہوئے پھر طلحہؓ نے لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ

کافروں کو اللہ نے ہٹا دیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِبْكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا۔

ہم سے ابومعمر (عبداللہ بن عمرو عقدی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگے۔ لیکن ابوطلحہ انصاری (انس کی والدہ کے دوسرے خاوند) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال کی آڑ آپ پر کئے رہے (تاکہ آپ کو کافروں کا تیر وغیرہ نہ لگے) اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز زوردار کمان والے تھے انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں جو مسلمان اس دن تیروں کا ترکش لئے ہوئے گزرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے یہ تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کھڑے کھڑے سر اٹھا کر کافروں کو دیکھتے کہ کم بخت کیا کر رہے ہیں) ابوطلحہ آپ سے عرض کرتے میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ سر نہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرے گلے پر تیر لگے وہ آپ کے گلے پر تصدق ہے انس کہتے ہیں میں نے اس دن حضرت عائشہ اور (اپنی والدہ) ام سلیم کو دیکھا وہ کپڑا اٹھائے ہوئے پانی کی مشکیں بھر بھر کر اپنی پیٹھ پر لاتیں مردوں کے منہ میں ڈالتیں پھر لوٹ جاتیں مشک بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں چھوڑتیں، ان کی پازیبیں میں نے دیکھیں ف اور ایسا ہوا (اللہ نے اس جنگ میں لوگوں پر اونگھ بھیجی) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار چھوٹ پڑی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف کیونکہ پنڈلیاں کھلی تھیں بے اختیار انس کی نظر حضرت عائشہ پر پڑ گئی ہو گی جو کچھ گناہ نہیں ہے ام سلیم تو ان کی والدہ تھیں اور ایک اعتبار سے حضرت عائشہ بھی والدہ تھیں کیونکہ آپ ام المومنین ہیں علاوہ اس کے یہ سخت گھبراہٹ کا وقت تھا ایسے وقت میں مجاہدین کو پانی پلانا ان کی جان

بچانا نہایت ضروری تھا پردے کا خیال زیادہ اہم نہ تھا اس سب کے سوا انس رضی اللہ عنہ بہت کم سن تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص تو بچوں سے پردے کی ضرورت نہ تھی۔

٣٩٤ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ، أَبِي أَبِي، قَالَ: قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: بَصُرْتُ: عَلِمْتُ، مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ، وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ، وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ۔

مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا احد کے دن (پہلے پہل) کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان ملعون نے (دھوکا دینے کو) یوں آواز دی اسے خدا کے بندو تمہارے عقب میں جو لوگ آ رہے ہیں ان سے بچو ول یہ سنتے ہی اگلے لوگ پچھلوں پر پلٹ پڑے وٹ اتنے میں معلوم ہوا حذیفہ کے والد یمان کو مسلمان مارے ڈال رہے ہیں حذیفہ نے پکارا اسے خدا کے بندو یہ تو میرا باپ ہے عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا خدا کی قسم انہوں نے کسی طرح اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا وٹ حذیفہ ان سے کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (سبحان اللہ کیا صبر ہے) عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم حذیفہ جب تک جئے ان کے دل میں نیکی ہی رہی وٹ امام بخاری نے کہا حدیث میں جو بصر لفظ ہے بَصُرت سے ہے جو بصیرۃ سے نکلا ہے یعنے میں نے جانا اور اَبْصَرْتُ کا معنے آنکھ سے دیکھا بعضوں نے کہا بَصُرتُ اور اَبْصَرْتُ کا ایک ہی معنی ہے (جیسے سرعت اور اسرعت)۔

ول حالانکہ وہ مسلمان تھے شیطان نے بہکا دیا کہا وہ کافر آ رہے ہیں۔ وٹ آپس ہی میں تلوار چل گئی۔ وٹ کہتے ہیں عتبہ بن مسعودؓ عبداللہ بن مسعودؓ کے بھائی نے ان کو کافر سمجھ کر مار ڈالا بعضوں نے کہا کئی آدمی ان کے قتل میں شریک تھے حذیفہؓ نے جب کہا تم نے میرے باپ کو مار ڈالا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم نے ان کو نہیں پہچانا۔ وٹ اپنے باپ کے قاتلوں کے لئے دعا کرتے رہے اللہ ان کو بخشے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ آل عمران میں) فرمانا جس دن (یعنے احد کے دن) دونوں گروہ بھڑ گئے تم میں سے جو لوگ بھاگ نکلے (کچھ کافر نہیں ہوتے بلکہ) شیطان نے ان کے بعضے کرتوتوں کے بدل ان کو بھڑکا دیا اور بیشک اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۔ کیونکہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے۔ ف۱

ف۱ کرتوتوں سے مراد یہی ہے کہ پیغمبر کی نافرمانی کی، لوٹ کی طمع میں مورچہ چھوڑ دیا۔ اس کی سزا یہ ہوئی کہ شیطان کے فریب میں آگئے میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقُعُودُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ؟ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ، فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابوحمزہ نے خبر دی انہوں نے عثمان بن موہب سے انہوں نے کہا ایک شخص (یزید بن بشر سکسکی) نے بیت اللہ کا حج کیا اس نے وہاں کتنے لوگوں کو بیٹھا دیکھا (ان کے نام معلوم نہیں ہوتے) پوچھا یہ کون لوگ ہیں کسی نے کہا قریش کے لوگ ہیں پوچھا یہ بوڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہیں وہ شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں بتلاؤ گے میں تم کو اس گھر کی (یعنے خانہ کعبہ کی) عزت اور حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا عثمان بن عفانؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں غیر حاضر تھے اس میں شریک نہ تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو وہ بیعتہ الرضوان سے بھی محروم رہے تھے اس وقت حاضر نہ تھے انہوں نے کہا ہاں تب اس نے تکبیر کہی ف۱ عبداللہ عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھ سے بیان کروں (تو نے) تیرے سوالات کی حقیقت کھولوں احد کے دن وہ بھاگ نکلے تھے تو میں گواہی دیتا ہوں یہ قصور (تو اللہ معاف کر چکا، جیسے اوپر آیت میں گزرا) رہا جنگ بدر میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آپؐ نے ان سے فرمایا (تم مدینہ میں رہ کر ان کی تیمارداری کرو) تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ایک شخص کو جو اس جنگ میں شریک ہوگا اور اتنا ہی لوٹ کے مال میں سے حصہ بھی ملے گا رہ گیا بیعتہ الرضوان میں شریک نہ ہونا تو اگر عثمانؓ سے زیادہ مکہ میں کوئی عزت اور شان والا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے سمجھانے کو) اس کو بھیجتے ف۲ آپؐ نے

بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ، اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ.

انہی کو بھیجا اور بیعۃ الرضوان اس وقت ہوئی جب عثمانؓ مکہ کو جا چکے تھے ف۳ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے (گویا ان سے بیعت لے لی یہ تو اور زیادہ عثمانؓ کا شرف ہوا) جا اب جا یہ باتیں یاد رکھ۔ ف۴۔

ف۱ تعجب ہے کہ جب عثمانؓ ان بڑے بڑے مقامات میں شریک نہ تھے تو ان کی کوئی فضیلت نہ ہوئی بلکہ طعن تشنیع کے قابل ھیں۔
ف۲ ان سے بڑھ کر کوئی عزت دار نہ تھا اس لئے۔ ف۳ بلکہ بیعۃ الرضوان کے باعث حضرت عثمانؓ ہی ہیں لوگوں نے یہ خبر اڑا دی کہ مشرکین جنگ پر مستعد ہیں اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لے کر گئے تھے مار ڈالا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا اور سب صحابہؓ سے بیعت لی کہ جب تک جان باقی ہے مشرکین سے لڑیں گے۔ ف۴ تاکہ پھر تو شیطان کے فریب میں نہ آئے اور حضرت عثمانؓ کی نسبت بدگمانی نہ کرے۔

بَابُ - إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ - إِلَى قَوْلِهِ - بِمَا تَعْمَلُونَ. تُصْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ، أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

باب (سورۂ آل عمران) میں یہ فرمانا جب تم بگٹٹ چلے جا رہے تھے اور باوجودیکہ پیغمبر پچھلے گروہ میں رہ کر تم کو بلا رہا تھا لیکن تم مڑ کر بھی کسی کو نہیں دیکھتے تھے (بھاگنے کی دھن میں لگے تھے) آخر تم نے جو پیغمبر کو رنجیدہ کیا اللہ نے بھی اس کے بدل تم کو (شکست دے کر) رنجیدہ کیا اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ جب کوئی اچھی چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے یا کوئی مصیبت تم پر آ جائے تو (صبر کرو) اور تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی پوری خبر ہے امام بخاریؒ نے کہا اس آیت میں تُصْعِدُونَ کا معنے تَذْهَبُونَ یعنے چلے جا رہے تھے اَصْعَدَ وصعد فوق البیت یعنی گھر کے اوپر چڑھ گیا ف۱

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

ف۱ امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے کہ صَعِدَ میں جو مجرد ہے اور اصعد میں جو مزید ہے فرق ہے صعد کے معنے چڑھا اور اصعد کے معنے گیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

۳۹۶ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ

مجھ سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن پیدل ٹکڑی کا سردار عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا وہ

ابْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَلِكَ۔ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ۔

مدینہ کی طرف بھاگتے ہوئے چلے اسی بات میں یہ آیت اتری۔

باب۔ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ، حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا، يَسْقُطُ وَآخُذُهُ، وَيَسْقُطُ فَآخُذُهُ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جب تم شکست کا غم کر چکے تو تم پر امن کی اونگھ بھیجی جو تم میں سے ایک گروہ کو دبا رہی تھی اور بعضوں کو اس وقت بھی اپنی جان کے لالے پڑے تھے (یعنے منافقوں کو) وہ اللہ کی نسبت جہالت کے وقت کی سی بدگمانی کر رہے تھے کہہ رہے تھے اب وہ بات ہم کو کہاں ملی جس کا پیغمبر صاحب نے وعدہ کیا تھا (یعنے فتح) اے پیغمبر کہہ دے سارا کام اللہ کے اختیار میں ہے یہ لوگ دلوں میں اور بھی باتیں (کفر اور نفاق کی) چھپاتے ہوتے ہیں جن کو تجھ پر نہیں کھولتے اپنے دل میں کہتے ہیں اگر ہماری بات چلتی تو ہم لوگ یہاں کیوں مارے جاتے اے پیغمبر کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جب بھی جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا تھا وہ (کسی بہانے سے) قتل گاہ میں آ موجود ہوتے اس لڑائی میں یہ بھی حکمت تھی کہ اللہ کو تمہارے دلوں کی بات آزمانا اور تمہارے دلی خیالات کو صاف کرنا منظور تھا اور اللہ دلوں کی بات خوب جانتا ہے اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو طلحہ سے انہوں نے کہا میں بھی ان لوگوں میں تھا جن کو احد کے دن اونگھ نے دبا لیا تھا مجھ کو ایسی اونگھ آئی کہ کئی بار میرے ہاتھ سے تلوار گر پڑی وہ گرتی جاتی تھی میں اُٹھاتا جاتا تھا وہ گرتی جاتی تھی میں اُٹھاتا جاتا تھا۔

باب۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ:

باب (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اے پیغمبر تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ کا اختیار ہے چاہے ان کو معاف کرے چاہے ان کو سزا دے کیونکہ وہ گنہگار ہیں حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ

شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ؟ فَنَزَلَتْ۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ۔

سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں احد کے دن زخم آیا۔ آپؐ نے فرمایا بھلا اس قوم کو کیا فلاح ہوگی جنہوں نے اپنے پیغمبر کو زخمی کیا اس وقت (سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتری) اے پیغمبر تیرے کچھ اختیار نہیں (اخیر تک)

ف۱ حمید کی روایت کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔

۳۹۷۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا، بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن زیاد سلمی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فجر کی نماز میں اخیر رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا کرتے یا اللہ فلا نے (صفوان بن امیہ) اور فلانے (سہیل بن عمرو) اور فلانے (حارث بن ہشام) پر لعنت کر یہ دعا آپؐ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد کرتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتاری) لیس لک من الامر شئی فانہم ظالمون تک ف۱ اور عبداللہ بن مبارک نے (اسی اسناد سے) حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد کے دن زخمی ہوئے تو آپؐ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لئے بددعا کرنے لگے اس وقت یہ آیت اتری لیس لک من الامر شئی فانہم ظالمون تک ف۲۔

ف۱ اس کا ترجمہ باب میں بیان ہوچکا۔ ف۲ یہ تینوں شخص اس وقت کافر تھے بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی توفیق دی اور شاید یہی حکمت تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو ان کے لئے بددعا کرنے سے منع فرمایا کہتے ہیں جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے آپؐ کا نیچے کا دانت توڑا اور نیچے کا ہونٹ زخمی کیا اور عبداللہ بن شہاب نے آپؐ کا چہرہ زخمی کیا اور عبداللہ بن قمیہ نے پتھر مار کر آپؐ کا رخسارہ زخمی کیا زرہ کے دو چھلے آپؐ کے مبارک رخسارے میں گھس گئے آپؐ نے فرمایا اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے گا ایسا ہی ہوا ایک پہاڑی بکری نے سینگ مار مار

کہ اس کو ہلاک کیا بعضوں نے کہا یہ آیت قاریوں کے قصے میں اتری جب آپ رعل اور ذکوان اور عصیہ وغیرہ قبائل پر لعنت کرتے تھے لیکن اکثر کا یہی قول ہے کہ یہ آیت اُحد کے باب میں اُتری۔

بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ۔

باب ام سلیط کا بیان ف

ف یہ ایک انصاری عورت تھیں ان کا نام ام قیس بنت عبید تھا یہ ابو سعید خدری صحابی کی والدہ تھیں۔

۳۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ مِنْهَا، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ چادریں مدینہ کی عورتوں کو تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی تو بعضے لوگوں نے جو ان کے پاس بیٹھے تھے (ان کا نام معلوم نہیں ہوا) یوں کہا امیر المومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجئے جو آپ کی بی بی ہیں یعنے ام کلثوم حضرت علیؓ کی صاحبزادی کو، حضرت عمرؓ نے کہا نہیں ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہیں ام سلیط ایک انصاری عورت تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ ام سلیط اُحد کے دن پانی کی مشکیں ہمارے لئے لاد کر لاتیں۔ ف۔

ف اللہ اللہ حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف انہوں نے ام سلیط کو اپنی بی بی پر مقدم سمجھا کیونکہ وہ قدیم الاسلام تھیں اور انہوں نے مسلمانوں کی بڑی خدمت ایک سخت وقت میں کی تھی حضرت عمرؓ بی بی ام کلثوم کو یہ چادر دے دیتے مگر انہوں نے اس خیال سے کہ ان کو مجھ سے تعلق ہے نہ دی اس حدیث سے رافضیوں کو نصیحت لینا چاہیے اگر حضرت عمرؓ معاذ اللہ جیسا وہ سمجھتے ہیں پیغمبر صاحب کے اور آپ کی آل کے مخالف ہوتے تو حضرت علیؓ اپنی بیٹی کو ان کی زوجیت میں کیوں دیتے یہ سارا رافضیوں کا بہتان اور افترا ہے خذلہم اللہ تعالیٰ۔

باب قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

باب حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کا قصہ ف

ف۱ ایک حدیث میں ہے کہ سب شہیدوں کے سردار حضرت حمزہؓ ہیں یہ بڑے دلیر اور شجیع تھے جنگ احد میں جدھر رخ کرتے کوئی مقابلہ میں نہ ٹھہرتا بہتوں کو تہ تیغ کیا آخر وحشی نے دھوکے سے حربہ پھینک کر ان کو شہید کیا رضی اللہ عنہ۔

٣٩٩- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، قَالَ: قَدِمْنَا حِمْصَ، قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ: هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيتٌ، قَالَ: فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا، فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: وَعُبَيْدُ اللَّهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: يَا وَحْشِيُّ، أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ، فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ

مجھ سے ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حجین بن مثنے نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے کہا میں عبیداللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر میں نکلا جب ہم لوگ حمص میں پہنچے (جو مشہور شہر ہے شام میں) تو عبیداللہ بن عدی نے کہا چلو وحشی (بن حرب حبشی) سے ملتے ہو اس سے حمزہؓ کے قتل کا حال پوچھیں گے میں نے کہا اچھا چلو وحشی حمص ہی میں رہا کرتا تھا خیر (ہم گئے) ہم نے اس کا پتہ پوچھا لوگوں نے کہا دیکھو وہ اپنے مکان کے سایہ میں بیٹھا ہے مشک کی طرح پھولا ہوا ف۱ جعفر نے کہا ہم جب اس کے پاس پہنچے تو تھوڑی دیر کھڑے رہے پھر ہم نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اس وقت عبیداللہ اپنا عمامہ سر پر لپیٹے ہوئے تھے وحشی کو ان کا کوئی عضو نظر نہیں آتا تھا صرف آنکھیں اور پاؤں دیکھتا تھا تو عبیداللہ نے اس سے پوچھا وحشی تو مجھ کو پہچانتا ہے وحشی نے ان کو دیکھا اور کہنے لگا نہیں خدا کی قسم میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت ام قتال بنت ابی العیص سے نکاح کیا تھا ام قتال مکہ میں ایک لڑکا جنی تھی میں اس کے لئے انا ڈھونڈھ رہا تھا میں نے اس کی ماں کے ساتھ اس لڑکے کو اٹھالیا پھر وہ لڑکا میں نے اس کی ماں کو دے دیا (اس کے دونوں پاؤں میں نے دیکھے تھے) گویا اب میں وہی پاؤں دیکھ رہا ہوں ف۲ عبیداللہ

عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ، وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ، خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: يَا سِبَاعُ: يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ، أَتُحَادُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ: وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: آنْتَ وَحْشِيٌّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ

نے یہ سن کر اپنا منہ کھول دیا پھر وحشی سے کہا حمزہؓ کے قتل کا قصہ تو بیان کر اس نے کہا قصہ یہ ہے کہ حمزہؓ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا تھا (جو عبیداللہ کے باپ کا چچا تھا) جبیر بن مطعم نے جو میرے مالک تھے مجھ سے یہ کہا اگر تو حمزہؓ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدل مار ڈالے تو تو آزاد ہے جب قریش کے لوگ عینین کی جنگ جس سال ہوئی اس سال نکلے عینین ایک پہاڑ ہے احد پہاڑ کے بازو دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے میں بھی قریش کے ساتھ لڑنے گیا جب لوگوں نے جنگ کے لئے صف باندھی تو (قریش کی طرف سے) ایک شخص سباع (بن عبدالعزیٰ) میدان میں نکلا اور کہنے لگا مجھ سے کوئی لڑنے کو آتا ہے یہ سنتے ہی حمزہ بن عبدالمطلبؓ نکلے اور کہنے لگے ارے سباع ارے ام انمار (حجامنی کے بیٹے تیری ماں تو عورتوں کے ختنے تراشا کرتی تھی (کمبخت نائن تھی اور تو اللہ اور رسول سے مقابلہ کرتا ہے (چہ خوش) یہ کہہ کر حمزہؓ نے اس پر حملہ کیا اور جیسے کل کا دن گزر جاتا ہے اس طرح صفحۂ ہستی سے اس کو نابود کر دیا وحشی نے کہا میں ایک پتھر کی آڑ میں حمزہؓ کو مارنے کے لئے چھپ کر بیٹھا رہا۔ ف۳۔ جب میرے قریب آئے تو میں نے اپنا حربہ (دھار دار چھرا) ان پر پھینک مارا وہ ان کے زیر ناف لگا اور دونوں سرین میں سے پار نکل گیا حمزہؓ اسی وقت مر گئے خیر جب جنگ کے بعد لوگ (اپنے مکانوں کو) لوٹے میں بھی ان کے ساتھ لوٹا اور مکہ ہی میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ اسلام کا دین وہاں پھیل گیا (مکہ فتح ہو گیا) اس وقت میں طائف چلا گیا طائف کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ ایلچی بھیجے (سنہ ۸ ہجری میں) مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں کو نہیں ستاتے میں بھی ان کے ساتھ گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپؐ نے مجھ کو دیکھا فرمایا کیا وحشی تو ہی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا حمزہؓ کو تو نے ہی قتل کیا تھا میں نے کہا آپؐ کو تو سب کیفیت پہنچ چکی ہے (کہ حمزہ کو میں نے

الْأَمْرِ مَا قَدْ بَلَغَكَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ: فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ: وَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ،

کیوں مارا) آپؐ نے فرمایا ف۴ مگر تو ایسا کر سکتا ہے کہ اپنا منہ مجھ کو نہ دکھلائے ف۵ یہ سن کر میں آپؐ کے پاس سے چل دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور مسیلمہ کذاب (یمامہ والا) نمود ہوا) ف۶۔ تو میں نے (اپنے دل میں) کہا میں تو ضرور جا کر مسیلمہ کو ماروں گا اور حمزہؓ کے قتل کا گناہ اتاروں گا ف۷ پھر میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا اور مسیلمہ کے لوگوں نے جو کیا وہ کیا (بہت سے صحابہ کو مارا) میں کیا دیکھتا ہوں کہ خود مسیلمہ ایک دیوار کی روزن میں کھڑا ہے سر پریشان رکھے اونٹ کا سا رنگ میں نے وہی حربہ (جس سے حمزہ کو مارا تھا) اس کے چھاتیوں کے درمیان مارا وہ اس کے دونوں مونڈھوں کے پار نکل گیا اتنے میں ایک انصاری آدمی (عبداللہ بن زید بن عاصم یا عدی بن سہل یا ابو دجانہ) کود کر گیا اور اس کی کھوپڑی پر ایک تلوار بھی جمائی عبداللہ بن فضل (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں مجھ کو سلیمان بن یسار نے خبر دی انہوں نے عبداللہ عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے (جب مسیلمہ مارا گیا تو ایک چھوکری گھر کی چھت پر چڑھ کر) یوں کہنے لگی ہائے امیر المومنین (یعنے مسیلمہ) کو ایک کالے غلام نے مار ڈالا۔ ف۸۔

ف۱ وحشی بڑا موٹا کالا بجنگ گویا دیو سیاہ تھا یہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا ایک روایت میں ہے ہم سے لوگوں نے کہا۔ دیکھو وہ شراب پیتا ہے اگر نشہ میں ہو تو اس سے کچھ بات نہ کرنا اگر ہوش میں ہو تو جو جی چاہے وہ پوچھنا۔ ف۲ وحشی کی شناخت پر تعجب ہوتا ہے کیونکہ پچاس برس کی مدت اس واقعہ پر گذر چکی تھی اور اس وقت عبیداللہ شیر خوار بچہ تھے ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے قسم خدا کی میں نے تجھ کو اس وقت سے نہیں دیکھا جب سے میں نے تجھ کو اٹھا کر تیری ماں سعدیہ کو دیا تھا جس نے تجھ کو ذی طوی میں دودھ پلایا تھا وہ اپنے اونٹ پر سوار تھی میں نے تجھ کو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دیا تیرے پاؤں چمکتے تھے اب یہ پاؤں تیرے میں نے دیکھ کر پہچانا یہی پاؤں تھے۔ وحشی عبیداللہ کے گھرانے کا غلام تھا کیونکہ جبیر بن مطعم جو اس کے مالک تھے عدی بن خیار کے پوتے تھے اور طعیمہ جس کو امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا جبیر بن مطعم کا چچا تھا جیسے آگے آتا ہے۔ ف۳ وہ شیر نیستان کی طرح آ رہے تھے جو کافر سامنے آتا اس کو دونیم کرتے وحشی کی مجال تھی کہ میدان میں مقابلہ کرتا۔ ف۴ خیر اب میں کیا کہوں تو مسلمان ہو گیا ہے۔ ف۵ یعنے کسی اور ملک میں رہ کیونکہ اس کے سامنے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہؓ یاد آتے آپؐ کو صدمہ ہوتا۔ ف۶ فوجیں جمع کیں مسلمانوں سے لڑنے پر مستعد ہوا۔ ف۷ گو اسلام سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر وحشی نے خدا کے ڈر سے یہ نیت کی کہ جیسے میں نے ایک بڑے نیک بندے کو مارا ویسا ہی مسیلمہ خبیث کو مار کر پروردگار کے سامنے

اپنا عذر پیدا کر لوں۔ ف۵ مسیلمہ کے ساتھی اپنے تئیں مومن کہتے ہونگے اس لئے مسیلمہ کو امیر المومنین کہا حالانکہ وہ مردود تو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا۔ حافظ نے کہا امیر المومنین کا لقب تو حضرت عمرؓ کو سب سے پہلے دیا گیا یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے اس لئے اس حدیث میں تاویل کرنا چاہیئے۔

بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

باب اُحد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم لگے ان کا بیان

٤٠٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا سخت غصہ ہے اس قوم پر جس نے اپنے پیغمبر کے ساتھ یہ کیا اپنے (مبارک) دانت کی طرف اشارہ کیا اللہ سخت غصہ ہوا اس شخص پر جس کو اللہ کے پیغمبر نے اللہ کی راہ میں مارا (جیسے ابی بن خلف کو آپؐ نے خود جنگ اُحد میں مارا)

٤٠١۔ حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے مخلد بن مالک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس پر ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں ماریں اللہ کا سخت غصہ اس قوم پر ہے جو اپنے پیغمبر کا منہ خون آلود کریں (جیسے قریش کے کافروں نے کیا تھا۔ ف۱)

ف۱ اوپر گزر چکا ہے کہ ابن قمیہ ملعون نے آپؐ کا چہرہ پتھر مار کر زخمی کیا زرہ کے دو چھلے آپؐ کے رخسار میں گھس گئے تھے ابو عبیدہؓ نے دانت سے زرہ کھینچ کر ان کو نکالا ان کے دانت ٹوٹ گئے مالک بن سنانؓ نے جو ابو سعید خدری کے والد تھے آپؐ کا خون چوس لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے خون سے میرا خون مل گیا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا سیوطی نے کہا احد کے دن کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کے ستر وار کئے مگر اللہ سبحانہ وعز شانہ نے آپؐ کو بچا لیا۔

٤٠٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِيَ، قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ وَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ۔

باب ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سُنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا انہوں نے کہا دیکھو خدا کی قسم میں جانتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا اور کون سی دوا لگائی گئی ہوا یہ کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپؐ کی صاحبزادی زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لئے ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا جوں جوں پانی ڈالتے ہیں خون زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلا کر زخم پر جما دیا اس وقت خون بند ہوا اسی دن (یعنے اُحد کے دن) آپؐ کا دانت توڑا گیا اور آپؐ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور خود (پتھر مار کر) آپؐ کے سر پر توڑا گیا۔

---

٤٠٣ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس شخص پر ہے جس کو پیغمبر خود قتل کریں اور اللہ کا سخت غصہ اس پر ہے جس نے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ خون آلود کیا۔

بَابٌ - الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ۔

باب (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت جن لوگوں نے زخمی ہونے پر اللہ اور رسول کا کہنا مانا ۱؎

۱؎ یعنے پھر کافروں سے لڑنے کے لئے چل کھڑے ہوئے ان میں جو نیک اور پرہیزگار لوگ ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا۔

٤٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ - قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي، كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ؟ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ -

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جو آیت ہے (سورۂ آل عمران کی) جن لوگوں نے زخمی ہوتے پیچھے اللہ اور رسول کا کہا مانا ان میں جو نیک اور پرہیزگار ہیں ان کو بڑا ثواب ملے گا میرے بھانجے تیرے والد زبیرؓ اور (تیرے نانا) ابوبکرؓ انہی لوگوں میں تھے ہوا یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُحد میں جو صدمہ پہنچنا تھا پہنچ چکا اور مشرک (مکہ کو) لوٹ گئے تو آپؐ کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں مشرک پھر نہ لوٹ کر آجائیں ف۱ تو آپؐ نے فرمایا کافروں کا تعاقب کون کرتا ہے یہ سُن کر ستر صحابہ نے آپؐ کا فرمانا قبول کیا ان میں ابوبکرؓ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ ف۲۔

ف۱ کہیں اس وقت مسلمان کمزور ہو رہے ہیں ان کا قصّہ ہی پاک کر دو۔ ف۲ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور عمارؓ بن یاسر اور طلحہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ وغیرہ رضی اللہ عنہم جب یہ لوگ حمراء الاسد میں جو مدینہ سے تین میل ہے پہنچے مشرک ڈر گئے کہ ابھی مسلمانوں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ خود ہمارے تعاقب میں آئے اور ڈر کر بگٹٹ مکہ کی طرف بھاگے لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَالْيَمَانُ، وَالنَّضْرُ ابْنُ أَنَسٍ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

باب جو مسلمان اُحد کے دن شہید ہوئے جیسے حمزہؓ بن عبدالمطلب اور یمانؓ اور نضر بن انسؓ اور مصعب بن عمیرؓ ان کا بیان

٤٠٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم تو نہیں سمجھتے کہ عرب کے کسی قبیلے کے لوگ انصار سے زیادہ شہید یا قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزت والے ہوں قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ اُحد کے دن انصار کے ستّر آدمی شہید ہوئے

يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ ، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ، قَالَ: وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

اور بیر معونہ کے دن بھی اتنے ہی آدمی (جن کو قاری کہا کرتے تھے) اور یمامہ کے دن بھی (جہاں مسیلمہ والوں سے لڑائی ہوتی) اتنے ہی آدمی بیر معونہ کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں جس دن مسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا تھا۔ ف۱

ف۱ جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا۔

---

۴۰۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا، وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْكِيهِ أَوْمَا تَبْكِيهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے ان سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے اور پوچھتے ان دونوں میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب سے اشارہ کیا جاتا کہ اس کو (قرآن زیادہ یاد تھا) تو آپؐ اس کو آگے کرتے (یعنی قبلے کی طرف) اور آپؐ فرماتے قیامت کے دن ان لوگوں کا میں گواہ ہوں گا اور آپؐ نے حکم دیا ان لوگوں کو خون سمیت گاڑ دینے کا نہ ان پر نماز پڑھی نہ ان کو غسل دیا ف۱ اور ابوالولید نے شعبہ سے ف۲ روایت کی انہوں نے محمدؒ بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا جب میرے والد (عبداللہ احد کے دن) شہید ہوئے تو میں ان کی لاش دیکھ کر رو رہا تھا (بار بار) ان کے منہ پر سے کپڑا کھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مجھ کو رونے سے منع کرتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کرتے (کیونکہ جابرؓ آہستہ سے روتے ہوں گے) آپؐ نے (فاطمہ بنت عمرو میری پھوپھی سے) فرمایا تو عبداللہ پر مت رو یا کیا روتی ہے اس پر تو فرشتے جب تک اس کا جنازہ اٹھایا گیا سایہ کئے رہے۔

ف۱ یہ حدیث کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے قسطلانی نے کہا شہید کو غسل نہ دینا چاہیئے گو وہ جنابت کی حالت میں شہید ہوا ہو نہ اس پر نماز پڑھنا چاہیئے اور یہ جو بعضی روایتوں میں اُحد کے شہیدوں پر نماز پڑھنا منقول ہے اس سے مراد دعا ہے اس طرح حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے حافظ نے کہا نماز پڑھے جانے کی کل روائتیں ضعیف ہیں اور حنفیہ نے جو کہا ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے تو یہ جب ہے کہ اثبات اور نفی کی روائتیں ہم درجہ ہوں یہاں اثبات کی روائتیں ضعیف ہیں اور نفی کے راوی حافظ اور ثقہ ہیں تو ان کی روایت اثبات پر مقدم ہوگی۔ ف۲ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

---

٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أُرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے محمّد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ بن عامر سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے (امام بخاری یا محمّد بن علاء نے کہا) میں سمجھتا ہوں ابوموسےٰ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپؐ نے فرمایا میں نے خواب میں ایک تلوار ہلائی اس کی نوک ٹوٹ گئی اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان احد کے دن شہید ہوئے پھر دوسری بار ہلائی تو خاصی اچھی ہو گئی اس کی تعبیر وہ تھی کہ اللہ نے اخیر میں مسلمانوں کو فتح دی ان میں ایکا کرا دیا اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو رہی تھیں) اور اللہ کے سب کام بہتر ہیں اس کی تعبیر یہی تھی کہ مسلمان اُحد کے دن شہید ہوئے۔

٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے خبّاب بن ارت رضؓ سے انہوں نے کہا ہم لے خاص خدا کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا اب کچھ لوگ تو ہم میں دنیا سے گذر گئے انہوں نے اپنی محنت کا کچھ بدلہ (دنیا میں) نہیں کھایا انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر تھے وہ اُحد کی

مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ، أَوْ قَالَ: أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

جنگ میں شہید ہوئے اور ایک دھاری دار چادر چھوڑ گئے جب ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں باہر نکل آتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو۔ اور پاؤں پر اذخر کی گھانس جما دو یا یوں فرمایا پاؤں پر اذخر کی گھانس تھوڑی ڈال دو اور کچھ لوگ ہم میں ایسے ہوتے جن کا میوہ (خوب) پکا وہ اس کو چن چن کر کھا تے وا ہیں۔

ﷲ ﷲ ﷲ

ف ا دُنیا کا مال خوب مِلا۔

بَابٌ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اُحد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ف ا یہ عباس بن سہل نے ابوحمید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ف ۲۔

ف ا حافظ نے کہا اُحد کو اُحد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سب پہاڑوں سے الگ اکیلا واقع ہے۔ ف ۲ اسکو خود امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا۔

۴۰۹ - حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ احد پہاڑ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ف ا۔

ف ا قسطلانی نے کہا پہاڑ حقیقۃً محبت رکھتا ہے کیونکہ اللہ اس میں ادراک اور علم پیدا کرسکتا ہے جب تو حضرت داؤد کے ساتھ پہاڑ تسبیح کہا کرتے اور دُوسری جگہ فرمایا وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ ۵ جب پتھر میں اللہ کا ڈر ہوا تو محبت بھی ہوسکتی ہے بعضوں نے کہا۔ اُحد کی محبت رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اُحد کے رہنے والے یعنی مدینہ کے لوگ ہم سے محبت رکھتے ہیں۔

---

۴۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ:

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

امام مالک نے خبر دی انہوں نے عمرو بن عمرو سے جو مطلب کا غلام تھا انہوں نے انسؓ بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خیبر سے لوٹتے وقت) اُحد کا پہاڑ دکھلائی دیا فرمانے لگے یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے ہم اس کو چاہتے ہیں یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو دونوں پتھریلے کناروں کے بیچ میں حرم کرتا ہوں ف۱

ف۱ تو مدینہ بھی حرم ہے اور جس نے مکہ کے سوا اور کسی زمین کو حرم کی طرح سمجھنے کو شرک قرار دیا اُس نے غلطی کی۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

مجھ سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردوں پر (نماز) پڑھتے ہیں یعنی ان کے لئے دعا کی پھر (مدینہ میں) منبر پر آئے فرمانے لگے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں ف۱ اور میں تمہارا گواہ بھی ہوں اور میں تو اسوقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یا یوں فرمایا۔ زمین کی کنجیاں (راوی کو شک ہوا) اور بات یہ ہے مجھ کو تم سے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد (پھر) مشرک بن جاؤ گے ف۲ مجھ کو یہ ڈر ہے کہیں تم دنیا میں نہ پھنس جاؤ ف۳۔

ف۱ تم سے پہلے آخرت کو سدھار رہا ہوں۔ ف۲ اسلام چھوڑ دو گے۔ ف۳ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔

بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبِئْرِ مَعُونَةَ، وَحَدِيثِ عَضَلٍ، وَالْقَارَةِ، وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ۔

باب غزوہ رجیع کا بیان اور رعل اور ذکوان و بئر معونہ کے غزوہ کا بیان اور عضل اور قارہ کا قصہ اور عاصم بن ثابت اور خبیب اور ان کے ساتھیوں کا قصہ ابن اسحاق نے کہا ہم سے عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ غزوہ رجیع جنگ اُحد کے بعد ہوا۔ ف۱

ف ١ یہ رجیع ایک مقام کا نام ہے ہذیل کی بستیوں میں یہ غزوہ صفر ۴ھ میں جنگ احد کے بعد ہوا بیر معونہ بھی ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان وہاں قاری لوگوں کو رعل اور ذکوان قبیلے والوں نے دغا سے مار ڈالا تھا جیسا آگے آئیگا عضل اور قارہ بھی عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے انکا قصہ غزوہ رجیع میں ہوا

---

٤١٢ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ، وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ لِحْيَانُ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَأُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ، فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاسوسی ٹکڑی (قریش کی خبر لانے کے لئے) بھیجی اس کا افسر عاصم بن ثابت انصاریؓ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطابؓ کے نانا تھے۔ ف ١ یہ لوگ روانہ ہوتے جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو ہذیل قبیلے کے ایک خاندان بنی لحیان کو کسی نے ان کی خبر دے دی انہوں نے سو مرد تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ ان کا نشان ڈھونڈتے رہے ایک جگہ جاکر ٹھہرے تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی پائیں جس کو عاصم بن ثابت اور ان کے ہمراہی بطور توشہ کے لئے لے گئے تھے ان کو دیکھ کر کہنے لگے یہ کھجور مدینہ کی معلوم ہوتی ہے ف ٢ اور ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ ان کو پکڑ پایا جب عاصم اور ان کے ہمراہی گٹھ گئے (بھاگ نہ سکے) تو لاچار ہوکر ایک ٹیلہ پر پناہ لی اور بنی لحیان کے تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا کہنے لگے اگر تم ٹیلے سے اتر آؤ تو ہم مضبوط عہد و پیمان کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے عاصم نے کہا میں تو کافر کی پناہ لے کر نہیں اتروں گا (جو ہو وہ ہو) یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر کو پہنچا دے آخر بنی لحیان نے ان کو تیر مارنا شروع کئے عاصم سمیت سات آدمی شہید ہوتے (تین آدمی) خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک آدمی اور (عبداللہ بن طارق)

إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ
قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ
الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ
فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ
عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ،
وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا
بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ
عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ
فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا
قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ
الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ:
فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى
أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ
فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي
يَدِهِ الْمُوسَى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ
أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا
قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ، وَمَا بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ،
وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ، فَخَرَجُوا
بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ: دَعُونِي
أُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ
فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ
مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ
سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ، ثُمَّ

بچ رہے کافروں نے ان سے عہد کیا کہ تم اتر آؤ ہم نہیں ماریں گے وہ اقرار اور عہد لیکر اترے اترتے ہی کافروں کے قابو میں آگئے تو انہوں نے کمانوں کے تانت کھولے اور انکی مشکیں باندھیں یہ حال دیکھ کر وہ تیسرا آدمی (عبداللہ بن طارق) بولا یہ پہلی دغا ہے (آئندہ معلوم نہیں کیا کرو گے) میں تو تمہارے ساتھ نہیں چلنے کا۔ انہوں نے اس کو گھسیٹا اور بہت کوشش کی کہ کھینچ کر ساتھ لیجائیں مگر اس نے نہ ماننا تھا نہ مانا آخر کافروں نے اس کو مار ڈالا رہ گئے دو آدمی خبیب اور زید ان کو پکڑ کر لے گئے اور مکہ پہنچ کر بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خریدا کیونکہ انہوں نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا خیر خبیب ان کے پاس (ایک مدت تک) قید رہے جب ان کے قتل کے لئے تیار ہوئے تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی (زینب) سے صفائی کے لئے استرہ مانگا اس نے دیا زینب نے کہا کہ میرا خیال اور طرف تھا اتنے میں میرا ایک بچہ (ابو حسین) خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اس کو اپنی رانوں پر بٹھا لیا جب میں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئی اور ایسا گھبرائی کہ خبیب نے میری گھبراہٹ پہچان لی استرا انہی کے ہاتھ میں تھا ؃ وہ کہنے لگے نیک بخت کیا ڈرتی ہے کہ میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا خدا چاہے تو ایسا کام مجھ سے کبھی نہیں ہونے کا زینب کہا کرتی تھی میں نے کوئی قیدی خبیب سے زیادہ نیک نہیں دیکھا میں نے خود دیکھا خبیب انگور کا خوشہ کھا رہے تھے اور ان دنوں مکہ میں میوے کا نام نہ تھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے (کہیں باہر سے لا بھی نہیں سکتے تھے) یہ اللہ کا رزق تھا جو اس نے خبیب کو عنایت کیا تھا خیر یہ کافر لوگ (حارث کے بیٹے) خبیب کو قتل کرنے کے لئے حرم کی حدود سے باہر لے گئے انہوں نے کہا مجھ کو اتنی مہلت دو میں ایک دوگانہ نماز کا ادا کر لوں (کافروں نے منظور کیا) نماز پڑھ کر خبیب ان سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مرنے سے میں گھبراتا ہوں تو میں اور نماز پڑھتا غرض خبیب ہی سے قتل ہوتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ جاری ہوا۔ نماز کے بعد خبیب نے یوں

قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، ثُمَّ قَالَ:

وَمَا إِنْ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

دعا کی یا اللہ ان سب کو گن گن کر مار کوئی باقی نہ رہے پھر یہ شعر پڑھے۔

جب مسلماں رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ مروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہونگا میں زبوں
جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائیگا اسکے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ۔

آخر ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) کھڑا ہوا اس نے خبیب کو قتل کیا۔ ادھر قریش نے کیا کیا عاصم بن ثابت کی لاش پر لوگوں کو بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائیں جس کو وہ پہچانیں عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بھڑوں کی ایک فوج ابر کی طرح بھیج دی انہوں نے عاصم کی لاش کو بچا لیا قریش کے بھیجے ہوئے لوگ (انکے پاس نہ پھٹک سکے) کچھ نہ کر سکے۔ ف۴

ف۱ کہتے ہیں یہ غلط ہے عاصم بن ثابت عاصم بن عمرؓ کے ماموں تھے کیونکہ عاصم بن عمرؓ کی ماں جمیلہ بنت ثابت تھیں جو عاصم بن ثابت کی بہن تھیں۔ ف۲ ادھر ہی سے وہ لوگ گئے ہوں گے۔ ف۳ زینب کو یہ یقین ہو گیا کہ خبیبؓ اس بچہ کو مار ڈالیں گے۔ ف۴ یہ حدیث کئی بار اوپر گذر چکی ہے ابن اسحاق نے روایت کیا کہ عاصم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ مشرک کو ہاتھ نہ لگائیں گے نہ مشرک اُن کو ہاتھ لگائے حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ مومن کا نگہبان ہے جیسے زندگی میں اس کو محفوظ رکھتا ہے مرنے کے بعد بھی حفاظت کرتا ہے۔

---

٤١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُو سَرْوَعَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابرؓ سے سُنا کہ خبیبؓ کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

٤١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فَعَرَضَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے لئے بھیجا ف۱ جن کو قاری کہتے تھے رستے میں بنی سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان کے لوگ بیر معونہ کے

حَيَّانٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: رِعْلٌ وَذَكْوَانُ، عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُونَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُمْ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَذَلِكَ بَدْءُ الْقُنُوتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ، أَبَعْدَ الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ-

پاس ان کے آڑے آئے، ان لوگوں نے کہا بھی ہم کو تم سے کچھ کام نہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کام کے لئے جا رہے ہیں جانے دو مگر انہوں نے (نہ مانا) ان کو مار ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک صبح کی نماز میں ان کافروں کے لئے بد دعا کرتے رہے اسی وقت سے دعاء قنوت شروع ہوئی اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے عبدالعزیز بن صہیب سے (اسی سند سے) روایت ہے ایک شخص (عاصم احول) نے انسؓ سے پوچھا قنوت رکوع کے بعد پڑھیں یا قرآت سے فارغ ہوتے (رکوع سے پہلے) انہوں نے کہا جب قرآت سے فارغ ہو (رکوع سے پہلے)

ل وہ کام یہ تھا کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان قبیلوں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے۔ ہم مسلمان ہوگئے ہیں ہماری مدد کے لئے کچھ مسلمان بھیجئے بعضوں نے کہا ابو براء عامر ابن مالک آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مسلمانوں کو نجد کی طرف بھیجئے تو مجھے اُمید ہے نجد والے اسلام قبول کریں گے آپؐ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں نجد والے ان کو ہلاک نہ کریں کہنے لگا میں ان لوگوں کو اپنی پناہ میں رکھوں گا اس وقت آپؐ نے یہ ستر آدمی روانہ کئے۔

٤١٥- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ-

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپؐ عرب کے چند قبیلوں (رعل ذکوان وغیرہ) پر بد دعا کرتے تھے۔

٤١٦- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان ان قبیلے کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دشمنوں کے مقابل مدد چاہی آپؐ نے ستر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ، كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ، قَالَ أَنَسٌ: فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ: بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ، زَادَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ أُولٰئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ، قُرْآنًا كِتَابًا نَحْوَهُ،

انصاریوں کو ان کی کمک کے لئے روانہ کیا جن کو ہم لوگ قاری کہا کرتے تھے یہ لوگ دن کو لکڑیاں لاتے[ف] اور رات کو نماز پڑھا کرتے جب بیر معونہ پر پہنچے تو ان قبیلے والوں نے دغا دی ان کو مار ڈالا ۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپؐ ایک مہینے تک فجر کی نماز میں عرب کے ان قبیلوں پر بددعا کرتے رہے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر انسؓ کہتے ہیں ہم نے تو ان کے مقدمہ میں قرآن کی کئی آیتیں پڑھیں پھر ان آیتوں کی تلاوت موقوف ہوگئی وہ آیتیں یہ تھیں ہماری طرف سے ہماری قوم والوں کو یہ پیغام پہنچا دو ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اس سے خوش اور اسی سند سے) قتادہ سے مروی ہے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپؐ عرب کے چند قبیلوں پر بددعا کرتے تھے یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان پر خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے اتنا اور بڑھایا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ یہ انصار کے ستر قاری بیر معونہ پر مارے گئے اس حدیث میں قرآنا سے مراد کتابا ہے یعنی اللہ کی کتاب۔

ف یعنی جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے ان کو بیچ کر اپنا گذارہ کرتے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے سبحان اللہ ان میں سے ایک ایک صحابی کا درجہ بڑے بڑے قطب اور غوث سے کہیں زیادہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ایسی فضیلت ہے جس کے مقابل ساری عمر کی عبادت نہیں ہو سکتی ہے جب صحبت کے ساتھ کسب معیشت حلال طریقہ سے ہوا اور شب بیداری اور عبادت اس کے علاوہ تو ایسے لوگوں کا ہم مرتبہ کون ہو سکتا ہے رضی اللہ عنہم۔

۴۱۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے

ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ
أَخٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ
رَئِيسَ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ
خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ: يَكُونُ
لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَرِ، أَوْ
أَكُونُ خَلِيفَتَكَ، أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ
غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ، فَطُعِنَ عَامِرٌ
فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ
الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ بَنِي
فُلَانٍ، ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ
فَرَسِهِ، فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ
هُوَ وَرَجُلٌ أَعْرَجُ، وَرَجُلٌ مِنْ فُلَانٍ
قَالَ: كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي
كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ
فَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ
فَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ
فَطَعَنَهُ، قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ
بِالرُّمْحِ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ، فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ
غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ
اللهُ تَعَالَى عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ:
إِنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا،
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
ثَلَاثِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ
وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا

انہوں نے کہا مجھ سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کے ماموں (حرام بن ملحان) کو جو ام سلیم کے بھائی تھے ستر سواروں میں (بنی عامر) کے پاس بھیجا اور (بھیجنے کی وجہ یہ تھی) مشرکوں کا سردار عامر بن طفیل تھا اس نے (شرارت اور تکبر کی راہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا تھا کہتا تھا یا تو یوں کیجئے کہ گنوار اور دیہاتیوں پر آپؐ حکومت کریں اور شہر والوں پر میں یا ف۱ میں آپؐ کا خلیفہ (جانشین) بنوں ف۲ یا میں غطفان کے دو ہزار آدمی لے کر آپؐ سے لڑوں گا ف۳ پھر ف۴ عامر ایک عورت ام فلاں کے گھر میں طاعون میں مبتلا ہوا اور (ڈھیٹ پنے سے کیا) کہنے لگا۔ فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں اونٹ کے غدود کی طرح میری بھی غدود نکلی ف۵، میرا گھوڑا لاؤ (اس پر سوار ہوا) گھوڑے کی پیٹھ پر اس کا دم نکل گیا۔ خیر حرام بن ملحان جو ام سلیم کے بھائی تھے ایک لنگڑے آدمی ف۶ اور ایک دوسرے آدمی کو ساتھ لیکر بنی عامر کے پاس پہنچے حرام نے ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے قریب قریب رہو پہلے میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں ف۷ اگر ان لوگوں نے مجھ کو امن دیا ف۸ تو تم بھی چلے آنا اگر انہوں نے مجھ کو مار ڈالا تو تم (بھاگ کر) اپنے ساتھیوں میں چلے جانا یہ کہہ کر حرام ان لوگوں کے پاس گئے ان سے پوچھا کیوں تم مجھ کو امن دیتے ہو میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں اور ان سے باتیں کرنے لگے اتنے میں انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اس نے پیچھے سے آکر حرام کو برچھا مارا ہمام راوی نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں (اسحٰق نے یوں کہا) وہ برچھا آپ کے آر پار نکل گیا حرام نے کہا اللہ اکبر کعبے کے مالک کی قسم میں نے تو اپنی مراد پائی (شہید ہوا) پھر وہ لوگ حرام کے ساتھی کے پیچھے لگے ف۹ سب مارے گئے صرف وہ لنگڑا شخص بچ رہا جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا ف اس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیت اتاری جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہم اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہوا ہم اس سے

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خوش ف۱۰ تو آپ نے تیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور عصیہ والوں کے لئے بد دعا کی جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (دھوکے سے مسلمانوں کو مار ڈالا)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ آپ کی وفات کے بعد۔ ف۲ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہو سکیں۔ ف۳ طبرانی کی روایت میں یوں ہے بالف اشقر والف احمر یعنی ہزار گورے سفید رنگ اور ہزار سرخ رنگ آدمی لے کر آپ سے لڑوں گا آپ نے یہ سن کر فرمایا یا اللہ عامر سے سمجھ لے۔ ف۴ اس گستاخی کی سزا میں۔ ف۵ ام فلاں اور فلاں خاندان کی عورت سے سلول بنت شیبان مراد ہے، عامر کا یہ کہنا ڈھیٹ پنے سے براہ تمرد تھا طاعون کی بیماری کو اس نے بے حقیقت سمجھا کہنے لگا یہ ایک غدود ہے جو اونٹ کو نکل آتا ہے مجھ کو بھی نکلا اور اپنا گھوڑا سواری کے لئے منگوایا لوگوں کو جتلایا کہ میں اس بیماری سے کچھ نہیں ڈرتا یہ نہ سمجھا کہ یہ غدود پیام اجل ہے۔ ف۶ اس لنگڑے شخص کا نام کعب بن زید اور دوسرے شخص کا نام منذر بن محمدؓ تھا۔ ف۷ ان کو دین کی باتیں سمجھاتا ہوں۔ ف۸ مارا ستایا نہیں۔ ف۹ خدا کی قدرت دیکھئے سالم ہاتھ پاؤں والے تو مارے گئے لنگڑے نے جان بچالی یہ وہی مثل ہوئی ہزار یہ مرد بے دست پالے جاں بسلامت ببرد۔ ف۱۰ جب یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی۔

---

٤١٨ - حَدَّثَنِي حَبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

مجھ سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انسؓ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے جب حرام بن ملحان کو (جو انسؓ کے ماموں تھے) بیئر معونہ کے دن برچھا لگا۔ تو انہوں نے خون کو ہاتھ سے لے کر منہ اور سر پر چھڑکا، کہنے لگے، میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

٤١٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب (مکہ میں) مشرک لوگ ابو بکر صدیقؓ کو سخت تکلیف دینے لگے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت

الأَذَى فَقَالَ لَهُ: أَقِمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللهِ، أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ؟ فَكَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي
لَأَرْجُو ذَلِكَ، قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُو بَكْرٍ،
فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ: أَخْرِجْ مَنْ
عِنْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا
ابْنَتَايَ، فَقَالَ: أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ
لِي فِي الْخُرُوجِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ
الصُّحْبَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ: الصُّحْبَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي
نَاقَتَانِ، قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ،
فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا
وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا
الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيهِ، فَكَانَ
عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ
الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لِأُمِّهَا
وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ، فَكَانَ يَرُوحُ
بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ
إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ
أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجَ مَعَهُمَا
يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ
بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَعَنْ
أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ لِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ:
فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ
مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ
قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ: مَنْ هَذَا؟

مانگی (دوسرے ملک میں چلے جانے کی) آپؐ نے فرمایا
ابھی ٹھہر جا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپؐ کو امید ہے کہ آپؐ
کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو تو امید ہے خیر
حضرت ابو بکرؓ انتظار کرتے رہے ایک دن ظہر کے وقت (خلاف معمول)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ کے پاس آئے ان کو آواز دی۔ فرمایا
جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان کو باہر کر دو (انہوں نے عرض کیا
(یا رسول اللہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے) بس میری دو بیٹیاں ہیں۔ (
عائشہؓ اور اسماءؓ) آپؐ نے فرمایا تم کو معلوم ہوا مجھ کو ہجرت کی اجازت
مل گئی ہے ابو بکرؓ نے فرمایا میں بھی آپؐ کے ساتھ چلوں گا آپؐ نے فرمایا
اچھا چلو۔ ابو بکرؓ نے فرمایا میرے پاس دو (تیز رو) اونٹنیاں ہیں۔
میں نے ان کو (چارہ وغیرہ کھلا کر) بھاگ جانے کے لئے تیار رکھا تھا
غرض انہوں نے ان میں سے ایک اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو گزرانی۔ اس کا نام جدعاء تھا دونوں سوار ہو کر غار ثور پر
آئے وہاں چھپ رہے عامر بن فہیرہ جو عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ
کا غلام تھا۔ یہ عبداللہ حضرت عائشہؓ کا ماں جائی بھائی تھا۔
ابو بکرؓ کے پاس ایک دودھیل اونٹنی تھی اس کو دن ڈھلے
اور صبح سویرے ان کے پاس لے جاتا (تازہ دودھ دھو کر ان
کو دے آتا) صبح کیا کرتا کہ تھوڑی رات رہے سے ان کے پاس
جاتا اور صبح ہونے سے پہلے (دودھ دے کر) چراگاہ چل دیتا
کسی چرواہے کو اس کے آنے جانے کی خبر نہ ہوتی جب آنحضرت
اور ابو بکر صدیقؓ غار سے نکل کر (مدینہ کو) روانہ ہوئے تو عامر
بن فہیرہ بھی ساتھ گیا۔ دونوں باری باری عامر کو پیچھے بٹھا لیتے یہ
عامر بن فہیرہ بیر معونہ پر (اور قاریوں کے ساتھ) شہید ہوا اور (
اسی سند سے) ابو اسامہ سے روایت ہے مجھ سے ہشام بن عروہ
نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے
کہا جب بیر معونہ کے قاری لوگ شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری
قید کر لئے گئے تو عامر بن طفیل نے ان سے ایک لاش کا پوچھا یہ کس

فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ: هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا: رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ، وَمُنْذِرُ ابْنُ عَمْرٍو وَسُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا۔

کی لاش ہے ف۳ انہوں نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا جب یہ شخص قتل ہوا تو اس کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی میں نے دیکھا آسمان زمین کے بیچ میں معلق رہی پھر زمین پر رکھ دی گئی۔ خیر ان لوگوں کے شہید ہونے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی (حضرت جبرائیلؑ نے خبر دی) آپؐ نے (صحابہ سے) بیان کیا تمہارے ساتھی شہید کئے گئے اور (شہید ہوتے وقت) انہوں نے یوں دعا کی یا اللہ ہماری خبر ہمارے بھائیوں کو دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے خوش اللہ نے ان کی خبر مسلمانوں کو پہنچا دی ان شہیدوں میں اس دن عروہ بن اسماء بن صلت بھی تھے تو عروہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو ان کا نام عروہ رکھا گیا ف۴ اور انہی شہیدوں میں ایک منذر بن عمرو تھے تو انہی کے نام پر منذر رکھا گیا۔

ف۱ تاکہ ہجرت کا ارادہ کافروں کو معلوم نہ ہو جائے مثل مشہور ہے دیوار ہم گوش دارد۔ ف۲ جدعا کہتے ہیں کن کٹی کو وہ کن کٹی نہ تھی اس کا نام جدعا تھا۔ عہ یعنی بارگاہ الٰہی سے۔ ف۳ معلوم ہوا کہ عامر بن طفیل اس واقعہ کے بعد طاعون سے مرا ف۴ حالانکہ ان عروہ کی پیدائش اور ان عروہ کی شہادت میں کچھ اوپر دس برس کا فاصلہ تھا۔ عہ انہی کے نام پر برکت کے لئے۔ عہ زبیر کے ایک بیٹے کا نام۔

٤٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ: عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو مجلز (لاحق بن حمید) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی رعل اور ذکوان (قبیلوں) پر بددعا کرتے تھے اور کہتے تھے۔ عصیہ (قبیلے) نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

٤٢١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے (چچا) انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس۳۰ دن تک ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیر معونہ پر آپؐ

الَّذِينَ قَتَلُوا، يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ: بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

کے اصحاب کو مار ڈالا یعنی رعل اور ذکوان اور لحیان قبیلوں کے لئے بددعا کی اور فرمایا عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی انسؓ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ پر ان لوگوں کے باب میں جو بیر معونہ پر مارے گئے قرآن کی آیتیں اتاریں۔ لیکن بعد میں ان کا پڑھنا موقوف ہوگیا وہ آیتیں یہ ہیں ہماری قوم کو یہ پیغام دو ہم اپنے مالک سے مل چکے وہ ہم سے راضی ہوا، ہم اس سے خوش۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قُلْتُ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ، قَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن احول نے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نماز میں قنوت پڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے پڑھے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب (محمد بن سیرین یا اور کوئی) تو تمہارا نام لے کر یہ کہتے ہیں کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں۔ رکوع کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپؐ نے ستر قاریوں کو مشرک لوگوں (بنی عامر) کی طرف بھیجا تھا ان کو تعلیم دینے کو ان کی مدد کرنے کو) اس طرف جو دوسرے مشرک رہتے تھے (رعل اور ذکوان وغیرہ) ان سے اور آپؐ سے عہد تھا (مگر ان لوگوں نے جن سے عہد تھا (رعل ذکوان وغیرہ) دغابازی کی (عہد کے خلاف) ان قاریوں کو مار ڈالا (اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک (صبح کی نماز میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے رہے۔ ان دغابازوں پر بددعا کرتے تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف اس لئے آپ کو کوئی ڈر نہ تھا کہ رستے میں یہ لوگ مزاحمت کریں گے۔ ف۲ ان کو عامر بن طفیل نے بہکایا پہلے اس نے بنی عامر کو بلایا جن کی طرف یہ مسلمان بھیجے گئے تھے انہوں نے ان مسلمانوں سے لڑنا منظور نہ کیا پھر اس مردود نے رعل اور عصیہ اور ذکوان قبیلے کو جو بنی سلیم کے قبیلے میں سے تھے بہکایا حالانکہ بنی سلیم سے اور آنحضرتؐ سے عہد تھا مگر عامر کے کہنے سے ان لوگوں نے عہد شکنی کی اور قاریوں کو ناحق مار ڈالا بعضوں نے کہا آنحضرتؐ سے اور بنی عامر سے عہد تھا جب عامر بن طفیل نے بنی عامر کو ان مسلمانوں سے لڑنے کے لئے بہکایا تو انہوں نے عہد شکنی منظور نہ کی آخر اس نے رعل اور عصیہ اور ذکوان کے قبیلوں کو بھڑکایا جن سے عہد نہ تھا انہوں نے عامر کے بہکانے سے ان کو قتل کیا

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الأَحْزَابُ، قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

باب جنگ خندق کا قصہ

جس کو جنگ احزاب بھی کہتے ہیں ف۱ موسیٰ بن عقبہ نے کہا جنگ خندق شوال ۴ھ میں ہوئی (ابن اسحاق نے کہا ۵ھ میں ہوئی)

ف احزاب حزب کی جمع ہے حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ میں ابوسفیان عرب کے بہت سے قبیلوں کو بہکا کر مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا اس لئے اس کا نام جنگ احزاب ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کی رائے سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اس کے کھودنے میں آپ بذات خاص بھی شریک ہے کافروں کا لشکر دس ہزار کا تھا اور مسلمان کل تین ہزار تھے بیس دن تک کافروں نے مسلمانوں کو گھیرے رکھا۔ آخر اللہ نے ان پر آندھی بھیجی وہ بھاگ کھڑے ہوئے ابوسفیان کو ندامت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب سے کافر ہم پر چڑھائی نہیں کریں گے ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔

٤٢٣- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ.

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ میں جنگ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا (تاکہ مجاہدین میں شریک ہوں) میری عمر چودہ برس کی تھی۔ آپ نے منظور نہ کیا۔ جنگ خندق میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ برس کی تھی۔ منظور کر لیا گیا۔ ف۱

ف اس سے یہ امام بخاری نے نکالا کہ موسیٰ بن عقبہ کا قول صحیح ہے کہ جنگ خندق ۴ھ ہجری میں ہوئی کیونکہ جنگ احد بالاتفاق ۳ھ ہجری میں ہوئی تھی۔

٤٢٤- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا

مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز

عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ
وَهُمْ يَحْفِرُونَ، وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ
عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ
الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

انہوں نے ابو حازم سے
انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے
کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے۔ ہم لوگ مٹی اپنے مونڈھوں پر ڈھو رہے تھے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔
" زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی۔ بخش
دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا "

---

٤٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: وَحَدَّثَنَا
أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسًا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ
فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ
يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ
مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ
الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ
وَالْمُهَاجِرَهْ، فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا
ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحٰق فزاری نے
انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے
سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق
کے لئے نکلے تو مہاجرین اور انصار سردی کے دن صبح کے وقت
خندق کھود رہے تھے ان کے پاس غلام (خدمت گار) نہ
تھے جو یہ کام کر لیتے (اس لئے اپنے ہاتھوں سے کھود رہے
تھے) جب آپؐ نے ان کی تکلیف اور بھوک کی حالت دیکھی
تو یوں فرمانے لگے :۔
زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ٭ بخش دے
انصار اور پردیسیوں کو اے خدا ٭ انہوں نے یہ جواب دیا ؎
ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑینگے کافروں سے ہم سدا

---

٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ
حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى

ہم سے ابو معمر (عبداللہ بن عمر عقدی) نے
بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے
عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے
کہا مہاجرین اور انصار نے مدینہ کے گرد خندق کھودنا
شروع کی۔ مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے اور یہ

مُتُونِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّي مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ.

پڑھتے جاتے تھے ؎

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑینگے کافروں سے ہم سدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ؛ کر دے انصار اور باہر والوں میں برکت اے خدا ؛ انسؓ نے کہا اس وقت (خوراک کا یہ حال تھا) ایک مٹھی (یا دو مٹھی) جو بدبودار چربی ملا کر پکاتے ان کے سامنے رکھتے وہ بھوکے ہوتے (اسی کو کھا لیتے) حالانکہ وہ چربی بدمزہ حلق پکڑ لیتی اس میں سے خراب بو آتی۔

٤٢٧ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ، إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: إِنَّا نَازِلٌ، ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ، عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ،

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے والد ایمن حبشی سے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا انہوں نے بیان کیا ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے اتنے میں ایک قطعہ سخت نکلا (جو کدال سے کھد نہ سکا) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ سے عرض کیا یہ ایک قطعہ سخت ہے جو خندق میں نکل آیا (اب کیا کرنا) آپؐ نے فرمایا (ٹھہرو) میں خود اترتا ہوں (اس کو کھود دیتا ہوں) پھر آپؐ کھڑے ہوئے بھوک کی وجہ سے آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا تھا اور ہم لوگوں نے بھی تین دن سے کوئی کھانے کی چیز چکھی تک نہ تھی، آپؐ نے کدال (پکاس) ہاتھ میں لی اور اس قطعہ پر ماری وہ بہتی ریتی ہو گیا (یا تو اتنا سخت تھا یا اتنا نرم ہو گیا) راوی کو شک ہے اہیل کا لفظ کہا یا اہیم کا معنی ایک ہی ہیں یعنی بہتی پھسلتی ریتی آخر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو گھر تک کی پروانگی دیجئے (آپؐ نے اجازت دی) میں نے گھر آن کر اپنی جورو (سہیلہ بنت مسعود) سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں میں نے وہ بات دیکھی جس پر صبر نہیں ہو سکتا یعنی آپؐ بہت بھوکے ہیں (تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا۔ ہاں

وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الأَثَافِي قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ، طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: كَمْ هُوَ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ، فَقَالَ: قُومُوا، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ، جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا، فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ۔

تھوڑے جَو ہیں (ایک صاع) اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری جورو نے جَو پیسے جب ہم گوشت ہانڈی میں ڈال چکے (اس کو پکنے چڑھا دیا) اور آٹا خمیر ہو گیا ہانڈی چولہا کے پتھروں پر تھی گوشت پک جانے کے قریب تھا اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور چپکے سے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ تھوڑا سا کھانا میرے پاس تیار ہے آپؐ تشریف لے چلئے اور ایک یا دو آدمی اپنے ساتھ لیجئے آپؐ نے پوچھا کتنا کھانا ہے میں نے بیان کیا (ایک صاع جَو ایک بکری کا بچہ) آپؐ نے فرمایا بہت ہے اور عمدہ ہے تو جا اپنی جورو سے کہہ دے جب تک میں نہ آؤں ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارے اور روٹی تنور میں سے نہ نکالے میں آتا ہوں پھر آپؐ نے ف۲ فرمایا اٹھو (جابرؓ کی دعوت میں چلو) یہ سُن کر مہاجرین اور انصار کھڑے ہوتے جابرؓ اپنی جورو کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ہائے اب کیا ہو گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مہاجرین اور انصار اور اُن کے ساتھ والے سب کو لے کر آ رہے ہیں ان کی جورو نے کہا آنحضرتؐ نے تم سے کچھ پوچھا تھا انہوں نے کہا ہاں پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا اندر چلو پر دھکم دھکا نہ کرو آپؐ لے روٹیاں توڑ توڑ کر ان پر گوشت رکھ رکھ کے لوگوں کو دینا شروع کیا جب ہانڈی اور تنور میں سے کچھ لے چکتے تو ان کو ڈھانپ دیتے آپؐ اسی طرح برابر روٹیاں توڑ توڑ کر دیتے رہے اور ہانڈی میں سے گوشت لیتے رہے یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور تھوڑا کھانا بچ رہا آپؐ نے جابرؓ کی جورو سے فرمایا تو بھی کھا اور (اپنے لوگوں کو) حصہ بھیج کیونکہ آج کل لوگ بھوکے ہو رہے ہیں۔ ف۳

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ جب بہت سخت بھوک ہو اور کھانا نہ ملے تو پیٹ پر ایک پتھر رکھ کر کپڑے سے باندھ لیں تو ذرا تسکین ہوتی ہے مومنو! رونے کا مقام ہے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سید الاولین والآخرین تھے دنیا میں اس تکلیف سے زندگی بسر کی حالانکہ آپؐ چاہتے تو ساری دنیا کی دولت آپؐ کے حوالے کر دی جاتی۔ ف۲ اپنے سب اصحابؓ سے جو حاضر تھے۔ ف۳ ایک روایت میں ہے جابرؓ نے کہا۔ دن بھر اس میں سے کھاتے رہے اور لوگوں کو حصے بھیجتے رہے سبحان اللہ یہ آپؐ کا کتنا بڑا معجزہ تھا۔ ع کتنا کھانا ہے میں نے کہہ دیا تھا اُنکی جورو نے کہا پھر کیا فکر ہے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سمیت جابرؓ کے گھر پر آ پہنچے

۴۲۸ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا! فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ، فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سُنا، وہ کہتے تھے جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھوک سے بہت لگ گیا ہے میں وہاں سے لوٹ کر اپنی جورو (سہیلہ) کے پاس آیا اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا دیکھا اس نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پلیر و بچہ تھا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری جورو نے جَو پیسے وہ پیسنے سے اس وقت فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کر کے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالنے سے فارغ ہوا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے لگا میری جورو نے کہا دیکھو کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کے سامنے مجھ کو شرمندہ نہ کیجیو (کہ بہت سے آدمی بلا لائے اور کھانا بس نہ ہو) میں آپؐ کے پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ کاٹا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا۔ تو آپؐ تشریف لے چلئے اور چند آدمیوں کو (دس سے کم) اپنے ساتھ لیجئے یہ سنتے ہی آپؐ نے پکار کر (لوگوں سے) کہہ دیا خندق والو جابرؓ کے پاس تمہاری دعوت ہے ۲؎ چلو جلدی چلو اور جابرؓ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹیاں بنانا یہ سن کر میں (گھر میں) آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنے پیچھے لئے ہوئے آپؐ آگے تشریف لاتے میری جورو ۳؎ تو کہنے لگی اللہ تم سے سمجھے اللہ تم سے سمجھے (تم نے میرا منہ کالا کیا) میں نے کہا جیسا تو نے کہا ۴؎ تھا میں نے وہی کیا ۵؎ پھر اس نے آٹا نکالا تو آنحضرت نے اپنا لب اس میں ڈال دیا اور برکت کی دعا کی اس کے بعد آنحضرت ہانڈی کی طرف گئے اس میں بھی لب ڈالا

وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا، وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

میری جورو سے فرمایا روٹی پکانے والی ایک اور بلالے اس سے کہو (میرے ساتھ مل کر روٹی پکا اور کف گیر سے ہانڈی میں سے گوشت نکالتی جا اس کو چولہے پر سے نہ اتارنا۔ جابرؓ نے کہا یہ کھانے والے لوگ ایک ہزار آدمی تھے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں سب نے کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا (سیر ہوگئے) اور لوٹ گئے ہانڈی کا وہی حال تھا وہ گوشت سے بھری ہوئی جوش مار رہی تھی۔ آٹے کی بھی وہی کیفیت اس میں سے روٹیاں بن رہی تھیں ف۶۔

ف۱ پلیر و داجن کا ترجمہ ہے یعنی گھر میں پلا ہوا۔ جو گھر میں ہی رہا کرتا جنگل میں چرنے کو نہ جاتا۔ ف۲ حدیث میں سورؔ کا لفظ ہے قسطلانی نے کہا سور فارسی کا لفظ ہے اس کا معنی ضیافت اور صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپؐ نے فارسی الفاظ بولے ہیں۔ ف۳ اتنے بہت سے آدمی دیکھ کر۔ ف۴ میرا کچھ قصور نہیں۔ ف۵ چپکے سے آپؐ کو دعوت دی اور کہہ دیا کھانا تھوڑا ہے۔ ف۶ ایک روایت میں ہے کہ یہ کھانے والے آٹھ سو تھے ایک روایت میں ہے تین سو ایک روایت میں ہے نو سو بہر حال یہ کھلا ہوا معجزہ ہے کیونکہ تین سو آدمیوں کے لئے بھی تین من آٹا اور تین من گوشت درکار ہے بھلا ایک صاع آٹے اور ایک بکری کے بچے میں کیا ہوتا ہے آٹھ دس آدمی کھالیں گے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔ إِذْ جَاؤُكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ، قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سورۂ احزاب کی یہ آیت جب دشمن تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے چل پڑے مارے ڈر کے آنکھیں پتھرا گئیں۔ الآیہ۔ جنگ خندق کے بیان میں ہے ف۱۔

ف۱ اوپر کی طرف سے غطفان کے کافر مراد ہیں جن کا سردار عیینہ تھا اور نیچے کی طرف سے قریش لوگ جن کا سردار ابوسفیان تھا اس کے سوا تہامہ اور نجد وغیرہ کے دوسرے کافر بھی تھے کل کافروں کا شمار دس ہزار تک پہنچا تھا مسلمان سب تین ہزار تھے اوپر سے بنی قریظہ نے دغا دی جو خاص مدینہ میں رہتے تھے اور ان سے عہد تھا یہ لغلی گھونسہ بن گئے مسلمان یہ حال دیکھ کر بہت گھبرا گئے۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابواسحٰق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازبؓ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ:

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کے دن بنفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ گرد سے چھپ گیا یا گرد آلود ہوگیا ؎ آپ یہ شعریں پڑھ رہے تھے ؎

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: أَبَيْنَا أَبَيْنَا.

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اُتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم اُن کی بات

آپ اخیر میں سنتے نہیں ہم اُن کی بات اس کو پکار کر دو بار کہتے۔

؎ سبحان اللہ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو مسلمانی سلطنت کو شخصی قرار دیتے ہیں اسلام کی حکومت پیغمبر صاحب ہی کے زمانہ سے بطور جمہوری شروع تھی اللہ نے فرمایا (امرہم شوریٰ بینہم) اور خلفاء راشدین کے عہد میں بھی جمہوری رہی پیغمبر صاحب ادنیٰ سپاہیوں کی طرح جنگ اور ہر کام کاج میں شریک ہوتے اسی طرح خلفاء راشدین بھی ایک ادنیٰ مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتے بیت المال میں سے ایک ہی مسلمان کا حصہ لیتے ہر مقدمہ میں مشورے پر کارروائی کرتے مسلمانوں کے خلیفہ بالکل مجلس شوریٰ کے میر مجلس ہوتے ان کو یہ اختیار نہ تھا کہ بیت المال میں سے ایک روپیہ بھی اپنی ذاتی عیش و عشرت میں اٹھا ڈالیں یا مُلک کو اپنی ملکیت سمجھیں خلافت راشدہ کے بعد جب سے مسلمانوں میں شخصی بادشاہت کا رواج ہوا سارا انتظام بگڑ گیا اور آج تک بگڑا ہوا ہے۔

---

۴۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ.

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو پورو اہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھاؤ سے ہلاک ہوئی۔

۴۳۲ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ، حَدَّثَنِي

مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے کہا مجھ سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعَرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ وَيَقُولُ:-

میرے والد یوسف بن اسحاق نے انہوں نے اپنے دادا ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جنگ احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے پیٹ کی کھال گرد میں چھپ گئی تھی اور آپ کے سینے مبارک پر بال بہت تھے ؎ آپ عبداللہ بن رواحہ کی شعریں پڑھ رہے تھے اور مٹی ڈھوتے جاتے تھے ؎

اللَّهُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰت
اب اُتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم اُن کی بات

قَالَ: ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا۔

اور اخیر کا شعر پکار کر پڑھتے۔

؎ قسطلانی نے کہا یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسربہ باریک تھی مسربہ بالوں کی لکیر جو سینہ سے پیٹ تک ہوتی ہے کیونکہ باریکی سے مطلب یہ ہے کہ بال پھیلے ہوئے نہ تھے بلکہ ایک جائے پر جمع تھے۔

٤٣٣- حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ۔

مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے پہلے جس جنگ میں میں شریک ہوا وہ خندق کی جنگ تھی۔

٤٣٤- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى:

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتْ: الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ. قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الجِنَانِ، قَالَ حَبِيبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ، قَالَ مَحْمُودٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَنَوْسَاتُهَا.

نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے معمر نے کہا اور مجھ کو عبداللہ بن طاؤس نے خبر دی انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین (بہن) حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا عہ میں نے کہا تم دیکھتی ہو لوگوں نے کیا کیا ف۱ اور مجھے تو کچھ بھی حکومت نہیں ملی ف۲ انہوں نے کہا تم جاؤ لوگوں سے ملو وہ تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں ایسا نہ ہو تم نہ جاؤ اور لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے ف۳ غرض ام المومنین حفصہؓ نے ان کو نہ چھوڑا ف۴ آخر وہ گئے ف۵ چل دیئے (جلسہ برخاست ہوا) تو معاویہ نے خطبہ سنایا ف۶ کیا کہنے لگے اگر کسی کو خلافت کے مقدمہ میں کچھ کہنا ہو تو ذرا اپنا سر تو اٹھائے ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ خلافت کا حق رکھتے ہیں ف۷ حبیب بن ابی مسلمہؓ (صحابی) نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا تم نے معاویہ کی تقریر کا جواب کیوں نہ دیا انہوں نے کہا میں نے اپنی لنگی کھولی (جواب دینے کو تیار ہوا) جی میں آیا یوں کہوں تم سے زیادہ حق دار خلافت کا وہ ہے جو تم سے اور تمہارے باپ سے دین کے لئے لڑتا رہا ف۸ پھر میں ڈرا کہیں ایسا کہنے سے جماعت میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور خونریزی نہ ہو لوگ میرا مطلب کچھ اور سمجھ لیں (کہیں یہ نفسانیت کرتا ہے) میں نے بہشت میں جو نعمتیں اللہ تعالےٰ نے (صبر کرنے والوں کے لئے) تیار رکھی ہیں ان کا خیال کیا حبیب بن مسلمہؓ نے کہا (اچھا ہوا) تم اچھے رہے آفت میں نہیں پڑے ف۹ اس حدیث کو محمود بن غیلان نے بھی عبدالرزاق سے (انہوں نے معمر سے) روایت کیا اس میں بجائے نسواتہا کے نوساتہا ہے عہ

ف۱ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ صفین ہو چکی تھی اور مسلمان بڑی پریشانی میں تھے کہ اب کس کو حاکم بنائیں تاکہ یہ جھگڑا دور ہو جو صحابی باقی رہ گئے تھے ان سے بھی مشورہ لیا آخر معاویہ کی خلافت قرار پائی۔ ف۲ حالانکہ میرے والد اس قدر عمدگی کے ساتھ خلافت کر چکے ہیں۔ ف۳ کوئی فساد کھڑا ہو جائے تمہارے جانے سے کچھ تو فائدہ ہوگا فساد دبے گا شاید لوگ تم کو ہی حکومت دے دیں۔ ف۴ جانے پر مجبور کیا۔ ف۵ جہاں تحکیم ہو رہی تھی وہاں پہنچے۔ ف۶ ہوا یہ کہ لوگوں نے رائے دی ہر فریق کی طرف سے ایک ایک شخص حکم مقرر ہو اور دونوں حکم جو فیصلہ کر دیں وہ فریقین قبول کریں حضرت علیؓ کے فریق کی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم یعنی پنچ مقرر ہوئے عمرو نے

عہ شاید نہائی ہوں گی۔

ابو موسیٰ سے کہا اٹھو ہمارے باہمی مشورے میں جو بات ٹھہری ہے وہ بیان کرو، ابو موسیٰ اٹھے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ سُنایا مُسلمانو! ہم نے خلافت کے بارے میں غور کیا اس وقت سارا جھگڑا مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ ہم دونوں حکم علیؓ اور معاویہ دونوں کو معزول کردیں اور جب تک کوئی اور خلیفہ قرار پائے جس کو لوگ پسند کریں اس وقت تک خلافت کے کام ایک مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سپرد رہیں اس لئے میں نے علیؓ اور معاویہ دونوں کو معزول کر دیا یہ کہہ کر ابو موسیٰؓ اتر آئے اب عمرو بن عاص چڑھے انہوں نے کہا لوگو تم نے سنا ابو موسیٰؓ نے اپنے صاحب یعنی علیؓ کو معزول کر دیا ہے میں نے بھی ان کو معزول کیا اور میں اپنے صاحب یعنی معاویہ کو خلافت پر قائم رکھتا ہوں وہ حضرت عثمانؓ کے ولی اور ان کے خون کے دعویدار ہیں جب عمرو یہ کہہ چکے تو لوگوں میں شور رہا بہت لوگ عمرو کی مکاری سے ناراض ہو کر چل دیئے اس وقت معاویہؓ نے خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے ابو موسیٰ اشعریؓ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ عمرو بن عاص نے مجھ سے دغابازی کی ٹھہرا کچھ تھا انہوں نے کہا کچھ مترجم کہتا ہے اس قسم کی پولٹیکل چالبازیاں جن کو دغابازی کہنا چاہیئے صحابہ کی شان سے بعید ہیں مگر صحابہ معصوم نہ تھے خصوصاً عمرو بن عاص جو چالبازی اور سازش میں یکتائے روزگار تھے اللہ ان کو معاف کرے ہم سوا اس کے اور کیا کہیں۔ ان کے صحابی ہونے کی وجہ سے سکوت کرتے ہیں ورنہ ان کی اس کارروائی کے بُرے ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللھم احفظنا ف یہ معاویہؓ نے عبداللہ بن عمرؓ پر طعنہ کیا کہ اگر ان کو خلافت کی ہوس ہے تو ہمارا حق ان سے بلکہ ان کے والد سے بھی زیادہ ہے یا ہم حضرت علیؓ کی بہ نسبت ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں صریح جھوٹ ہے معاویہ کا خلافت میں ذرا بھی حق نہ تھا عبداللہ بن عمرؓ کا تو کچھ حق ہو بھی سکتا تھا کہ ان کے والد حضرت عمرؓ نے ایک مُدت تک کس عمدگی سے خلافت کی تھی اور صدہا شہر فتح کئے تھے اور وہاں اسلامی حکومت قائم کی تھی اور حضرت علیؓ تو سب سے زیادہ اس وقت خلافت کے مستحق تھے بلکہ خلیفہ برحق تھے۔ ف۸ مراد حضرت علیؓ شیر خدا ہیں جو ابو سفیانؓ معاویہؓ کے باپ سے اور معاویہؓ سے اس وقت لڑتے رہے جب یہ دونوں کافر تھے۔ ف۹ گویا حبیبؓ نے عبداللہ بن عمرؓ کی رائے سے اتفاق کیا کہ تم نے جو اس وقت سکوت کیا تھا وہی ٹھیک تھا۔ ع وہ اپنا کوئی حق سمجھتا ہو۔

ع معنی وُہی ہیں یعنی زلفیں۔

٤٣٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے وہ کہتے تھے جب جنگ احزاب میں کافر بھاگ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ نے فرمایا اب آج سے ہم ان پر (چڑھ کر) جائیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے ف۱۔

ف۱ یہ آپؐ کا ایک معجزہ ہے آپؐ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا جنگ خندق کے بعد کافروں کا حوصلہ ٹوٹ گیا انہوں نے پھر مسلمانوں پر چڑھائی نہیں کی۔

٤٣٦۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سے وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن صرد سے سُنا وہ کہتے تھے

سُلَیْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أُجْلِيَ الأَحْزَابُ عَنْهُ: الآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ۔

جب جنگ خندق میں کافروں کے گروہ (اپنے اپنے ملک کو) لوٹ گئے۔ مطلع صاف ہو گیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا اب ہم ان سے لڑیں گے ان پر چڑھ کر جائیں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کرنے کے۔

٤٣٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا خندق کے دن اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہم کو سورج ڈوبنے تک بیچ والی نماز (عصر) نہ پڑھنے دی۔ (لڑائی میں مشغول رکھا۔

٤٣٨- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا، فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ حضرت عمرؓ خندق کے دن (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا تھا لگے قریش کے کافروں کو گالیاں دینے کہنے لگے یا رسول اللہ ان مردود کافروں نے مجھ کو (عصر کی) نماز نہ پڑھنے دی، سورج ڈوبنے ہی کو تھا اس وقت میں نے پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں نے تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان میں گئے ف۱ وہاں آپؐ نے نماز کے لئے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھائی اس وقت سورج ڈوب گیا تھا اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔

ف۱ بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینہ میں۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں فرمایا (لوگو) بنی قریظہ کے یہودیوں کی کون جاکر خبر لاتا ہے[عہ] زبیر بن عوام نے عرض کیا میں لاتا ہوں پھر آپؐ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں پھر آپؐ نے فرمایا بنی قریظہ کی کون خبر لاتا ہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں اُس وقت آپؐ نے فرمایا [ف] ہر پیغمبر کا ایک حواری (خاص رفیق یا وزیر) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

ف زبیر کی مستعدی اور بہادری دیکھ کر۔ عہ کیا وہ بھی عہد توڑ کر قریش کے کافروں سے مل سکتے ہیں۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اخیر تک یعنے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس نے اپنی فوج (مسلمانوں) کو عزت دی اور اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں پر وہ اکیلا خداوند غالب آیا (سب کو بھگایا) اس کی سی ہستی کسی کی نہیں (سب نیست ہیں ف)۔

ف یعنی اللہ کی ہستی کے سامنے کسی کی ہستی نہیں ہے کیونکہ اللہ کی ہستی قائم اور مستقل اور باقی ہے باقی دوسری سب چیزوں کی ہستی نیستی ہے وہ اللہ کی ذات سے قائم ہیں اسی کے وجود کا ایک پرتو ان پر پڑا ہے تو وہ موجود معلوم ہوتی ہیں حقیقت میں معدوم ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ کے بعد کوئی دوسری چیز نہیں یعنی سب فنا ہونے والی ہے سب کے بعد وہی خدا قائم رہے گا۔ جیسے فرمایا:۔ هو الاول والآخر والظاهر والباطن :

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سُنا

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ: اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کے دن) کافروں کی فوجوں پر بد دعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) اتارنے والے جلد حساب لینے والے ان فوجوں کو بھگا دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے۔

❖ ❖ ❖

٤٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اور نافع سے دونوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹ کر آتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اسی کو تعریف سجتی ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹ کر آسے ہیں توبہ کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں سجدہ کرتے ہیں اپنے مالک کے شکر گزار ہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کیا ف۱ اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی کافروں کی فوجوں کو اکیلے اسی نے شکست دی ف۲۔

ف۱ مسلمانوں کو فتح دی حج یا عمرہ نصیب کیا۔ ف۲ یعنی جنگ خندق میں۔

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ خندق سے لوٹنا اور بنی قریظہ پر چڑھائی کرنا اُن کو گھیر لینا۔

٤٤٣۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ خندق سے (مدینہ کو)

الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ! وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ. قَالَ: فَإِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ۔

لوٹے اور ہتھیار اتارے غسل کیا (گرد و غبار صاف کیا) تو حضرت جبریلؑ آپؐ کے پاس تشریف لائے کہنے لگے تم نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم فرشتوں نے تو واللہ ابھی تک ہتھیار نہیں کھولے چلو ان پر حملہ کرو آپؐ نے پوچھا کدھر انہوں نے کہا ادھر بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپؐ ان سے لڑنے کے لئے نکلے۔

❖ ❖ ❖

٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جیسے میں (اس وقت) گرد دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم (خزرج کا ایک خاندان) کی گلیوں میں اٹھی تھی۔ وہ حضرت جبرائیلؑ کی سواری کی تھی یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپؐ بنی قریظہ سے لڑنے کے لئے چلے۔

❖ ❖ ❖

٤٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں (جب جنگ ہو چکی) یوں فرمایا تم میں سے ہر شخص عصر کی نماز ف۱ بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر پڑھے اب نماز کا وقت رستے میں آن پہنچا تو بعضوں نے کہا ہم تو جب تک بنی قریظہ کے پاس نہ پہنچ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھیں گے اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیتے ہیں۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز قضا کر دیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا گیا آپؐ نے کسی پر خفگی نہیں کی ف۲۔

ف۱ مسلم کی روایت میں ظہر کی نماز ہے حالانکہ دونوں کی سند ایک ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایک روایت غلط ہو اور بعضوں نے بے تکلف تطبیق کی ہے۔ ف۲ حالانکہ ایک کا فعل ضرور غلط ہوگا مگر چونکہ دونوں کی نیت بخیر تھی اس لئے کسی پر ملامت نہ ہوئی معلوم ہوا کہ مجتہد اگر اس مسئلہ میں

جس میں نص نہ ہو قیاس کرے اور اس کی رائے غلط نکلے تب بھی اس پر مواخذہ نہ ہوگا بلکہ اس کو ایک اجر ملے گا جیسا دوسری حدیث میں ہے اسی لئے اہل حدیث تمام مجتہدان امت کے مداح اور ثنا خواں ہیں اور ہر ایک مجتہد سے محبت رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم اور تکریم کرتے ہیں کیونکہ ان بزرگوں نے بڑی محنت اور جانفشانی کی اور شرع کے احکام قرآن اور حدیث سے نکالے اللہ ان کو جزائے خیر دے اور درجات عالیہ مرحمت فرمائے ان مجتہدوں میں امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی اور امام اسحٰق اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری اور امام ابن جریر طبری اور امام ابو ثور وغیرہ ہیں اور متاخرین میں کئی مجتہد گزرے ہیں جیسے امام ابن حزم امام ابن تیمیہ امام ابن قیم امام شوکانی وغیرہم رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً ان بزرگوں پر کوئی ملامت نہیں اگر ان کا قول یا قیاس حدیث کے خلاف نکلے تو وہ اس پر محمول کیا جاتا ہے کہ ان کو حدیث نہ پہنچی ہوگی ملامت ان لوگوں پر ہے جن کو حدیث صحیح مل جائے پھر بھی وہ حدیث کو چھوڑ کر ان بزرگوں کی رائے اور قیاس پر عمل کریں جیسے متعصب مقلدوں کا ردیہ ہے اس قسم کے مقلد نہ مقلد ہیں نہ اہلحدیث اہل حدیث نہ ہونا تو ظاہر ہے مقلد اس وجہ سے نہیں ہیں کہ جن اماموں کی تقلید کا دعوٰی کرتے ہیں ان کی حدیث اور قول کے خلاف چلتے ہیں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ جب ہمارا قول حدیث کے خلاف پاؤ تو فوراً چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو۔ ع بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جلد جاؤ دیر نہ کرو۔ بعضوں نے بنی قریظہ پہنچنے تک نماز نہیں پڑھی بعضوں نے پڑھ لی۔

٤٤٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ، وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللهِ حَتَّى أَعْطَاهَا، حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا انصار میں کوئی کوئی ایسا کرتا کہ اپنے درختوں میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا یہاں تک کہ اللہ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح دی انسؓ کہتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لئے بھیجا کہ میں آپؐ سے وہ سب درخت یا ان میں کچھ واپس مانگوں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرانے تھے آپؐ نے درخت ام ایمن (اپنی کھلائی) کو دے دیئے تھے اتنے میں ام ایمن آگئی اور میری گردن میں کپڑا ڈال کر جھڑکنے لگیں کہنے لگیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دے چکے ہیں اب تم کو واپس نہیں دینے کے یا ایسا ہی کچھ کہا (راوی کو شک ہے) اور آنحضرتؐ فرما رہے تھے ام ایمن تم اتنے درخت ان درختوں کے بدلے لے لو مگر وہ یہی کہے جاتی تھیں خدا کی قسم میں نہیں دوں گی

عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْكَمَا قَالَ۔

یہاں تک کہ میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اچھا ان کے دس گنے درخت لے لو یا انسؓ نے کچھ ایسا ہی کہا ف۱۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

ف۱ جب ان درختوں کے دس گنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دینا قبول کئے اس وقت ام ایمن راضی ہوگئیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت تھی ام ایمن سے کیوں کہ وہ آپؐ کی کھلائی تھیں رضی اللہ عنہا۔ عہ تاکہ آپؐ اس کا میوہ اپنے خرچ میں لائیں۔ للعہ ان کے باغات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آئے اس وقت آپؐ نے انصار کے دیئے ہوئے درخت واپس کر دیئے۔ عہ ان کو خوش کرنے کے لئے۔

٤٤٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْخَيْرِكُمْ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ، فَقَالَ: تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ، وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

مجھ سے محمدؐ بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو سعید خدریؓ سے وہ کہتے تھے بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے ف۱ آنحضرتؐ نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے عہ تو آپؐ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کو لو (اتار دو) یا یوں فرمایا اٹھو اس کو لو جو سب میں بہتر ہے پھر سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں عہ انہوں نے کہا یارسول اللہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں (مرد) وہ تو قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں آپؐ نے فرمایا تو نے وہی فیصلہ کیا جیسے اللہ کا حکم تھا یا جیسے بادشاہ (یعنی خدا) کا حکم تھا ف۲۔

ف۱ پندرہ روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو گھیرے رہے تیروں کی بارش ان پر ہوتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر قلعہ سے اترنا قبول کیا سعد بن معاذ جو جنگ خندق میں زخمی ہو چکے تھے، بہت ناتواں اور ضعیف ہو گئے تھے انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ میں اس وقت تک نہ مروں جب تک بنی قریظہ کی سزا نہ دیکھ لوں۔ ف۲ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے جیسے بادشاہ کا حکم تھا سات آسمانوں کے اوپر سے یعنی عرش پر سے۔ عہ یعنی اس مسجد کے جو آپؐ نے بنی قریظہ کے قریب نماز کے لئے بنالی تھی۔ عہ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔

٤٤٨۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ،

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہؓ نے انہوں نے اپنے والد عروہ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ،
رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ
ابْنُ الْعَرِقَةِ، وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قَيْسٍ مِنْ
بَنِي مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ لُؤَيٍّ، رَمَاهُ فِي
الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ
قَرِيبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ
وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ:
قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ، وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ:
اخْرُجْ إِلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ؟ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ،
فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ،
قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَ
أَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ، وَأَنْ تُقْسَمَ
أَمْوَالُهُمْ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ
فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ
أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ
فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ، وَإِنْ
كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ

بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
انہوں نے کہا سعد کو جنگ خندق میں حبان بن عرقہ قریش کے
ایک کافر نے تیر مارا وہ ہفت اندام کی رگ میں لگا (جس
کا خون مشکل سے بند ہوتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد کے لئے مسجد نبوی میں ایک ڈیرہ لگا دیا تاکہ نزدیک
سے ان کو پوچھ لیا کریں جب آپؐ جنگ خندق سے
لوٹ کر آئے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا تو حضرت جبریلؑ
آن پہنچے (ایک گھوڑے پر سوار) وہ اپنے سر سے گرد جھاڑ
رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپؐ نے ہتھیار اتار
ڈالے خدا کی قسم میں نے تو اب تک ہتھیار نہیں کھولے چلو
بنی قریظہ کی طرف چلو آپ ان کے پاس پہنچے (ان
کو گھیر لیا) آخر آپؐ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے
اترے آپؐ نے فرمایا سعد جو فیصلہ کرے وہ کرو پھر
سعد آئے انہوں نے کہا میں تو یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو لوگ
ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ قتل کئے جائیں عورتیں
بچے قید کر لئے جائیں (لونڈی غلام بنیں) اور ان کے مال و
اسباب (مسلمانوں میں) تقسیم ہو جائیں ف۱ ہشام نے کہا
مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ
سے روایت کی سعد بن معاذ (جب زخمی ہوئے) تو انہوں
نے یہ دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھ کو اس سے زیادہ کوئی عمل
پسند نہیں ہے کہ میں تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑوں
جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور
وطن سے نکال دیا (یعنی قریش کے کافروں سے) یا اللہ
میں یہ سمجھتا ہوں تو نے ہماری ان کی لڑائی ختم کر دی پھر
اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھ کو ان سے لڑنے
کے لئے زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں
اگر تو نے لڑائی ختم کر دی ہو تو پھر میرا زخم بہا دے (اس کا

مَوْتَتِي فِيهَا، فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ، وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

خون جاری کردے) میں اسی میں مر جاؤں (شہادت پاؤں) اس دُعا کے بعد ان کا خون سینہ سے بہہ نکلا ف۲۔ مسجد کے لوگ تو اس وقت ڈرے کہ بنی غفار کا ڈیرہ جو مسجد میں لگا تھا ف۳ خون بہہ بہہ کر اس طرف سے آنے لگا مسجد والوں نے پوچھا اجی ڈیرے والو یہ تمہاری طرف سے بہہ بہہ کر کیا آ رہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون پھوٹ کر بہہ رہا ہے آخر وہ مرگئے اللہ ان سے راضی ہو۔

ف۱ کہتے ہیں آپؐ نے پندرہ دن تک ان کا محاصرہ رکھا کہیں سے رسد نہیں پہنچتی تھی آخر تنگ آگئے ان کے سردار نے یہ صلاح دی کہ اپنی عورتوں بچوں کو قتل کر کے ایک بارگی نکل پڑو اور لڑ کر مسلمان ہو جاؤ مگر انہوں نے منظور نہ کیا جب سعد کے فیصلے پر راضی ہو کر اُترے تو مسلمانوں نے ان کے قتل کے لئے نالیاں کھودیں ان میں کھڑا کر کے گردنیں اڑائی گئیں نالیاں خون سے بھر گئیں یہ سب چھ سو یا چار سو آدمی تھے عورتیں بچے الگ وہ لونڈی غلام بنے دغا بازی اور عہد شکنی کی یہی سزا ہے۔ عہ بیمار پرسی کے لئے دُور نہ جانا پڑے۔ ف۲ زخم کھل گیا بعضوں نے کہا سعد کی یہ دُعا کہ اگر ابھی قریش کی لڑائی باقی ہو تو قبول نہیں ہوئی کیونکہ سعد کی وفات کے بعد بھی بہت سی لڑائیاں ہوئیں حافظ نے کہا سعد کی دُعا قبول ہوئی اور لڑائی باقی رہنے سے مراد یہ ہے کہ قریش کے کافر جنگ کا قصد کر کے لڑیں جنگ خندق کے بعد پھر قریش نے ایسی کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ حدیبیہ میں جنگ ہونے کو تھی مگر صلح ہوگئی مکہ کی فتح میں خود مسلمان چڑھ کر گئے تھے گو سعد کو ہفت اندام کی رگ میں زخم لگا تھا مگر ورم چڑھتے چڑھتے سینہ تک ورم ہو گیا تھا وہاں سے خون جاری ہو گیا اور انہوں نے وفات پائی رضی اللہ عنہ۔ ف۳ یہ وہی ڈیرہ تھا جس میں سعد رکھے گئے تھے اس میں ایک عورت تھی رفیدہ جو زخمیوں کی دوا دارو کرتی تھی۔

---

٤٤٩ - حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ، وَزَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیلؑ تیری مدد پر ہیں ابراہیم بن طہمان نے شیبانی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے یوں فرمایا مشرکوں کی ہجو کر جبرئیلؑ تیری مدد پر ہیں ف۱۔

ف ۱ ابراہیم بن طہمان کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ، فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْعَطَّارُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ، غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ، وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ: سَمِعْتُ جَابِرًا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ، وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ، وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ۔

باب ذات الرقاع کی جنگ کا بیان ف ۱

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد تھے اور یہ خصفہ بنی ثعلبہ کی اولاد میں سے تھا جو غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہیں ف ۲ اس لڑائی میں آنحضرتؐ نخل میں جا کر اترے تھےؐ یہ لڑائی جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ ابوموسیٰ اشعریؓ جنگ خیبر کے بعد (حبش سے) آئے تھےؐ اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ف ۳ ہم کو عمران عطارؔ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خوف کی نماز ساتویں غزوہ ذات الرقاع میں ف ۴ پڑھائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوف کی) نماز ذی قرد میں پڑھی ف ۵ اور بکر بن سوادہ نے کہا مجھ سے زیاد بن نافع نے بیان کیا انہوں نے ابوموسیٰ (علی بن رباح) سے ان سے جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب اور ثعلبہ کی لڑائی میں صحابہ کو (خوف کی) نماز پڑھائی اور ابن اسحاق نے کہا میں نے وہب بن کیسان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخل میں سے ذات الرقاع کی لڑائی میں گئے وہاں غطفان کے لوگ ملے مگر لڑائی نہیں ہوئی ہر ایک نے دوسرے کو ڈرایا (مسلمانوں نے کافروں کو اور کافروں نے مسلمانوں کو) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی ف ۶ اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرد کے دن جہاد کیا ف ۷۔

ف۱ اکثر کا یہ قول ہے کہ یہ جنگ ۴ھ ہجری میں خیبر کی جنگ کے بعد ہوئی بعضوں نے کہا خیبر سے پہلے بعضوں نے کہا جنگ خندق سے پہلے چوتھے سال میں اور امام بخاریؒ نے پہلے قول کو ثابت کیا کیونکہ ابو موسیٰ اشعریؓ اس جنگ میں شریک تھے اور وہ خیبر فتح ہونے کے بعد حبش کے ملک سے آئے تھے ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ آگے مذکور ہوگی۔ ف۲ ظاہر مطلب یہ نکلتا ہے کہ محارب ثعلبہ کی اولاد تھے حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے محارب اور غطفان چچازاد بھائی تھے قسطلانی نے کہا عبارت میں غلطی ہوگئی ہے صحیح یوں ہے بنی ثعلبہ من غطفان۔ ع بن قیس بن غیلان بن الیاس بن مضر۔ عـہ نخل ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل۔ ف۳ اس کو سراج نے اپنی سند میں وصل کیا۔ ف۴ ذات الرقاع کو ساتواں غزوہ کہا تو ضرور وہ خیبر کے بعد ہوگا کیونکہ پہلا غزوہ بدر ہے دوسرا احد تیسرا خندق چوتھا قریظہ پانچواں مریسیع چھٹا خیبر۔ ف۵ ذی قرد ایک مقام ہے مدینہ سے ایک منزل پر غطفان کے قریب اس کو نسائی اور طبرانی نے وصل کیا۔ ف۶ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا۔ ف۷ حافظ نے کہا ابن اسحٰق کی یہ روایت مجھ کو نہیں ملی البتہ امام احمد نے ابن اسحٰق سے یہ مضمون نکالا مگر وہ وہب کی روایت سے نہیں ہے۔ ف۸ یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی مگر غزوہ قرد دوسرا ہے اور غزوہ ذات الرقاع دوسرا اس وجہ سے یہ روایت مفید نہیں ہو سکتی۔ عـہ۸ اور وہ اس میں شریک تھے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ فِي سِتَّةِ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا، وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسےٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں نکلے ہم چھیوں آدمیوں کے لئے ایک ہی اونٹ تھا باری باری اس پر سوار ہوا کرتے آخر چلتے چلتے (ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو پاؤں پھٹ کر ناخن بھی گر پڑے تو ہم کیا کرتے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (چندیاں) لپیٹ لیتے اسی سے اس لڑائی کا نام ذات الرقاع ہوا (یعنی چیتھڑے والی لڑائی) کیونکہ پاؤں پر، پھٹ جانے کی وجہ سے چیتھڑے باندھتے اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے (پہلے) یہ حدیث بیان کی پھر انہوں نے اس کا بیان کرنا بُرا سمجھا انہوں نے کہا ہم نے یہ جو محنت (اللہ کی راہ میں) اٹھائی تھی تو اس لئے نہیں اٹھائی تھی کہ اس کو بیان کریں ان کو اپنے نیک عمل کا ظاہر کرنا بُرا معلوم ہوا ف۱۔

ف۱ بعضوں نے کہا اس لڑائی کو اس لئے ذات الرقاع کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنے جھنڈیوں میں چندیاں باندھ لی تھیں بعضوں نے کہا رقاع نامی وہاں ایک درخت تھا بعضوں نے کہا ایک پہاڑ تھا۔

٤٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ، وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے ف۱ جو غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا خوف کی نماز پڑھی تھی اس نے کہا ایک گروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں) صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا آپ نے اس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا ایک رکعت پڑھی پھر آپ (چپ چاپ) کھڑے رہے اور مقتدی ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کر کے لوٹ گئے دشمن کے مقابل صف باندھی اب دوسرا گروہ آیا (جو دشمن کے مقابل تھا) آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی نماز میں باقی رہی تھی پھر آپ (چپ چاپ) بیٹھے رہے اور مقتدیوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ آپ نے سلام پھیرا اور معاذ بن ہشام نے کہا ف۲ ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم نخل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر خوف کی نماز کا ذکر کیا (جیسے اوپر گزرا) امام مالک نے کہا خوف کی نماز میں سب سے عمدہ یہی روایت ہے ف۳ میں نے سُنی معاذ بن ہشام کے ساتھ اس حدیث کو لیث بن سعد نے بھی ہشام بن سعد مدنی سے انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کیا ان سے قاسم بن محمدؒ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز غزوہ بنی انمار میں پڑھی ف۴۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ کہتے ہیں اس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا بعضوں نے کہا خوات بن جبیر۔ ف۲ اس کو طبرانی اور ابوداؤد طیالسی نے وصل کیا۔
ف۳ امام بخاریؒ کی غرض اس روایت کے بیان کرنے سے یہی ہے کہ جس غزوہ میں آپؐ نے خوف کی نماز پڑھی وہ ذات الرقاع کا غزوہ تھا جابرؓ سے بالاتفاق یہی روایتیں منقول ہیں۔ ف۴ اس کو امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں وصل کیا متابعت کے معنی یہاں سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ لیث کی یہ روایت مسنداً اور متناً معاذ بن ہشام کی روایت سے مختلف ہے بعضوں نے کہا بنی انمار کے مقامات بنی ثعلبہ کے مقامات سے ملے ہوتے تھے حافظ نے کہا واقدی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ بنی انمار ایک ہی ہے مگر غزوہ بنی انمار کو امام بخاریؒ نے آگے چل کر الگ بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ عبارت تابعہ اللیث آگے کی حدیث کے بعد ہونا تھی صحیح بخاری کے ناقلین نے شاید سہو سے یہاں لکھ دی۔

٤٥٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: يَقُومُ الإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا (خوف کی نماز میں) امام قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ (مسلمانوں کا) امام کے پیچھے ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کئے ہوتے کھڑا ہو جو لوگ امام کے پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے (اب امام چپکا کھڑا رہے) مقتدی کھڑے ہو کر اپنے اپنے لئے ایک رکعت اور پڑھ لیں اسی جگہ دو سجدے کر کے ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں جو دشمن کے روبرو کھڑے ہیں اب وہ لوگ آئیں ایک رکعت ان کے ساتھ امام پڑھے تو امام کی دو رکعتیں ہو گئیں یہ لوگ ایک رکعت اور اپنے اپنے لئے پڑھیں اور دو دو سجدے کریں (پھر امام اور یہ لوگ سب سلام پھیریں)۔

٤٥٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث۔

٤٥٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

مجھ سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو صالح بن خوات نے خبر دی انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے ان کا قول بیان کیا ف۱۔

ف۱ یعنی موقوفاً نقل کیا۔

٤٥٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کے والد

سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف (غطفان پر) جہاد کیا ہم لوگ دشمن کے مقابل کھڑے ہوئے اور صف باندھی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

٤٥٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، فَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

ہم سے مسدّد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پہلے ایک گروہ کے ساتھ شروع کی دوسرا گروہ دشمن کی طرف منہ کئے ہوئے کھڑا رہا۔ پھر (ایک رکعت پڑھ کر) یہ گروہ لوٹ گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ (جو دشمن کے مقابل تھا) کھڑا ہوگیا اب وہ آئے ان کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر آپؐ نے سلام پھیر دیا اور یہ گروہ کھڑا ہوا اس نے ایک رکعت (جو باقی رہی تھی) ادا کی اور دوسرا گروہ بھی کھڑا ہوا اس نے بھی ایک رکعت جو باقی تھی ادا کی۔

٤٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہؓ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان کو جابرؓ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا۔

٤٥٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَخْبَرَهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا

أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ
الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ
النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ،
وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، قَالَ جَابِرٌ:
فَنِمْنَا نَوْمَةً، ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ، فَإِذَا عِنْدَهُ
أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا
نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا
فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللّٰهُ،
فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا
عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ
بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟
قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي، قَالَ:
اللّٰهُ، فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى
بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى

جب آپؐ وہاں سے لوٹے تو میں بھی آپؐ کے ساتھ
لوٹا اتفاق سے دوپہر دن کو ایسے مقام میں پہنچے جہاں
کانٹے دار درخت بہت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وہاں اتر پڑے اور آپؐ کے ساتھ لوگ جدا جدا
درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپؐ ایک کیکر کے درخت
کے تلے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی (آپؐ سو
گئے) جابرؓ کہتے ہیں ہم لوگ بھی ذرا سو رہے ایک ہی ایکا
کیا دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں
ہم آئے دیکھا تو آپؐ کے ساتھ ایک گنوار بیٹھا ہے (بدو)
آپؐ نے فرمایا ابھی اس گنوار نے کیا کیا میں سو رہا تھا
میری تلوار سونت لی میں جاگا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ
میں دیکھی کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچائے گا
میں نے کہا اللہ بچائے گا دیکھو وہ گنوار یہ بیٹھا ہے ف۱ پھر
آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہ دی ف۲ اور ابان بن یزید نے
کہا ف۳ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے
ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں
نے کہا ہم غزوہ ذات الرقاع میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک درخت بہت سایہ
دار نظر آیا ہم نے وہ درخت آپؐ کے اترنے (آرام لینے)
کے لئے چھوڑ دیا ف۴ اتنے میں ایک مشرک مرد آیا اور آپؐ
کی تلوار جو درخت سے لٹکی تھی اس نے لے کر سونت لی کہنے
لگا آپؐ مجھ سے ڈرتے ہیں یا نہیں آپؐ نے فرمایا میں نہیں ڈرتا
کہنے لگا آپؐ کو کون بچائے گا آپؐ نے فرمایا اللہ بچانے
والا ہے آخر آپؐ کے اصحاب نے اس کو دھمکایا ف۵ اور
نماز کی تکبیر ہوئی آپؐ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں
پڑھیں ف۶ پھر وہ ہٹ گئے (دشمن کے سامنے چلے گئے)
اب آپؐ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ف۷ تو

بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ: اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ ابْنُ الحَارِثِ، وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ، وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الخَوْفَ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلاَةَ الخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں (دو فرض دو نفل) اور لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں ف۸ اور مسدد نے ابو عوانہ سے روایت کی ف۹ انہوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے کہ اس شخص کا نام ف۱۰ غورث بن حارث تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ میں محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑائی کی تھی اور ابوالزبیر نے جابرؓ سے ف۱۱ یوں روایت کی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نخل میں (جو ایک مقام کا نام ہے) آپؐ نے خوف کی نماز پڑھی اور ابوہریرہؓ نے کہا ف۱۲ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے جہاد میں خوف کی نماز پڑھی حالانکہ ابوہریرہؓ خیبر کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے ف۱۳۔

ف۱ ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بچائے گا اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نے اس کے سینے پر ایک گھونسہ لگایا یا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھالی اور فرمایا اب میرے ہاتھ سے تجھے کون بچائے گا کہنے لگا کوئی نہیں بچائے گا۔ ف۲ یہ آپؐ کی بے انتہا امن پسندی کی دلیل تھی جو لوگ شجاع اور بہادر ہوتے ہیں ان ہی میں رحم و کرم بھی زیادہ ہوتا ہے کہتے ہیں یہ گنوار بعد کو مسلمان ہو گیا اور اس کی وجہ سے بہت لوگوں نے ہدایت پائی اس گنوار کا نام آگے مذکور ہوگا۔ ف۳ اس کو امام مسلم نے وصل کیا۔ ف۴ آپؐ اس کے تلے اترے۔ ف۵ کم بخت پیغمبر صاحب سے ایسی بے ادبی کرتا ہے۔ ف۶ اور سلام پھیر دیا انہوں نے بھی سلام پھیر دیا۔ ف۷ اور سلام پھیرا انہوں نے بھی سلام پھیرا۔ ف۸ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے جیسے اہلحدیث کا قول ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ ف۹ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا۔ ف۱۰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سونت لی تھی۔ ف۱۱ یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔ ف۱۲ اس کو ابوداؤد اور طحاوی اور ابن حبان نے وصل کیا۔ ف۱۳ تو معلوم ہوا کہ ذات الرقاع کی جنگ خیبر کے بعد ہوئی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ المُرَيْسِيعِ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ، وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ، وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ

باب

بنی مصطلق جو بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہیں ان کی لڑائی کا قصہ اس کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں ف۱۔ ابن اسحاق نے کہا یہ جنگ ۶ھ میں ہوئی اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ۴ھ ہجری میں ف۲ اور نعمان بن راشد نے زہری سے روایت کی کہ تہمت کا واقعہ (جو حضرت

حَدِيثُ الإِفْكِ فِي غَزْوَةِ المُرَيْسِيعِ۔ عائشہؓ پر لگائی گئی) اسی جنگ میں ہوا ف۳۔

ف۱ مریسیع ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے جو ان کے ملک میں تھا اسی لڑائی میں حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا تھا اور تیمم کا حکم اترا تھا۔ ف۲ ابن اسحٰق کا قول ان کے مغازی میں اور موسیٰ کا ان کے مغازی میں مروی ہے بیہقی نے قتادہ اور عقبہ سے نکالا ۵ھ ہجری میں ہوئی ف۳ اس کو جوزکی اور بیہقی نے وصل کیا۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ العَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ العَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا العُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا العَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے کہا میں مسجد نبویؐ میں گیا میں نے ابو سعید خدریؓ کو وہاں دیکھا میں نے اس سے عزل کا مسئلہ پوچھا ف۱ انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے وہاں ہم نے عرب لوگوں کو قید کیا۔ عورتوں کی ہم کو بہت خواہش ہوئی بے عورت رہنا مشکل ہو گیا ہم نے چاہا عزل کریں پھر ہم نے کہا کہ عزل کیسے کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں آپؐ سے پوچھ لیں تو عزل کریں آخر ہم نے پوچھا آپؐ نے فرمایا عزل کرنے میں کیا برائی ہے کیوں نہیں کرتے اللہ کے علم میں قیامت تک جو جان (دنیا میں) آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی ف۲۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ف۱ کہ عزل درست ہے یا نہیں یعنی جماع کے وقت جب انزال قریب ہو تو ذکر باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ ہو۔
ف۲ تمہارے عزل سے اس کا آنا بند نہ ہوگا۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم نے نجد کی طرف

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ، وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ سَيْفِي صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللّٰهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هٰذَا قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اتفاق سے دوپہر کا وقت ایسے جنگل میں آیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے سایہ میں اترے اور تلوار درخت سے لٹکا دی رتو آپ کے ہمراہی جدا جدا درختوں کے سایہ میں اُترے اسی اثناء میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں خیر ہم گئے دیکھا تو ایک گنوار آپ کے سامنے بیٹھا ہے آپ نے فرمایا ابھی یہ گنوار میرے پاس آیا میں سو رہا تھا اس نے کیا کیا میری تلوار سونت لی میں جاگا تو کیا دیکھتا ہوں ننگی تلوار لئے میرے سر پر کھڑا ہے کہنے لگا اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں نے کہا اللہ بچانے والا ہے یہ سنتے ہی اس نے تلوار نیام میں کر لی اور بیٹھ گیا دیکھو یہ بیٹھا ہے جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہ دی ف ا۔

ف ا اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ تھے بلکہ پیغمبر تھے دنیا کے بادشاہوں میں یہ قاعدہ ہے کہ بادشاہ پر جو کوئی حملہ کرے وہ سزائے موت کے قابل ہوتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ۔

باب بنی انمار کی لڑائی کا قصہ جو ایک قبیلہ ہے

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے عثمان بن عبداللہ بن سراقہؓ نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میں نے غزوہ انمار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے دیکھا آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ، وَالْإِفْكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ، يُقَالُ إِفْكُهُمْ

باب حضرت عائشہؓ پر جو افک یعنی طوفان

وَأَفَكَهُمْ، فَمَنْ قَالَ أَفَكَهُمْ يَقُولُ صَرَفَهُمْ عَنِ الإِيمَانِ وَكَذَّبَهُمْ كَمَا قَالَ - يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ - يُصْرَفُ عَنْهُ مَنْ صُرِفَ -

لگایا گیا، اس کا قصّہ، افک کا لفظ نجس نجس کی طرح کہا جاتا ہے اِفکہم ف۱

ف۱ (سورہ احقاف میں جو آیا ہے) وذالک افکہم وہ بکسر ہمزہ ہے اور بفتح ہمزہ بسکون فا اور اَفَکُہُم بہ فتح ہمزہ وفا بھی آیا ہے جس نے افکہم بہ فتح ہمزہ وفا وکاف پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اس نے ان کو ایمان سے پھیر دیا اور جھوٹا بنایا جیسے (سورہ الذاریات میں یوفک عنہ من افک ہے یعنی قرآن سے وہی منحرف ہوتا ہے (پھیرا جاتا ہے) جو (اللہ کے علم میں منحرف قرار پا چکا ہے (پھیرا جا چکا ہے)۔

٤٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود (چاروں) نے حضرت عائشہؓ سے طوفان کا قصّہ روایت کیا اور ان میں ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا۔ ان میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا اور عمدگی سے یہ قصّہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی روایت یاد رکھی جو اس نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی۔ اور ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ ایک دوسرے سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا ف۱ ان لوگوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا آپؐ جب بھی سفر میں جاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے ایک بار ایسا ہوا ایک لڑائی میں (غزوہ مریسیع میں) آپؐ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اس وقت پردے کا حکم اتر چکا تھا ف۲ میں ایک ہودے میں بیٹھا کر اونٹ

فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي
فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَكُنْتُ
أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا
حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا
مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ
فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ
حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ
شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ
فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي
ابْتِغَاؤُهُ، قَالَتْ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ
كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي
فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ
عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ
النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ
مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ
الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ
فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ
الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا
مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَتَيَمَّمْتُ
مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ
سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا
جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ،

پر) چڑھائی جاتی اور اسی میں رہ کر اتاری جاتی خیر ہم اسی طرح سفر کرتے رہے جب آپؐ اس جہاد سے لوٹے اور ہم مدینہ کے نزدیک پہنچے تو ایک رات آپؐ نے کوچ پکارا جب کوچ پکارا گیا تو میں اٹھی اور (حاجت کے لئے اکیلی) چلی لشکر کے پرے نکل گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنی جگہ پر آئی میں نے اپنا سینہ جو چھوا تو معلوم ہوا میرا ہار جو ظفار[۳] کے نگینوں کا تھا وہ ٹوٹ کر گرگیا ہے میں پھر لوٹی اور ہار ڈھونڈنے لگی اس کو ڈھونڈھنے میں مجھ کو دیر ہوگئی ادہر وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ اٹھایا کرتے تھے وہ سمجھے میں ہودے میں بیٹھی ہوں انہوں نے ہودہ اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا جس میں سوار ہوا کرتی تھی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی تھیں ایسی موٹی پُر گوشت نہ تھیں ذرا سا تو کھانا کھاتیں اس لئے ہودہ اٹھانے والوں نے جب ہودہ اٹھایا انھوں نے اس کے ہلکے پنے پر خیال نہیں کیا اور یہ بھی تھا کہ میں اس وقت کمسن چھوکری تھی (میرا بوجھ ہی کیا تھا) غرض انہوں نے اونٹ اٹھایا اور چلتے ہوئے جب سارا لشکر چمپت ہو گیا اس وقت میرا ہار ملا میں جو ان کے ٹھکانوں میں آئی دیکھتی کیا ہوں آدمی کا نام نہیں نہ کوئی بات کرنے والا نہ کوئی جواب دینے والا آخر (مجبور ہو کر) میں اس مقام پر چلی گئی جہاں میں ٹھہری تھی۔ میں نے یہ خیال کیا کہ جب قافلہ والے مجھ کو (ہودہ میں) نہ پائیں گے تو یہیں ڈھونڈنے آئیں گے خیر میں اسی جگہ بیٹھی تھی اتنے میں میری آنکھ لگ گئی یہیں سو گئی ایک شخص تھا صفوان بن معطل سُلمی ذکوانی وہ لشکر کے پیچھے رہا کرتا (گرا پڑا اٹھا لیتا) وہ جو میرے

وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي، وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ، قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بْنَ سَلُولٍ، قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ، وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا: لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ - يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ بْنِ سَلُولٍ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ: إِنَّهُ الَّذِي قَالَ -

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

ٹھکانے میں آیا اس نے دیکھا کوئی شخص سو رہا ہے اس نے دیکھتے ہی مجھ کو پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم اترنے سے پہلے اس نے مجھ کو دیکھا تھا اس نے مجھ کو پہچان کر جو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی میں نے اوڑھنی سے منہ ڈھانپ لیا خدا کی قسم نہ ہم دونوں نے کوئی بات کی نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی ایک انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا تو سنا خیر وہ اونٹ پر سے اترا، اس نے اونٹ بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھا میں کھڑی ہوئی اونٹ پر چڑھ گئی اور وہ بے چارہ پیدل چلتا رہا یہاں تک کہ ہم دونوں سخت گرمی کے وقت ٹھیک دوپہر کو لشکر میں پہنچے اسوقت لشکر کے لوگ آرام کے لئے اتر پڑے تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر جو لوگ تباہ ہونے والے تھے وہ (اس مقدمہ میں طوفان لگا کر) تباہ ہوتے اور اس طوفان والوں کا سرغنہ (بانی مبانی) عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق مشہور) تھا عروہ نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ اس طوفان کا اس کے پاس چرچا ہوتا لوگ بیان کرتے تو وہ اس کو تسلیم کرتا کان لگا کر سنتا کھود کر خواہ مخواہ اس کو پوچھتا اور (اسی سند سے) عروہؓ سے منقول ہے کہ ان طوفان جوڑنے والوں میں انہی لوگوں کا نام لیا گیا حسان بن ثابت مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش باقی لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوتے مگر ان کی ایک جماعت تھی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا ان سب میں مڈھ (یعنی بڑا) عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا (اسی سند سے) عروہؓ نے کہا حضرت عائشہؓ (باوجود اس کے) کہ حسان نے ان کو تہمت لگائی تھی مگر وہ حسان کو برا کہنا پسند نہیں کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ حسان نے ہی یہ شعر کہا ہے ؎

میرا باپ دادا میری آبرو
محمدؐ کی عزت کا رہیں گے بچاؤ ۵

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ
حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ
فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ
مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا
أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ
أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ:
كَيْفَ تِيكُمْ؟ ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَلِكَ
يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ
حِينَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ
مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا
وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ
بُيُوتِنَا، قَالَتْ: وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ
الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ، وَكُنَّا
نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ
بُيُوتِنَا، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ
مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ
عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَابْنُهَا
مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ
فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ
فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ
لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ
بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا (یہ بات تو بیچ میں آگئی) خیر میں
سفر سے مدینہ آئی بیمار پڑ گئی ایک مہینے تک بیمار رہی
ادہر لوگ طوفان والوں کی باتوں میں گھس بیٹھ کرتے
رہے مجھ کو کچھ خبر ہی نہیں ہوئی ایک ذرا وہم میرے
دل میں اس وجہ سے آتا کہ جیسی مہربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر پہلے رکھتے تھے ویسی میں نے اس بیماری میں نہ پائی آپؐ
اندر آ کر سلام کرتے اور صرف یہ پوچھ کر چلے جاتے
اب کیسی ہے اس سے مجھ کو شک ہوتی (کہ آپؐ کچھ ناراض
ہیں) مگر اس طوفان کی مجھ کو خبر نہ تھی خیر جب میں
بیماری سے ذرا اچھی ہوئی تو مسطح کی ماں کے ساتھ مناصع
کی طرف گئی ف٦ وہاں ہم لوگ راتوں کو پاخانہ کو جایا
کرتے تھے ایک رات کو جاتے پھر دوسری رات کو اس
زمانہ میں ہمارے گھروں کے پاس پاخانے نہیں بنے تھے اور
ہم اگلے زمانے کے عربوں کی طرح جنگل میں پاخانہ
پھرنے کو جایا کرتے گھروں میں پاخانے بنانے سے ہم کو
تکلیف ہوتی ہیں اور مسطح کی ماں (سلمٰی) جو ابورہم بن مطلب
بن عبدالمناف کی بیٹی تھی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی
ابوبکر رضؓ (میرے والد) کی خالہ تھیں مسطح بن اثاثہ بن عباد بن
مطلب اس کا بیٹا تھا ف٧ ساتھ ساتھ گئے جب میں اور وہ
دونوں پاخانے سے فراغت پا کر گھر کو لوٹے آ رہے تھے اس
وقت اس کا پاؤں چادر میں الجھا وہ گر پڑی کہنے لگی مو انگوڑا
مسطح میں نے کہا ہائیں بری بات مسطح بدر کی جنگ میں شریک
تھا تو اس کو برا کہتی ہے اس نے کہا اری بندی تو نے
مسطح کی بات نہیں سنی میں نے کہا کیا بات ہے اس نے بیان
کی جب تو (مارے رنج کے) میری بیماری دونی ہو گئی ف٨
جب میں گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
آئے (آپؐ نے دور ہی سے) سلام کیا پوچھا اب کیسی ہے میں نے

مَاقَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَاقَالَ: فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ، قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ؟ فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّتَاهُ، مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ، هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا، لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ

عرض کیا مجھے آپؐ اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی پروانگی دیجئے میری نیت یہ تھی کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں (شاید مسطح کی ماں نے غلط کہا ہو) آپؐ نے اجازت دی (میں گئی) میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انہوں نے کہا بیٹیا تو اتنا رنج نہ کر خدا کی قسم یہ تو اکثر ہوتا آیا ہے جب کسی خوب صورت عورت کی سوکنیں ہوں اور خاوند اس کو چاہتا ہو تو وہ ایسے بہت چلتر کرتی ہیں ف۹ میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ ایسی (جھوٹی) بات منہ سے نکالنے لگے (اس کا چرچا کرنے لگے) میری ساری رات روتے دھوتے گزری صبح تک نہ آنسو تھمے نہ نیند آئی ف۱۰ صبح کو بھی میں رو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وحی اترنے میں دیر ہوئی تو حضرت علیؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلوایا ان سے پوچھا مشورہ لیا۔ کہا میں اس عورت کو (یعنے حضرت عائشہؓ کو) چھوڑ دوں اسامہ نے تو آنحضرت صلی اللہ وسلم کو جیسے وہ جانتے تھے کہ وہ عورت ایسی باتوں سے پاک ہے اور جیسے وہ ہمارے لوگوں سے دلی محبت رکھتے تھے یہی مشورہ دیا انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ یہ آپؐ کی بی بی ہے اور ہم تو اس کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتے ہیں ف۱۱ اور علیؓ نے کہا یارسول اللہ اللہ نے آپؐ پر عورتوں کی تنگی نہیں رکھی (کیا یہی عورت ہے) اور بہت سی عورتیں ہیں ف۱۲ آپؐ ذرا (بریرہ) اس کی چھوکری سے تو پوچھئے وہ سچ سچ اس کا حال بتلائے گی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا بریرہؓ (سچ کہیو) کیا تو نے عائشہؓ سے کبھی کوئی بات دیکھی ہے جس سے اس کی پاکدامنی میں شک پیدا ہو بریرہؓ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے آپؐ کو پیغمبر سچا بنا کر بھیجا میں نے تو کبھی کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنی بات ہے

قالت: قد عار رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وَ
سلَّم بَريرةَ فقال: أي بَريرةُ هل رأيتِ
مِن شيءٍ يُريبُكِ؟ قالت لهُ بَريرةُ:
والَّذي بعثكَ بالحقِّ ما رأيتُ عليها
أمرًا قطُّ أغمِصُهُ غيرَ أنَّها جاريةٌ
حديثةُ السِّنِّ تنامُ عن عجينِ أهلِها
فتأتي الدَّاجنُ فتأكلُهُ، قالت: فقامَ
رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم مِن يومِهِ
فاستعذرَ مِن عبدِ اللهِ بنِ أُبَيٍّ وَ هُوَ
على المِنبرِ فقال: يا معشرَ المسلمين،
مَن يعذِرُني مِن رجلٍ قد بلغني عنهُ
أذاهُ في أهلي؟ واللهِ ما علِمتُ على أهلي
إلَّا خيرًا، ولقد ذكروا رجلًا ما علِمتُ
عليهِ إلَّا خيرًا، وما يدخلُ على أهلي
إلَّا معي، قالت: فقامَ سعدُ بنُ معاذٍ
أخو بني عبدِ الأشهلِ، فقال: أنا يا
رسولَ اللهِ أعذِرُكَ، فإن كانَ مِن الأوسِ
ضربتُ عنقَهُ، وإن كانَ مِن إخوانِنا
مِن الخزرجِ أمرتَنا ففعلنا أمرَكَ،
قالت: فقامَ رجلٌ مِن الخزرجِ، وكانت
أُمُّ حسَّانَ بنتَ عمِّهِ مِن فخذِهِ، وهُوَ
سعدُ بنُ عُبادةَ، وهُوَ سيِّدُ الخزرجِ،
قالت: وكانَ قبلَ ذلكَ رجلًا صالحًا
ولكنِ احتملتهُ الحميَّةُ فقال لسعدٍ:
كذبتَ لعمرُ اللهِ، لا تقتلُهُ ولا تقدِرُ
على قتلِهِ، ولو كانَ مِن رهطِكَ ما
أحببتَ أن يُقتلَ، فقامَ أُسيدُ بنُ

(اللہ رکھے) ابھی کم عمر لڑکی ہے (ایسی بھولی بھالی ہے) گھر میں
آٹا گھندا رکھا ہوتا ہے وہ سو جاتی ہے بکری آن کر آٹا کھا لیتی
ہے ف۱۳ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرتؐ یہ سن کر اسی دن
کھڑے ہوئے اور منبر پر آن کر عبداللہ بن ابی (مردود) کی شکایت کرنے
لگے آپؐ نے فرمایا مسلمانو! اس شخص سے کون میرا بدلہ لیتا
ہے جس نے میری بی بی کی بدنامی مجھ تک پہنچائی خدا کی قسم میں
تو اپنی بی بی کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتا ہوں اور جس
(بیچارے) سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی بھلا آدمی جانتا
ہوں وہ کبھی میری بی بی کے پاس نہیں گیا جب تک میں اس
کے ساتھ نہیں ہوا یہ سنتے ہی سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل
(اوس قبیلے) میں سے کھڑے ہوتے کہنے لگے یا رسول اللہ میں
آپؐ کا بدلہ لیتا ہوں اگر یہ تہمت لگانے والا میرے قبیلے
اوس میں سے ہے تو ابھی اس کی گردن مارتا ہوں اور اگر
ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو آپؐ حکم دیجئے جو آپؐ
حکم دیں گے وہ ہم بجا لائیں گے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ سن
کر خزرج کا ایک سردار کھڑا ہوا حسان (تہمت کرنے والے) کی
ماں اس کی چچا زاد بہن ہوتی تھی اس کے قبیلے کی تھی اس کا
نام سعد بن عبادہ تھا وہ خزرج کا سردار تھا پہلے تو وہ اچھا
نیک آدمی تھا مگر اس کو (سعد بن معاذ کے کلام پر) اپنی قوم
کی پچ آئی وہ سعد بن معاذؓ سے کہنے لگا پروردگار کے بقاء کی
قسم تو جھوٹا ہے تو اس کو نہیں مار سکتا تیری کیا مجال جو مارے
اگر (وہ تہمت لگانے والا) تیری قوم کا ہوتا تو کبھی اس کا قتل
گوارا نہ کرتا ف۱۴ یہ سن کر اسید بن حضیر کھڑے ہوتے جو سعد
بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ سے
کہا تو جھوٹا ہے قسم اللہ کے بقاء کی ہم تو ضرور اس کو قتل کریں
گے تو منافق ہے جب تو منافقوں کی پچ کرتا ہے حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں (اس گفتگو پر) دونوں قبیلوں اوس اور خزرج

حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ
ابْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ،
لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ
الْمُنَافِقِينَ، قَالَتْ: فَثَارَ الْحَيَّانِ
الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى
الْمِنْبَرِ، قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى
سَكَتُوا وَسَكَتَ، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ
يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا
أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، قَالَتْ: وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ
عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا
يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى
إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي،
فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي
فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي،
قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ
عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ لَبِثَ
شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ،
قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ،
يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا،
فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً، فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ،
وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي

کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور لڑنے پر مستعد ہو گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپؐ ان کو چپ
کراتے (سمجھاتے) رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوتے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں برابر سارے دن روتی رہی
نہ تو میرے آنسو تھمتے تھے نہ مجھ کو نیند آتی تھی۔ میرے
ماں باپ بھی میرے پاس رہے دو رات اور ایک دن
سے برابر رو رہی تھی نہ تو میرا آنسو تھمتا تھا نہ مجھ کو نیند
آتی تھی یہاں تک کہ میں سمجھی میرا کلیجہ (روتے روتے)
پھٹ جائے گا اس حال میں میرے ماں باپ بھی میرے
پاس تھے میں رو رہی تھی کہ انصار کی ایک عورت نے (اس
کا نام معلوم نہیں) اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اس
کو اجازت دی وہ بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ خیر
ہم اس حال میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آپؐ نے سلام کیا پھر بیٹھ گئے اور جس دن
سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپؐ میرے پاس نہیں بیٹھے
تھے تہمت کے بعد ایک مہینہ تک ٹھہرے رہے میرے باب
میں کوئی وحی آپؐ پر نہیں آئی ف۱۵ حضرت عائشہؓ
کہتی ہیں آپؐ نے بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمانے لگے
اما بعد عائشہؓ مجھ کو تیری طرف سے ایسی ایسی
خبر پہنچی ہے اگر تو بے گناہ ہے تو اللہ عنقریب تیری
پاک دامنی بیان کر دے گا اور اگر (بالفرض) تو کسی گناہ
میں آلودہ ہو گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر
کیونکہ بندہ اگر اپنے گناہ کا اقرار کرے پھر توبہ کرے
تو اللہ معاف کر دیتا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر ختم کر چکے ایک ہی
ایکا میرے آنسو بند ہو گئے ایسے بند ہوئے کہ ایک قطرہ

اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
اعْتَرَفَ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ،
قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا
أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي فِيمَا
قَالَ، فَقَالَ أَبِي: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ
لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، قَالَتْ أُمِّي: وَاللهِ مَا
أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ، وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا: إِنِّي وَ
اللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ
حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ،
فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي
وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ
أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، فَوَاللهِ لَا
أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ
قَالَ: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى
مَا تَصِفُونَ. ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ
عَلَى فِرَاشِي وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِينَئِذٍ
بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ
وَاللهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي
شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ
أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ
وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ

بھی میں نے نہیں پایا ف۱۶ میں نے اپنے والد سے
کہا ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے
جواب دو آپؐ کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا خدا کی
قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آپؐ کی بات کا کیا
جواب دوں ف۱۷ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا تم
بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کچھ جواب دو
انہوں نے بھی یہی کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں
آتا میں آپ کو کیا جواب دوں (جب میں نے دیکھا
میرے ماں باپ بھی عاجز ہو گئے کچھ نہیں کہہ سکتے)
تو میں نے خود ہی کہنا شروع کیا۔ اس وقت میں ایک
کم سن لڑکی تھی قرآن بھی میں نے بہت نہیں پڑھا تھا
میں نے کہا قسم خدا کی تم نے تو یہ بات سن لی اور
وہ تمہارے دلوں میں جم گئی تم نے اس کو سچ سمجھا (
جب تو میری طرف سے شبہ آگیا) اب اگر میں یہ
کہوں میں بے گناہ ہوں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں
سمجھو گے ہاں اگر میں (جھوٹ) ایک گناہ کا اقرار کر لوں
اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو
سچا سمجھو گے خدا کی قسم اب میری اور تمہاری وہی کیفیت
ہے جو یوسف کے والد کی تھی ف۱۸ انہوں نے کہا تھا
اب اچھی طرح صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تم جو کہہ رہے ہو
اس پر اللہ میری مدد کرنے والا ہے یہ کہہ کر میں نے اپنا
منہ پھیر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ رہی مجھے معلوم تھا اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے میں بے گناہ ہوں اور وہ ضرور میری پاکدامنی
بیان کرے گا مگر مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ میرے باب میں قرآن
اترے گا جو (قیامت تک) پڑھا جائے گا۔ کیونکہ میں اپنی
حیثیت اتنی نہ سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ (اتنا بڑا شہنشاہ) میرے
باب میں کچھ کلام کرے ف۱۹ مجھ کو یہ امید تھی کہ شاید آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي
اللّٰهُ بِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ
فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ
حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ
الْجُمَانِ، وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ
الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْهِ، قَالَتْ فَسُرِّيَ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ
بِهَا أَنْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ
بَرَّأَكِ، قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي
إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي
لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَتْ: وَأَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالَى - إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ
مِنْكُمْ - الْعَشْرَ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ
هٰذَا فِي بَرَاءَتِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ
لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى
مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ
مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ - وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ
مِنْكُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - غَفُورٌ رَحِيمٌ - قَالَ
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ
أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ
النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ
لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے مقدمہ میں کوئی خواب پڑ جاتے گا جس کے ذریعہ اللہ میری پاکی کھول دے گا پھر خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے جہاں بیٹھے تھے سرکے بھی نہیں نہ کوئی گھر کا آدمی باہر گیا اتنے میں آپؐ پر وحی کی حالت طاری ہوئی جیسے سختی وحی کے وقت آپؐ پر ہوا کرتی تھی وہ ہونے لگی یہ سختی اس کلام کے بوجھ سے جو آپؐ پر اترتا تھا ایسی ہوتی تھی کہ سردی کے موسم میں آپؐ کے جسم سے موتی کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا خیر جب وحی کی حالت گزر چکی تو آپؐ (خوشی سے) ہنسنے لگے پہلی بات جو آپؐ نے منہ سے نکالی وہ یہ تھی عائشہؓ اللہ نے تیری پاک دامنی بیان فرما دی اس وقت میری والدہ کہنے لگیں اُٹھ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کر میں نے کہا خدا کی قسم میں تو کبھی اُٹھ کر آپؐ کا شکریہ نہیں کرنے کی میں تو بس اپنے مالک پروردگار کا شکریہ کروں گی ف۲۰ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں اتاریں جن لوگوں نے تم میں یہ بہتان اٹھایا اخیر تک اور اللہ تعالیٰ نے میری بے گناہی ظاہر فرما دی ف۲۱ اور ابوبکر صدیقؓ جو رشتہ داری اور محتاجی کی وجہ سے مسطح سے کچھ سلوک کرتے تھے انہوں نے کہا اب میں مسطح سے کبھی کوئی سلوک نہیں کرنے کا (اس نے ایسی شرارت کی) عائشہؓ پر ایسی تہمت لگائی تب اللہ تعالیٰ نے (اسی سورہ نور) میں یہ آیت اتاری جو لوگ تم میں بزرگی اور مقدور والے ہیں وہ یوں قسم نہ کھائیں اخیر آیت غفور رحیم تک اس وقت ابوبکر کہنے لگے کیوں نہیں میں تو یہ چاہتا ہوں اللہ مجھ کو بخشے اور انہوں نے مسطح کو جو دیا کرتے تھے پھر دینا شروع کر دیا کہنے لگے خدا کی قسم میں یہ معمول کبھی بند نہیں کرنے کا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ

بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ لِزَيْنَبَ: مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ، قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ، ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَتِفِ أُنْثَى قَطُّ، قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

علیہ وسلم نے (تہمت کے دنوں میں) ام المومنین (جو میری سوکن تھیں) زینبؓ سے میرا حال پوچھا آپؐ نے فرمایا تم عائشہؓ کو کیسا سمجھتی ہو تم نے اس کو کیسا دیکھا انہوں نے کہا یارسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کو بچائے رکھتی ہوں ف۲۲ خدا کی قسم میں تو عائشہ کو اچھا ہی سمجھتی ہوں حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت کی بی بیوں میں زینب ہی میرے برابر کی تھیں ف۲۳ اللہ نے انکی پرہیزگاری کی وجہ سے ان کو بچائے رکھا لیکن ان کی بہن حمنہ نے اپنی بہن کے خیال سے لڑنا شروع کیا وہ بھی دوسرے تہمت لگانے والوں کے ساتھ تباہ ہوئیں ف۲۴ ابن شہاب نے کہا یہ وہ حدیث ہے جو ان چاروں شخصوں (عروہ۔ سعید۔ علقمہ۔ عبیداللہ) سے مجھ کو پہنچی عروہ نے یہ بھی کہا حضرت عائشہؓ کہتی تھیں خدا کی قسم جس مرد سے مجھ کو تہمت لگائی تھی (صفوان بن معطل) وہ اپنے چارہ یہ تہمتیں سن کر تعجب سے ا کہتا سبحان اللہ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے تو کسی عورت کا ستر تک کبھی نہیں کھولا (جماع کیسا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس کے بعد وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ ف۲۵۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ف۱ اس سارے کلام سے ابن شہاب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جو حدیث یہاں بیان کی ہے یہ بحیثیت مجموعی ان چاروں شخصوں سے منقول ہے مگر یہ نہیں ہے کہ اس کا ہر جملہ چاروں شخصوں نے بیان کیا ہو۔ ف۲ معلوم ہوا کہ پردے کا مطلب یہ نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں گھروں سے باہر نہ نکلیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ہمراہ سفر میں کیوں لے جاتے حضرت عائشہؓ کا یہی مذہب تھا اسی لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی وفات کے بعد حج کے لئے تشریف لے گئیں جنگ جمل میں گئیں لیکن بی بی ام سلمہؓ کا یہ خیال تھا کہ گھر کے باہر نہ جائیں اور وہ مرتے تک اپنے گھر ہی میں رہیں۔ ف۳ ظفار ایک شہر کا نام ہے یمن میں۔ ف۴ جن لوگوں نے طوفان کھڑا کیا تم میں سے ایک گروہ ہیں۔ ف۵ حسان نے یہ قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور مشرکین کی ہجو میں لکھا ہے مطلب یہ ہے کہ میں میرا باپ میرا دادا میری آبرو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو پر تصدق ہیں جہاں تک ہو سکے گا آپؐ کی عزت کا بچاؤ کروں گا حضرت عائشہؓ نے باوجودیکہ حسان نے ان کی نسبت ایسا سخت بہتان کیا تھا مگر اس وجہ سے کہ وہ آنحضرتؐ کا مداح اور ثنا خواں تھا اس کا برا کہنا گوارا نہیں کیا سبحان اللہ پاک نفسی اور ایمانداری اس کو کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کا عجیب حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے جہاں کسی مولوی یا مشائخ سے ایک بات میں اختلاف آن پڑا تو بس پھر سارے فضائل اور مناقب اختلاف کرنے کے بعد کالعدم ہو جاتے ہیں اور ایمان والوں کو کافر بنایا جاتا ہے اللہ ایسے تعصب اور نفسانیت سے بچائے رکھے۔ ف۶ مناصع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے باہر۔ ف۷ تو مسطح ابوبکرؓ کا بھانجا ہوا۔ ف۸ ہائے کیسے قاسی القلب یہ طوفان لگانے والے تھے ایک جلولی بھالی شریف زادی دوسرے بیچارہ پر ایسی تہمتیں جوڑنا۔ ف۹ تاکہ یہ خوبصورت عورت خاوند کی نظر سے

گر جاتے ہر چند اس طوفان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بی بی نہ تھی مگر حمنہ بنت جحش جو ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں وہ بھی اس طوفان میں شریک تھی تو حضرت عائشہؓ کی والدہ نے یہ خیال کیا کہ شاید ان کی سوکنوں کی بھی اس میں کچھ سازش ہو۔ ف ۱۰ ایک کم سن بھولی بھالی شریف لڑکی دوسرے بیمار بھی ایسی تہمت سے اس کا کیا حال ہوگا۔ ف ۱۱ بہتان لگانے والے بدبخت جھوٹے ہیں۔ ف ۱۲ یعنی شبہ ہے تو چھوڑ دیجئے۔ دوسری عورت کر لیجئے اسی وقت سے حضرت عائشہؓ کو حضرت علیؓ سے بمقتضائے بشریت رنجش پیدا ہوئی اور یہ رنجش مدت تک قائم رہی یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ کا نام تک نہ لیتیں۔ ف ۱۳ بریرہؓ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو معاذ اللہ ایسے برے اور فحش کاموں سے کیا نسبت وہ تو بالکل کم سن بھولی بھالی لڑکی ہیں یہ کام تو چلتی عورتوں کے ہوتے ہیں وہ تو آٹے کی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ ف ۱۴ سعد بن عبادہ اس وقت شیطان کے اغواء میں آ گئے ان کو قومی جوش نے ناحق کوش کر دیا ورنہ وہ صحابی تھے۔ پکے مسلمان تھے حالانکہ سعد بن معاذ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم خزرج کے آدمی کو مار ڈالیں گے صرف یہ کہا تھا کہ آنحضرتؐ کا حکم بجا لائیں گے اس میں سعد بن عبادہ کا غصہ محض بے جا تھا انہی سعد بن عبادہ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کے وقت بھی خلاف کیا اور خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مرے حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے اللہ ان کو تباہ کرے یعنی انہوں نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے اور سارا انتظام بگاڑ دینے کا قصد کیا تھا اگر وہ خلیفہ ہوتے جیسے سعد بن عبادہ کہتے تھے تو ایک دن بھی کام نہ چلتا۔ ف ۱۵ اور آپؐ ایک مہینے تک رنج اور تردد میں رہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو اپنے گھر کے متعلق بھی کوئی غیب کی بات بغیر اللہ کے بتلائے معلوم نہیں ہو سکتی پھر دوسرے اولیاء اللہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار ہوتے ہیں ان کو ایسا علم کہاں سے آیا کہ جو بات غیب کی چاہیں وہ معلوم کر لیں البتہ اللہ تعالیٰ جب کوئی بات بتانا چاہے تو یہ اور بات ہے۔ ف ۱۶ جب رنج حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو آنسو تھم جاتے ہیں آدمی ہکا بکا ہو کر رہ جاتا ہے۔ ف ۱۷ ابوبکر صدیقؓ اول تو عاشق رسولؐ تھے معشوق پر سے مال اولاد عزت سب تصدق ہے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ایسا معقول تھا کہ اس کا کچھ جواب نہیں ہو سکتا تھا۔ ف ۱۸ حضرت عائشہؓ رنج میں یعقوبؑ کا نام بھول گئیں۔ ف ۱۹ کہاں میں ایک ناچیز بندی اور کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ سبحان اللہ حضرت عائشہؓ جب ہر طرف سے مایوس ہوئیں ماں باپ آدمی کا بڑا آسرا ہوتا ہے وہ بھی خاموش ہو گئے خاوند عورت کو سب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اس کے دل میں بھی وہم آ گیا اب کوئی نہ رہا بجز خداوند کریم کے تب اس کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا اور اسی وقت اس نے تکلم فرمایا حضرت جبرائیل کو بھیجا اور پیغمبر صاحب پر اپنا کلام اتارا۔ ف ۲۰ اس وقت حضرت عائشہؓ توحید میں مستغرق تھیں یہ کیفیت اکثر اولیاء اللہ کو بھی ہوتی ہے پروردگار کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اس کو توحید شہودی یا وجودی کہتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے یہ ناز محبوبیت کے طور پر فرمایا۔ اور ان کا ناز بجا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو یہ توقع تھی کہ آپؐ اس خبر کو سنتے ہی اس کو جھوٹ اور لغو سمجھیں گے برخلاف توقع آپؐ کے دل میں بھی وہم آ گیا۔ اور آپؐ ایک مدت تک رنج اور تشویش میں رہے اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا پیغمبر صاحبؐ اور حضرت عائشہؓ کے درجے بلند کرنا منافقوں کو ذلیل اور خوار کرنا۔ خیر خواہ اور مخلص مسلمانوں کی تمیز کرا دینا الیٰ غیر ذالک من الفوائد۔ ف ۲۱ اب اگر کوئی حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا انکار کرے تو کافر و ملعون ہے شیعہ بھی جو حضرت عائشہؓ سے دشمنی رکھتے ہیں ان کی پاکدامنی کے معترف ہیں۔ ف ۲۲ جو بات نہیں سنی اس کو سننا اور جو نہیں دیکھی اس کو دیکھا نہیں کہتے۔ ف ۲۳ یعنی میرے مقابلہ کی حسن و جمال اور شرافت میں سبحان اللہ سوکن ہو کے پھر سچی بات کہنا کتنی مشکل ہے ع ۱ ارشاد ہوا سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ ع ۲ وہ اس تہمت میں نہ پھنسیں۔ ف ۲۴ ذلیل و خوار ہوئیں حد پڑی

یہ تو وہی مثل ہوئی مدعی سست اور گواہ چست حمنہ کا مطلب یہ تھا کہ اگر حضرت عائشہؓ الگ ہو گئیں تو پیغمبر صاحبؐ کی پوری توجہ میری بہن پر ہو جائے گی ف۲۵ پاکوں کا ایسا ہی نیک انجام ہوتا ہے جھوٹے ایک نہ ایک دن ذلیل اور خوار ہوتے ہیں۔

---

۴۶۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا: كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا. فَرَاجَعُوا فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذَلِكَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہشام بن یوسف نے اپنی یاد سے مجھ کو لکھوایا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ولید بن عبدالملک بن مروان (خلیفہ) نے پوچھا کیا تم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علیؓ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ کو تہمت لگائی تھی میں نے کہا نہیں ف۱ مگر تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں حضرت علیؓ ان کے باب میں خاموش تھے (یا خطا پر تھے ف۲) پھر لوگوں نے ہشام بن یوسف یا (زہری) سے دوبارہ پوچھا انہوں نے یہی کہا مسلما اس میں کوئی شک نہ کی (مسیئا کا لفظ نہیں کہا) اور علیہ کا لفظ زیادہ کیا (یعنی زہری نے ولید کو اور جواب نہیں دیا) اور پرانے نسخہ میں مسلماً کا لفظ تھا ف۳۔

ف۱ مجھ کو تو ایسی خبر نہیں پہنچی۔ ف۲ اکثر روایتوں میں مسلما کا لفظ ہے یعنی نہ تہمت لگانے والوں میں شریک تھے نہ تہمت لگانے والوں کا رد کرتے تھے اسامہ کی طرح حضرت عائشہؓ کی تعریف اور توصیف نہیں کرتے تھے بعض روایتوں میں مسیئاً ہے یعنی برا کرنے والا خطا کرنے والا مطلب یہی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کی ہمدردی نہ کی ان کی تہمت پر رنج نہ کیا یہ نہیں کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ ان کو تہمت لگانے میں شریک تھے ایسا امر قبیح حضرت علیؓ کی شان سے بہت بعید ہے ابن مردویہ کی روایت میں یوں ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضرت علیؓ نے میرے ساتھ برائی کی اللہ ان کو بخشے۔ ف۳ نہ مسیئاً کا لیکن عبدالرزاق نے مسیئاً کا لفظ روایت کیا اور ابن مردویہ کی روایت میں اساء لی فی شانی ہے اس سے بھی مسیئاً کی تائید ہو جاتی ہے ہوا یہ تھا کہ بنی امیہ کم بخت حضرت علیؓ کے دشمن تھے ان کو خوش کرنے کے لئے لوگوں نے یہ لگا دیا کہ حضرت عائشہؓ پر جو تہمت ہوئی اس کے بانی مبانی معاذ اللہ حضرت علیؓ تھے بنی امیہ کو یہ عمدہ شگوفہ ہاتھ لگا ولید بن عبدالملک نے زہری سے اسی لئے پوچھا ہشام بن عبدالملک کا بھی یہی اعتقاد تھا یہ سب مروان کے چوزے تھے شافعی نے روایت کیا کہ سلیمان بن یسار ہشام بن عبدالملک کے پاس گئے ہشام نے پوچھا سلیمان اس تہمت کا بانی مبانی کون تھا؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن ابی اس نے کہا تو جھوٹا ہے علیؓ اس کے بانی مبانی تھے پھر زہری ان کے پاس آئے ہشام نے ان سے بھی یہی سوال کیا زہری نے وہی جواب دیا کہ عبداللہ بن

ابی اس کا بانی مبانی تھا ہشام نے کہا تو جھوٹا ہے زہری نے کہا بھلا میں جھوٹ بولوں گا تیرا باپ نہیں خدا کی قسم اگر آسمان سے آواز آئے کہ اللہ نے جھوٹ بولنا درست کر دیا جب بھی میں جھوٹ نہ بولوں انتہی معلوم ہوا ہشام اور ولید خود دونوں جھوٹے تھے حضرت علیؓ پر بہتان رکھتے تھے یہ بھی ان بہتان والوں کے بھائی تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ پر بہتان کیا تھا۔

---

٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ، وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَتْ: فَعَلَ اللهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: وَمَا ذَاكِ؟ قَالَتْ: ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: وَمَا ذَاكِ؟ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: وَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ، قَالَ: فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي، وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي، مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ - وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا مجھ سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا کہا مجھ سے ام رومان نے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں انہوں نے کہا میں اور عائشہؓ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے کو تباہ کرے فلانے کو تباہ کرے میں نے پوچھا سبب کیا کہنے لگی میرا بیٹا بھی اس بات کے بیان کرنے میں شریک ہے ام رومان نے کہا کون سی بات اس وقت اس نے بہتان کا حال بیان کیا ف۱ عائشہؓ نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بات کی خبر ہو گئی اس نے کہا ہاں پھر پوچھا ابوبکرؓ کو اس نے کہا ہاں یہ سنتے ہی عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑیں ہوش آیا تو لرزہ بخار چڑھا ہوا تھا میں نے اس کے کپڑے اس پر ڈال دیئے اور چھپا دیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو کیا ہوا میں نے عرض کیا لرزے سے بخار چڑھا آپؐ نے فرمایا شاید اس نے وہ (طوفان کی) بات سن پائی میں نے کہا جی ہاں پھر عائشہؓ اُٹھ کر بیٹھی کہنے لگی خدا کی قسم اگر میں قسم کھا کر بھی کہوں کہ میں بے گناہ ہوں جب بھی تم لوگ مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے ف۲ اور میں گر بیان کروں ف۳ تب بھی میرا عذر نہیں ماننے کے میری اور تمہاری کہاوت وہی ہے جو یعقوبؑ کی ان کے بیٹوں کے ساتھ گزری یعقوبؑ نے (صبر کیا) کہا اللہ ان باتوں پر جو تم بناتے ہو مدد کرنیوالا ہے ام رومان کہتی ہیں

مَا تَصِفُوْنَ - قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَأَنْزَلَ اللهُ عُذْرَهَا، قَالَتْ: بِحَمْدِ اللهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ۔

آنحضرتؐ عائشہؓ کی یہ تقریر سن کر لوٹ گئے کچھ جواب نہیں دیا آخر اللہ نے خود عائشہؓ کی پاکدامنی اتاری وہ آنحضرتؐ سے کہنے لگی بس میں اللہ ہی کا شکر کرتی ہوں نہ تمہارا نہ اور کسی کا۔

ف۱ کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ کو فلاں شخص سے بدنام کرتے ہیں۔ ف۲ شکر سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے۔ ف۳ ہار ڈھونڈنے میں دیر لگ گئی۔

---

۴۶۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ - إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ - وَتَقُولُ: الْوَلْقُ: الْكَذِبُ، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيهَا۔

مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے نافع بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ (سورۂ نور کی) اس آیت کو یوں پڑھتی تھیں اِذْ تَلِقُوْنَہٗ بکسر لام اور کہتی تھیں یہ ولق سے نکلا ہے ولق کے معنی جھوٹ ف۱ اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عائشہؓ ان آیتوں کو اوروں سے زیادہ جانتیں کیونکہ وہ خالص انہی کے باب میں اتری تھیں۔

ف۱ یعنی جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹ نکالنے لگے اور مشہور قرأت تَلَقَّوْنَہٗ بہ فتحہ لام یعنی جب تم اس کو اپنی زبانوں پر لینے لگے۔

---

۴۶۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ: عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ قَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ: سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حسان بن ثابت کو حضرت عائشہؓ کے سامنے برا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو برا مت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا حسان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی میں قریش کے کافروں کی ہجو کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا میرا بھی تو خاندان قریش ہی میں ہے حسان نے کہا میں آپؐ کو ان میں سے ایسا نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے (صاف) نکال لیا جاتا ہے اور محمد بن عقبہ (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا کہا میں نے ہشام سے سنا انہوں نے اپنے والد عروہؓ سے انہوں نے کہا میں نے حسان کو برا کہا انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا تھا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

٤٦٧ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ، وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى - وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ - فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى؟ قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ، أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم حضرت عائشہؓ کے پاس گئے دیکھا وہاں حسان بن ثابت شعریں سنا رہے ہیں (جن میں حضرت عائشہؓ کی تعریف تھی) اور تشبیب[1] کے طور پر بیتیں پڑھ رہے تھے جب انہوں نے یہ بیت پڑھی سہ

وہ سنجیدہ اور پاک دامن کبھی اس پہ تہمت نہ ہوئی
وہ ہر صبح بھوکی نہیں کھاتی نادان بہنوں کا گوشت[2]

تو حضرت عائشہؓ نے کہا مگر تو تو ایسا نہیں ہے[3] مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا آپ اس کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں اور اللہ نے تو (سورۂ نور میں اس کے حق میں) فرمایا اور جس نے ان میں سے طوفان کا بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا[4] حضرت عائشہؓ نے کہا بھلا اندھے پنے سے بڑھ کر اور کیا عذاب ہوگا (اخیر عمر میں حسان اندھے ہوگئے تھے) یہ بھی کہا کہ حسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا یا یوں کہا کہ آپؐ کی طرف سے مشرکوں کی ہجو کیا کرتا۔

[1] تشبیب عرب کی اصطلاح میں اسکو کہتے ہیں کہ شاعر قصیدے کے شروع میں کچھ جوانی کے مزوں شراب وکباب اور عورتوں کا ذکر کرتا ہے اس کے بعد مطلب شروع کرتا ہے

[2] یعنی نادان عورتوں کی جن کو کچھ خبر نہیں غیبت نہیں کرتی چاہیئے غیبت کرنا گویا ان کا گوشت کھانا ہے اس بیت میں حسان نے حضرت عائشہؓ کی صفات بیان کیں۔ [3] لوگوں کی غیبت کرتا ہے ان پر طوفان لگاتا ہے [4] مسروق نے والذی تولی کبرہ سے مراد حسان کو سمجھا حالانکہ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ مراد اس سے عبداللہ بن ابی منافق ہے کیونکہ وہی طوفان کا بانی مبانی تھا حسان ان طوفان والوں میں شریک تھے لیکن بانی مبانی نہ تھے مگر جب حضرت عائشہؓ نے مسروق کے قول کو تسلیم کیا اس کا رد نہ کیا تو مسروق کا خیال غلط نہیں کہہ سکتے۔ [5] ان الحسنات یذہبن السیّات حسان کی یہ ایسی نیکی ہے جس نے برائی پر پردہ ڈال دیا سبحان اللہ حضرت عائشہؓ کی پاک نفسی سے مومنوں کو سبق لینا چاہیئے باوجودیکہ حسان نے ان کو ایسی سخت تہمت لگائی تھی کہ اگر کوئی اور عورت ہوتی تو تمام عمر ان کو اپنے گھر نہ پھٹکنے دیتی احسان کجا لیکن حضرت عائشہؓ نے اپنی ذاتی رنج کا کچھ خیال نہ کیا اور حسان سے یہ خیال کرکے احسان کرتی رہیں کہ وہ پیغمبر صاحبؐ کا ثنا خواں تھا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی مسطح کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا ایمان داری اور نیک نہادی اس کو کہتے ہیں ایک ہمارے زمانہ کے مسلمان ہیں کہ ایک فروعی مسئلہ میں کسی نے کلام کیا تو بس اس کی جان کے دشمن بن گئے اللہ اور رسول سے وہ کتنی ہی محبت رکھتا ہو مگر

ان کے پیر یا مرشد یا گرو یا مجتہد کا جہاں خلاف کیا قابل گردن زدنی ہو گیا اس کے محاسن اور فضائل سب کالعدم ہو گئے معاذاللہ اس نادانی اور بے ایمانی کو کیا کہا جائے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

باب جنگ حدیبیہ کا قصہ ف۱

اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ فتح میں فرمانا اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے

ف۱ حدیبیہ ایک کنواں تھا مکہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۶ھ میں ذوالحجہ میں وہاں جا کر اترے تھے۔ وہاں ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی۔

۴٦۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: قَالَ اللهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ بِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَبِرِزْقِ اللهِ وَبِفَضْلِ اللهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِي۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنیؓ سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال (۶ھ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ایک رات ایسا ہوا، برسات آئی اس کی صبح کو آپؐ نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کیا فرمایا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار جل جلالہ نے کیا ارشاد کیا انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے کہا اللہ فرماتا ہے (آج) میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی کچھ تو مومن ہیں کچھ کافر جس نے یوں کہا اللہ کے رحم و کرم اس کی روزی اس کے فضل سے پانی پڑا اس نے تو مجھ پر ایمان رکھا ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے یوں کہا فلانے ستارے کی وجہ سے پانی پڑا اس نے ستاروں پر ایمان رکھا میرا انکار کیا ف۱۔

ف۱ وہ کافر ہو گیا کیونکہ ستاروں کو مؤثر یا فاعل سمجھا یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

٤٦٩ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل چار عمرے کئے سب ذیقعدہ میں مگر وہ عمرہ جو آپؐ نے حج کے ساتھ کیا تھا (وہ ذوالحجہ میں کیا تھا) حدیبیہ کا عمرہ ذیقعدہ میں تھا اس طرح دُوسرے سال کا وہ بھی ذیقعدہ میں (جس کو عمرہ قضا کہتے ہیں) اور جعرانہ کا عمرہ جہاں آپؐ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی وہ بھی ذیقعدہ میں تھا۔ ایک عمرہ آپؐ نے حج کے ساتھ کیا جو (ذیحجہ میں تھا)

٤٧٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ.

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان سے اُن کے والد (ابوقتادہ حارث بن ربعی صحابی) نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپؐ کے سب اصحاب احرام باندھے ہوئے تھے میں نے احرام نہیں باندھا تھا ف

ف امام بخاریؒ نے اس حدیث کو یہاں مختصر ذکر کیا ہے پوری حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

---

٤٧١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ؟ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا (لوگو) تم (سورۃ انا فتحنا میں فتح سے مراد مکہ کی فتح رکھتے ہو بیشک مکہ کی بھی ایک فتح تھی اور ہم تو بیعۃ الرضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی فتح سمجھتے ہیں ف ہوا یہ کہ ہم چودہ سو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ ایک کنواں تھا ہم نے اس میں سے پانی لینا شروع کیا ایک قطرہ نہ چھوڑا (لوگ پیاسے تھے) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپؐ تشریف لائے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا۔

اور کنوئیں کی منڈیر پہ بیٹھے پانی کا برتن منگوایا وضو کیا کلی کی اور اللہ سے دُعا کی پھر یہ پانی (جس سے آپ نے وضو کیا تھا) کنوئیں میں ڈال دیا تھوڑی دیر ہم خاموش رہے اس کے بعد اُس کنوئیں نے ہم کو اور ہمارے جانوروں کو جتنا ہم نے چاہا پانی پلا کر لوٹایا۔

ف ا حدیبیہ کی صلح گویا باعث تھی ترقی اسلام کی اس صلح کی وجہ سے بہت سے لوگ مسلمانوں میں آکر شامل ہو گئے اور اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی اس لئے اس کو فتح کہا۔

۴۷۲- حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ: ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا، فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ: دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔

مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حسن بن محمد بن اعین ابو علی حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق سبیعی نے کہا ہم کو براء بن عازبؓ نے خبر دی انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو یا زیادہ آدمی تھے ف ا ایک کنوئیں پر اترے اس کا سارا پانی کھینچ ڈالا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (آپؐ سے عرض کیا۔ پانی نہیں رہا اب کیا کریں) آپؐ کنوئیں پر تشریف لا کر اس کے منڈیر پر بیٹھے فرمایا اس کے پانی کا ایک ڈول لاؤ لوگ لائے آپؐ نے اپنا لب اس میں ڈال دیا اور اللہ سے دُعا کی پھر فرمایا ایک گھڑی خاموش رہو اس کے بعد اس کنوئیں کے پانی سے آدمیوں نے اپنے تئیں اور جانوروں سب کو سیراب کر لیا پھر وہاں سے چل کھڑے ہوئے۔

ف ا کسی روایت میں پندرہ سو کسی میں تیرہ سو ہیں۔

۴۷۳- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھی آپؐ نے اس میں سے وضو

فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

کیا۔ پھر لوگ آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا کیوں خیر تو ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے ہے۔ بس اتنا ہی پانی ہے جو آپؐ کی چھاگل میں ہے۔ آپؐ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس چھاگل میں رکھ دیا۔ آپؐ کی انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح بہنے لگا۔ جابرؓ کہتے ہیں ہم سب لوگوں نے پیا وضو کیا۔ سالمؓ نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا اس دن تم کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا اگر لاکھ ہوتے تو بھی وہ پانی ہم کو کفایت کرتا، ہم تو پندرہ سو[۱۵۰۰] آدمی تھے۔

٤٧٤- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ: كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، فَقَالَ لِي سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ، تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جابر بن عبداللہ ان لوگوں کا شمار (جو حدیبیہ میں آپؐ کے ساتھ تھے) چودہ سو بیان کرتے ہیں سعید نے کہا مجھ سے تو جابرؓ نے یہ بیان کیا جن لوگوں نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ وہ پندرہ سو آدمی تھے۔ ابوداؤد طیالسی نے کہا ف، ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے اور محمد بن بشار نے بھی ابوداؤد طیالسی کے ساتھ اس کو روایت کیا۔

ف اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

٤٧٥- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا۔ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ، تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ: سَمِعَ سَالِمًا: سَمِعَ جَابِرًا: أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَمِائَةٍ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ، تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن (صحابہ) سے فرمایا (آج) تم ساری زمین والوں سے افضل ہو۔ جابرؓ کہتے ہیں اس دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ اور اگر آج مجھ میں بینائی ہوتی ف۱ تو میں تم کو وہ (کیکر کے) ف۲ درخت کی جگہ بتلا دیتا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو اعمش نے بھی روایت کیا انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے جابرؓ سے اس میں چودہ سو آدمی مذکور ہیں ف۳۔ عبیداللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن معاذ) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عمرو بن مرہؓ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی اوفےٰ نے بیان کیا کہا جن لوگوں نے شجرۂ رضوان کے تلے بیعت کی ان کی تعداد تیرہ سو آدمی کی تھی ف۴ اور اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے ف۵ عبیداللہ بن معاذ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے ف۶۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ جابرؓ اخیر عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ ف۲ جس جگہ بیعت رضوان ہوئی تھی۔ ف۳ اس کو امام بخاریؒ نے کتاب الاشربہ میں وصل کیا۔ ف۴ حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی کو باقی آدمیوں کی خبر نہ ملی ہو اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے۔ ف۵ کہتے ہیں مہاجرین اس وقت آٹھ سو تھے تو اسلم کے لوگ سو ہوں گے۔ ف۶ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

۴۷۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِمْ شَيْئًا.

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس بن مالک اسلمی سے سنا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ کہتے تھے (قیامت کے قریب) نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور ان کے بعد ایسے لوگ رہ جائیں گے جیسے ردی (خراب) کھجور یا جو اللہ کو ان کی کچھ پرواہ نہ ہو گی ف۱۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ اس حدیث کا مضمون باب سے تعلق نہیں رکھتا امام بخاری اس کو اس وجہ سے یہاں لائے ہیں کہ اس میں مرداس کا اصحاب میں سے ہونا مذکور ہے یہ حدیث یہاں پر موقوفاً بیان ہوئی ہے اور کتاب الرقاق میں مرفوعاً بھی نکالا ہے۔

٤٧٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا، لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ، فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب میں کئی سو آدمی ہمراہ لے کر نکلے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اس کا کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھا علی بن مدینی کہتے ہیں میں گن نہیں سکتا میں نے کتنی بار یہ حدیث سفیان سے سنی (یعنے بہت بار سنی) یہاں تک کہ میں نے سفیان سے سنا وہ کہنے لگے مجھ کو زہری سے کوہان چیرنا ہار ڈالنا یاد نہیں رہا اب میں نہیں جانتا انکا مطلب کیا تھا یعنے اشعار اور تقلید کا مقام یاد نہیں رہا یا ساری حدیث یاد نہیں رہی۔

٤٧٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

ہم سے حسن بن خلف ابو علی واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے انہوں نے ابو البشر ورقا بن عمر سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلے نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا ان کے سر کی جوئیں (اتنی بہت ہو گئی تھیں کہ) منہ پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا ان کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ان کو حکم دیا سر منڈوا ڈالو اس وقت وہ حدیبیہ میں تھے ان کو یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ عمرے سے روکے جائیں گے، حدیبیہ ہی میں ان کو احرام کھول ڈالنا ہوگا بلکہ ان کو مکہ میں داخل ہونے کی (اور عمرہ پورا کرنے کی) امید تھی پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی، فدیہ کی آیت اتاری (فمن کان منکم مریضاً او بہ اذیً) اس وقت کعب کو آپ نے یہ حکم دیا ایک فرق کھانا (سولہ رطل) چھ مسکینوں کو دے یا ایک بکری قربانی کرے یا تین روزے رکھے۔

٤٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَاللهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ، وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا، قَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ.

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار میں گیا وہاں ان کو ایک جوان عورت ملی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی امیرالمومنین میرا خاوند مرگیا اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے خدا کی قسم ان کو بکری کے پائے تک بھی نہیں ملتے جن کو پکا کر کھائیں نہ ان کے پاس کھیتی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں میں ڈر رہی ہوں کہیں قحط سالی میں وہ (بھوک کے مارے) مر نہ جائیں اور میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں ف۱۔ میرا باپ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر کھڑے ہو گئے آگے نہیں بڑھے کہنے لگے، مرحبا تیرا خاندان تو ہمارے خاندان (قریش) سے قریب ہے ف۲۔ پھر ایک مضبوط زور آور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اس پر اناج کی دو گونیں بھر کر لادیں اور بیچ میں روپیہ اور کپڑے رکھے اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے ہاتھ میں دے دی کہا اس کو لے جا یہ ختم نہ ہوگا اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے بہتر دیگا ف۳ اس وقت ایک شخص کہنے لگا امیرالمومنین آپ نے اس عورت کو بہت دے دیا انہوں نے کہا ارے کم بخت، تیری ماں تجھ پر روئے خدا کی قسم میں نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو دیکھا ف۴ دونوں (کافروں کے) ایک قلعہ کو گھیرے رہے یہاں تک کہ اسکو فتح کر لیا ف۵ پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ لوٹ کے مال میں سے وصول کر رہے تھے ف۶۔

ف۱ اس کا باپ خفاف اور دادا ایماء دونوں صحابی تھے۔ ف۲ کیونکہ غفار اور قریش دونوں کنانہ میں جا کر ملتے ہیں۔ ف۳ یعنی اس سے زیادہ غلہ اور روپیہ کپڑا وغیرہ تجھ کو دیں گے حضرت عمرؓ کی رعایا پروری اور رحم و کرم کا کیا کہنا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے ایک ایک کام پر تصدق ہو جاتے ہائے مسلمانوں کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرنے والا اور اپنی رعیت کی خبر رکھنے والا ہمارے زمانے میں کوئی بادشاہ نہیں ہے ہمارے زمانے کے مسلمان بادشاہوں کو اپنی ذاتی عیش و عشرت کے سوا کچھ نہیں سوجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر

سے اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر عنایت اٹھالی ہے اور وہ روز بروز تباہ و برباد ہوتے جاتے ہیں حضرت عمرؓ کے سے حاکم کو نہ فوج کی ضرورت ہے نہ لشکر کی ساری رعیت ایسے حاکم پر سے جان فدا کرنے کو مستعد رہتی ہے اور ہر مسلمان کے دل میں یہ خیال جما رہتا ہے کہ ملک ہمارا، خزانہ ہمارا، ہم مرجائیں تو بھی کچھ فکر نہیں ہمارے بال بچوں کے لئے بیت المال پر ورش کا کافی ذریعہ موجود ہے ہر شخص اپنے ملک اور اپنے خزانہ بچانے کے لئے مال اور جان سے دریغ نہیں کرتا کیونکہ آپ اور اپنے بال بچوں اپنے عزیز و دوستوں سب کو ملک اور سلطنت کا حصہ دار سمجھتا ہے اور اپنی ذاتی جائیداد کی طرح اس کی حفاظت میں کوشش کرتا ہے اس سے بڑھ کر جمہوری سلطنت کون سی ہوگی ف۴ باپ تو خفاف تھا لیکن بھائی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ف۵ شاید یہ کوئی غیبر کا قلعہ ہوگا کیونکہ خیبر حدیبیہ کے بعد فتح ہوا۔ ف۶ حضرت عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ اس عورت کے باپ اور بھائی نے مسلمانوں کی وہ خدمتیں کی ہیں کہ میں نے جو کچھ اس کو دیا وہ کم ہے الٹا تو یہ کہتا ہے کہ آپ نے بہت کچھ دیا سمجھے کیا معلوم حافظ نے خفاف کے باپ دادا ایماء اور رحضہ بھی صحابی تھے اور خفاف کے بیٹے بھی صحابی تھے اور چار پشت صحابی ہوئے بعضوں نے اس کو ابوبکر صدیقؓ سے خاص کیا ہے اور ہیں لے اس کو ڈھونڈا تو دس شخص ایسے پائے ایک ان میں زید بن حارثہ بھی ہیں واقدی نے کہا کہ خفاف کے والد ایماء نے نبی صلعم کو ابواء میں سَو بکریاں دو دو دہیل اونٹیاں تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیں ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ ع۷ جس کا نام معلوم نہیں ہوا۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا، قَالَ مَحْمُودٌ: ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ۔

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار ابو عمرو فزاری نے کہا، ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے اس درخت کو دیکھا جس کے تلے بیعت الرضوان ہوئی تھی پھر دوسری بار جب میں وہاں گیا تو میں اس درخت کو نہیں پہچانا محمود بن غیلان نے اپنی روایت میں یوں نقل کیا پھر وہ درخت میں بھول گیا۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا هَذَا الْمَسْجِدُ؟ قَالُوا: هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل بن یونس سے انہوں نے طارق بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں حج کی نیت سے چلا، رستے میں کچھ لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ مسجد کیسی ہے (یہاں جنگل میں کس نے بنائی) لوگوں نے کہا یہی وہ درخت ہے جس کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان لی تھی (اسی کے نیچے لوگوں نے نماز کے لئے مسجد بنا لی تھی) یہ سن کر میں سعید بن مسیب کے

أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ۔

پاس آیا میں نے اس سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (مسیب بن حزن) نے بیان کیا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب میں دوسرے سال وہاں گیا تو اس درخت کو بھول گیا سعید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو پہچان نہ سکے تم لوگوں نے کیسے پہچان لیا (کہ اس کے تلے مسجد بنالی) تم ان سے زیادہ علم والے ٹھہرے وا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

وا یہ سعید نے بطور انکار کے کہا یعنی تم صحابہ سے زیادہ علم والے نہیں ہو سکتے ان کو تو شجرہ رضوان کا پتہ نہ چلا تم کو پتہ لگ گیا۔ ابن سعید نے نافع سے باسناد صحیح نکالا حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس آتے جاتے ہیں وہاں نماز پڑھتے ہیں آپ نے ان کو دھمکایا پھر حکم دیا وہ درخت کاٹ ڈالا گیا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جس چیز کی نسبت ڈر ہو کہ لوگ اس کو پوجنے لگیں گے۔ وہاں شرک کے مرتکب ہونگے اس کو تلف کر ڈالنا درست ہے جب شجرۂ رضوان جس کا ذکر خود قرآن شریف میں ہے صرف شرک کے ڈر سے کاٹ ڈالا جائے تو اور، قبور اور مشاہد شرکیہ' جہاں پر ڈر کیا روز شرک ہوتا ہے رہتا ہے ان کا گرانا یا جلانا یا تلف کرنا کیونکر درست نہ ہو گا یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کی قبر کا احترام حدیث شریف سے نکلتا ہے مگر جب پروردگار عالم کی بے حرمتی ہو رہی ہو تو اس کو روکنے کے لئے ان کا احترام بالائے طاق رکھنا چاہیئے۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا طَارِقٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے طارق بن عبدالرحمن نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے جب ہم دوسرے سال ادھر گئے تو پہچان نہ سکے کہ وہ کونسا درخت تھا وا۔

وا قسطلانی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے اور مشتبہ ہو جانے میں یہ حکمت تھی کہ جاہل خراب نہ ہوں اس کی تعظیم یا عبادت نہ کرنے لگیں۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے طارق بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر آیا وہ ہنس دیئے وا کہنے لگے میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا وہی مضمون جو اوپر گزر چکا ہے (میرے باپ اس بیعت میں شریک تھے و۲

ف۱ جس کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی ف۲ حافظ نے کہا سعید کے ایسا کہنے سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ شجرۂ رضوان کا مقام کوئی نہیں پہچان سکتا کیونکہ خود جابرؓ کی روایت میں ہے کہ اگر مجھ کو بینائی ہوتی تو اس درخت کا مقام تجھ کو بتلا دیتا قسطلانی نے شفاء الغرام سے نقل کیا کہ حدیبیہ وہی مقام ہے جہاں اب بئر شمس واقع ہے یہ مقام جدہ کے رستے میں ہے لیکن درخت یا حدیبیہ کا اب پتہ نہیں ایک موضع ہے حدّیہ وہ حدیبیہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ جدہ سے قریب ہے اور حدیبیہ مکہ کے قریب تھا، حرم کی حد میں یا حل میں یا کچھ حرم میں کچھ حل میں۔

---

٤٨٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفٰی سے سُنا وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتے تھے آنحضرتؐ کے پاس جب کسی قوم کی زکوٰۃ آتی تو آپ یوں دعا کرتے یا اللہ ان پر تو رحمت کر۔ تو میرے والد ف۲ اپنی زکوٰۃ لے کر آئے۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ یا اللہ ابو اوفٰی کی اولاد پر رحمت کر۔

ف۱ باب کا تعلق اس فقرے سے ہے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ ف۲ ابو اوفٰی کا نام علقمہ بن خالد اسلمی ہے

---

٤٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ؟ قِيلَ لَهُ: عَلَى الْمَوْتِ، قَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے۔ انہوں نے سلیمان بن بلال سے۔ انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے کہا جب حرہ کا دن ہوا اور لوگ (مدینہ والے یزید پلید کی بیعت توڑ کر) عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کرنے لگے تو عبداللہ بن زید (صحابی انصاری مازنی) نے پوچھا عبداللہ بن حنظلہ کس اقرار پر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں لوگوں نے کہا موت پر (یعنی ان کے ساتھ ہو کر لڑیں گے مریں گے) عبداللہ بن زید نے کہا اس شرط پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔ عبداللہ بن زید حدیبیہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ موجود تھے

ف۱ یہ ۶۳ھ کا واقعہ ہے مدینہ والوں نے یزید کے بُرے حالات دیکھ کر اس کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن حنظلہ کو اپنے اوپر حاکم بنایا۔ ان کے والد حنظلہ وہی تھے جن کو غسیل الملائکہ کہتے ہیں۔ یزید نے یہ حال سُن کر مدینہ والوں پر ایک فوج بھیجی جن کا سردار مسلم بن عقبہ تھا اس مردود نے مدینہ والوں کا قتل عام کیا شہر لوٹ لیا سات سو صرف عالموں کو شہید کیا جن میں تین سو صحابہؓ تھے مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے جو روضہ شریف کی

طرف لید پیشاب کرتے تھے معاذ اللہ کوئی دقیقہ پیغمبر صاحبؐ کی بے حرمتی کا نہ چھوڑا۔ اوپر سے طرہ سنیئے جب یہ مسلم بن عقبہ مرنے لگا تو مرتے وقت یوں دعا کی یا اللہ میں نے توحید کی شہادت کے بعد کوئی نیکی اس سے بڑھ کر نہیں کی کہ مدینہ والوں کو قتل کیا یہی نیکی ایسی ہے جس کے ثواب کی مجھ کو امید ہے، ارے خبیث بندگان خدا پر ظلم کرتا ہے اللہ کے پیغمبر کی توہین کرتا ہے پھر ثواب کی امید رکھتا ہے اس کو یہ غرہ تھا کہ میں نے یزید خلیفۂ وقت کی اطاعت کی اور مردود نہ سمجھا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت سب کی اطاعت پر مقدم ہے اگر گرو، یا مرشد، یا مجتہد، یا پیر، کی اطاعت پر کوئی غرہ ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرے وہ بھی یزیدی ہے لعنہم اللہ وغضب علیہ۔ ع موت پر آپ سے بیعت کی تھی۔

---

٤٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا إِيَاسُ ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ۔

ہم سے یحییٰ بن یعلی محاربی نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد یعلی نے کہا ہم سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے پھر (نماز سے فارغ ہو کر) جب لوٹتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا جس میں ہم سایہ لیتے ف ا۔

ف ا قسطلانی نے کہا یہ اس کی دلیل ہے جو جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھنا درست جانتا ہو۔

---

٤٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہا تم نے حدیبیہ کے دن کس اقرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے کہا موت پر۔

٤٨٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ: طُوبَى لَكَ، صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا

مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے علاء بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں براء بن عازب سے ملا میں نے کہا اللہ مبارکؓ کرے تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی انہوں نے کہا میرے بھتیجے یہ تو سب صحیح ہے، مگر تو کیا جانے ہم لوگوں نے آنحضرتؐ کے بعد

أُحُدٍ شَاهَدَهُ بَعْدَهُ۔ کیا کیا نئے گن کئے ف ا۔

ف ا یہ براء نے عاجزی اور تواضع کی راہ سے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم تو سب سے زیادہ بدعت سے بھاگنے والے اور پرہیز کرنے والے تھے اس پر بھی اپنے نیک اعمال پر ان کو غرّہ نہ تھا ہمیشہ اپنے تئیں گنہگار سمجھتے۔

---

۴۸۹ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

ہم سے اسحٰق بن منصورؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰے بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) سے ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا کہ انہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۴۹۰ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔ قَالَ: الْحُدَيْبِيَةُ، قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔ قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: أَمَّا۔ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ۔ فَعَنْ أَنَسٍ، وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

مجھ سے احمد بن اسحٰق نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا اس سے مراد حدیبیہ کی صلح ہے ف ا۔ صحابہ نے کہا مبارک مبارک یارسول اللہ مگر ہمارے لئے کیا ہے اس وقت یہ آیت اتری تاکہ اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغوں میں لے جائے جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہوں گی شعبہ نے کہا میں کوفہ میں آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے نقل کی پھر لوٹ کر قتادہ کے پاس آیا ان سے بیان کیا تو وہ کہنے لگے انا فتحنا کی تفسیر تو انسؓ سے منقول ہے اور "مبارک مبارک" یہ عکرمہ سے منقول ہے ف ۲۔

ف ا جب اس آیت میں یہ اترا کہ اللہ تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے تو۔ ف ۲ مطلب یہ ہے کہ قتادہ نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو انسؓ سے روایت کیا ہے اور دوسرا ٹکڑا عکرمہ سے۔

---

۴۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد زاہر بن

وَ كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَعَنْ مَجْزَأَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

اسود سے وہ درخت کی بیعت میں شریک تھا کہتے تھے میں (خیبر کی جنگ میں) ہانڈیوں میں گدھوں کا گوشت پکا رہا تھا۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں اور (اسی سند سے) مجزاۃ سے روایت ہے اس نے ایک شخص سے جو درخت والی بیعت میں شریک تھا اس کا نام اہبان بن اوس تھا اس کے گھٹنے میں بیماری تھی جب وہ سجدہ کرتا تو گھٹنے کے تلے ایک (نرم) تکیہ رکھ لیتا۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ، تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے وہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے درخت کے تلے بیعت کی تھی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے پاس (جنگ خیبر میں) صرف ستو (کھانے کو) لائے گئے انہوں نے اسی کو چبالیا۔ ابن عدی کے ساتھ اس حدیث کو معاذ نے بھی شعبہ سے روایت کیا ؎۔

؎ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ؟ قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ۔

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان (اسود بن عامر) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عائذ بن عمرو سے پوچھا وہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ کیا وتر کا توڑ ڈالنا (ایک رکعت پڑھ کر) درست ہے انہوں نے کہا جب تو شروع رات میں وتر پڑھ لے تو اخیر رات میں مت پڑھ ؎۔

؎ یعنی وتر کو توڑو نہیں اوپر اس کا بیان گزر چکا ہے اور مالکیہ، حنفیہ، شافعیہ کا یہی قول ہے لیکن اہلحدیث کے نزدیک ایک رکعت پڑھ کر اگلا وتر توڑ ڈالنا درست ہے ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔

٤٩٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ - إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا -

مجھ سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے (حدیبیہ کو) حضرت عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے رات کا وقت تھا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا۔ (اس وقت آپ وحی میں مشغول تھے حضرت عمرؓ کو خبر نہ تھی) آخر حضرت عمرؓ (اپنے دل میں) کہنے لگے خدا کرے (تو) مر جائے، تیری ماں تجھ پر روئے۔ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا اور آپؐ نے جواب نہیں دیا (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی۔ اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈرا کہیں میرے باب میں قرآن نہ اترے (اللہ تعالیٰ کا مجھ پر عتاب ہو) تھوڑی ہی دیر میں ٹھہرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی جو مجھ کو پکار رہا تھا مجھ کو اور ڈر ہوا شاید میرے باب میں کچھ قرآن اترا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ کے پاس آیا میں نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے فرمایا مجھ پر رات کو ایک آیت اتری جو مجھے ان تمام چیزوں سے پسند ہے جن پر سورج نکلا پھر آپؐ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحاً مبینا۔

٤٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، حِينَ حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ، وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا جب زہری نے یہ حدیث بیان کی (جو آگے مذکور ہوتی ہے) تو اس میں سے کچھ میں نے یاد رکھی اور معمر نے اس کو اچھی طرح یاد دلا دیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ --- اور مروان بن حکم سے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کچھ بڑھاتا ہے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ، فَقَالَ: أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ؟ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ، قَالَ: امْضُوا عَلَى اسْمِ اللهِ۔

کئی سو اصحاب اپنے ساتھ لے کر (مکہ کو چلے) جب ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالا۔ اس کا کوہان چیرا (خون بہایا) وہیں سے عمرے کا احرام باندھا۔ اور خزاعہ قوم کے ایک جاسوس (بسر بن سفیان) کو روانہ کیا (کہ قریش کی خبر لائے) اور آپؐ چلے جب غدیر الاشطاط میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں آپؐ کا جاسوس آیا کہنے لگا قریش کے لوگوں نے تو فوجیں اکٹھی کی ہیں اور یہ فوجیں متفرق قبیلوں سے لی گئی ہیں وہ آپؐ سے لڑیں گے اور بیت اللہ میں نہیں آنے دیں گے۔ روکیں گے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا لوگو مجھ کو صلاح دو اب کیا میں ان کافروں کے بال بچوں ف۱ پر جھک پڑوں (قید کر لوں) جو ہم کو خانہ خدا سے روکنے آئے ہیں اگر وہ ہم سے لڑنے آئے (اپنے بال بچوں کو بچانے) تو اللہ نے مشرکوں کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو بچا دیا انکی جماعت کم کر دی ف۲ اگر نہ آئے تو ہم ان کو مفلس بنا کر چھوڑ دیں گے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو (گھر سے) بیت اللہ کا عزم (قصد) کر کے نکلے تھے نہ آپ کسی کو مارنے نکلے تھے نہ کسی سے لڑنے کے لئے تو وہیں (یعنی بیت اللہ کی طرف) چلئے جو کوئی ہمیں اللہ سے روکے گا ہم اس سے لڑیں گے آپ نے فرمایا چلو بسم اللہ۔

ف۱ یعنی ان کافروں کے جو قریش کی مدد کے لئے اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر مکہ میں آئے ہوئے ہیں۔ ف۲ یعنی جب یہ باہر والے لوگ اپنے بال بچوں کو بچانے آئیں گے تو قریش کے لوگ تو مکہ میں رہ جائیں گے ان کے ساتھ آنے والے نہیں اس صورت میں کافروں کی جماعت کم ہو جائے گی بہ نسبت اس کے کہ ہم مکہ میں جا کر مقابلہ کریں کیونکہ وہاں تو یہ باہر والے اور قریش کے کافر سب ایک جگہ مل کر مقابلہ کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ باہر والے لوگ اپنے بال بچے کو بچانے آئے تو مارے جائیں گے اور ان کے مارے جانے سے قریش کے جاسوسوں میں کمی ہو گی کیونکہ یہی باہر والے ہماری خبریں قریش کو پہنچایا کرتے ہیں گویا ان کے جاسوس یہی ہیں قسطلانی نے اس حدیث کی جو شرح کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ کافر ہمارے مقابلہ میں آئے تو اللہ نے مشرکوں کا ایک جاسوس دور کر دیا یعنی جس کو آنحضرتؐ نے بھیجا تھا یعنی ہم ان لوگوں کی طرح ہو گئے جنہوں نے جاسوس نہیں بھیجا اور رستہ عبور نہیں کیا اور لڑائی کے لئے مقابل ہو گئے مگر یہ مطلب ذہن نشین نہیں ہوتا اور صاحب تیسیر القاری نے قسطلانی کی عبارت کا ترجمہ صرف فارسی میں کر دیا اور اس کے مطلب پر خیال نہیں دیا اور ترجمہ میں بھی یہ

غلطی کی کہ وَجَبَهُم بالقتال کو جو اثبات تھا بطور نفی بیان کیا ابن اثیر نے نہایہ میں اس عبارت کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے ان مشرکوں کے ہاتھ سے ہمارے جاسوس کو بچا لیا ان کی خبر ہم کو معلوم کرادی۔ ع۵ یعنے قریش کے لوگوں کے۔ ع۵ مال اسباب بال بچے سب غائب۔

---

۴۹۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ، وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامَّعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ ابْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے کہا------ مجھ سے ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا محمد بن مسلم بن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے سنا وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کا قصّہ بیان کرتے تھے محمد بن مسلم نے کہا عروہ نے جو ان دونوں سے سُن کر مجھ سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے (جو قریش کا وکیل تھا) صلح کی اور صلح نامہ لکھوایا گیا اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی کہ اگر ہمارے میں کا کوئی آدمی آپ کے پاس آجائے گو وہ مسلمان ہوگیا تو آپ اس کو ہماری طرف پھیر دیجئے۔ ہم جو چاہیں اس کے ساتھ کریں سہیل نے کہا میں تو ایسی شرط پر صلح کروں گا اور مسلمانوں نے اس شرط کو بُرا مانا ناراض ہوتے انہوں نے گفتگو کی (کہا یہ کیونکر) ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو کافروں کے سپرد کر دیں) سہیل نے کہا یہ نہیں ہو سکتا تو صلح بھی نہیں ہو سکتی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور کرلی اور صلح نامہ لکھوایا اسی شرط کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجندل بن سہیل کو (جو مسلمان ہوگیا تھا) اس کے باپ سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا۔ ف ا۔ اور مدّت صلح کے اندر جو کوئی مرد گو مسلمان بن کر آیا آپ نے اس کو قریش والوں کے حوالے کر دیا۔ عورتیں بھی مسلمان ہو کر اس صلح کے زمانہ میں آئیں انہوں

الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ - وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ: بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ۔

نے ہجرت کی ان میں ام کلثوم بن ابی معیط کی بیٹی بھی تھی جو جوان (یا جوانی کے قریب) ہو گئی تھی وہ بھی (مدینہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں۔ اس کے عزیز آپؐ کے پاس آئے اس لئے کہ آپؐ اس کو لوٹا دیں (کافروں کو دے دیں) اس وقت (سورۃ ممتحنہ کی) وہ آیت اتری جو مسلمان عورتوں کے باب میں ہے ف۲ اسی سند سے ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو جو مسلمان ہو کر ہجرت کر آتیں جانچتے۔ ان کا امتحان لیتے اس آیت کی رو سے اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں تیرے پاس آئیں اخیر آیت تک اور ابن شہاب کے بھتیجے نے (اسی سند سے) اپنے چچا سے روایت کی ہم کو پہنچا کہ اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو یہ حکم دیا کہ مشرکوں نے جو اپنی بیویوں پر خرچ کیا وہ بی بیاں ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس چلی آئیں تو ان کا خرچہ پھیر دیا جائے اور ابوبصیر کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ف۳۔

ف۱ ابوجندل مسلمان ہو گیا تھا مکہ کے کافروں نے اس کو پابزنجیر قید کر رکھا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے تو یہ قید سے بھاگ کر آیا اور مسلمانوں کے جتھے میں اپنے تئیں ڈال دیا اس کے باپ سہیل بن عمرو نے کہا یہ پہلا امر ہے جو شرط کے موافق آپ کو پورا کرنا چاہیئے آپؐ نے اس کو باپ کے حوالے کر دیا۔ ف۲ یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوھن اخیر تک۔ ف۳ جو کتاب الصلح میں اوپر تفصیل سے گزر چکا ہے خود مشرکوں نے صلح نامہ میں جو شرط لکھوائی تھی وہ بجائے مفید ہونے کے ان کے حق میں مضر ہوتی آخر کہنے لگے اس شرط کو نکال دیجیے۔

۴۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ، فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر فتنے اور فساد کے زمانہ میں عمرے کی نیت سے نکلے ف۱ کہنے لگے اگر میں خانہ کعبہ جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی

كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

کروں گا جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا (یعنی حدیبیہ کے زمانہ میں) خیر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے زمانے میں عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ل وہ زمانہ مراد ہے جب حجاج ظالم عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے مکہ میں آیا تھا۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے احرام باندھا اور کہنے لگے اگر لوگ مجھے کعبے جانے سے روکیں گے تو میں وہی کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا جب قریش کے کافروں نے آپؐ کو روک دیا تھا اور یہ آیت پڑھی۔ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ دونوں نے خبر دی ان دونوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے بعضے بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم رہ جاؤ (عمرے کو نہ جاؤ) تو اچھا ہے کیونکہ ہم کو ڈر ہے شاید تم بیت اللہ تک نہ پہنچ سکو۔ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرے کی نیت سے) نکلے۔ قریش کے کافروں نے آپؐ کو بیت اللہ تک نہ جانے دیا حائل ہوئے آخر آپؐ نے (حدیبیہ میں) اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں اور سر منڈایا آپؐ کے اصحابؓ نے بھی بال کترائے (احرام کھول ڈالا) پھر عبداللہ بن عمرؓ کہنے لگے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا اب اگر لوگوں نے بیت اللہ تک مجھ کو جانے دیا تو میں طواف کروں گا (عمرہ

صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: مَا أَرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٥٠٠ - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ: سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

بجا لاؤں گا، اور اگر میں روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا تھوڑی دور تک یہی کہہ کر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں (دونوں میں احصار یعنی رکے جانے کا ایک ہی حکم ہے) میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی کی اور دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی (دسویں تاریخ) کھولا۔

مجھ سے شجاع بن ولید نے بیان کیا انہوں نے نضر بن محمد سے سنا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے یہ صحیح نہیں ہے ہوا یہ کہ حدیبیہ کے دن حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک انصاری کے پاس اپنا گھوڑا لانے کو بھیجا تاکہ اس پر سوار ہو کر جہاد کریں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے پاس وا (صحابہؓ) سے بیعت لے رہے تھے حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی۔ تو عبداللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی پھر گھوڑا لینے گئے اور اس کو لئے ہوئے حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے حضرت عمرؓ لڑائی کے لئے اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے ان کو یہ خبر دی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں یہ خبر سنتے ہی حضرت عمرؓ روانہ ہوئے عبداللہ بھی ساتھ گئے اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی بس بات اتنی ہے جس کی وجہ سے لوگ یوں کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہوئے اور ہشام بن عمار (۲) نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن محمد عمری نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے وہ جلد جلد درختوں کے سایہ میں ٹھہرے تھے ایک ہی ایکا کیا دیکھا لوگ آنحضرت صلی اللہ

الحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ۔

علیہ وسلم کے گرداگرد جمع ہیں حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے) عبداللہ سے کہا دیکھ تو سہی یہ لوگ کیوں جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں گھیرے ہیں انہوں نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا وہ آپ سے بیعت کر رہے ہیں عبداللہ نے بھی بیعت کی پھر لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس آتے وہ بھی نکلے انہوں نے بھی بیعت کی۔

ف۱ حافظ نے کہا اس انصاری کا نام معلوم نہیں ہوا ممکن ہے کہ یہ وہی انصاری ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا بھائی بنا دیا تھا۔ ف۲ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

---

٥٠١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعلیٰ بن عبید نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفٰے سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ (قضا) کیا تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے طواف کیا ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ طواف کیا آپؐ نے نماز پڑھی ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی آپؐ صفا و مروہ کے بیچ میں چلے ہم آپؐ پر آڑ کئے ہوئے تھے، ایسا نہ ہو، مکہ کا کوئی مشرک آپؐ پر حملہ کرے۔

٥٠٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ: اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ

ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ابوحصین سے سنا انہوں نے کہا ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا جب سہل بن حنیف انصاری صفین سے لوٹ کر آئے ف۱ ہم انکے پاس خبر پوچھنے کو گئے انہوں نے کہا (بھلے آدمیو) اپنی رائے پر مت نازاں ہو ف۲ ایک وہ دن تھا ابوجندل کا ف۳۔ اس دن میں نے اپنے تئیں دیکھا اگر مجھ سے ہو سکتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ سنتا (ابوجندل کو واپس نہ ہونے دیتا خوب لڑتا) لیکن اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے ف۴ اور ہم نے تو اس جنگ سے پہلے جب کسی ڈر کے وقت تلواریں اپنے کندھوں پر سنبھالیں (لڑائی شروع کی) تو اس کا نتیجہ ایسا ہوا جس کو ہم اچھا

بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ، مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

سمجھتے تھے ف۵. مگر اس جنگ کا عجب حال ہے ف۶ ہم فساد کا ایک کونہ بند کرتے ہیں. تو دُوسرا کونا کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے کہ کیا تدبیر ہم کو کرنی چاہیئے۔ ف۷۔

ف۱ صفین ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی سہل اس جنگ سے الگ رہنا چاہتے تھے ف۲ یہ مُسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے خوب سوچو۔ ف۳ جب وہ مسلمان ہو کر بیڑیاں پہنے ہوئے بھاگ کر مُسلمانوں کے پاس آگیا تھا۔ ف۴ کس کام میں مُسلمانوں کا فائدہ ہے سہل کا مطلب یہ ہے کہ بعضی باتیں ظاہر میں تو بھلی معلوم ہوتی ہیں مگر درحقیقت بری ہوتی ہیں تو ہر کام میں شرع کی پیروی کرنی چاہیئے اپنی عقل پہ نازاں نہ ہونا چاہیئے۔ ابوجندل کا قصہ اوپر گزر چکا ہے یہ حدیبیہ کے دن مسلمان ہو کر بھاگ کر مسلمانوں کے پاس آگیا۔ لیکن اس کے باپ نے از روئے شرائط صلح آنحضرت سے واپس مانگا مسلمانوں کو اس کا واپس دینا نہایت ناگوار گزرا. مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت کی اور ابوجندل کو کافروں کے سپرد کر دیا سہل کا مطلب یہ تھا کہ ایسا ہی جنگ صفین گو بھلی معلوم ہوتی ہے اور تم عقل کی رو سے اس میں لڑنا اچھا سمجھو۔ مگر اپنی عقل پر بھروسہ نہ کرو، غور کرو کہ شریعت کی رو سے یہ جنگ جائز ہے یا نہیں ف۵ اسلام کی ترقی کافروں کی خرابی۔ ف۶ بجائے فائدے کے اس سے اور خرابی پیدا ہوتی۔ ف۷ جس سے یہ فساد موقوف ہو۔

---

٥٠٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے منہ پہ جوئیں گر رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر سر منڈوا ڈال اور تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری قربانی کر۔ ایوب سختیانی نے کہا مجھ کو یاد نہیں آنحضرتؐ نے ان تینوں باتوں میں سے پہلے کونسی فرمائی۔

٥٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے محمد بن ہشام ابو عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا ہم حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (عمرے کا احرام باندھے تھے اور مشرکوں نے ہم

بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ۔

کو (کعبہ جانے سے) روک دیا تھا کعب کہتے ہیں۔ میرے سر پر بال تھے جوئیں میرے منہ پر گرنے لگیں (اس کثرت سے ہوگئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گزرے آپؐ نے پوچھا کیا ان سر کے کیڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس وقت (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتری جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں (جوؤں وغیرہ کی) تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے یا روزے رکھے یا صدقہ نکالے یا قربانی کرے۔

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ۔

باب عکل اور عرینہ والوں کا قصہ[1]

٥٠٥۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہؓ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ عکل اور عرینہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم دودھ جانور والے[2] تھے کھیت والے نہیں تھے ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی آخر آپؐ نے چند اونٹ دے کر ایک چرواہا ساتھ کر کے حکم دیا تم ان کو لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہو وہ گئے جب حرہ کی[3] ایک طرف گئے تو اسلام سے پھر کر کافر ہو گئے اور آپؐ کے چرواہے کو (جس کا نام یسار تھا) مار ڈالا اور اونٹ بھگا لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپؐ نے ان کے پکڑنے کو لوگ روانہ کئے (جب وہ پکڑ کر لے

وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ، قَالَ قَتَادَةُ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ، وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ: مِنْ عُرَيْنَةَ، قَالَ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ.

آئے) آپ نے حکم دیا ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں گئیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور حرہ کے ایک کونے میں ڈال دیئے گئے اسی حال میں وہ مر گئے قتادہ نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خیرات کی ترغیب دیتے تھے اور مثلہ (ناک کان کاٹنا آنکھ پھوڑنا) اس سے منع فرماتے تھے اور شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے صرف عرینہ کا لفظ نقل کیا ہے (عکل کا لفظ نہیں کہا) اور یحیٰی بن ابی کثیر اور ایوب اور قلابہ نے انسؓ سے یوں روایت کیا ہے کہ عکل کے کچھ لوگ آئے ف۵۔

ف۱ عکل اور عرینہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں ابن اسحاق نے کہا یہ واقعہ ذی قرد کے غزوہ کے بعد ہوا۔ ف۲ اپنے ملک میں دودھ پر بسر کرتے تھے۔ ف۳ حرہ وہ پتھریلا میدان ہے جو مدینہ کے باہر ہے۔ ف۴ بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر۔ ف۵ اس میں عرینہ کا ذکر نہیں ہے۔

٥٠٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالُوا: حَقٌّ قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ، قَالَ: وَأَبُو قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ، فَقَالَ عَنْبَسَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّينَ؟ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن عمر حوضی نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب اور حجاج صواف نے کہا مجھ سے ابورجاء نے جو ابوقلابہ کے غلام تھے اور شام کے ملک میں ابوقلابہ کے ساتھ تھے کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا قسامت کے باب میں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا قسامت حق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلیفوں نے اس کا حکم دیا ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اس وقت ابوقلابہ عمر بن عبدالعزیز کے تخت کے پیچھے کھڑے تھے اتنے میں عنبسہ بن سعید نے کہا انسؓ نے جو عرینہ والوں کی حدیث روایت کی وہ کہاں گئی ف۲۔ ابوقلابہ نے کہا یہ حدیث تو انسؓ نے مجھ سے ہی روایت کی ہے عبدالعزیز بن صہیب نے اس حدیث کو انسؓ

صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: مِنْ عُكْلٍ، وَذَكَرَ الْقِصَّةَ.

سے روایت کیا ہے اس میں صرف عرینہ کا لفظ مذکور ہے اور ابوقلابہ کی روایت میں انس سے عکل کا لفظ مذکور ہے اور یہی قصہ فقط۔

ف۱ جب قتل کے گواہ نہ ہوں اور لاش کسی محلہ یا گاؤں میں ملے ان لوگوں پر قتل کا اشتباہ ہو تو ان میں سے پچاس آدمی چن کر ان سے حلف لیا جاتا ہے اس کو قسامت کہتے ہیں۔ ف۲ یعنی آپ نے ان لوگوں کے لئے قسامت کا حکم نہیں دیا بلکہ ان سے قصاص لیا عنبسہ کا یہ اعتراض صحیح نہ تھا کیونکہ عرینہ والوں پر تو خون ثابت ہو چکا تھا اور قسامت وہاں ہوتی ہے جہاں ثبوت نہ ہو صرف اشتباہ ہو۔

سترہواں ۱۷ پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ ، الرَّحْمٰنِ ، الرَّحِیْمِ ۵

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ قَرَدٍ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ.

باب ذات القرد کی لڑائی کا قصہ،

یہ وہ ہے غزوہ جس میں (غطفان قبیلے کے) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل (بیس) اونٹنیاں بھگا لے گئے تھے یہ خیبر کی لڑائی سے تین رات پہلے کا واقعہ ہے۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انھوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میں نے سلمہ بن اکوعؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں صبح کی آذان سے پہلے (مدینہ سے) نکل کر غابہ کی طرف گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں ذی قرد میں چر رہی تھیں وا رستے میں مجھ کو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا غلام ملا (نام معلوم) وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئیں میں نے پوچھا کون پکڑ لے گیا اس نے کہا غطفان کے لوگ پکڑ لے گئے وا یہ سنتے ہی میں نے

قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ: يَا صَبَاحَاهُ، قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي، حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

تین آواز کیں 'یا صَبَاحَاہُ' اور مدینہ کے دونوں کناروں میں آواز پہنچا دی ف۴ پھر میں سیدھا ان لٹیروں کے پیچھے چلا میں نے ان کو پکڑ پایا وہ (جانوروں کو) پانی پلانا چاہتے تھے میں نے تیر مارنا شروع کیا اور میں تیر انداز آدمی تھا یہ شعر پڑھتا جاتا تھا ؎

میں ہوں سلمہ بن اکوع جان لو
آج مرتے ہیں کمینے مان لو

آخر میں نے سب دودھیل اونٹنیاں (جن کو وہ لوٹ لے چلے تھے) ان سے چھڑا لیں اور تیس چادریں الگ چھین لیں سلمہ کہتے ہیں (میں اسی حال میں تھا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت آن پہنچے ف۵، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان لٹیروں کو تیر مار مار کر پانی نہیں پینے دیا ہے وہ پیاسے ہیں آپؐ اسی وقت انکے تعاقب میں فوج روانہ کیجئے ف۶ آپؐ نے فرمایا اکوع کے بیٹے جب وہ تیرے قابو میں آگئے تو اب نرمی کر ف۷ اور آپؐ نے مجھ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا مدینہ تک ہم اسی پر آئے ف۸۔

ف۱ ذات القرد یا ذی قرد ایک چشمے کا نام ہے جو غطفان قبیلے کے قریب ہے۔ ف۲ ایک روایت میں یوں ہے فزارہ کے لوگ پکڑ لے گئے فزارہ بھی غطفان قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ ف۳ عرب لوگ یہ کلمہ اس وقت پکارتے ہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے صبح صبح ان کا کوئی مال لوٹ لیتا ہے تو فریاد کے طور پر یہ کہتے ہیں۔ ف۴ ایک روایت میں یوں ہے کہ میں سبع پہاڑی پر چڑھ گیا اور تین بار یا صباحاہ کہا میری آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی دی۔ لوگوں میں منادی ہو گئی۔ ف۵ کہتے ہیں یہ چہار شنبہ کا دن تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچ سو یا سات سو آدمی گئے تھے۔ ف۶ تو وہ گرفتار ہو جائیں گے ابن سعد کی روایت میں یوں ہے اگر سو آدمی مجھ کو دیجئے تو میں جس قدر ان کے پاس جانور ہیں چھین لیتا ہوں اور خود ان کو بھی گرفتار کر لیتا ہوں. ف۷ جانے دے اپنا مال تو مل گیا. ف۸ آپؐ نے فرمایا آج سب ہمارے پیدل لوگوں میں سلمہ بہتر ہے اور ہمارے سب سواروں میں بہتر ابو قتادہ ہے انہوں نے ایک لٹیرے کو جو بڑا بہادر مشہور تھا اس دن مار لیا۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب خیبر کی جنگ کا قصہ ف۱

ف۱ خیبر ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے آٹھ برید شام کی طرف یہ لڑائی ۷ھ میں ہوئی وہاں پر یہود آباد تھے ان کے

قلعے بنے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا۔

٥٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے ان سے سوید بن نعمان نے بیان کیا وہ جس سال خیبر کی جنگ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا ف۱ میں جو خیبر کے نزدیک ہے پہنچے آپؐ نے وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے فقط ستو آئے (اور کچھ کھانا نہ تھا) آپؐ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا آپؐ نے کھایا ہم نے بھی کھایا، پھر آپؐ مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپؐ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

ف۱ صہبا ایک مقام کا نام ہے۔

---

٥٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:-

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص (اسید بن حضیر) عامر سے کہنے لگا (جو سلمہ کے چچا تھے) عامر تم ہم کو اپنی شعریں نہیں سناتے۔ عامر شاعر تھے یہ سن کر عامر سواری سے اترے یہ شعریں پڑھنے لگے ؎

اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اتَّقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
تجھ پہ صدقے جب تلک ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو، لڑائی میں عطا کر ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والاصفات

إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: يَرْحَمُهُ اللَّهُ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟ قَالُوا: لَحْمِ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: أَوْ ذَاكَ، فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ أَجْرَيْنِ، وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، إِنَّهُ

جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات ف۱
چیخ چلّا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا رہا ہے لوگوں نے کہا عامر بن اکوع آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے ف۲ ایک شخص (حضرت عمرؓ) یہ سن کر کہنے لگے اب تو عامر کے لئے شہادت لازم ہو گئی یا رسول اللہ آپؐ نے ہم کو عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا۔ خیر ہم خیبر میں پہنچے اور خیبر والوں کو گھیر لیا ہم کو بہت شدت سے بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا جب اس دن کی شام ہوئی جس دن خیبر فتح ہوا تھا تو لوگوں نے بہت آگ سلگائی (ہر ایک کھانے پکانے لگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگیں کیسی روشن ہیں کیا پکا رہے ہیں انہوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں آپؐ نے پوچھا کس جانور کا گوشت، انہوں نے کہا پلیرو گدھوں کا گوشت آپؐ نے فرمایا یہ گوشت بہا دو ہانڈیاں توڑ کر پھینک دو ایک شخص (نام نامعلوم یا حضرت عمرؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں (توڑنے کے بدل) دھو ڈالیں آپؐ نے فرمایا ایسا ہی کر دیہ بھی ہو سکتا ہے جب دشمنوں کے مقابل صف بندی ہوئی تو عامر ف۳ کی تلوار چھوٹی تھی وہ یہودی کے پاؤں پر مارنے لگے اس کی انی (نوک یا دھار) خود ان کے لگ گئی گھٹنے کے اوپر زخم آیا عامر اسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیبر سے لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا میرا ہاتھ پکڑ لیا پوچھا کیوں سلمہ کیا حال ہے ف۴ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان لوگ یوں کہتے ہیں کہ عامر کی نیکیاں بیکار گئیں ف۵ آپؐ نے فرمایا کون کہتا ہے جھوٹا ہے عامر کو تو دوہرا ثواب ملے گا آپؐ نے دو انگلیوں سے اشارہ

لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: نَشَأَ بِهَا۔

کیا فرمایا وہ تو جاہد مجاہد ف۶ ہے کوئی عرب زمین پر (یا مدینہ میں) عامر کی طرح نہیں چلا قتیبہ کی روایت حاتم سے یوں ہے کوئی عرب مدینہ میں عامر کی طرح پیدا نہیں ہوا۔

ف۱ اس مصرعہ میں بعضوں نے بجائے "ابینا" کے "اتینا" پڑھا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جب کوئی لڑنے بلاے دوڑ کر ہم آتے ہیں۔ ف۲ امام احمد کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اللہ اس کو بخشے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کے لئے یوں فرماتے اللہ اس کو بخشے تو وہ شہید ہوتا تھا عامر بھی اس جنگ میں شہید ہوئے ان کی تلوار پلٹ کر خود انہی کو لگ گئی۔ ف۳ عامر جب یہودی کے مقابل ہوئے۔ ف۴ دوسری روایت میں ہے آپ نے مجھے پریشان پایا تو پوچھا۔ ف۵ کیوں کہ وہ اپنی مار آپ مرے۔ ف۶ یعنی جہاد کرنے والا مجاہد جاہد کی تاکید ہے۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللهِ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللهِ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ أَكْبَرُ،

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں رات کو پہنچے اور آپ کا قاعدہ تھا جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہوتی ان کو نہ لوٹتے خیر جب صبح ہوئی تو یہودی لوگ پھاوڑے (ٹوکری) کھیتی کے سامان لے کر نکلے (ان کو کچھ خبر نہ تھی) جب آپ کو دیکھا تو کہنے لگا محمدؐ ہیں خدا کی قسم محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے آپ نے فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے جو لوگ ڈرائے گئے تھے، ان کی صبح منحوس ہوتی ہے ف۱ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ہم صبح سویرے خیبر میں پہنچے دیکھا تو وہاں کے لوگ پھاوڑے (کدالیں) لے کر نکلے ہیں جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ ہیں خدا کی قسم محمدؐ فوج سمیت آن پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔

خَرِبَتْ خَيْبَرُ- إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ- فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ-

اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہے جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہو ہوگئی خیبر میں ہم کو گدھوں کا گوشت ملا۔ (ہم اس کو پکانے لگے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں منادی دی اللہ اور رسولؐ تم کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ پلید ہے۔

ف یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

۵۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ-

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمدؐ بن سیرین سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جنگ خیبر میں) ایک آنے والا آیا کہنے لگا گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے پھر دوسری بار آیا کہنے لگا گدھے چٹ ہو گئے پھر تیسری بار آیا کہنے لگا گدھے فنا ہو گئے آخر آپ نے ایک منادی کو حکم دیا اس نے لوگوں میں یہ منادی کی دیکھو اللہ اور رسول پلید گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں اسی وقت ہانڈیاں الٹ دی گئیں ان میں (گدھوں) کا گوشت ابل رہا تھا۔

ف اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔

۵۱۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے پاس پہنچ کر صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم جہاں کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہے جن کو ڈرایا تھا۔ ان کی صبح منحوس ف ہو گئی خیبر والے

صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ، فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ، وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا؟ فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ۔

(پریشان ہو کر) گلیوں میں دوڑنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو لڑنے (جوان مضبوط) والے تھے ان کو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا ان قیدیوں میں ایک عورت تھیں صفیہ (بنت حیی) وہ (پہلے) دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا اور ان کی آزادی، مہر قرار پائی آپ نے ان سے نکاح کر لیا عبد العزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا ابو محمد (یہ ثابت کی کنیت ہے) کیا تم نے انسؓ سے پوچھا تھا کہ صفیہؓ کا مہر آنحضرتؐ نے کیا دیا انہوں نے اپنا سر ہلایا یعنی ہاں میں نے پوچھا تھا۔

ف یہ جملہ اقتباس ہے اس آیت سے فاذا انزل بساحتہم فساء صباح المنذرین صبح منحوس ہونے کا مطلب ہے کہ اسی دن ان پر آفت آئی وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ: مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ کو قید کیا پھر ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انسؓ سے پوچھا ان کا مہر کیا قرار دیا انہوں نے کہا خود ان کی ذات مہر قرار پائی۔ آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا (خیبر کے دن) مقابلہ ہوا۔ دونوں طرف کے لوگ لڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فوج کی طرف لوٹے اور کافر اپنی فوج کی طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک شخص دکھائی دیا (قزمان ابو الغیداق) وہ کیا کرتا جہاں کسی کافر کو اکہ دکہ پاتا اس کو

رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

پیچھے سے جاکر تلوار سے لیتا لوگوں نے کہا اس نے تو آج وہ کام کیا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر سکا (بہت سے کافروں کو مار ڈالا) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہے تو ایسا ہی، مگر یہ دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن عبدالجون) نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا ف۱ غرض وہ شخص اس کے ساتھ ہوا۔ جہاں وہ ٹھہر جاتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جہاں وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ کر جاتا۔ راوی نے کہا پھر ایسا ہوا کہ وہ شخص (قزمان) بہت زخمی ہو گیا اور جلد مر جانے کے لئے اس نے اپنی تلوار زمین پر ٹیکی اور اسکی انی (نوک) اپنے سینے پر رکھ کر سارا بوجھ اس پر ڈالا اپنے تئیں آپ مار لیا۔ اس وقت وہ دوسرا شخص (اکثم) جو اس کا نگران بنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا کہہ تو کیا کیفیت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی آپ نے جس شخص کو دوزخی فرمایا تھا اور لوگوں پر آپ کا کہنا شاق گزرا تھا ف۲ میں نے کہا چل کر اس کا حال دیکھوں اور اسکی کیفیت لوگوں سے بیان کروں میں اس کے پیچھے نکلا اخیر اس کا یہ حال گزرا جب وہ بہت زخمی ہو گیا تو جلد مرنے کے لئے اس نے کیا کیا اپنی تلوار کا مٹھ زمین پر رکھا اور نوک اپنی چھاتی سے لگائی اس طرح بوجھ ڈالا اپنے تئیں مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا یہی تو ہے ایک آدمی لوگوں کی نظر میں بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ (اللہ کے نزدیک) بہشتی ہوتا ہے۔ ف۳

ف۱ دیکھوں گا یہ دوزخیوں کا کون سا کام کرتا ہے ظاہر میں تو بہشتی معلوم ہوتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا یہ کوئی نہ کوئی ایسا کام کرے گا جس کی وجہ سے دوزخی بنے گا تو میں دیکھتا رہوں گا یہ کام کب کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے۔ ف۲ طبرانی

کی روایت ہے کہ جب آپؐ نے اس کو دوزخی فرمایا تو لوگوں کو بہت گراں گزرا۔ انہوں نے کہا جب ایسی محنت اور کوشش کرنے والا شخص
دوزخی ہے تو پھر ہمارا حال کیا ہوگا آپؐ نے فرمایا یہ شخص منافق ہے اپنا نفاق چھپاتا ہے معلوم ہوا کہ بظاہر کسی کے اعمال عمدہ ہونے پر یقینی طور پر یہ نہیں کہہ
سکتے کہ وہ بہشتی ہے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی نیت اعمال خیر میں خالص نہیں ہوتی ریاء اور دکھلاوے کے لئے یا لوگوں میں اپنا شہرہ
اور تعریف ہونے کے لئے اچھے کام کرتے ہیں کبھی دنیا کا فائدہ کمانے کے لئے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل میں ایمان نہیں ہوتا نفاق کے ساتھ اپنے تئیں
مومن ظاہر کرتے ہیں ایسی حالت میں نیک اعمال کیا فائدہ دے سکتے ہیں یا اللہ ہم کو نفاق سے بچاتے رکھ اور سب اعمال میں خالص نیت تیری
رضامندی کی عنایت فرما ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ف۳ اس کا خاتمہ اچھا ہو جاتا ہے وہ توبہ کر کے مرجاتا ہے اپنے گناہوں پر نادم
رہنے کی وجہ سے اللہ اس کو بخش دیتا ہے حضرت امام عبداللہ انصاری کہتے ہیں مبارک وہ گناہ جو آدمی کو عاجزی کی طرف لے جائے اور منحوس
وہ نیکی جو آدمی کو غرور کی طرف لے جائے میں نے بہت سے رند مشرب گنہگار لوگوں کو دیکھا ہے ان کو اللہ کا ڈر دلاؤ تو رو دیتے ہیں اپنے تئیں
بدترین خلائق سمجھتے ہیں اور اپنی نجات محض پروردگار کے فضل و کرم پر منحصر جانتے ہیں۔ کیونکہ نیک اعمال ان کے پاس نہیں ہیں اور کئی ایک
عابد زاہد لوگوں کو ایسے حال میں پایا کہ وہ اپنے زہد و تقویٰ پر نازاں ہیں دوسرے بندگان خدا کو حقیر اور گنہگار اور اپنے تئیں ان سے بہتر سمجھتے
ہیں معاذ اللہ یہ شیطان کا اغوا ہے سارا زہد اور تقویٰ بیکار بلکہ مہلک ہے اگر ذرا سا بھی خیال دل میں آجائے کہ ہم دوسروں سے اچھے ہیں
ہزاروں گناہ کرو مگر اپنے مالک کے سامنے تضرع و زاری سے پیش آؤ تو سب بخش دیئے جائیں گے اور ساری عمر عبادت اور تقویٰ اور پرہیزگاری
میں گزارو لیکن ذرا سا بھی خیال آیا کہ ہم دوسروں سے تو اچھے ہیں یا ذرا سا بھی ناز اپنے تقویٰ اور عبادت پر قاتل اور مہلک اور تباہ کرنے
والا ہے حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ درویشی کی راہ اس شخص پر حرام ہے جو اپنے تئیں کافر فرنگ سے بدتر نہ سمجھے یا اللہ کافر فرنگ ہم سے تو
بدرجہا بہتر ہے ممکن ہے کہ مرتے وقت ایماندار ہو کے مرے ہم کو تو یہ بھی بھروسہ نہیں کافر فرنگ تو آدمی اشرف المخلوقات ہے ہم تو گدھے
اور کتے سے بھی بدتر ہیں نہ ہمارے پاس کوئی عبادت ہے نہ تقویٰ نہ پرہیزگاری نہ نیکی بس تیرا فضل و کرم یہی ہمارا سرمایہ ہے
عہ تو تلوار پیٹھ کے پار نکل آئی۔

---

۵۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ہم خیبر کی جنگ میں موجود تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کے حق فرمایا جو (بظاہر) اسلام کا دعوے کرتا تھا (لیکن دل میں منافق تھا)، یہ دوزخی ہے جب لڑائی ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا بہت زخمی ہو گیا۔ اب بعضے لوگوں کو آنحضرتؐ کے ارشاد میں شک پیدا ہونے کو تھا عہ پھر ایسا ہوا زخموں کی تکلیف اس کو معلوم ہوئی تو اس نے ترکش میں ہاتھ ڈال کر ایک تیر نکالا

فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ شَبِيبٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ، أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(یا کئی تیر نکالے) وہ اپنی دگدگی میں چبھو لئے (اپنے تئیں مار ڈالا) یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑتے چلے آنحضرت کے پاس آئے عرض کرنے لگے یارسول اللہ اللہ نے آپؐ کی بات سچی کی اس شخص نے خودکشی کی (اپنے تئیں مار ڈالا) آپؐ نے ایک شخص ف۱ سے فرمایا اٹھ اور لوگوں میں منادی کر دے بہشت میں وہی جائے گا جو مومن ف۲ ہوگا اور اللہ کی یہ قدرت ہے وہ بدکار آدمی سے اس دین کی مدد کراتا ہے ف۳ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا اور شبیب نے ف۴ یونس ف۵ سے انہوں نے ابن شہاب سے یوں نقل کیا مجھ کو سعید بن مسیب اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے (پھر ذکر کیا حدیث کا اخیر تک) اور عبداللہ مبارک نے یونس ف۶ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے آنحضرتؐ سے اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کیا اور عبداللہ بن مبارک کے ساتھ اس کو صالح بن کیسان نے بھی زہری سے روایت کیا ف۷ اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا مجھ کو زہری نے خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن کعب نے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن کعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جو جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے ف۸ زہری نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً) ف۹۔

ف۱ بلال یا عمر یا عبدالرحمٰن بن عوف۔ ف۲ اس کے دل میں نفاق نہ ہو۔ ف۳ جیسے اس شخص سے مدد کرائی یہ شخص دوسرا تھا یا وہی قزمان تھا جس کا ذکر اگلی حدیث میں ہے اور شاید اس نے پہلے تیر اپنے بدن میں چبھوئے ہوں پھر اس نے تلوار ٹیک کر اپنے تئیں مار لیا ہو تو دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہ رہے گا۔ ف۴ اصل بات یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ آنحضرت کے پاس اسوقت آئے جب جنگ خیبر ہو چکی تھی اسلئے شعیب اور معمر کی روایت میں جو خیبر کا لفظ آیا ہے اس میں شبہ رہتا ہے تو امام بخاری نے کہا شبیب اور ابن مبارک کی روایتوں میں بجائے

خیبر کے حُنین کا لفظ مذکور ہے صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں یہاں خیبر کا لفظ مذکور ہے بعضوں نے کہا وہی صحیح ہے۔ ف۵ اس کو امام نسائی نے وصل کیا۔ ع کہ ایسا اللہ کی راہ میں لڑنے والا دوزخی کیونکر ہوگا۔ ف۶ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا۔ ف۷ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا۔ ف۸ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا۔ ف۹ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔

---

۵۱۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ، وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا یا خیبر کی طرف متوجہ ہوتے تو (رستے میں) لوگ ایک بلند جگہ پر چڑھے انہوں نے پکار کر (چلاکر) تکبیر کہی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آپؐ نے فرمایا اپنے اوپر آسانی کرو (زور سے چلانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ) تم کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرا ہے یا تم کو نہیں دیکھتا تم تو ایسے (خدا) کو پکارتے ہو جو (سب کی) سنتا ہے اور نزدیک ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے ف۱۔ اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے ہی تھا آپؐ نے میری آواز سن لی میں کہہ رہا تھا لاحول ولاقوۃ الا باللہ آپؐ نے فرمایا عبداللہ۔ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلاتے یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپؐ نے فرمایا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

ف۱ یعنی علم و قدرت سے عموماً اور فضل و رحمت سے خصوصاً۔

---

۵۱۷ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ہم سے مکیّ بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوعؓ کی پنڈلی میں ایک مار کا نشان دیکھا میں نے پوچھا ابومسلم (سلمہ کی کنیت ہے) یہ نشان کیسا انہوں نے کہا یہ مار مجھے خیبر کے دن لگی تھی لوگ کہنے لگے سلمہ مارے گئے (ایسی سخت مار لگی) پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے تین بار اس پر پھونک مار دی مجھے آج تک کوئی تکلیف اس مار کی نہیں ہوئی۔

٥١٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مَا أَجْزَأَ فُلانٌ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالُوا: أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافروں کا ایک لڑائی میں مقابلہ ہوا۔ لڑائی شروع ہوئی دونوں طرف کے لوگ اپنی اپنی فوج میں چلے مسلمانوں میں ایک شخص تھا (قزمان نامی) وہ جب کسی کافر کو اکہ دکہ (اکیلا) پاتا پیچھے جا کر ایک تلوار اس کو مار دیتا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس شخص نے تو (آج) ایسا کام کیا ہے کہ ویسا کسی نے نہیں کیا آپؐ نے فرمایا وہ تو دوزخی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ دوزخی ہے تو پھر ہم لوگوں میں بہشتی کون ہوگا اتنے میں مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) کہنے لگا میں تو اس شخص کے ساتھ رہتا ہوں وا یہ شخص (اکثم) اس کے ساتھ رہا وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا وہ ٹھہر جاتا تو یہ بھی ٹھہر جاتا آخر وہ شخص زخمی ہوا اور جھٹ مر جانے کے لئے اس نے یہ کیا اپنی تلوار کا مٹھہ زمین پر رکھا اسکی انی (نوک) اپنے سینے سے لگائی پھر اس پر اپنے تئیں زور سے کر ہلاک کیا (تلوار اس کے سینے کے پار ہوگئی) اس وقت اکثم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں آپؐ نے پوچھا کہ تو کیا کیفیت ہے اس نے بیان کیا آپؐ نے فرمایا (یہی حال ہے) ایک شخص ظاہر میں لوگوں کی نگاہ میں بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا

النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور ایک شخص لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی۔

ف دیکھوں اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

۵۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ: قَالَ: نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ: كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ۔

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زیاد بن ربیع نے انہوں نے ابو عمران (عبدالملک بن حبیب) سے انہوں نے کہا انسؓ نے جمعہ کے دن لوگوں کو چادریں اوڑھے دیکھا تو کہنے لگے یہ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں ف۔

ف حافظ نے کہا شاید یہ لوگ اکثر چادریں اوڑھتے ہوں گے اور دوسرے لوگ جن کو انسؓ نے دیکھا تھا وہ اس قدر کثرت سے چادریں نہ اوڑھتے ہوں گے اس لئے ان کو یہودیوں سے مشابہت دی۔ اس سے چادر اوڑھنے کی کراہت نہیں ملتی بعضوں نے کہا انسؓ نے زرد رنگ کی چادریں اوڑھنے سے انکار کیا۔ مگر طبرانی نے ام سلمہؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی چادر اور ازار کو زعفران یا ورس سے رنگتے۔ بعضوں نے کہا یہ لوگ چادریں اس طرح اوڑھتے تھے جیسے یہودی اوڑھتے تھے کہ پیٹھ اور مونڈھوں پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکے رہنے دیتے ہیں الٹتے نہیں انسؓ نے اس پر انکار کیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ یہود کی مخالفت کرو۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ، فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں ایسا ہوا۔ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاؤں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو آپؐ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دونگا یا کل ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں ف اس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا ہم یہ سن کر سب امیدوار رہے (شاید ہم کو جھنڈا ملے) لوگوں نے آپؐ سے عرض کیا یہ علیؓ آن پہنچے آپؐ نے انہی کو جھنڈا دیا۔ اور ان کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔

ف دوسری روایت میں یوں ہے وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے بہادر بھاگنے والا نہیں ہے۔

۵۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقِيلَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو حازم سے کہا مجھ کو سہل بن سعد نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یوں فرمایا میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر فتح کرا دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں آپ کا یہ فرمانا سن کر لوگ رات کھسر پھسر کرتے رہے دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے صبح ہوتے ہی سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہر ایک کو یہ امید تھی شاید جھنڈا مجھ کو ملے گا آپ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا ان کو بلا بھیجو خیر ان کو لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی پھر تو وہ ایسے تندرست ہوگئے جیسے کوئی شکوہ ہی نہ تھا آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا وہ کہنے لگے یارسول اللہ میں یہودیوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا تو ایسا کر چپکا چلا جا جب ان کی زمین پر پہنچے تو ان کو اسلام کی دعوت دے اللہ کے جو حق ان پر واجب ہیں (نماز روزہ وغیرہ) وہ ان کو بتلا خدا کی قسم اگر تیری وجہ سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لے آئے تو وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بہتر ہے ف ۱۔

ف ۱ لال اونٹ عرب کے ملک میں بہت قیمتی ہوتے ہیں ابن اسحٰق نے ابو رافع سے نکالا انہوں نے کہا جب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو سردار بنایا تو ہم ان کے ساتھ نکلے ایک یہودی نے حضرت علیؓ پر حملہ کر دیا ان کی ڈھال گرا دی وہاں ایک دروازہ قلعہ کے پاس کھڑا تھا حضرت علیؓ نے اسی کو اٹھا لیا اور ڈھال کی طرح اس کو لئے رہے یہاں تک کہ اللہ نے خیبر فتح کرا دیا۔ ابو رافع کہتے ہیں میں اور سات آدمی اور آٹھ آدمیوں نے زور لگایا تو یہ دروازہ الٹ نہ سکے سبحان اللہ یہ زور خداداد تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی۔

---

۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح، وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي: آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے دوسری سند اور مجھ سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ کے غلام تھے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے کہا ہم خیبر پہنچے جب اللہ تعالیٰ نے قلعہ فتح کرا دیا تو کسی نے حضرت صفیہؓ کے حسن و جمال کا حال بیان کیا جو حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں ان کا خاوند مارا گیا تھا وہ ابھی دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص اپنے لئے چن لیا ف۱ اور ان کو ساتھ لے کر خیبر سے نکلے جب ہم لوگ سد الصہباء میں پہنچے (جو خیبر سے ایک منزل ہے مدینہ کی طرف) تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس تیار کیا ف۲ اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے گرد و پیش ہیں ان کو بلا لے پس صفیہؓ کا یہی ولیمہ تھا جو آپؐ نے کیا پھر ہم مدینہ کی طرف روانہ ہوتے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لئے اپنے پیچھے (اونٹ پر) کمبل کا گول گردہ بناتے پھر اونٹ کے پاس آپؐ بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھول دیتے صفیہ اس پر پاؤں رکھ کے اونٹ پر چڑھ جاتیں ف۳۔

ف۱ آپؐ کو اختیار تھا کہ مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے جو چیز پسند فرمائیں وہ لے لیں کہتے ہیں حضرت صفیہؓ کا اصلی نام زینب تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چن لیا تو ان کا نام صفیہ پڑ گیا یعنی چنی ہوئی۔ ف۲ حیس وہ کھانا ہے جو کھجور گھی پنیر ملا کر بناتے

ہیں۔ ۳؎ کیونکہ وہاں سیڑھی نہ تھی اور آنحضرتؐ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ حضرت صفیہؓ کو کوئی دوسرا سوار کراتے۔

---

٥٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ صَفِيَّةُ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو لے کر خیبر کے رستے میں تین دن ٹھہرے رہے ان سے صحبت کی اور وہ ان عورتوں میں شریک ہو گئیں جن کو پردے کا حکم تھا ۱؎۔

۱؎ یعنی امہات المومنین میں کیونکہ پردہ آزاد بیبیوں پر واجب تھا نہ کہ لونڈیوں پر۔

---

٥٢٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید نے انہوں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے بیچ میں تین رات ٹھہرے رہے (رستے میں) آپؐ نے ام المومنین حضرت صفیہؓ سے صحبت کی اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا صرف یہ تھا کہ آپؐ نے بلال کو فرمایا دسترخوان بچھاؤ پھر آپؐ نے کھجور، پنیر، گھی اس پر ڈالا اب مسلمان کہنے لگے صفیہؓ مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا لونڈی (حرم) ہیں پھر خود ہی کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپایا ان کو تب وہ مسلمانوں کی ماں ہیں ورنہ لونڈی ہیں جب آپؐ نے کوچ کیا تو صفیہ کے لئے (اونٹ پر) اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ لگایا۔

الحِجَابَ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح، وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ۔

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے۔ دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن مغفلؓ سے اُنہوں نے کہا ہم لوگ خیبر کو گھیرے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی (نام نامعلوم) نے ایک تھیلی چربی بھری پھینکی میں اس کو اٹھانے کو دوڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں مجھ کو شرم آگئی وا۔

وا آپؐ فرمائیں گے بڑا ندیدہ اور بھوکا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ، وَلُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن لہسن اور پلیر و گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا لہسن کھانے کی ممانعت صرف نافع نے نقل کی (سالم نے نہیں نقل کی) اور گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت سالم نے نقل کی (نافع نے نہیں نقل کی)۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ۔

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ اور حسن سے جو محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا وا۔

وا پھر فتح مکہ کے موقع پر متعہ جائز ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا۔ اور قیامت تک اس کی حرمت قائم رہی مگر بعضے صحابہؓ جیسے جابرؓ اور

ابن عباسؓ وغیرہ کو اس کی حرمت کی خبر نہ ہوئی۔ ان کو شبہ رہ گیا حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اور دوسرے صحابہؓ نے سکوت کیا گویا اجماع ہو گیا۔

۵٢٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پلیرو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا و١۔

و١ پلیرو یعنی لبستی کے گدھے۔ لیکن جنگل کا گدھا گورخر بالاتفاق حلال ہے۔

۵٢٩۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع اور سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پلیرو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵٣٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی اجازت دی و١۔

و١ معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے امام شافعی صاحبین اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور اس کی تفصیل انشاء اللہ کتاب الذبائح میں آئے گی۔

۵٣١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے ابو اسحٰق شیبانی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفٰی سے سنا انہوں نے کہا خیبر کے دن

مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا، قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا أَلْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

ہم کو (سخت بھوک لگی تھی اور ہانڈیاں (گدھے کے گوشت کی) ابل رہی تھیں بعضی ہانڈیوں کا گوشت پک بھی گیا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آن پہنچا کہنے لگا گدھوں کا گوشت مت کھاؤ اور ہانڈیاں انڈیل دو۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا پھر ہم لوگ (صحابہ آپس میں) یوں کہنے لگے کہ آنحضرت نے اس گوشت سے اس لئے منع فرمایا کہ ابھی لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ نہیں نکالا گیا تھا ف ۱ اور بعضوں نے کہا اس لئے منع فرمایا ہے کہ گدھا نجاست کھاتا ہے ف ۲۔

ف ۱ یعنی تقسیم سے پہلے ہی صحابہؓ نے بھوک کے مارے گدھے کاٹ کر گوشت چڑھا دیا تھا نہ اس لئے کہ گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

ف ۲ جانوروں کی بید وغیرہ مثالی کی گھانس بھی کھا لیتا ہے مگر نجاست کھانا کراہت کی بھی علت ہو سکتی ہے نہ تحریم کی اور شاید ممانعت سے یہی کراہت مقصود ہو بعضوں نے کہا ممانعت کی علت یہ تھی کہ گدھے کی نسل کم نہ ہو جائے جو فوجی بار برداری سواری وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے۔

---

۵۳۲ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْفِئُوا الْقُدُورَ۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ وہ (جنگ خیبر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے گدھے لوٹے ان کا گوشت پکایا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی ابو طلحہ نے یہ منادی کی ہانڈیاں الٹ دو (پھینک دو گوشت)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۳۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ: أَكْفِئُوا الْقُدُورَ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازبؓ عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جب وہ (گدھوں کے گوشت کی) ہانڈیاں چڑھا چکے تھے یہ فرمایا ہانڈیاں الٹ دو (جو کچھ ان میں ہے وہ بہہ جائے)

۵۳۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم

شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں ہم کو یہ حکم دیا کہ ہم گدھوں کا گوشت پھینک دیں پکا ہو یا کچا پھر آپؐ نے ہم کو اس کے کھانے کی اجازت نہیں دی (تو منع ہی رہا)

۵۳۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ۔

مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص نے کہا ہم سے والد (حفص بن غیاث) نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پلیپر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تو اس وجہ سے منع کیا کہ گدھا مال برداری کے کام آتا ہے آپؐ نے باربرداری کے جانوروں کا تلف کرنا برا سمجھا یا یہ کہ اس کو حرام کر دیا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا، قَالَ: فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ۔

ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے دو حصّے رکھے اور پیدل آدمی کا ایک حصّہ عبیداللہ نے کہا نافع نے اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ جس شخص کے پاس گھوڑا ہو اس کو تین حصّے دیتے جائیں (ایک اس کا دو گھوڑے کے) جس کے پاس گھوڑا نہ ہو اس کو ایک ہی حصہ دیا جاتے۔

۵۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ، قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے ان کو جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمانؓ دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ ہم دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ نے خیبر کے پانچویں حصے میں سے مطلب بن عبد مناف کی اولاد کو دیا اور ہم کو نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور ان کا رشتہ آپؐ کے ساتھ برابر ہے ف۱ آپؐ نے فرمایا (یہ صحیح ہے) مگر یہ بات ہے کہ ہاشم اور مطلب کی اولاد (ہمیشہ) ایک رہے (ملے جلے) غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوی القربیٰ کے حصے میں سے) عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو کچھ نہ دیا ف۲۔

ف۱ کیونکہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے، ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور نوفل کی اولاد میں جبیر عبد شمس کی اولاد حضرت عثمان غنیؓ۔ ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الخمس میں گزر چکی ہے۔

---

۵۳۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ، إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم (اپنے ملک) یمن ہی میں تھے جب ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکل کر مدینہ کو) روانہ ہونے کی خبر پہنچی ہم بھی ہجرت کی نیت سے آپؐ کے پاس روانہ ہوتے میں نکلا میرے ساتھ میرے دو بھائی بھی تھے ابوبردہ اور ابورہم میں تینوں بھائیوں میں چھوٹا تھا۔ راوی کہتا ہے مجھ کو یاد نہیں رہا۔ ابوموسیٰ نے پچاس پر کئی آدمی یا ترپن یا باون آدمی اپنی قوم کے بیان کئے جوان کے ساتھ نکلے تھے خیر ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم ان سب لوگوں کے ساتھ ایک جہاز میں سوار ہوتے اتفاق سے یہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچا

فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ
خَيْبَرَ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ
لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ: سَبَقْنَاكُمْ
بِالْهِجْرَةِ، وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ،
وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً
وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ
هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ،
وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى
أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ؟
الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ،
قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ
أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ،
فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ، كُنْتُمْ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ
جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ
أَوْ فِي أَرْضِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ
فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَايْمُ اللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ
شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى
وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَ
لَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ،

(ہوا اڑا کر لے گئی) وہاں جعفر بن ابی طالب ہم کو ملے ہم
انہی کے پاس رہ گئے (پھر ایک مدت بعد) جعفر کے ساتھ
ہم لوگ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت
پہنچے جب آپؐ خیبر فتح کر چکے تھے بعضے لوگ مسلمانوں میں
سے یوں کہنے لگے ان جہاز والوں سے ہماری ہجرت پہلے
ہوئی اور ہمارے ساتھ والوں میں سے (جو جہاز میں آئے
تھے) اسماء بنت عمیس (جعفر کی بی بی) ام المومنین حفصہؓ کے
پاس ملنے گئیں انہوں نے بھی صحابہ کے ساتھ نجاشی کے ملک
میں ہجرت کی تھی وہاں حضرت عمرؓ بھی آن پہنچے اسماء ان کے
پاس بیٹھی تھیں تو حضرت عمرؓ نے اسماءؓ کو دیکھ کر پوچھا یہ کون
عورت ہے حفصہؓ نے کہا یہ اسماءؓ ہے عمیس کی بیٹی حضرت
عمرؓ نے کہا اخاہ وہ اسماء جو حبش کے ملک کو گئیں تھیں اب
سمندر کا سفر کر کے آئی ہیں اسماءؓ نے کہا ہاں ہیں وہی اسماء
ہوں حضرت عمرؓ کہنے لگے ہم نے تو تم سے پہلے ہجرت کی۔
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تم سے زیادہ ہمارا حق ف ا
ہے یہ سن کر اسماء کو غصہ آ گیا کہنے لگیں واہ واہ خدا کی
قسم تم ہم سے بڑھ کر نہیں تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ رہے جو تم میں بھوکا ہوتا آپؐ اس کو کھانا
کھلاتے اور جو جاہل ہوتا اس کو دین کی بات سمجھاتے ف ۲ اور
ہم تو کہیں جا کر پڑے دُور دراز دشمنوں کے ملک یعنی
حبش میں آخر وہاں گئے تھے تو محض اللہ اور رسولؐ
کی رضامندی کے لئے (کچھ اپنا ذاتی فائدہ نہ تھا) خدا
کی قسم دانہ پانی مجھ پر حرام ہے جب تک میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کروں، آپ سے نہ پوچھوں ہم
لوگوں کو تو بڑی تکلیف اور ڈر کا سامنا ف ۳ رہا (اور تم
کہتے ہو کہ ہم نے آخیر میں ہجرت کی) خدا کی قسم میں جھوٹ
نہیں بولنے کی نہ غلط کہنے کی نہ اپنی طرف سے کوئی بات

إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَمَا قُلْتِ لَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ، قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ۔

بڑھانے کی خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ عمرؓ ایسا ایسا کہتے ہیں آپؐ نے پوچھا تو نے کیا جواب دیا اسماء نے کہا میں نے ایسا ایسا جواب دیا آپؐ نے فرمایا تم سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہے عمر اور ان کے ساتھیوں کی تو ایک ہی ہجرت ہوئی اور تم جہاز والوں کی دو ہجرتیں ہوئیں۴ اسماء کہتی ہیں میں نے دیکھا ابوموسیٰ اور دوسرے جہاز والے لوگ گروہ گروہ میرے پاس آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کو پوچھنے لگے ساری دنیا میں ان کو کسی چیز سے ایسی خوشی نہیں ہوتی نہ اتنی عظمت والی معلوم ہوئی جتنی یہ حدیث معلوم ہوتی ابوبردہؓ نے کہا اسماء نے کہا میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا وہ بار بار یہ حدیث مجھ سے سنتے ابوبردہؓ نے کہا ابوموسیٰ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز پہچانتا ہوں جب وہ رات کو مدینہ میں آکر اپنے گھروں میں قرآن پڑھا کرتے ہیں اور میں ان کے قرآن کی آواز سے ان کے ٹھکانے پہچان لیتا ہوں گو دن کو جب وہ اترے تھے میں نے انکے ٹھکانے نہ دیکھے ہوں اور ان اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے (یعنی حکیم اس کا نام ہے یا وہ حکمت والا ہے) جب وہ کافروں کے سواروں یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے ہمارے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تم ذرا ٹھہر جاؤ یا ذری سی مہلت دو ۵۔

ف۱ یعنی ہم کو تم سے زیادہ قرب اور فضیلت ہے کیونکہ ہماری ہجرت مقدم ہے تم نے تو اخیر میں ہجرت کی۔ ف۲ غرض یہ ہے کہ تم آرام میں رہے۔ ف۳ یعنی حبش کے ملک میں جو ہم جاکر پڑے تو کیا کچھ بے ڈر آرام سے رہے طرح طرح کی تکلیفیں اور صدمے اٹھاتے رہے تو ہماری ہجرت اسی روز سے رہی جب ہم مکہ سے نکلے۔ ف۴ ایک حبش ایک مدینہ کو۔ ف۵ کیونکہ ہمارے ساتھی تم سے لڑنے کو تیار ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ حکیم بڑا بہادر ہے دشمنوں کے مقابلہ میں بھاگتا نہیں ہے بلکہ یہ کہتا ہے ذرا صبر کرو ہم تم سے لڑنے کے لئے حاضر ہیں یا یہ مطلب ہے کہ وہ بڑی حکمت اور دانائی والا ہے دشمنوں کو اس طرح ڈرا کر اپنے تئیں بچا لیتا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھی اور آرہے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ مسلمان سواروں سے ملتا ہے تو کہتا ہے ذرا ٹھہرو یعنی ہمارے ساتھیوں کو جو پیدل ہیں آ

جانے دو ہم تم سب مل کر کافروں سے لڑیں گے۔

---

٥٤٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا۔

مجھ سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حفص بن غیاث سے سنا کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حبش کے ملک سے) اس وقت پہنچے جب آپؐ خیبر فتح کر چکے تھے آپؐ ف۱ نے ہم کو بھی حصہ دلایا اور ہمارے ف۲ سوا اور کسی کو نہیں دلایا جو خیبر کی فتح میں شریک نہ تھا۔

ف۱ لوٹ کے مال میں سے۔ ف۲ حالانکہ ہم جنگ میں شریک نہ تھے۔

---

٥٤١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرٌ: قَالَ سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد فزاری نے انہوں نے امام مالک سے کہا مجھ سے ثور بن زید نے بیان کیا کہا مجھ سے سالم ابو الغیثؒ جو عبداللہ بن مطیع کا غلام تھا اس نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے خیبر فتح کیا اور لوٹ میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ گائے بیل اونٹ اسباب باغات ہاتھ آئے۔ پھر وہاں سے لوٹ کر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القریٰ میں آئے (ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب) آپؐ کے ساتھ ایک غلام تھا جس کو مدعم کہتے تھے یہ غلام آپؐ کو بنی ضباب کے ایک شخص (رفاعہ بن زید بن وہب) نے تحفہ بھیجا تھا یہ غلام آپؐ کا کجاوہ اتار رہا تھا اتنے میں ایک ناگہانی تیر اس کو آن لگا۔ معلوم نہیں کس نے مارا (وہ شہید ہو گیا) لوگ کہنے لگے اس کو مبارک ہو شہید ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں نہیں اس نے ایک چادر جو خیبر

بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا، فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ: هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

کے دن تقسیم سے پہلے لوٹ کے مال میں سے چرا لی تھی وہ آگ ہو کر اس کو جلا رہی ہے یہ حدیث سن کر ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا میں نے یہ لوٹ کے مال میں سے لے لئے تھے آپؐ نے فرمایا (اگر تو داخل نہ کرتا) تو یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ بن جاتے (قیامت میں تجھ کو جلاتے)۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلَكِنِّي أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے سن لو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ آئندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے وہ مفلس اور محتاج رہیں گے ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بستی فتح ہوتی اس کو مسلمانوں میں اس طرح تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر تقسیم کر دیا تھا لیکن میں یہ چاہتا ہوں ان مسلمانوں کے لئے کچھ خزانہ رہنے دوں جس کو وہ (ضرورت کے وقت) بانٹتے رہیں ف ا۔

ف ا حدیث میں ببّان کا لفظ ہے، دو بائے موحدہ سے دوسری بائے مشدد ہے ابو عبیدہ کہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں یہ لفظ عربی زبان کا نہیں ہے زہری کہتے ہیں یہ یمن کی زبان کا ایک لفظ ہے جو عربوں میں مشہور نہیں ہوا۔ ببّان کے معنے یکساں۔ ایک طریق۔ اور ایک روش پر۔ اور بعضوں نے کہا اس کے معنے نادار محتاج کے ہیں۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا اگر پچھلے مسلمان جو آئندہ اسلام لائیں گے نہ ہوتے تو میں جو بستی فتح ہوتی اس کو اس طرح (موجودہ مسلمانوں میں) بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا ف۱۔

ف۱ حضرت عمرؓ کا یہ مطلب ہے کہ اگر مجھ کو ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو آئندہ مسلمان ہوں گے اور وہ محض نادار اور مفلس ہونگے تو میں جس قدر ملک فتح ہوتا جاتا وہ سب کا سب مسلمانوں کو جاگیروں کے طور پر بانٹ دیتا اور خالصہ کچھ نہ رکھتا جس کا روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا ہے مگر مجھ کو ان لوگوں کا خیال ہے جو آئندہ مسلمان ہُونگے وہ اگر بے معاش اور نادار ہوئے تو انکی گذر اوقات کے لئے کچھ نہ رہے گا اس لئے خزانہ میں ملک کی تحصیل جمع رکھتا ہوں کہ آئندہ ایسے مسلمانوں کے لئے کام آئے۔

---

٥٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُعْطِهِ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلَّى مِنْ قَدُومِ الضَّأْنِ، وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قِبَلَ نَجْدٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا فَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيفٌ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ، قَالَ أَبَانُ: وَأَنْتَ بِهَذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَالٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سُنا ان سے اسمٰعیل بن امیہ نے پوچھا تھا تو زہری نے کہا مجھ کو عنبسہ ابن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خیبر میں آئے ف۱ اور (لوٹ کے مال میں سے) حصہ مانگا۔ سعید بن عاص اموی کے ایک بیٹے (ابان) نے کہا یارسول اللہ ابوہریرہ کو کچھ نہ دیجئے (اسکا کوئی حق نہیں ہے) ابوہریرہؓ نے کہا اسی ابان نے تو (جنگ احد میں) نعمان بن قوقل (صحابی) کو قتل کیا تھا ف۲ ابان یہ سُن کر (غصّہ ہوئے) کہنے لگے واہ واہ کیا خوب ایک بلّا ضان کے جنگل سے ابھی اترا ہے ف۳ اور محمد بن ولید زبیدی سے روایت کیا گیا ہے انہوں نے زہری سے ف۴ کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا وہ سعید بن عاص سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو فوج کا سردار بنا کر مدینے سے نجد کی طرف بھیجا ابوہریرہؓ نے کہا پھر ابان اور ان کے ساتھی (اس سفر سے) اس وقت لوٹ کر آئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر چکے تھے۔ وہیں تشریف رکھتے تھے اس زمانہ میں مسلمان (ایسے مفلس تھے ان کے) گھوڑوں کے تنگ کھجور کے چھال کے تھے (چمڑہ بھی میسّر نہ تھا) خیر ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ ابان اور انکے ساتھیوں کا (خیبر کی لوٹ میں) حصّہ نہ لگایئے ابان نے کہا واہ واہ تو بھی اس درجہ کو پہنچ گیا ف۵ ارے بلّے ابھی تو ضان پہاڑ سے (یا جنگل بیری سے) اتر کر آیا ہے) ابھی سے یہ باتیں ایاز قدر

وَسَلَّمَ: يَا أَبَانُ اجْلِسْ، فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الضَّالُ: السِّدْرُ.

خود بہ شناس / آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان سے فرمایا اچھا بیٹھو اور ان کو حصہ نہیں دلایا امام بخاری نے کہا ضال جنگلی بیری کو کہتے ہیں

ف۱ جب جنگ ہو چکی تھی حضرت ابوہریرہؓ نے لوٹ کے مال میں سے حصہ مانگا۔ ف۲ اس وقت تک ابان مسلمان نہیں ہوئے تھے ابوہریرہؓ نے ابان کی برائی بیان کی کہ اس نے تو ایک مسلمان کا خون کیا ہے۔ ف۳ اور لگا دخل درمعقولات کرنے اور ایسے امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیتا ہے ابان نے ابوہریرہ رض کی تحقیر کی کہ ابھی ابھی تو پہاڑ سے اتر کر آیا ہے اور دخل درمعقولات کرنے لگا۔ ع۵ ﺑﻼ ایک جانور ہے بلی برابر، اس کا نام ہم کو ہندی میں نہ ملا اس لئے ہم نے اس کا ترجمہ بلاّ کر دیا اور ضان اس پہاڑ کا نام ہے جو ابوہریرہؓ کے ملک یعنی دوس میں تھا۔ ف۴ اس کو ابو داؤد وغیرہ نے وصل کیا۔ ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صلاح اور مشورہ دینے لگا۔

---

٥٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي جَدِّي: أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ، وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ، وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدِي، وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا سعید بن عمرو نے خبر دی کہ ابان بن سعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خیبر میں) آئے (جب خیبر فتح ہو چکا تھا) آپؐ کو سلام کیا ابوہریرہؓ کہنے لگے یا رسول اللہ نعمان بن قوقل (صحابی) کو (احد کے دن) اسی نے قتل کیا تھا۔ ابان نے کہا واہ رے بلے ابھی تو ضان کے جنگل سے لڑھکتا ہوا آیا ہے ابھی سے یہ باتیں، میرے اوپر ایسے شخص کا عیب دھرتا ہے جس کو میری وجہ سے اللہ نے (شہادت کا) درجہ دیا اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہ ہونے دیا ف۱۔

ف۱ اگر میں اس کے ہاتھ سے مارا جاتا تو دوزخی ہوتا۔

---

٥٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت فاطمہ زہراء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے کسی کو ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتی تھیں ان مالوں میں سے جو اللہ نے آپؐ کو مدینہ اور فدک میں عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے

مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ
وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا
يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
هَذَا الْمَالِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا
مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى
فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى
أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ
حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا
تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ
يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ
لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ.
فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ
النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ
وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ
الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنِ ائْتِنَا
وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ
عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ
عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا
عَسَيْتُهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي؟ وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ
فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ،

پانچویں حصے میں سے جو بچ رہا تھا ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں
ہوتا جو ہم مال واسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے البتہ اس
میں شک نہیں کہ حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھائیں گے اور
میں تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کیا کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا (جس جس کو
آپؐ دیتے تھے میں بھی انہی کو دیتا رہوں گا) غرض ابوبکر
صدیقؓ نے حضرت فاطمہؓ کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور
نہ کیا اور حضرت فاطمہؓ کو ابوبکرؓ پر غصہ آیا انہوں نے ان کی
ملاقات ترک کر دی اور مرتے تک ان سے بات نہ کی وہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں
جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے خاوند حضرت علیؓ نے رات
ہی کو ان کو دفن کر دیا (ف۱) اور ابوبکر صدیقؓ کو ان کی وفات کی
خبر نہ دی اور حضرت علیؓ نے ان پر نماز پڑھی (ف۲) اور جب تک
حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں تو لوگ حضرت علیؓ پر بہت توجہ رکھتے
تھے (حضرت فاطمہؓ کے خیال سے) جب ان کی وفات ہو گئی
تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے معلوم
ہوتے ہیں اس وقت انہوں نے ابوبکرؓ سے صلح کر لینا اور ان سے
بیعت کر لینا چاہا اس سے پہلے چھ مہینے تک انہوں نے ابوبکرؓ سے
بیعت نہیں کی تھی (ف۳) پھر انہوں نے ابوبکر کو بلا بھیجا اور یہ کہلا
بھیجا کہ تم اکیلے آؤ اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لاؤ ! ان کو یہ منظور نہ تھا
کہ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ آئیں (ف۴) حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا
خدا کی قسم تم اکیلے ان کے پاس نہ جانا (ف۵) ابوبکرؓ نے کہا کیوں وہ
میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو خدا کی قسم ضرور ان کے پاس
جاؤں گا آخر ابوبکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت علیؓ نے خدا کو گواہ کیا
اور کہنے لگے ابوبکرؓ ہم کو تمہاری فضیلت اور بزرگی معلوم ہے جو

فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ۔

اللہ نے تم کو عنایت فرمائی اور اللہ نے جو عزت تم کو دی (مسلمانوں کا حاکم بنایا) اس پر ہم کچھ حسد نہیں کرتے مگر ہم کو یہی بُرا معلوم ہوا کہ تم نے اکیلے ہی اکیلے خلافت اڑا لی (ہم سے صلاح نہ لی) ہم یہ خیال کرتے تھے کہ اس مشورے میں ہم لوگ ضرور شریک کئے جائیں گے کیونکہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری اور قرابت تھی (حضرت علیؓ برابر ایسی ہی باتیں کرتے رہے) یہاں تک کہ ابوبکرؓ کی آنکھیں بھر آئیں (آنسو بہنے لگے) پھر ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی انہوں نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا خیال تو مجھ کو اپنی قرابت سے بھی زیادہ ہے ف۶ اب ان چند مالوں (فدک بنی نضیر خیبر وغیرہ) کی وجہ سے جو مجھ میں اور تم لوگوں میں جھگڑا ہو گیا تو میں نے اس مقدمہ میں بھی وہی کیا جو بہتر تھا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو جو کیا کرتے تھے وہی کیا کسی کام میں فرق نہیں کیا اسوقت حضرت علیؓ نے کہا اچھا آج شام کو ہم تم سے بیعت کر لیں گے جب ابوبکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے تشہد پڑھا پھر حضرت علیؓ کا حال بیان کیا کہ ان کو اب تک بیعت نہ کرنے سے یہ عذر پیش آیا (یا ان کا عذر قبول کیا) اور ان کے لئے بخشش کی دعا کی اس کے بعد حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکرؓ کے (فضائل بیان کئے ان کے) حقوق جتلاتے ف۷ کہنے لگے میں نے جو اب تک ابوبکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ مجھ کو ابوبکرؓ کی خلافت پر کوئی حسد یا ان کی فضیلت اور بزرگی سے کچھ انکار تھا صرف بات یہ تھی کہ ہم لوگوں کو یہ خیال تھا کہ خلافت کے مقدمہ میں ہماری رائے بھی ان کو لینا ضرور تھا انہوں نے نہ لی آپ ہی آپ اس مقدمہ کو کر لیا اس کا ہم کو رنج ہوا مسلمانوں نے جب حضرت علیؓ کی یہ گفتگو سنی ف۸ تو خوش ہوئے اور حضرت علیؓ سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا انہوں نے اچھی بات اختیار کی ف۹

ف۱ کیونکہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی کہ ان کو رات ہی کو دفن کر دیا جائے ان کا مطلب یہ تھا کہ رات کو دفن کرنے میں اور زیادہ

پردہ پوشی ہے۔ ف۲ بعضوں نے کہا حضرت عباسؓ نے ان پر نماز پڑھائی۔ ف۳ نہ دوسرے بنی ہاشم کے لوگوں نے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ حضرت علیؓ یا بنی ہاشم ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کو ناجائز سمجھتے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدمہ میں مبتلا تھے اور ان کو یہ خیال رہا کہ ابوبکر صدیقؓ نے خلافت کے مشورہ میں ہم کو کیوں نہیں شریک کیا۔ خاص حضرت علیؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ یہ بھی ہوگی کہ حضرت فاطمہؓ کی دلجوئی اور تسلی اور تیمار داری سے ان کو فرصت نہ ملی۔ ف۴ کیونکہ حضرت عمرؓ کے مزاج میں ذرا سختی تھی حضرت علیؓ نے یہ خیال کیا کہ اگر حضرت عمرؓ آئیں گے تو ایسا نہ ہو کہ گفتگو بڑھ جائے اور ملاقات کا نتیجہ برعکس نکلے مخالفت پیدا ہو۔ ف۵ حضرت عمرؓ یہ ڈرے ایسا نہ ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں اکیلے جائیں اور بنی ہاشم ان کی تعظیم اور تکریم جیسی چاہیئے ویسی نہ کریں ابوبکر صدیقؓ کو رنج پیدا ہو۔ ف۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں سے سلوک کرنا میں اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرنے پر مقدم سمجھتا ہوں۔ ف۷ مسلم کی روایت ہے پھر اٹھے اور ان سے بیعت کر لی حضرت علیؓ کے بیعت کرتے ہی سب بنی ہاشم نے بیعت کر لی ابوبکرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا اب بتلایئے ان کی خلافت کو جو کوئی صحیح نہ سمجھے وہ تمام صحابہ کا مخالف ہے یا نہیں اور اس آیت میں داخل ہے یا نہیں۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت مصیرا اللہ تعالیٰ سمجھ عنایت فرمائے۔
ف۸ اور دیکھا کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے بیعت کر لی۔ ف۹ کہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو گئے اختلاف نہیں کیا۔ ابن حبان نے ابوسعید سے روایت کیا کہ حضرت علیؓ نے شروع ہی میں ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تھی۔ بیہقی نے کہا یہی روایت صحیح ہے تو اب دوسری بیعت بطور تاکید کے ہوگی۔

---

۵۴۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا: الآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ.

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عمارہ بن ابی حفصہ نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا ف۱۔ تو ہم نے کہا اب تو ہم لوگ کھجور سے سیر ہو جائیں گے۔

ف۱ بہت سے باغات ہاتھ آ گئے۔

---

۵۴۸ - حَدَّثَنَا الحَسَنُ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن حبیب نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم تو (کھجور سے) اس وقت سیر ہوتے جب خیبر کو فتح کیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ

باب خیبر کا حاکم ایک شخص کو مقرر کرنا۔

۵۴۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا، وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ سَعِيدٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا، وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالمجید بن سہیل سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی ساری کھجور ایسی ہی ہوتی ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ ہم (بری قسم کی) کھجور دو یا تین صاع دے کر اس کا ایک صاع لیتے ہیں آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ بری قسم کی کھجور نقد پیسے کے بدل بیچ ڈال پھر اس پیسے سے یہ کھجور خرید لے اور عبدالعزیز بن محمدؒ نے عبدالمجید سے، انہوں نے سعید سے یوں روایت کی ۱؎۔ کہ ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے جو انصار میں سے تھے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر کی طرف بھیجا ان کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اور اسی سند سے عبدالمجید سے منقول ہے انہوں نے ابوصالح سمان سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے ایسی ہی حدیث۔

۱؎ اس کو ابوعوانہ اور دارقطنی نے وصل کیا۔

بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

باب خیبر والوں سے بٹائی کرنا۔

۵۵۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین خیبر کے یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں زراعت محنت مشقت کریں اور آدھی پیداوار وہ لیں (آدھی آنحضرتؐ کو دیں)

بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہر آلود بکری رکھنا اس باب میں عروہؓ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ف۱

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلودہ بکری تحفہ بھیجی گئی ف۲۔

ف۱ اس کو خود امام بخاری نے باب وفات النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں وصل کیا۔ ف۲ یہ زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی تھی جو سلام بن مشکم کی جورو تھی اس نے یہ دریافت کر لیا تھا کہ آنحضرتؐ کو دست کا گوشت بہت پسند ہے اس نے اسی میں خوب زہر ملایا تھا آپؐ نے ایک نوالہ چچھ کر تھوک دیا بشر بن براء کھا گئے وہ مر گئے دوسرے صحابہ کو آپؐ نے منع کر دیا کہ مت کھاؤ اس میں زہر ہے بیہقی کی روایت میں ہے آپؐ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس سے پوچھا تو نے یہ کیا کیا وہ کہنے لگی میں نے یہ اس لئے کیا کہ اگر آپؐ سچے پیغمبر ہیں تو اللہ آپؐ کو خبر دے گا اگر آپؐ جھوٹے ہیں تو آپؐ کا مرنا ہی بہتر ہے لوگ اس جھگڑے سے نجات پائیں آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہ دی اور مونڈھے پر پچھنی لگائی زہری نے کہا یہ عورت مسلمان ہو گئی آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا ابن سعد کی روایت میں یوں ہے جب بشر بن براء زہر کے اثر سے مر گئے تو آپؐ نے اس کو بشر کے وارثوں کے حوالہ کر دیا انہوں نے اس کو قتل کیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ زہر دے کر مار ڈالنا بھی قتل عمد ہے اور اس میں قصاص لازم آتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا جو اس کو قتل بالسبب کہتے ہیں اور قصاص اس میں ساقط کرتے ہیں۔

غَزْوَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

باب زید بن حارثہ کا غزوہ ف۱

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا، ہم

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ: إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَأَيْمُ اللهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْأَمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو ایک فوج کا سردار مقرر کیا ف۲ بعضوں نے اسامہ کی سرداری پر طعنہ کیا ف۳۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ زید بن حارثہ کی سرداری پر طعنہ مار چکے ہو حالانکہ قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو میں بہت چاہتا ہوں اب اس کا بیٹا یہ اسامہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو اسکے بعد میں بہت چاہتا ہوں ف۴۔

ف۱ زید بن حارثہ کو آپؐ نے کئی لڑائیوں میں سردار بنا کر بھیجا سلمہ نے کہا ہم نے سات لڑائیاں ان کے ساتھ ہو کر کیں پہلے نجد کی طرف پھر بنی سلیم کی طرف پھر قریش کے قافلہ کی طرف جس میں ابوالعاص بن ربیع آنحضرتؐ کے داماد قید ہو کر آئے پھر بنی ثعلبہ کی طرف پھر حسمی کی طرف پھر وادی القریٰ کی طرف پھر بنی فزارہ کی طرف حافظ نے کہا امام بخاری کی مراد اس غزوہ سے یہی اخیر کا غزوہ ہے۔ ف۲ اس فوج میں بڑے بڑے مہاجرین اور انصار شریک تھے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہؓ اور سعیدؓ اور قتادہؓ وغیرہ۔ ف۳ ان طعنہ کرنے والوں کا سردار عیاش بن ابی ربیعہ تھا وہ کہنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوکرے کو مہاجرین کا افسر بنایا اس پر دوسرے لوگ بھی گفتگو کرنے لگے یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچی انہوں نے ان لوگوں کا رد کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپؐ بہت غصے ہوئے اور یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہوتا ہے۔ ف۴ اسی کو جیش اسامہ کہتے ہیں جو آپؐ نے مرض موت میں روانہ کرنا چاہا تھا اور وفات کے وقت بھی وصیت فرمائی کہ اسامہ کا لشکر روانہ کر دینا اسامہ کے سردار کرنے میں یہ مصلحت تھی کہ ان کے والد ان کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے اسامہ کی دلجوئی منظور تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ وہ اپنے والد کی شہادت یاد کر کے اس لڑائی میں بہت کوشش کریں گے دشمنوں کو خوب ماریں گے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی سرداری اور امامت درست ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ یقیناً اسامہؓ سے افضل تھے رضی اللہ عنہم

بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب عمرۂ قضا کا بیان ف۱

اس کو انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف۲۔

ف۱ اس کو عمرۂ قضا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ عمرہ اس قضا یعنے فیصلے کے مطابق کیا گیا تھا جو آپؐ نے قریش کے کافروں کے ساتھ کیا تھا اس کا یہ معنے نہیں ہے کہ یہ اگلے عمرے کی قضا کا عمرہ تھا کیونکہ اگلا عمرہ بھی آپ کا پورا ہو گیا تھا کافروں کی مزاحمت کی وجہ سے آپ اسکے ارکان بجا نہیں لا سکے تھے بعضوں نے کہا یہ عمرہ اس عمرے کی قضا کا تھا۔ ف۲ اس کو عبدالرزاق اور ابن حبان نے وصل کیا اس عمرے میں عبداللہ بن رواحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعریں پڑھتے جاتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا عبداللہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعریں پڑھتے ہو آپؐ نے فرمایا عمرؓ اس کو شعریں پڑھنے دے یہ کافروں پر تیروں سے زیادہ سخت ہیں وہ شعریں یہ تھیں ؎ خلوا بنی

الکفار عن سبیلہ قدا نزل الرحمٰن فی تنزیلہ ٭ بان خیر القتل فی سبیلہ نحن قتلنا کم علی تاویلہ ٭ کما قتلنا کم علی تنزیلہ ٭ و یذہل خلیل من خلیلہ ٭ یارب انی مومن بقیلہ ٭ یعنی اے کافروں کی اولاد آنحضرتؐ کا رستہ چھوڑ دو۔ اللہ نے ان پر اپنا کلام اتارا اور ہم تم کو اس پاک کلام کے موافق قتل کرتے ہیں یہ قتل اللہ کی راہ میں بہت عمدہ قتل ہے اب اس قتل کی وجہ سے ایک دوست اپنے دوست سے جدا ہو جاتے گا پروردگار میں تو پیغمبر صاحبؐ کے فرمودے پر ایمان لایا فقط۔

۵۵۳ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبَ الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: لَا نُقِرُّ لَكَ بِهَذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُ رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ فَقَدْ مَضَى

مجھ سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا (سنہ ۶ ہجری میں) تو مکہ کے کافروں نے آپؐ کو روکا مکہ میں جانے نہ دیا۔ آخر آپؐ نے ان سے اس شرط پر فیصلہ کیا کہ (سال آئندہ عمرے کو آئیں اور) مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ رہیں جب صلح نامہ لکھا جانا شروع ہوا (حضرت علیؓ لکھ رہے تھے) انہوں نے یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمدؐ نے یہ فیصلہ کیا مکہ کے کافروں نے کہا ہم اس کو نہیں مانتے اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوتے تو آپؐ کو روکتے ہی کا ہیکو یوں لکھو جس پر محمدؐ عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپؐ نے یہ سن کر فرمایا میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمدؐ عبداللہ کا بیٹا بھی ہوں آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس کو نہیں میٹوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا آپ اچھی طرح لکھنا بھی نہیں جانتے تھے لیکن آپؐ نے (معجزے کے طور پر) یوں لکھ دیا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمدؐ عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا کہ آپؐ مکہ میں ہتھیار نہیں لائیں گے صرف تلواریں غلاف میں لے کر آئیں گے اور مکہ والوں میں سے کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے تب بھی اس کو اپنے ساتھ نہیں لیجائیں گے اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے تو اس کو منع نہیں کریں گے خیر اس صلح نامہ کے بموجب جب آپؐ (سال آئندہ) مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر گئے تو قریش کے کافر حضرت علیؓ کے پاس گئے اور کہنے لگے اپنے صاحب (یعنے آنحضرتؐ) سے کہو اب یہاں سے چلے

الأَجَلُ عَنَّا فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، حَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: هِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ؟ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

جائیں کیونکہ مدت گذر چکی (حضرت علیؓ نے عرض کیا) آپ وہاں سے روانہ ہوئے حمزہ کی بیٹی (عمارہ یا فاطمہ یا امامہ یا سلمی) آپ کے پیچھے چلی چچا چچا پکار رہی تھی ف۲ حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ زہراؓ سے کہا لیو اپنے چچا کی بیٹی لیو انہوں نے اپنے کجاوے میں اس کو بٹھا لیا اب حضرت علیؓ اور زید بن حارثہؓ اور جعفر بن ابی طالب تینوں اس مقدمہ میں جھگڑنے لگے ف۳ حضرت علیؓ نے کہا میں نے اس کو اٹھایا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر نے کہا میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ (اسماء بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے زید نے کہا میری بھتیجی ہے ف۴ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی اس کی خالہ کو دلا دی (جعفر کے پاس رہی) آپؐ نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علیؓ سے (ان کو تسلی دینے کو) فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے ف۵ اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولی (آزاد کیا ہوا) ہے حضرت علیؓ نے (آنحضرتؐ سے) عرض کیا آپؐ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لیجئے آپؐ نے فرمایا (واہ یہ کیسے ہو سکتا ہے) وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے (میں اس کا چچا ہوں ف۶)

ف۱ امام ابو الولید باجی نے اس حدیث کا مطلب یہی بیان کیا کہ گو آپؐ لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپؐ نے معجزے کے طور پر اس وقت لکھ دیا اور اندلس کے علماء نے باجی کو اس تقریر پر بیدین ٹھہرایا چونکہ قرآن سے ثابت ہے (لا تخطہ بیمینک) باجی نے اس کا جواب یہ دیا کہ قرآن میں کتابت کی نفی ہے جو قرآن اترنے سے پہلے ہو اور یہ اس کے مانع نہیں ہے کہ بعد قرآن اترنے کے آپؐ معجزے کے طور پر کچھ لکھ دیں قسطلانی نے کہا حدیث کا ترجمہ یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا اور آپؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ کہاں ہے انہوں نے بتلایا آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اس کو میٹ دیا پھر وہ کاغذ حضرت علیؓ کو دے دیا انہوں نے یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمدؐ بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا اس تقریر پر کوئی اشکال باقی نہ رہے گا صلح نامہ کا یہ مضمون تھا۔ ف۲ کیونکہ حمزہؓ آنحضرتؐ کے رضاعی بھائی تھے۔ اس رشتہ سے چچا ہوتے۔ ف۳ ہر ایک چاہتا تھا میں اس کی پرورش کروں۔ ف۴ کیونکہ آنحضرتؐ نے زیدؓ کو حمزہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ ف۵ حافظ نے کہا اس حدیث سے جعفر کی بڑی فضیلت نکلی صورت میں تو اور لوگ بھی آنحضرتؐ کے مشابہ تھے جیسے حسینؓ اور حضرت فاطمہؓ اور ایسے لوگ دس سے زیادہ تھے قسطلانی نے کہا ستائیس تک شمار کئے گئے ہیں لیکن خصلت اور سیرت کی مشابہت جعفرؓ کا خاصہ ہے۔

ف۶ یہ لڑکی جعفر کی زندگی تک ان کے پاس رہی جب جعفر شہید ہوتے تو ان کی وصیت کے موافق حضرت علیؓ کے پاس رہی انہی کے پاس جوان ہوئی اس وقت حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپؐ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔

۵۵٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ۔

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے دوسری سند ، اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے مکہ کو روانہ ہوئے قریش کے کافر آڑے آئے آپؐ کو خانہ کعبہ نہ جانے دیا آخر آپؐ نے حدیبیہ ہی میں اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا اور کافروں سے یہ ٹھہرا کہ سال آئندہ آپؐ عمرے کے لئے آئیں اور کسی قسم کے ہتھیار تلواروں کے سوا اپنے ساتھ نہ لائیں اور مکہ میں اتنے ہی دن ٹھہریں جتنے دن یہ کافر لوگ پسند کریں آپؐ نے اسی شرط کے موافق آئندہ سال عمرہ کیا اور صلح کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے جب وہاں تین روز ٹھہرے تو کافروں نے کہا اب جائیے آپؐ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔

۵۵۵ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ؟ فَقَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور ابن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبویؐ میں گئے دیکھا تو عبداللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں عروہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار عمرے ایک عمرہ رجب میں تھا پھر ہم نے آواز سنی حضرت عائشہؓ مسواک کر رہی ہیں عروہ نے ان سے کہا ام المومنین تم نے سنا ابو عبدالرحمٰن (یعنے ابن عمرؓ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں ایک عمرہ رجب میں تھا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمرہ کیا اس

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ۔

میں ابن عمر رضی اللہ عنہ شریک تھے مگر آپؐ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

---

۵۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفٰی سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپؐ پر آڑ کئے ہوئے تھے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا ان کے لونڈے آپؐ کو ستائیں۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

---

۵۵۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ ۔۔۔، ۔ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ: ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ (عمرے کے لئے) مکہ میں آئے مشرک آپس میں کہنے لگے کچھ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے ناتواں کر دیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں معمولی چال سے چلیں (کیونکہ ادھر مشرکوں کی نظر نہیں پڑتی تھی) اور سارے پھیروں میں آپؐ نے رمل کا حکم نہیں دیا اس لئے کہ ان کو تکلیف نہ ہو حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس میں اتنا زیادہ ہے جب آپؐ اس سال مکہ میں تشریف لائے جس سال کافروں سے امان لی تھی تو آپؐ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا رمل کرو اس سے یہ غرض تھی کہ مشرک لوگ مسلمانوں کی قوت دیکھ لیں اس وقت مشرک قعیقعان کے پہاڑ کی طرف کھڑے تھے۔ (۳)

ف۱ مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑ کر چلیں رمل کا بیان کتاب الحج میں گذر چکا ہے۔ ف۲ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔ ف۳ قعیقعان ایک پہاڑ ہے وہاں سے شامی دونوں رکن کعبہ کے نظر پڑتے ہیں یمانی رکن نظر نہیں آتے۔

---

۵۵۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ،

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف میں اور صفا اور مروے کے درمیان اس لئے دوڑے کہ مشرک لوگ آپ کی قوت دیکھ لیں ف۱۔

ف۱ ان کا یہ خیال دُور ہو کہ مدینہ کے بخار سے مسلمان ضعیف ہو گئے ہیں۔

---

۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا، ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا اور جب ان سے صحبت کی اس وقت آپؐ احرام کھول چکے تھے اور میمونہ سرف میں مریں ف۱ (امام بخاری نے کہا) اور محمد بن اسحٰق نے اتنا زیادہ کیا مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا اور ابان بن صالح نے انہوں نے عطاء اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے عمرہ قضا میں نکاح کیا ف۲۔

ف۱ یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کی تھی یہ ایک موضع ہے مکہ سے دس میل پر ان کا انتقال ۵۱ھ ہجری میں ہوا۔ ف۲ ام المومنین میمونہؓ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں ان کی بہن ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں انہوں ہی نے میمونہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اس روایت کو ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں وصل کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ۔

باب غزوۂ مُوتہ کا بیان جو شام کے ملک میں (بلقاء) کے قریب شہر میں ہوا

٥٦٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ، يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے عمرو بن حارث انصاری سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے ف۱ اور کہا مجھ کو نافع نے خبر دی ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جس دن جعفر (غزوۂ موتہ میں) شہید ہوئے تو میں ان کی لاش پر کھڑا ہوا میں نے پچاس زخم بھالے اور تلوار کے ان پر دیکھے اور کوئی زخم ان کی پشت پر نہ تھا ف۲ ہم کو احمد بن ابی بکر نے خبر دی کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار بنایا اور فرمایا اگر زید شہید ہوں تو جعفر سردار ہوں اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں، (اتفاق سے تینوں شہید ہوئے) ف۳ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں اس لڑائی میں موجود تھا ہم نے (لڑائی کے بعد) جعفر کی لاش ڈھونڈی دیکھا تو لاشوں میں پڑی ہوئی ہے اور ان کے بدن پر نوے (۹۰) پر کئی زخم بھالے اور تیر کے تھے ف۴۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی شعروں اور زید اور جعفر اور عبداللہ کی شہادت کا ذکر کیا۔ ف۲ سبحان اللہ شجاعت اور بہادری اس کا نام ہے اتنے زخم کھائے پر منہ نہ پھیرا۔ ف۳ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند، مسلمانوں کو ان اپنے بزرگوں کی بہادریاں صفحہ دل پر منقوش رکھنا چاہیئے۔ ف۴ جعفر نے اتنے زخم کھائے اور زبان حال سے یوں کہہ رہے تھے۔
آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ؛ آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے یہ شجاعت خاندانی اور موروثی تھی رضی اللہ عنہ۔

٥٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو سنا دی اور ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی آپؐ نے فرمایا پہلے زید نے (سرداری کا) جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوتے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا اس کے بعد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھالا اللہ نے اس کے ہاتھ پر فتح دی۔ ف۱۔

ف۱ یعنے خالد بن ولید نے جو بڑے عمدہ جنرل اور مدابیر جنگ سے واقف تھے۔

---

٥٦٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ، تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ: فَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ رہے آپؐ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں دروازے کی دراڑ سے جھانک رہی تھی اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ جعفر کی عورتیں (چلا کر) رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کو منع کر وہ گیا پھر آیا اور کہنے لگا۔ میں نے ان کو منع کیا لیکن وہ نہیں مانتیں آپؐ نے فرمایا پھر جا منع کر، وہ گیا پھر آیا کہنے لگا خدا

قَالَ: فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، فَوَاللهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

کی قسم ان عورتوں نے ہم کو عاجز کر دیا (ہمارا کہنا نہیں سنتیں) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا جا ان کے منہ پر مٹی ڈال میں نے (اس شخص سے) کہا ارے ناک ٹلے تجھ پر خدا کی سنوار نہ تو عورتوں کو روک سکا نہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چھوڑا۔

۵۶۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔

مجھ سے محمد بن ابی بکرؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے دو پنکھا والوں کے بیٹے تم پر سلام ؎۱۔

؎۱ ہوا یہ تھا کہ جعفرؓ اس جنگ میں داہنے ہاتھ میں جھنڈا تھامے ہوتے تھے دشمنوں نے وہ ہاتھ کاٹ ڈالا تو انہوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈا لے لیا دشمنوں نے اس کو بھی کاٹ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشت میں پرندے کی طرح دو پنکھ دیئے ہیں وہ ان سے اڑتے پھرتے ہیں۔

۵۶٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُوتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ پر نو (۹) تلواریں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئیں ایک یمنی تیغہ رہ گیا۔

۵۶۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ: لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُوتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا میں نے خالد بن ولید سے سنا وہ کہتے تھے غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ پر نو تلواریں ٹوٹیں ایک یمنی تیغہ میرے ہاتھ میں رہ گیا (

صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ.

وہ نہیں ٹوٹا م) ف ۱۔

ف ۱ اللہ رے خالد کی شمشیر زنی اور بہادری افسوس ہے ان لوگوں پر جو رستم اور اسفندیار کی جھوٹی کہانیاں شاہنامہ کی پڑھتے ہیں اور صحابہؓ کی سچی بہادریاں اور شمشیر زنیاں نہیں دیکھتے نو تلواریں ایک ہی دن ٹوٹنا، اللہ اکبر خالد نے اس دن کتنے کافروں کو واصل جہنم کیا ہوگا۔

---

٥٦٦ - حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي: وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا، تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي: آنْتَ كَذٰلِكَ؟

مجھ سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ (ایک بار بیماری سے) بیہوش ہوگئے ان کی بہن عمرہ (جو نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں) پکار کر رونے لگیں ہائے میرا پہاڑ سا بھائی ہائے ایسا ہائے ویسا ان کی تعریفیں بیان کرنے لگیں جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے (اپنی بہن سے) کہا جب تو میری کوئی صفت بیان کرتی تھی تو فرشتے مجھ کو دھمکاتے کیا تو ایسا تھا ف ۱۔

ف ۱ ایک روایت میں ہے کہ لوہے کا گرز اٹھاتے اور عبداللہ سے پوچھتے کیا تو ایسا تھا معلوم ہوا کہ بعضی بیماری میں مرنے سے پہلے ہی فرشتے نمود ہو جاتے ہیں گو آدمی نہ مرے چنانچہ عبداللہ اس بیماری سے اچھے ہوگئے۔

---

٥٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ: عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ.

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبثر بن قاسم کوفی نے انہوں نے حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہوگئے پھر یہی حدیث بیان کی جب (غزوۂ موتہ میں) عبداللہ شہید ہوئے تو ان کی بہن نے ان پر ماتم نہیں کیا۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ.

باب آنحضرتؐ کا حرقات قبیلے کی طرف جو جہینہ کی ایک شاخ تھا اسامہؓ بن زید کو بھجوانا۔

٥٦٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ:

مجھ سے عمرو بن محمد بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَاهُمْ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

ہشیم نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی کہا ہم کو ابوظبیان (حصین بن جندب) نے کہا میں نے اسامہ بن زید سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حرقہ قبیلے والوں پر بھجوایا ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا ان کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ میں اور ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) حرقہ کے ایک شخص (مرداس بن عمرو) کے پیچھے گئے جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو (مجبور ہو کر) وہ لاالٰہ الا اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے تو ہاتھ روک لیا اور میں نے برچھے چلا کر اس کو مار ڈالا جب ہم اس جنگ سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اسامہ تو نے یہ کیا کیا لاالٰہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو مار ڈالا میں نے عرض کیا یارسول اللہ (وہ دل سے نہیں کہتا تھا) اپنے بچانے کے لئے کہتا تھا آپ وہی فرماتے رہے بار بار ف۱ میں ف۲ نے آرزو کی کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا ف۳۔

ف۱ یعنی لاالٰہ الا اللہ کہنے کے بعد تو نے اس کو مار ڈالا۔ ف۲ اتنا شرمندہ ہوا کہ میں۔ ف۳ تو میرا یہ گناہ معاف ہو جاتا۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ، سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے اور جن فوجوں کو آپ نے روانہ کیا (لیکن آپ خود ان کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے) ایسی نو فوجوں میں میں گیا کبھی ابوبکر صدیق ؓ ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ بن زید اور — عمر ابن حفص بن غیاث نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ف۱ ہم سے والد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے اور نو فوجوں میں شریک رہا جن کو آپ نے بھیجا (لیکن آپ خود

تسعَ غزواتٍ، مرَّةً علينا أبو بكرٍ ومرَّةً أسامةُ۔

ان میں تشریف نہیں لے گئے کبھی ابوبکرؓ ہمارے سردار ہوتے کبھی اسامہ۔

ف اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

۵۷۰- حدَّثنا أبو عاصمٍ الضَّحَّاكُ بنُ مخلدٍ: حدَّثنا يزيدُ بنُ أبي عُبيدٍ، عن سلمةَ بنِ الأكوعِ رضيَ اللهُ عنهُ قال: غزوتُ معَ النَّبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ تسعَ غزواتٍ، وغزوتُ معَ ابنِ حارثةَ استعملَهُ علينا

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو جہاد کیے اور اسامہ بن زید بن حارثہ کے ساتھ بھی جہاد کیا جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا افسر بنایا تھا ف

ف یہ اس روایت کے خلاف نہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد مذکور ہیں شاید سلمہ نے وادی القریٰ اور عمرۂ قضا کا سفر بھی جہاد سمجھ لیا اس طرح نو جہاد ہوگئے قسطلانی نے کہا یہ حدیث امام بخاری کی پندرھویں ثلاثی حدیث ہے۔

۵۷۱- حدَّثنا محمَّدُ بنُ عبدِ اللهِ: حدَّثنا حمَّادُ بنُ مسعدةَ، عن يزيدَ بنِ أبي عُبيدٍ، عن سلمةَ بنِ الأكوعِ قال: غزوتُ معَ النَّبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ سبعَ غزواتٍ، فذكرَ خيبرَ والحديبيةَ ويومَ حُنينٍ ويومَ القَرَدِ، قال يزيدُ: ونسيتُ بقيَّتَهُم۔

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن مسعدہ نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے پھر انہوں نے بیان کیا خیبر اور حدیبیہ اور حنین اور یوم القرد یزید نے کہا باقی جہادوں کے نام میں بھول گیا۔

بابُ غزوةِ الفتحِ وما بعثَ بهِ حاطبُ بنُ أبي بلتعةَ إلى أهلِ مكَّةَ يُخبرُهم بغزوِ النَّبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ۔

باب فتح مکہ کا بیان اور حاطب بن ابی بلتعہ نے جو مکہ کے کافروں کو خط بھیج دیا تھا کہ آنحضرتؐ تم سے لڑنے آتے ہیں اس کا ذکر۔

۵۷۲- حدَّثنا قتيبةُ بنُ سعيدٍ:

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ
قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ:
سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ:
بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا
حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً
مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا
تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ
فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي
الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَقُلْنَا:
لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ، أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ،
قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا
بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ
بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ: يَا حَاطِبُ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ
لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ: إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي
قُرَيْشٍ، يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا، وَلَمْ
أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ
أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي
ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ
عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي
وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا

بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو حسن بن محمد بن علیؓ نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیجا آپ نے فرمایا تم تینوں روضہ خاخ تک جاؤ (جو ایک مقام کا نام ہے) وہاں تم کو ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی (اس کا نام سارا یا کنود تھا) اس کے پاس خط ہے وہ اس سے چھین لاؤ خیر ہم (تینوں) گھوڑے دوڑاتے چلے جب روضہ خاخ پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت دیکھی جو ہودے پر سوار تھی ہم نے اس سے کہا لا خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا لے اب خط دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتاریں (تجھ کو ننگا کریں) آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کو پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکّہ کے چند مشرکوں (صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ ابن ابی جہل کو معلوم ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ خبریں لکھی تھیں ف١ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب (کو بلا کر ان) سے پوچھا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میں اس کی وجہ عرض کرتا ہوں) بات یہ ہے کہ میں (دوسرے مہاجرین کی طرح قریش کے خاندان سے تو ہوں نہیں صرف ان کا حلیف بن کر اُن سے جڑ گیا ہوں اور دوسرے مہاجرین کے وہاں عزیز و اقربا رہیں جو ان کے گھر بار مال اسباب کی نگہبانی کرتے ہیں میں نے یہ چاہا تھا کہ خیر جب میں خاندان کی رو سے ان کا شریک نہیں ہوں تو کچھ احسان ہی ان پر ایسا کر دوں جس کے خیال سے میرے کنبے والوں کو

بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ۔

نہ ستائیں باقی خدانخواستہ میں کچھ اپنے دین سے نہیں پھرا۔ نہ میں مسلمان ہونے کے بعد کافر ہونا پسند کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان سن کر فرمایا۔ حاطب سچ کہتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس منافق کی گردن اڑانے دیجئے آپؐ نے فرمایا واہ وہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ اور تجھے کیا معلوم اللہ تعالےٰ نے (عرش پر سے) بدر والوں کو دیکھا۔ اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں تو تم کو بخش چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری مسلمانو! تم میرے اور اپنے دشمن (یعنی کافروں کو) دوست نہ بناؤ۔ ان سے دوستی کی خط وکتابت نہ کرو حالانکہ وہ اس سچے دین کا انکار کر چکے جو تمہارے پاس آیا۔ اخیر آیت فقد ضل سواء السبیل تک ف۲۔

ف۱ کہ آپؐ فوج لے کر مکہ پر آنا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا بچاؤ کر لو۔ ف۲ حضرت عمرؓ کی رائے ظاہری قانون سیاست کے مطابق درست تھی اور حاطب قتل کے لائق تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی سچائی وحی سے معلوم ہو گئی یہ اور بات ہے اس حدیث کی شرح کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ۔

باب غزوۂ فتح کا رمضان (۸ھ) میں ہونا۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا۔ مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابن عباسؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جہاد رمضان میں کیا۔ زہری نے (اسی سند سے) کہا میں نے سعید بن مسیب سے بھی یہی سنا زہری نے عبیداللہ سے روایت کی کہ ابن عباسؓ نے کہا

أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ، الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ، أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ روانہ ہوئے) تو کدید تک روزے رکھتے رہے کدید وہ چشمہ ہے جو قدید اور عسفان کے بیچ میں ہے جب کدید پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر ڈالا۔ پھر مہینہ ختم ہونے تک روزہ نہیں رکھا ف۔

ف کیونکہ سفر میں مسافر کو افطار کرنا جائز ہے۔

---

٥٧٤ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ، مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ، يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ.

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا مجھ کو زہری نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) رمضان کے مہینے میں مدینہ سے روانہ ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ دسؓ (یا بارہؓ) ہزار آدمی تھے اس وقت آپؐ کو مدینہ میں تشریف لاکر ساڑھے آٹھ برس پورے ہونے والے تھے ف۔ خیر آپؐ اور آپؐ کے ساتھ جو مسلمان تھے مکہ کو چلے اور راستے میں کدید تک روزے رکھتے رہے جب کدید پر پہنچے (جو ایک چشمہ ہے عسفان اور قدید کے درمیان) وہاں آپؐ نے افطار کیا۔ صحابہؓ نے بھی افطار کیا۔ زہری نے کہا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آخری فعل ہو وہ لیا جائے۔ ف۲۔

ف حافظ نے کہا صحیح ساڑھے سات برس ہیں۔ ف۲ اور پہلے فعل کو منسوخ سمجھا جاتے تو یہاں آخری فعل آپؐ کا یہ ہوا کہ آپؐ نے سفر میں افطار کیا گو رمضان شروع ہوتے وقت آپؐ مسافر نہ تھے بعضوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

---

٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں حنین کی طرف روانہ ہوتے

إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ النَّاسُ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّمِ: أَفْطِرُوا، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور آپؐ کے ہمراہی لوگوں کا ایک حال نہ تھا۔ کوئی تو روزہ دار تھا۔ کوئی بے روزہ جب آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو دودھ یا پانی کا ایک برتن منگوا کر اونٹنی پر یا اپنی ہتھیلی پر رکھا (اس کو پیا) لوگوں نے آپؐ کو دیکھا (یا آپؐ نے لوگوں کو دیکھا) تو جو لوگ بے روزہ تھے۔ انہوں نے روزہ داروں سے کہا اب روزہ کھول ڈالو۔ اور عبدالرزاق نے کہا ف۱۔ ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا آپؐ (مدینہ سے) نکلے پھر یہی حدیث بیان کی اور حماد بن زید نے اسکو ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ف۲۔

ف۱ اس کو امام احمد نے وصل کیا۔ ف۲ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ فتح میں) رمضان میں سفر کیا اور روزے رکھتے رہے جب عسفان میں پہنچے تو پانی کا برتن منگوایا۔ اور اعلانیہ دن دیہاڑے پی لیا۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ پھر مکہ پہنچنے تک آپؐ نے روزہ نہیں رکھا۔ ابن عباسؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے افطار بھی کیا ہے۔ جس کا جی چاہے روزہ رکھے۔ جس کا جی چاہے افطار کرے۔

بَابُ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ؟

باب فتح مکہ کے دن آپؐ نے جھنڈا کہاں گاڑا تھا

۵۷۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ، مَا هَذِهِ؟ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ، فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالَ: هَذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ؟ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلاَءِ الأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ

ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو یہ خبر قریش کو پہنچی۔ ان میں سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء آپؐ کی خبر لینے کو نکلے چلتے چلتے جب مرالظہران ف۱ میں پہنچے۔ تو انہوں نے عرفات کی طرح بہت سی آگیں روشن دیکھیں ف۲ ابوسفیان نے کہا یہ آگیں کیسی؟ بالکل عرفات کی آگیں معلوم ہوتی ہیں بدیل بن ورقاء نے کہا بنی عمرو (یعنی خزاعہ قبیلے) کی آگیں معلوم ہوتی ہیں۔ ابوسفیان نے کہا خزاعہ قبیلے والے اتنے بہت سے کہاں سے آئے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکیداروں نے (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے) ان تینوں کو گرفتار کر لیا۔ اور پکڑ کر آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ابوسفیان (ڈر کے مارے) مسلمان ہو گیا ف۳۔ جب سواری مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چلی تو آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ابوسفیان کو پہاڑ کی گھاٹی پر کھڑا کر دو (یا وہاں جہاں گھوڑوں کا ہجوم ہے) تاکہ وہ مسلمانوں کی فوج دیکھ لے ف۴۔ حضرت عباسؓ نے اس کو کھڑا کر لیا۔ اب عرب کے ایک ایک قبیلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے لگے۔ ایک لشکر گزرا تو ابوسفیان نے کہا عباسؓ یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا یہ غفار کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا مجھ کو ان سے کوئی غرض نہیں ف۵۔ پھر جہینہ کا لشکر گزرا تو ابوسفیان نے ایسا ہی کہا۔ پھر سعد بن ہذیم کا تب بھی اس نے یہی کہا۔ پھر سلیم کا تب بھی اس نے یہی کہا۔ اخیر میں ایک لشکر ایسا آیا کہ ابوسفیان نے ویسا (انبوہ) لشکر کبھی نہیں دیکھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں۔ ان کا سردار سعد بن عبادہ ہے جو جھنڈا لئے ہوئے ہے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو پکارا کہا ابوسفیان آج

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ
يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ
الْكَعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ
حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ، ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ
وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ
ابْنِ الْعَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ
مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: مَا قَالَ؟
قَالَ: قَالَ: كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: كَذَبَ
سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ
الْكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ
قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ، وَقَالَ
عُرْوَةُ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ
لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، هَا هُنَا
أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ؟ قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ
الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ
كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ
الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ:
حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ، وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ

تو قتل کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا درست ہوگا۔ ابوسفیان
حضرت عباسؓ سے کہنے لگا۔ عباسؓ تباہی کا دن اچھا آن لگا
پھر ایک اور لشکر آیا جو سب لشکروں سے چھوٹا تھا۔ اس میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ (مہاجرین) تھے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھ
میں تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان
کے سامنے سے گذرے۔ تو اس نے عرض کیا
آپؐ نے سعد بن عبادہ کا کہنا سنا۔ انہوں نے
ایسا ایسا کہا (کہ آپؐ قریش کا کام تمام کر دیں
گے سب کو قتل کرڈالیں گے) آپؐ نے فرمایا نہیں
سعد نے غلط کہا یہ تو وہ دن ہے جس دن اللہ
تعالےٰ کعبہ کو بڑا کرے گا۔ اس کو کپڑا اوڑھایا جائے
گا عروہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ حکم دیا کہ آپؐ کا جھنڈا حجون میں گاڑا جاوے
(جو جنۃ المعلےٰ کے پاس ہے) اور (اسی سند سے)
عروہ نے کہا مجھ کو نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر
دی کہا میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ زبیر
سے کہہ رہے تھے ابو عبداللہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس جگہ
جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے؟ اور آپؐ نے
اس دن خالد بن ولید کو یہ حکم دیا۔ کہ
کداء کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل
ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء (ف
کے نشیبی) علاقے سے داخل ہوتے
اس دن خالد بن ولید کے سواروں میں
سے دو شخص مارے گئے حبیش ابن اشعر
اور کرز بن جابر فہری ف ۔

الفِهْرِيُّ۔

* * * * * * * * * * * *

ف۱ مرالظہران ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر۔ اب اس کو وادی فاطمہ کہتے ہیں۔ ف۲ عرفات میں حاجیوں کی عادت تھی کہ ہر ایک آگ سلگاتا۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ الگ الگ آگ روشن کرو انہوں نے دس ہزار آگیں روشن کیں۔ ف۳ کہتے ہیں ابوسفیان نے پہلے مسلمان ہونے میں تامل کیا تو حضرت عباسؓ نے اس کو سمجھایا کہ اب مسلمان ہوتا ہے یا حضرت عمرؓ تیری گردن اڑا دیتے ہیں۔ اس وقت وہ مسلمان ہو گیا۔ ف۴ اس کو مسلمانوں کی قوت معلوم ہو جائے۔ ف۵ ان سے کوئی دشمنی نہیں۔ ف۶ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ دن اچھا ہے جب تم کو مجھے بچانا چاہیے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے گزرے تو ابوسفیان نے آپ کو قسم دے کر پوچھا کیا آپؐ نے اپنی قوم کے قتل کا حکم دیا ہے آپؐ نے فرمایا نہیں ابوسفیان نے سعد بن عبادہ کا کہنا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں آج تو رحمت اور کرم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا اور سعد سے جھنڈا لے کر ان کے بیٹے قیس کو دیا۔ ف۷ کداء بالمد اور کدی بالقصر دونوں مقام کے نام ہیں ، پہلا مقام مکہ کے بالائی جانب میں ہے اور دوسرا نشیبی جانب میں اور یہ روایت اُن صحیح روایتوں کے برخلاف ہے جن میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء یعنی بالائی جانب سے داخل ہوئے۔ اور خالد کو کدی یعنے نشیبی جانب سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ ع۸ بتوں کی پلیدی وہاں سے دُور کرے گا۔ ف۸ جب خالد بن ولید سپاہ گراں لئے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں نے ایک ذرا سا مقابلہ کیا جن کو صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے اکٹھا کیا تھا۔ مسلمانوں میں سے دو شخص شہید ہوئے اور کافر بارہ تیرہ مارے گئے باقی سب بھاگ نکلے۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا میں نے عبداللہ بن مغفل سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپؐ سورۂ اِنَّا فتحنا خوش آوازی کے ساتھ ف۱ پڑھ رہے تھے۔ معاویہ بن قرہ نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد اکٹھا ہو جائیں گے تو میں اس طرح پڑھ کر سناتا۔ جیسے عبداللہ بن مغفل نے پڑھ کر سُنایا۔

ف۱ جیسے گاتے ہیں ایک لفظ کو آہستہ سے پھر بلند آواز سے۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے سعدان بن یحییٰ نے کہا ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ؟ ثُمَّ قَالَ: لاَ يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ، وَلاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ، قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: مَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ؟ قَالَ: وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ، قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ؟ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتَهُ وَلاَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

علیہما السلام سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل (مکہ پہنچ کر) کہاں ٹھہریے گا آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی مکان ہمارے لیے باقی بھی چھوڑا ہے (سب بیچ باچ کر برابر کیئے) بعد اسکے آپنے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا زہری کسی نے پوچھا ابو طالب کا (جو مشرک رہ کر مرے تھے) کون وارث ہوا انہوں نے کہا عقیل اور طالب ف ۱، معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ حج کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کل کہاں اتریئے گا ف ۲۔ اور یونس نے اپنی روایت میں نہ حج کا ذکر کیا نہ فتح مکہ کا۔

ف ۱ جو اس وقت مسلمان نہیں ہوتے تھے اور علی اور جعفر کو ابو طالب کا کچھ ترکہ نہیں ملا۔ کیونکہ یہ دونوں صاحب مسلمان ہوگئے تھے۔ ف ۲ اس کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْزِلُنَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ، الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے سفر میں) فرمایا خدا چاہے تو ہم کل اگر اللہ نے فتح دی خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم ف ۱ کھائی تھی ف ۲۔

ف ۱ اور بنی ہاشم کو الگ کردینے کی۔ ف ۲ خیف کہتے ہیں اس مقام کو جو معمولی زمین سے ذرا اونچا ہو لیکن پہاڑ سے نیچا ہو۔ اسی مقام میں مسجد خیف ہے یہاں آپ اس لئے اترے کہ اللہ کا احسان ظاہر ہو ایک دن وہ تھا کہ بنی ہاشم قریش کے کافروں سے ایسے مغلوب اور مرعوب تھے یا ایک دن اللہ نے وہ دکھلایا کہ سارے قریش کے کافر مغلوب ہوگئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کردیا۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سفر میں فرمایا کل انشاء اللہ ہم خیف کنانہ میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔

---

۵۸۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلْهُ، قَالَ مَالِكٌ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سر پر خود پہنے رکھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپؐ نے خود اتارا تو ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ عبداللہ بن خطل [1] کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کو مار [2] ڈالو۔ امام مالک نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے کہ آنحضرتؐ اس دن احرام نہیں باندھے تھے۔

[1] جو اسلام سے پھر گیا تھا خون کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گوایا کرتا تھا۔ [2] ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ وہ (کعبہ کے) پردوں میں سے نکالا گیا۔ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان اسکی گردن ماری گئی۔ آپؐ نے فرمایا اب کوئی قریشی اس طرح بے بس نہ مارا جاتے۔

---

۵۸۳ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا اس دن آپؐ مکہ میں داخل ہوتے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت رکھے ہوتے تھے آپؐ ہاتھ کی چھڑی سے ایک ایک کو ٹھونسا دیتے اور فرماتے حق آیا باطل مٹ گیا حق آیا

وَيَقُولُ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

اور باطل سے نہ شروع میں کچھ ہو سکتا ہے نہ آئندہ کچھ ہو سکتا ہے ف١۔

ف١ پہلی آیت سورۂ بنی اسرائیل میں دوسری آیت سورۂ سبا میں ہے حق سے مراد اسلام کا دین ہے اور باطل سے بت یا شیطان مراد ہیں۔

٥٨٤- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ۔ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا مجھ سے والد (عبدالوارث) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو کعبے میں بت ہونے کی وجہ سے آپؐ نے اسکے اندر جانے سے انکار کیا پھر آپؐ نے حکم دیا وہ بت نکالے گئے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی مورتیں بھی نکلیں ان کے ہاتھ میں (فال کھولنے کے) پانسے تھے آپؐ نے فرمایا اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے (کم بخت) یہ خوب جانتے ہیں کہ دونوں بزرگوں نے کبھی فال نہیں کھولی اس کے بعد آپؐ کعبے کے اندر تشریف لے گئے (داخل کی) اور چاروں کونوں میں تکبیر کہی پھر باہر نکلے وہاں نماز نہیں پڑھی۔ عبدالصمد کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی ایوب سے ف١ روایت کیا اور وہیب بن خالد نے یوں کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف٢۔

ف١ اس کو امام احمد نے وصل کیا۔ ف٢ یعنی مرسلاً روایت کیا۔

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی بلند جانب سے داخل ہونا اور لیث بن سعد نے کہا ف١۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا کہا مجھ کو نافع نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلندی کی جانب سے اونٹنی پر سوار تشریف لائے۔ اسامہ بن زید کو

رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ۔

اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے اور آپؐ کے ساتھ بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ (کلید بردار بھی) تھے آپؐ نے مسجد حرام میں اونٹنی کو بٹھایا اور عثمانؓ سے فرمایا کنجی لاؤ (کعبہ کھولو انہوں نے کھولا) آپؐ بلالؓ اور اسامہ بن زیدؓ اور عثمان بن طلحہؓ کو لئے ہوئے تشریف لے گئے وہاں بڑی دیر تک ٹھہرے رہے پھر باہر نکلے۔ تو دوسرے لوگ (اندر جانے کے لئے) لپکے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں سب سے پہلے اندر پہنچا۔ میں نے بلالؓ کو دیکھا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں میں نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی۔ انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپؐ نے نماز پڑھی تھی عبداللہؓ نے کہا میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا آپؐ نے کتنی رکعتیں پڑھیں ف ۲

ف ۱ اس کو امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا۔ ف ۲ ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی۔ لیکن بلالؓ کی روایت میں نماز پڑھنے کا اثبات ہے اور اثبات نفی پر مقدم ہے ممکن ہے کہ ابن عباسؓ باہر ہوں ان کو آپؐ کی نماز پڑھنے کی خبر نہ ہوئی ہو کہتے ہیں آپ نے فراغت پا کر کعبے کی کنجی پھر عثمان کے حوالہ کر دی اور فرمایا یہ ہمیشہ تیرے خاندان میں رہے گی۔ یہ میں نے تجھ کو نہیں دی۔ بلکہ اللہ نے دی ہے اور جو کوئی ظالم ہو گا وہ یہ کنجی تجھ سے چھینے گا۔

---

٥٨٥ - حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ، تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِي كَدَاءٍ۔

ہم سے ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا کہا ہم سے حفص بن میسرہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا۔ کداء کی جانب سے جو بلند جانب ہے مکہ میں داخل ہوئے حفص بن میسرہ کے ساتھ وہیب اور ابواسامہ نے بھی بلند جانب یعنی کداء سے داخل ہونا نقل کیا ہے۔

---

٥٨٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ۔

نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے۔

بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

باب فتح مکہ میں آپ کہاں ٹھہرے تھے،

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، قَالَتْ: لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلےٰ سے انہوں نے کہا، ہم سے تو یہ کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اشراق کی نماز پڑھتے دیکھا۔ بس ایک امّ ہانی نے بیان کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن ان کے گھر غسل کیا۔ اور اشراق کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ امّ ہانی کہتی ہیں میں نے آپ کو اتنی ہلکی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ تو تھا کہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا کرتے (باقی قرآت بہت مختصر کی)

بَابٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

باب

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحٰے سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یہ فرماتے۔ سُبحانک اللّٰھم ربنا وبحمدک اللّٰھم اغفرلی ف۱۔

ف۱ یعنے تو پاک ہے اے خدا، ہمارے مالک تیری تعریف کرتے ہیں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے حدیث سے یہ نکلا کہ رکوع یا سجدے میں دعا کرنا منع نہیں ہے اس حدیث کا تعلق باب سے یوں ہے کہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں یوں مذکور ہے کہ جب آپ پر سورۂ اذا جاء نصر اللہ اتری یعنی فتح مکہ کے بعد تو آپ ہر نماز میں رکوع اور سجدے میں یوں ہی فرمانے لگے اس سورت میں اللہ نے یہ حکم دیا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔ سبحانک اللّٰھم ربنا وبحمدک اللّٰھم اغفرلی، اسی کی تعمیل ہے۔

٥٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ، قَالَ: فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ، قَالَ: وَمَا أُرِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا - حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَدْرِي وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ لِي: ابْنَ عَبَّاسٍ، أَكَذَاكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهُ - إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ - فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ - فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا - قَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ ان بوڑھے صحابہؓ کے ساتھ جو بدر کی جنگ میں شریک تھے مجھ کو بھی اپنے پاس بلایا کرتے ف۱ اس پر بعضے لوگ کہنے لگے آپؓ اس جوان کو ہم لوگوں کے ساتھ کیوں بلاتے ہیں۔ اس کے برابر تو اللہ رکھے ہمارے بیٹے ہیں انہوں نے کہا یہ ان لوگوں میں ہے جن کا علم و فضل تم جانتے ہو خیر ایک دن ایسا ہوا۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کی یاد کی (یعنی بوڑھے صحابہ کی) مجھ کو بھی ان کے ساتھ بلالیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ میرا علم ان کو بتلائیں گے۔ اس لئے مجھ کو ان کے ساتھ بلایا ہے آخر انہوں نے ان صحابہ سے پوچھا یہ جو سورت ہے۔ اذا جآءَ نصرُ اللہ والفتح ورأیتَ النّاس یدخلونَ اخیر تک پڑھ ڈالی اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب ہم کو اللہ کی طرف سے مدد ملے اور فتح ہو تو ہم اللہ کی تعریف کریں اس سے بخشش چاہیں۔ بعضوں نے کہا ہم نہیں جانتے کیا مطلب ہے بعضوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ (سکوت کیا) اسوقت انہوں نے کہا ابن عباسؓ تو کیا کہتا ہے۔ کیا یہی مطلب ہے میں نے کہا۔ نہیں۔ انہوں نے کہا تو پھر کیا مطلب ہے میں نے کہا اس سورت میں اللہ جل جلالہٗ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتلایا کہ اب تمہاری وفات کا زمانہ آن پہنچا ہے۔ فتح سے مراد مکہ کی فتح ہے مکہ کا فتح ہونا تمہاری عمر تمام ہونے کی نشانی ہے اب تم اللہ کی طرف اسکی پاکی بیان کرو۔ اس سے بخشش چاہو وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہاں بے شک میں بھی یہی مطلب سمجھتا ہوں ف۲۔

ف۱ حضرت عمرؓ کا عمل اس پر تھا۔ بزرگی بعقل ست، نہ بہ سال۔ ابن عباسؓ اس امت کے بڑے عالم تھے اور عالم گو جوان ہو، مگر علم کی فضیلت سے وہ بوڑھوں کے برابر بلکہ ان سے بھی اچھا سمجھا جاتا ہے ہمارے پیشوائے خلفائے راشدین اور دوسرے شاہان اسلام نے علم کی ایسی قدردانی کی ہے جب مسلمان علم حاصل کرنے میں کوشش کرتے تھے مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمان بادشاہ ایسے نالائق ہیں جنکے مصاحبوں میں ایک بھی عالم فاضل یا حکیم فیلسوف نہیں ہوتا۔ نہ ان کو دینی علوم کی قدر ہے نہ دنیاوی علوم کی بلکہ سچ پوچھو تو علم اور لیاقت کے دشمن ہیں ان

کے ملک میں اگر کوئی شاذ و نادر کوئی دین کا عالم پیدا ہوگیا تو اس کو ستانے اور بے عزت کرنے اور نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اگر یہی لیل ونہار ہے۔ تو ایسے بادشاہوں کی حکومت کو بھی چراغ سحری سمجھنا چاہیئے۔ ف ۲ اور رونے لگے اور فرمایا ہر کمال را زوال۔ حضرت عمرؓ نے دین کی ایک بات پوچھ کر ابن عباسؓ کی فضیلت بوڑھوں پر ظاہر کر دی جیسے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو علم دے کر بڑی عمر والے فرشتوں پر ان کی فضیلت ظاہر کر دی اور ان فرشتوں سے فرمایا آدمؑ کو سجدہ کرو۔ قدر داں بادشاہ ایسی ہی کیا کرتے ہیں۔ مجھ کو اورنگ زیب بادشاہ غازی نور اللہ مرقدہٗ کی ایک حکایت یاد آئی لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ علم کی ایسی بے قدری ہوگئی ہے کہ طالب علم اور مولوی فاقہ کشی کر رہے ہیں انہوں نے کہا خیر میں اس کا بندوبست کر دوں گا۔ عین دربار میں جب سب امراء اور وزراء ارکان دولت جمع تھے انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ دو رکعتیں نفل پڑھیں۔ ان میں سہو کیا نماز کے بعد سب حاضرین سے مسئلہ پوچھا۔ وہ لاعلم تھے حکم دیا جو کوئی فقہ اور شریعت کے مسائل نہ جانتا ہو وہ ہمارے دربار میں نہ آئے۔ دوسرے روز سے مولویوں اور طالب علموں کی تلاش شروع ہوئی سب کے سب نوکر رکھ لئے گئے اور ہر ایک امیر اور وزیر نے فقہ پڑھنا شروع کیا۔ بادشاہ کی ادنیٰ توجہ سے وہ وہ کام ہو جاتے ہیں جو دوسروں کی محنت شاقہ سے بھی پورے نہیں ہوتے اگر ہمارے مسلمان بادشاہ اب بھی ذرا سی توجہ فرمائیں تو علم کی رونق ہو جائے کوئی عہدہ یا خدمت جاہل کو نہ دیں خصوصاً دینی خدمات جیسے۔ قاضی محتسب امام وغیرہ باپ کے بعد بیٹے کو کر دیا۔ خواہ وہ لائق ہو یا نالائق۔ یہ رسم بالکل موقوف کر دی جائے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ: أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ

ہم سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے۔ انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے (جو یزید پلید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا) کہا وہ مکہ پر فوجیں روانہ کر رہا تھا ف ۱۔ اے امیر میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا، اُس کی صبح کو ارشاد فرمائی تھی۔ میرے کانوں نے خود اس کو سُنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا میں نے آپؐ کو یہ حدیث فرماتے وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا آپؐ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا (لوگو) مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے نہیں کیا جو کوئی اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتا ہو۔ اس کو وہاں خون بہانا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست نہیں۔ اگر کوئی (میرے بعد) یہ دلیل پکڑے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مکہ میں لڑائی کی اس کو یوں جواب دو۔ کہ اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو اس کی اجازت دی ف ۲ تم

لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَقِيلَ لأَبِي شُرَيْحٍ: مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْخَرْبَةُ: الْبَلِيَّةُ.

تو اجازت نہیں دی اور دیکھو مجھ کو بھی جو وہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تو دن کو ایک گھڑی بھر کے لئے. پھر آج اس کی حرمت ویسی ہی ہوگئی جیسے کل تھی. جو لوگ حاضر ہیں وہ اسکی خبر ان کو کر دیں جو حاضر نہیں ہیں. لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا یہ تو کہو کہ عمرو بن سعید (مردود) نے جواب کیا دیا انہوں نے کہا یوں کہنے لگا ابو شریح میں تجھ سے بڑھ کر یہ مسئلہ جانتا ہوں حرم اس شخص کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا خون یا خرابہ کر کے بھاگ آیا ہو ٣ امام بخاری نے کہا حدیث میں جو خربہ کا لفظ ہے اس کا معنی بلاء (یا چوری ہے)

ف١ عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے کیونکہ انہوں نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی. ف٢ ضرورت تھی مکہ کا شرک سے صاف کرانا منظور تھا. ف٣ اس حدیث کی شرح کتاب العلم میں گذر چکی ہے.

---

٥٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جس سال مکہ فتح ہوا. فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب بیچنا حرام کیا ف١.

ف١ یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے شراب پینا حرام کیا ہے ویسے ہی شراب کی تجارت اور سوداگری حرام کی ہے اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو شراب کے گھڑے کے گھڑے اور قرابے کے قرابے لنڈھاتے ہیں پر اگر کوئی ان سے کہے کہ شراب کی دکان لگاؤ تو نہایت خفا ہوتے ہیں. کہتے ہیں شراب بیچنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے. اے گدھو. شراب پینا تو اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے. اگر تم شراب تیار کر کے بیچتے تو خیر شرعاً گناہ گار ہوتے مگر دنیا کا کچھ فائدہ کما لیتے. تم نے نہ تو دین درست کیا. نہ دنیا حاصل کی. شراب بھی استعمال کی تو انگلستان یا فرانس کی بنائی ہوئی. دنیا بھی گنوائی. اور آخرت بھی برباد کی. خسر الدنیا والآخرۃ.

بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ.

باب جب مکہ فتح ہوا تو آپ کا وہاں ٹھہرنا
(اقامت کرنا)

۵۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح، وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے۔ دُوسری سند۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے یحییٰ بن ابی اسحٰق سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ہم (مکہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس دن ٹھہرے اور نماز کا قصر کرتے رہے۔

---

۵۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنیس (۱۹) دن تک مکہ میں رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے (یعنی قصر کرتے رہے) ۱۔

۱ قصر کے احکام اُوپر کتاب الصلوٰۃ میں بیان ہو چکے ہیں۔

---

۵۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب (عبدربہ بن نافع) نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر (فتح مکہ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس دن تک ٹھہرے رہے نماز کا قصر کرتے رہے ابن عباسؓ نے کہا ہم انیس (۱۹) دن تک جب کہیں ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے رہتے ہیں۔ انیس (۱۹) دن سے زیادہ ٹھہریں تو نماز پوری پڑھتے ہیں۔

بَابٌ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

باب۔ اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا ان کے منہ پر (شفقت کی راہ سے) ہاتھ پھیرا تھا ۲۔

ف اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور ادب مفرد میں وصل کیا۔ ف۲ امام بخاری نے اختصار کیلئے اصل حدیث بیان نہیں کی۔ صرف اسی جملہ پر اکتفا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا۔

---

٥٩٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ.

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابو جمیلہ سے زہری نے کہا ابو جمیلہ نے یہ حدیث ہم سے اسوقت بیان کی جب ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے ابو جمیلہ یہ کہتے تھے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے ساتھ گئے تھے ف۔

ف ابن مندہ اور ابن کثیر اور ابونعیم نے بھی ان ابو جمیلہ کا صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ انہوں نے حج وداع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کیا تھا۔

---

٥٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ: أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلَهُ؟ قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْحَى اللَّهُ بِكَذَا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُقَرُّ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ، فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے ایوب نے کہا مجھ سے ابو قلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ سے ملو ان سے (یہ قصہ) پوچھو ایوب نے کہا میں عمرو بن سلمہ سے ملا ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم پانی کے مقام پر رہا کرتے تھے ادہر سے مسافر سوار گزرا کرتے تھے ہم ان سے پوچھتے رہتے تھے کہو لوگوں کا کیا حال ہے اس شخص (یعنی پیغمبر صاحب) کی کیا کیفیت ہے وہ کہتے یہ شخص تو دعوےٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو بھیجا ہے اللہ اس پر وحی اتارتا ہے یا یوں کہا کہ اللہ نے اس پر یہ یہ وحی بھیجی ہے (قرآن کی آیتیں سناتے) میں اس کو یاد کر لیتا جیسے کوئی میرے سینے میں جما دیتا ف عرب لوگ مسلمان ہوجانے میں مکہ کی فتح کے منتظر تھے وہ کہتے تھے ابھی (خاموش رہو) دیکھو اس شخص کی اپنی قوم قریش سے کیسے گذرتی ہے اگر ان پر غالب آیا تب وہ سچا پیغمبر ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہوگیا (قریش مغلوب ہو گئے) تو ہر ایک قوم نے چاہا پہلے وہ مسلمان ہوجاتے میرے باپ نے بھی اپنی قوم سمیت مسلمان ہونے میں جلدی کی جب وہ آنحضرت

قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، فَقَالَ: صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ۔

کے پاس ہو کر) آیا تو کہنے لگا خدا کی قسم میں سچے پیغمبر سے مل کر تمہارے پاس آرہا ہوں آپؐ نے یہ فرمایا فلاں نماز فلاں وقت پڑھو۔ اور فلاں نماز فلاں وقت پر اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جس کو زیادہ قرآن یاد ہو وہ نماز پڑھائے (امام بنے) میری قوم والوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیونکہ میں مسافر سواروں سے سن سن کر بہت یاد کر چکا تھا آخر انہوں نے مجھ کو ہی امام بنایا۔ اس وقت میری عمر چھ سات برس کی تھی ایسا ہوا اس وقت میرے تن پر صرف ایک چادر تھی وہ (بھی ایسی چھوٹی) جب میں سجدہ کرتا تو سمٹ کر رہ جاتی (میرا ستر کھل جاتا) ہماری قوم کی ایک عورت (یہ حال دیکھ کر) لوگوں سے کہنے لگی اپنے امام کے چوتڑ تو ڈھانکو۔ انہوں نے ایک کرتہ میرے لئے بنوایا (قطع کرایا) میں اس سے اتنا خوش ہوا کہ ویسا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا ؎۲

؎۱ یاد چکا دیتا یا اکٹھا کر دیتا یہ کئی ترجمے اس بناء پر ہیں کہ بعضے نسخوں میں، يُغْرِي فِي صَدْرِي ہے بعضوں میں يُقَرُّ فِي صَدْرِي بعضوں میں يقرأني صدري ہے ؏ یعنی قریش کے سوا دوسرے عرب ؎۲ اس سے اہلحدیث اور شافعیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ نابالغ لڑکے کی امامت درست ہے جب وہ تمیزدار ہو۔ فرائض اور نوافل سب میں۔ اور اس میں حنفیہ نے اختلاف کیا ہے اور فرائض میں امامت جائز نہیں رکھی۔

---

۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا ؎۱ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (جو کافر مرا تھا) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو مرتے وقت یہ وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا جو بچہ ہے اس کو لے لیجیو وہ میرا بیٹا ہے جب

وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا أَخِي، هٰذَا ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ: هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں مکے تشریف لائے تو سعد اس بچے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آیا۔ سعد نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ میرے بھائی (عتبہ) کا بیٹا ہے وہ وصیت کر گیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ زمعہ کا بیٹا ہے ان کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے آپؐ نے اس بچہ کو دیکھا۔ تو سب لوگوں نے اس کی صورت عتبہ بن ابی وقاص سے بہت ملتی ہوئی پائی (جس سے یہ گمان ہوا کہ عتبہ کا نطفہ ہے) مگر آپؐ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا۔ تو ہی اس بچے کو رکھ وہ تیرا بھائی ہے۔ تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ تو آپؐ نے۔ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو (حالانکہ وہ ان کا بھائی ہوا) ابن شہاب نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور حرام کار کی سزا پتھروں سے مار ڈالنا ہے۔ ابن شہاب نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو پکار پکار کر بیان کرتے تھے ف۳

ف۱ اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔ ف۲ اس کو خود امام بخاری نے کتاب القدر میں وصل کیا۔ ف۳ یعنے الولد للفراش وللعاہر الحجر اسکو امام مسلم نے وصل کیا۔

---

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ، فَفَزِعَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک عورت (فاطمہ مخزومیہ) نے غزوۂ فتح میں (زیور کی) چوری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی قوم والے اسامہ بن زید کے پاس گئے چاہتے

قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَقُطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تھے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کریں (اس کا ہاتھ نہ کاٹا جاتے) عروہ نے کہا۔ جب اسامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سفارش کی تو غصہ سے آپؐ کے چہرے (مبارک) کا رنگ بدل گیا آپؐ نے فرمایا (اسامہ) تو اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے اللہ مجھ کو بخش دے (میری خطا معاف کرے) جب شام ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے لئے کھڑے ہوتے۔ پہلے اللہ کی جیسی چاہیئے۔ ویسی تعریف کی پھر فرمایا امابعد۔ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوگئے۔ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا۔ تو اس کو چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا اس کو (فوراً) سزا دیتے) قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ آخر آپؐ نے حکم دیا اس عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ کاٹا گیا اس کے بعد اس نے اچھی طرح توبہ کی اور (بنی سلیم کے ایک شخص سے) نکاح کرلیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر وہ عورت اس کے بعد میرے پاس آیا کرتی میں اس کا جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کردیتی ف ۱۔

ف ۱ امام احمد کی روایت ہے۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے آپؐ نے فرمایا آج تو تو ایسی ہے جیسے اس دن تھی جس دن پیدا ہوئی تھی۔

---

۵۹۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ بِأَخِي

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا مجھ سے مجاشع بن مسعودؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اپنے بھائی (مجالد) کو فتح مکہ کے بعد آنحضرتؐ کے پاس لیکر آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بھائی کو اس لئے لایا ہوں کہ آپؐ اس سے ہجرت پر بیعت

لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، قَالَ: ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا، فَقُلْتُ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ، فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ

لیجئے آپؐ نے فرمایا ہجرت کا تو ثواب ہجرت والے لے چکے (یعنی اب ہجرت کا زمانہ گذر گیا) میں نے عرض کیا پھر آپؐ کس بات پر اس سے بیعت لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اسلام اور ایمان اور جہاد پر ابو عثمان نہدی نے کہا۔ جب میں مجاشع سے یہ حدیث سن چکا تو اسکے بعد ابو معبد (مجالد) سے ملا۔ وہ (دونوں بھائیوں میں) بڑا تھا۔ میں نے اس سے بھی یہ حدیث پوچھی اس نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے وا

وا پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

---

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ: انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ، فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ، وَقَالَ خَالِدٌ: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاشِعٍ: أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ۔

ہم سے محمدّ بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع بن مسعود سے انہوں نے کہا۔ میں (اپنے بھائی) ابو معبد کو ہجرت پر بیعت کرانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپؐ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو مہاجرین کے لئے گذر چکا۔ البتہ میں اسلام اور جہاد پر اس سے بیعت لوں گا ابو عثمان کہتے ہیں۔ اس کے بعد میں ابو سعید سے ملا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجاشع سچ کہتا ہے اور خالد حذاء نے بھی اس حدیث کو ابو عثمان سے روایت کیا۔ انہوں نے مجاشع سے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو لے کر آئے۔

---

۶۰۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ، وَقَالَ النَّضْرُ:

مجھ سے محمدّ بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا۔ میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں رہی البتہ جہاد باقی ہے جا کر کوشش کر۔ اگر جہاد مل گیا بہتر ورنہ لوٹ آ۔ اور نضر بن شمیل نے کہا وا۔ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر نے کہا میں نے مجاہد سے سنا کہا میں نے

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے کہا (میں شام کے ملک کو ہجرت کرنا چاہتا ہوں) انہوں نے کہا آج کے دن ہجرت کہاں ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر ہجرت کہاں رہی۔ اگلی روایت کی طرح بیان کیا۔

ول اس کو بھی اسمٰعیلی نے وصل کیا۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

مجھ سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے امام ابو عمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے مکہ فتح ہوئے بعد پھر ہجرت نہیں رہی۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے۔ کہا مجھ سے امام اوزاعی نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس گیا عبید نے حضرت عائشہؓ سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا اب ہجرت نہیں رہی ہجرت تو یہ تھی کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آتا۔ اس کو یہ ڈر تھا کہیں آفت میں نہ پڑ جائے (کافر اس کو نہ ستائیں) اب آج تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا۔ اور مسلمان جہاں چاہے (وہاں رہ کر) اپنے پروردگار کی عبادت کر سکتا ہے۔ البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّ رَسُولَ

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے خبر دی۔ انہوں نے مجاہد بن جبر سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَھِیَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰہِ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِی وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِی، وَلَمْ تَحْلُلْ لِی قَطُّ إِلَّا سَاعَۃً مِنَ الدَّھْرِ، لَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا، وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا، وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُھَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ یَارَسُولَ اللّٰہِ فَإِنَّہٗ لَابُدَّ مِنْہُ لِلْقَیْنِ وَالْبُیُوتِ، فَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّہٗ حَلَالٌ، وَعَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ: أَخْبَرَنِی عَبْدُ الْکَرِیْمِ، عَنْ عِکْرِمَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ ھٰذَا أَوْ نَحْوِ ھٰذَا، رَوَاہُ أَبُوھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ نے جس دن آسمان اور زمین پیدا کئے اسی دن سے مکہ کو حرمت والا کیا وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرمت والا رہے گا۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے جو حلال ہوا تو ایک گھڑی کے لئے۔ وہاں کا جانور نہ چھیڑا جائے۔ وہاں کا کانٹا (درخت) نہ کاٹا جائے۔ وہاں کی گھاس نہ چھیلی جائے۔ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی نہ اٹھائے مگر جو اس کے مالک کو ڈھونڈتا رہے۔ اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجئے۔ وہ لوہاروں اور گھروں کے لئے ضروری ہے آپؐ خاموش ہو رہے۔ پھر فرمایا مگر اذخر کی اجازت ہے (اسکا کاٹنا درست ہے) دوسری روایت میں ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے۔ انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے ف۳۔

ف۱ مجاہد تابعی ہیں تو یہ حدیث مرسل ہوئی۔ مگر امام بخاری نے اس کو کتاب الحج اور کتاب الجہاد میں وصل کیا ہے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ ف۲ یعنی کسی کے لئے وہاں لڑنا بھڑنا جائز نہیں۔ ع۸ کیونکہ ضرورت تھی شرک میٹنا ضرور تھا۔ ف۳ اس کو امام بخاری نے کتاب العلم میں وصل کیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ۔ إِلٰی غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

باب جنگ حنین کا بیان ف۱

اللہ تعالیٰ کا (سورۃ توبہ میں) فرمانا اور خاص کر حنین کے دن کہ جب تم اپنی تعداد بہت ہونے پر اترا گئے تھے۔ پھر یہ بہت ہونا کچھ تمہارے کام نہ آیا (بھاگ کھڑے ہوئے) اور زمین اس قدر کشادہ ہونے پر تمہارے لئے تنگ ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ موڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی اتاری۔ آخیر آیت غفور رحیم تک۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖
❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖
❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

۱ حنین ایک وادی کا نام ہے ۔ مکہ اور طائف کے بیچ میں ۔ وہاں آپؐ فتح مکہ کے بعد چھٹی شوال کو تشریف لے گئے تھے ۔ آپؐ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مالک بن عوف نے کئی قبیلے کے لوگ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اکٹھے کئے ہیں ۔ جیسے ہوازن اور ثقیف وغیرہ ۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار اور کافروں کی چار ہزار تھی ۔

٦٠٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: رَأَيْتُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قُلْتُ: شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: قَبْلَ ذَلِكَ ـ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) کے ہاتھ پر مار کا نشان دیکھا وہ کہنے لگے یہ مار مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن لگی میں نے پوچھا حنین کی جنگ میں تم شریک تھے انہوں نے کہا میں اس سے پہلے بھی (لڑائیوں میں) شریک تھا ۱ ۔

۱ یہ حدیبیہ میں پہلے شریک ہوتے تھے ۔

٦٠٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ، وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ـ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا میں نے براء سے سنا ان کے پاس ایک شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ۔ ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) کیا تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے ۱ ۔ انہوں نے کہا میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ مسلمانوں میں چند جلد باز لوگ (لوٹ کا مال لینے کیلئے) بڑھے ہوازن کے لوگوں نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی (وہ بڑے تیرانداز تھے) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلبؓ آپؐ کے نقرہ خچر کی باگ تھامے رہے ۔ آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے ؎
میں تو عبدالمطلب کا ہوں پسر ؛ اور پیغمبر بلا خوف و خطر

۱ جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے ۔

٦٠٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا لوگوں نے ان سے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا، كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے. انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیرانداز تھے ف۱۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ؎

میں تو عبدالمطلب کا ہوں پسر ؛ میں ہوں پیغمبر بلاخوف وخطر

ف۱ انہوں نے ایک دم مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کی۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَإِنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا الْغَنَائِمَ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ: نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ۔

مجھ سے محمدؐ بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا۔ ان سے قیس قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا (ہم تو خیر) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ف۱۔ ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ بڑے تیرانداز تھے۔ پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو ان کو شکست ہوئی۔ ہم لوگ لوٹ کے مال پر جھک پڑے۔ ہوازن کے لوگوں نے سامنے آکر تیروں کی بوچھاڑ کی (ہم لوگ بھاگ کھڑے ہوئے) اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نقرہ خچر پر سوار تھے ابوسفیان بن حارث اسکی باگ تھامے ہوئے تھے آپؐ یہ فرما رہے تھے ؎ میں ہوں پیغمبر نہیں کچھ جھوٹ ۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں یوں ہے ف۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سے اتر پڑے اور (دعا مانگی) ف۳۔

ف۱ بلکہ آپؐ میدان میں ثابت قدم رہے اور چار آدمی اور آپؐ کے ساتھ جمے رہے۔ تین بنی ہاشم کے۔ اور ایک اور۔ عباسؓ آپؐ کے سامنے تھے۔ اور ابوسفیان آپؐ کی خچر کی باگ تھامے ہوئے تھے عبداللہ بن مسعود آپؐ کی دوسری طرف تھے۔ ترمذی کی روایت میں ہے۔ کہ سو آدمی بھی آپؐ کے پاس نہ رہے اور امام احمد اور امام حاکم کی روایت میں ہے ابن مسعود سے کہ سب لوگ بھاگ نکلے۔ صرف اسی آدمی مہاجرین میں سے آپؐ کے ساتھ رہ گئے۔ ف۲ اسرائیل کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا۔ اور زہیر کی روایت کو باب تمن صف اصحاب عندالہزیمتہ میں۔ ف۳ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ اپنی مدد اتار۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ کافروں نے آپؐ کو گھیر لیا۔ آپؐ خچر پر سے اتر پڑے پھر ایک خاک کی مٹھی لی اور کافروں کے منہ پر ماری اور فرمایا شاہت الوجوہ۔ کوئی کافر باقی نہ رہا۔ جس کی آنکھ میں مٹی نہ گھسی ہو آخر شکست پاکر سب بھاگ نکلے۔ شاہت الوجوہ کا معنی ان کے منہ برے ہوتے۔ قسطلانی نے کہا یہ آپؐ کا ایک بڑا معجزہ ہے چار ہزار کافروں کی آنکھوں پر

ایک مٹھی مٹی کا ایسا اثر پڑنا بالکل عادت کے خلاف ہے۔ مترجم کہتا ہے۔ آنحضرتؐ کی شجاعت اور بہادری کو اس معنی سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ سارے ساتھی بھاگ نکلے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے اور آپؐ خچر پر سوار میدان میں جمے ہوتے ہیں۔ ایسے موقعوں میں بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں اگر آپؐ کا کوئی معجزہ ہم نہ دیکھیں صرف آپؐ کے اخلاق حمیدہ پر غور کریں تب بھی آپؐ کی پیغمبری میں کوئی شک نہیں رہتا۔ شجاعت ایسی سخاوت ایسی کہ کسی سائل کو محروم نہ کرتے۔ لاکھ روپیہ آیا تو اسی وقت سب کا سب بانٹ دیا۔ ایک روپیہ بھی اپنے لئے نہ رکھا۔ گھر میں ذرا سا سونا رہ گیا تھا تو نماز کا سلام پھیرتے ہی تشریف لے گئے اس کو بانٹ دیا پھر سنتیں پڑھیں۔ قوت اور طاقت ایسی کہ نو بی بیوں سے ایک ہی رات میں صحبت کر آتے۔ صبر اور تحمل ایسا کہ گنوار نے تلوار کھینچ لی۔ مار ڈالنا چاہا۔ یہودیہ نے زہر دے دیا۔ مگر ان کو سزا نہ دی عفت اور پاک دامنی ایسی کہ کسی غیر عورت پر آنکھ تک نہ اٹھائی۔ کیا یہ صفات کسی ایسے بشر میں ہو سکتے ہیں جو مؤید من عند اللہ پیغمبر یا ولی نہ ہوا اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور سوانح عمری کو پڑھ کر پھر آپؐ کی نبوت میں شک کرے معلوم ہوا کہ اس کو عقل سے کوئی واسطہ نہیں ہے ایک جاہل ناتربیت یافتہ قوم میں ایسی جامع کمالات اور مہذب اور صاحب علم اور معرفت کا وجود بغیر تائید الٰہی اور تعلیم خداوندی کے محض ناممکن ہے۔ کیا وجہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسٰیؑ اور حضرت داؤدؑ تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل کتاب اور نصاریٰ کو سمجھ دے۔

---

۶۰۸ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح، وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ، وَكَانَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے۔ **دوسری سند**:۔ مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمدؐ بن عبداللہ بن شہاب) نے محمدؐ بن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے انہوں نے کہا جب ہوازن کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ مسلمان ہو گئے تھے (جنگ حنین کے بعد) اور انہوں نے آپؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں۔ تو آپؐ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ کتنے لوگ ہیں ف۱ اور دیکھو مجھے سچی بات بہت پسند ہے۔ تم ایک چیز اختیار کر لو۔ یا تو اپنے قیدی لے لو۔ یا مال لے لو۔ اور میں نے اسی خیال سے ف۲ دیر کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی

أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ۔

راتوں تک ان لوگوں کے منتظر رہے۔ جب طائف سے لوٹے (مال غنیمت تقسیم نہیں کیا تھا) جب ان کو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (دونوں چیزیں دینے والے نہیں) ایک ہی چیز دیں گے۔ تو کہنے لگے۔ اچھا ہمارے قیدی واپس کر دیجئے (مال گیا تو گیا) اس وقت آپؐ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیئے۔ ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا، اَمَّا بَعْدُ تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں (مسلمان ہو کر) میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی واپس کر دوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرے بہتر ہے اور جس کو پسند نہ ہو اس کا حق قائم رہے گا۔ اور سب سے پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے گا۔ ہم اس میں سے اس کا معاوضہ ادا کر دیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے اس پر راضی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (تم لوگ بہت ہو) معلوم نہیں کون راضی ہے۔ کون راضی نہیں۔ ایسا کرو اس وقت تو جاؤ۔ اور تمہارے نقیب اپنے اپنے لوگوں سے دریافت کر کے ان کی رضامندی کا حال ہم سے بیان کریں یہ سن کر لوگ چلے گئے ان کے نقیبوں نے اس باب میں ان سے گفتگو کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپؐ سے بیان کیا کہ وہ خوشی سے قیدی پھیر دینے پر راضی ہیں انہوں نے اجازت دی۔ ابن شہاب نے کہا۔ ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا۔

ف۱ یعنی میں کچھ اکیلا نہیں ہوں کہ تمہاری لوٹ واپس کر دوں۔ میرے ساتھ بہت لوگ ہیں۔ ان سب کا حق اس لوٹ میں ہے۔ ف۲ لوٹ کا مال بانٹتے ہیں کہ شاید تم مسلمان ہو کر آجاؤ۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا، ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ح، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٌ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ، حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے پوچھا یارسول اللہ، دوسری سند مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا کہ جب ہم جنگ حنین سے لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ ف ۱ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک اعتکاف کی منت مانی تھی (کیا اس کا پورا کرنا ضروری ہے) آپؐ نے فرمایا (بیشک) پورا کر (بعضوں نے (احمد بن عبدہ نے) اس روایت کو حماد بن زید سے یوں روایت کیا۔ انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (موصولاً) روایت کیا ف ۲۔

ف ۱ یعنی عبداللہ بن مبارک کی طرح اس کو موصولاً روایت کیا نہ مرسلاً۔ جیسے محمد بن فضل نے احمد بن عبدہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔ ف ۲ جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور حماد بن سلمہ کی روایت کو بھی امام مسلم نے وصل کیا۔

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے انہوں نے ابو محمد (نافع بن عباس) سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ سے انہوں نے کہا جس سال حنین کی لڑائی ہوئی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کافروں سے مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان ذرا ڈگمگا گئے (یعنی آگے پیچھے ہو گئے ف ۱) میں نے ایک مشرک کو دیکھا (نام نامعلوم) جو ایک مسلمان پر غالب آگیا تھا۔ (نام نامعلوم) میں (یہ حال دیکھ کر) پیچھے سے گیا۔ اور مشرک کے مونڈھے کی رگ پر ایک تلوار لگائی۔ اس کی زرہ کاٹ ڈالی ف ۲۔ اس نے کیا کیا (اس مسلمان کو چھوڑ کر)

فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ
الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي
فَلَحِقْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟
قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَ
جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:
مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ
سَلَبُهُ، فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ
جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ
يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ
فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ،
فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي
فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَاهَا اللَّهِ،
إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ،
يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ فَأَعْطِهِ، فَأَعْطَانِيهِ
فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ،
فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

مجھ کو آ دبایا کمبخت نے ایسا دبایا گویا موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ پھر (مجھ کو چھوڑ کر) خود ہی مر گیا میں حضرت عمرؓ سے ملا ان سے پوچھا یہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا (بھاگ کیوں نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم ف۳ بعد اس کے مسلمان ف۴ لوٹے پھر (جنگ کے بعد) آنحضرت صلعم بیٹھے اور فرمایا جس نے کسی کافر کو مارا ہو اور گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان اسی کو ملے گا میں نے (اپنے دل میں) کہا میری گواہی کون دے گا (میں نے اس کافر کو مارا) یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا (میں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنا حق بیان نہیں کیا) پھر آپؐ نے دوبارہ یہی فرمایا میں کھڑا ہوا اور دل میں کہنے ف۵ لگا میری گواہی کون دے گا یہ سمجھ کر میں بیٹھ رہا۔ پھر آپؐ نے (تیسری مرتبہ) بھی فرمایا (مجھ کو ولولہ آیا) میں کھڑا ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے (میرا بار بار کھڑا ہونا دیکھ کر) مجھ سے پوچھا اے ابوقتادہ کیا حال ہے میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص (اسود بن خزاعی اسلمی) کہنے لگا یا رسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتا ہے اس کافر کا سامان میرے پاس ہے آپؐ ابوقتادہ کو راضی کر دیجئے (وہ سامان مجھ سے نہ لے) یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا واہ واہ خدا کی قسم آنحضرتؐ کبھی ایسا نہیں کرنے کے۔ خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو اللہ اور رسول کی طرف سے لڑتا ہے حق دبا کر تجھ کو دلا دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں (ایسا کبھی نہیں ہو سکتا) وہ سامان ابوقتادہ کے حوالے کر۔ خیر اس نے وہ سامان مجھ کو دیدیا میں نے اسکے بدل بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام کے زمانہ میں پیدا کیا۔

ف۱ ابوقتادہؓ نے کنایہ کے طور پر کہا ہے کہ مسلمان بھاگ نکلے۔ ف۲ زرہ کٹ کر تلوار مونڈھے تک پہنچی اس کا ہاتھ کٹ گیا ف۳ یعنی تقدیر میں ایسا ہی تھا۔ ف۴ کافروں پر حملہ کیا ان کو شکست دی۔ ف۵ گو میں نے ایک کافر کو مارا۔

۶۱۱- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ
ابْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي

لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا انہوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے۔ انہوں نے ابومحمد سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے کہا۔

قَتادَةَ أَنَّ أَبا قَتادَةَ قالَ: لَمّا كانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَرائِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُها، ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ بَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطّابِ فِي النّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: ما شَأْنُ النّاسِ؟ قالَ: أَمْرُ اللهِ، ثُمَّ تَراجَعَ النّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَقامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسائِهِ: سِلاحُ هَذا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلّا: لا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قالَ: فَقامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرافًا فَكانَ أَوَّلَ مالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلامِ۔

ابو قتادہ کہتے تھے حنین کے دن ایسا ہوا کہ میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے لڑ رہا تھا۔ پیچھے سے ایک دوسرا مشرک آیا دھوکا دیکر یہ چاہتا تھا کہ اس مسلمان کو مارے میں یہ حال دیکھ کر اس دوسرے مشرک کی طرف جو دھوکا دینا چاہتا تھا جھپٹا اس نے مجھ کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن میں نے اس کے ہاتھ پر وار کیا اور ہاتھ ہی صاف کر دیا (کاٹ دیا) اس نے کیا کیا مجھ کو دبا کر ایسا بھینچا میں ڈر گیا (اب میں مرتا ہوں) پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا ڈھیلا ہو کر بیٹھ گیا) اس کا زور کم ہو گیا (کیونکہ خون بہہ رہا تھا) میں نے اس کو دھکیل دیا۔ پھر مار ڈالا۔ ادھر یہ حال ہوا کہ مسلمان بھاگ نکلے۔ میں بھی ان کے ساتھ بھاگا۔ دیکھتا کیا ہوں حضرت عمرؓ لوگوں میں (جمے ہوتے) ہیں۔ میں نے پوچھا یہ مسلمانوں کو کیا ہو گیا انہوں نے کہا کیا ہو گیا اللہ کی مرضی۔ اس کے بعد (حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر) مسلمان لوٹے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپؐ نے فرمایا جو شخص گواہی سے یہ ثابت کر دے کہ اس نے فلاں کافر کو مارا ہے تو اس کا سامان وہی لے۔ میں نے جس کافر کو مارا تھا اس کے مارنے کے گواہ ڈھونڈنے کو میں کھڑا ہوا۔ میں نے دیکھا تو کوئی گواہ نہ ملا۔ آخر میں پھر بیٹھ گیا۔ پھر میرے دل میں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض تو کر دوں میں نے سارا حال آپؐ سے بیان کیا یہ سن کر جو لوگ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے ایک شخص کہنے لگا ابو قتادہ جس کافر کا مارنا بیان کرتے ہیں اس کا سامان میرے پاس ہے آپؐ ابو قتادہ کو راضی کر دیجئے ابو بکر صدیقؓ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آپؐ قریش کے ایک بجّو یا ایک چڑیا کو تو سامان دلا دیں اور خدا کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت میں لڑتا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور وہ سامان مجھ کو دلا دیا۔ میں نے اس کو بیچ کر ایک باغ خریدا یہ پہلی جائیداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی۔

ف اس کو خود امام بخاریؒ نے احکام میں وصل کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ۔

باب غزوہ اوطاس کا بیان ف

ف اوطاس ایک وادی ہے ہوازن کے ملک میں۔ یہ جنگ حنین کے بعد ہوئی۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن کے لوگ بھاگ کر کچھ تو اوطاس کیطرف گئے کچھ طائف کی طرف۔ تو اوطاس پر آپؐ نے ابو عامر اشعری کو سردار کرکے لشکر بھیجا اور طائف کیطرف بذات خود تشریف لے گئے۔

٦١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحْيِي؟ أَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي، وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی جنگ سے فارغ ہوئے۔ تو انہوں نے ابو عامر اشعری (عبید بن سلیم) کو (جو ابو موسیٰ اشعری کے چچا تھے) سردار کرکے ایک لشکر دے کر اوطاس کی طرف بھیجا۔ وہاں دُرید بن صمہ (کافروں کے سردار) سے مقابلہ ہوا دُرید مارا گیا ف اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی ابو عامر کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ اتفاق سے ان کے گھٹنے پر زخم آیا ایک جشمی ف۲ شخص نے ان کو تیر مارا۔ تیر ان کے گھٹنے میں گھسا دیا میں ان کے پاس گیا۔ پوچھا چچا میاں یہ تیر کس نے مارا انہوں نے اس جشمی شخص کو اشارے سے بتلایا۔ اور کہنے لگے۔ یہی شخص میرا قاتل ہے۔ میں چلا اور اس کے پیچھے لگا۔ اس نے جب مجھ کو دیکھا تو بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا۔ میں یہ کہتا جاتا تھا اے (نامردے) بے حیا ٹھہرتا کیوں نہیں۔ آخر وہ ٹھہر گیا اور مجھ میں اس میں تلوار کے دو وار ہوئے میں نے اس کو مار ڈالا۔ پھر ابو عامر کے پاس آیا۔ میں نے کہا اللہ نے تمہارے مارنے والے کو قتل کرا دیا۔ انہوں نے کہا اب یہ تیر تو نکال میں نے وہ تیر نکالا تو زخم سے پانی بہہ نکلا۔ ابو عامر کہنے لگے میرے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کرنا اور

عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ فِي ظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ، فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى۔

کہنا میرے لئے دعا فرمائیے اور ابو عامر نے اپنا قائم مقام مجھ کو کر دیا اور تھوڑی دیر زندہ رہے پھر انتقال کیا جب میں جنگ سے لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا دیکھا تو آپؐ گھر میں ایک بانڈی کی چارپائی پر تشریف رکھتے ہیں اس پر بستر بھی نہیں ہے ف۳ ۔ بانڈوں کے نشان آپؐ کی پشت مبارک اور پہلوؤں میں پڑ گئے ہیں ف۴ ۔ میں نے اپنا حال اور ابو عامر کا حال سب بیان کیا میں نے یہ بھی عرض کیا کہ ابو عامر نے آپؐ سے دعا کی درخواست کی ہے آپؐ نے پانی منگوایا وضو کیا۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دُعا کی یا اللہ عبید بن عامر کو بخش دے۔ آپؐ نے اتنے ہاتھ اٹھائے۔ کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی پھر یوں دُعا کی یا اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنے بہت بندوں سے بڑھ کر (یعنی زیادہ مرتبے والا) کیجیو۔ میں نے عرض کیا۔ میرے لئے بھی تو دعا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا یا اللہ عبداللہ بن قیس (یعنی ابوموسیٰ) کے گناہ بخش دے اور قیامت کے دن اسکو عزت کی جگہ (بہشت میں) لے جا۔ ابوبردہ کہتے ہیں آپؐ نے دو دعائیں کیں ایک ابو عامر کیلئے اور ایک ابوموسیٰ کیلئے۔

ف۱ اس کو ربیعہ بن رفیع یا زبیر بن عوام نے قتل کیا۔ ف۲ بنی جشم ایک قبیلہ ہے۔ ف۳ یہی صحیح ترجمہ ہے گو حدیث میں "وعلیہ فراش" ہے مگر اس میں غلطی ہوئی ہے ما نافیہ چھوٹ گیا ہے۔ ف۴ سبحان اللہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اس طرح سے زندگی بسر کی۔ اگر چاہتے تو اپنے لئے نہایت عمدہ اور نرم بچھونا تیار کرلیتے۔ کیا ان حالات کو بھی دیکھ کر کوئی آپؐ کی نبوت میں شک کر سکتا ہے زہد کا یہ حال، عبادت کا یہ حال کہ راتوں کو نماز پڑھتے پاؤں سوج جاتے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ، قَالَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ۔

باب غزوۂ طائف کا بیان جو شوال ۸ھ میں ہوا ف۱ ۔ یہ موسیٰ بن عقبہ نے (اپنے مغازی میں) بیان کیا۔

ف۱ طائف ایک بستی ہے مکہ سے تین منزل پر اس کو طائف اس لئے کہتے ہیں کہ طوفان میں پانی کے اوپر تیرتی رہی یا حضرت جبرئیلؑ نے اسکو ملک شام سے لیکر کعبہ کے گرد طواف کرایا۔ بعضوں نے کہا اسکے گرد ایک دیوار بنائی گئی تھی اس لئے اسکا نام طائف ہوا۔ یہ صدف کے ایک شخص نے بنوائی تھی جو حضر موت میں خون کرکے بھاگ آیا تھا اور مسعود بن معتب وہاں کے رئیس کے پاس اس نے پناہ لی تھی۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: سَمِعَ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا۔ انہوں نے

سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلاَنَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَدْخُلَنَّ هَؤُلاَءِ عَلَيْكُنَّ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: الْمُخَنَّثُ: هِيتٌ۔

سفیان بن عیینہ سے سُنا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میرے پاس اس وقت ایک ہیجڑا بیٹھا تھا۔ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا۔ عبداللہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے تم کو طائف فتح کرا دیا تو تم غیلان کی بیٹی (بادیہ) کو لے لینا (کیا موٹی گُدی عورت ہے سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بٹیں اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں دکھلاتی دیتی ہیں۔ یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہیجڑے آئندہ تمہارے پاس نہ آئیں۔ ابن عیینہ نے کہا اور ابن جریج نے کہا۔ اس ہیجڑے کا نام ہیت تھا ۱۔

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مدینہ سے نکال دیا۔ پھر بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اجازت دی کہ ہر جمعہ مدینہ میں آن کر بھیک وغیرہ مانگ کر اپنے مقام پر چلا جایا کرے۔

---

٦١٤ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا وَزَادَ: وَهُوَ مُحَاصِرٌ الطَّائِفَ يَوْمَئِذٍ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اتنا زیادہ ہے کہ آپؐ ان دنوں طائف کو گھیرے ہوتے تھے۔

---

٦١٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الأَعْمَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلاَ نَفْتَحُهُ؟ وَقَالَ مَرَّةً: نَقْفُلُ، فَقَالَ:

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے۔ انہوں نے ابو العباس شاعر سے جو اندھا تھا (اس کا نام سائب بن فروخ تھا) اس نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ نقصان نہیں کیا ۱۔ آخر آپؐ نے فرمایا ہم کل یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گذرا۔ وہ کہنے لگے واہ واہ ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں۔ ایک بار راوی نے یوں

اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ، فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ: إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَأَعْجَبَهُمْ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ، قَالَ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ۔

کہا ہم یہاں سے لوٹ جائیں اور طائف فتح نہ کریں (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) آپؐ نے فرمایا۔ اچھا صبح کو جنگ کرو۔ صبح ہوئی اور مسلمان لڑنے گئے تو زخمی ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا! اللہ نے چاہا تو کل ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے یہ سن کر لوگ خوش ہوئے آنحضرتؐ ہنس دیئے ۲؎ ۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا آپؐ مسکرا دیئے۔ امام بخاریؒ نے کہا حمیدی نے کہا ہم سے یہ ساری حدیث سفیان بن عیینہ نے بیان کی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۱؎ بلکہ الٹا مسلمانوں کو نقصان ہوا۔ طائف والے قلعہ کے اندر تھے اور ایک برس کا ذخیرہ انہوں نے اس میں رکھ لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھارہ دن یا پچیس دن یا سترہ دن تک یا چالیس دن تک اس کا محاصرہ کئے رہے۔ کافر قلعہ کے اندر سے مسلمانوں پر تیر چلاتے تھے اور لوہے کے ٹکڑے گرم کر کے پھینکتے تھے۔ کئی مسلمان شہید ہوئے آپؐ نے نوفل بن معاویہ سے مشورہ لیا انہوں نے کہا یہ لوگ تو لومڑی کی طرح ہیں جو اپنے بل میں گھس گئی ہے اگر آپؐ یہاں ٹھہرے رہیں گے تو لومڑی پکڑ پائیں گے۔ اگر چھوڑ دیں گے تو لومڑی آپؐ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتی۔ ۲؎ لوگوں کا حال دیکھو کہ پہلے تو لڑائی کے اور قلعہ فتح کرنے کے شائق تھے جب زخمی ہوتے اور تکلیف اٹھاتی تو اب روانہ ہوجانا پسند کرتے ہیں۔ ۳؎ اور قلعہ والوں کا کچھ بگاڑ نہ کر سکے وہ آڑ میں تھے۔ ۴؎ اور کل انہوں نے برا مانا تھا۔

۴۳۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ، وَقَالَ هِشَامٌ: وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا۔ کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سعد وہ شخص تھے جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور میں نے ابوبکرہؓ سے بھی سنا۔ وہ طائف کے قلعہ کی دیوار پر کئی آدمیوں کے ساتھ چڑھ گئے تھے (پھر لٹک کر اتر آئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے یہ دونوں صاحب (یعنی سعد اور ابوبکرہؓ) کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا جان بوجھ کر اور کسی کا بیٹا بنے تو اس پر بہشت حرام ہے اور ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ابوالعالیہ سے یا ابوعثمان نہدی سے (راوی کو شک ہے) انہوں نے کہا میں نے سعد اور ابوبکرہ صحابیوں سے سنا انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَاصِمٌ: قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا، قَالَ: أَجَلْ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَنَزَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم نے کہا میں نے ابوالعالیہ یا ابوعثمان سے کہا تمہارے سامنے تو دو شخصوں نے اس حدیث کی گواہی دی ہے کیسے دو شخص صحابی یہ گواہی تو بالکل کافی ہے انہوں نے کہا۔ ہاں ان دونوں میں ایک تو وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا ف۱ ۔ اور دوسرے (یعنی ابوبکرہ) وہ ہیں جو تیئیس آدمی تھے۔ ان لوگوں میں جو طائف کے قلعہ سے اُتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے ف۲ ۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ یعنی سعد بن ابی وقاص رض۔ ف۲ حافظ نے کہا یہ ہشام کی تعلیق مجھ کو موصولاً نہیں ملی اور اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگلی روایت کی تفصیل ہو جائے۔ اس میں مجملاً یہ مذکور تھا کہ کئی آدمیوں کے ساتھ قلعہ پر چڑھ گئے تھے۔ اس میں بیان ہے کہ وہ تیئیس آدمی تھے۔

---

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي؟ فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ، فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ، فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ، فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا، قَالَا: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا، فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا ہم سے ابواسامہ نے۔ انہوں نے برید بن عبداللہ سے۔ انہوں نے ابوبردہ سے۔ انہوں نے ابوموسٰی اشعری سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپؐ جعرانہ میں اترے ہوئے تھے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے ف۱ بلال آپؐ کے ساتھ تھے۔ اس وقت ایک گنوار (نام نامعلوم) آپؐ کے پاس آیا کہنے لگا آپؐ نے جو مجھ سے وعدہ فرمایا تھا وہ پورا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا خوش ہوجا۔ اس نے کہا یہ کیا بات آپؐ اکثر یہی فرماتے ہیں۔ خوش ہوجا۔ یہ سن کر معلوم ہوا جیسے آپؐ غصے میں بلال اور ابوموسٰی کی طرف متوجہ ہوتے فرمایا اس گنوار نے خوش خبری قبول نہیں کی۔ تم قبول کرو۔ ان دونوں نے کہا ہم کو قبول ہے ف۲ پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے۔ اور کلی بھی کی پھر (بلال اور ابوموسٰی سے) فرمایا دونوں یہ پانی پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو۔ اور خوش ہوجاؤ۔ دونوں نے پیالہ لے کر لیا ہی کیا۔ اتنے میں ام المومنین ام سلمہ رض نے

أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

پردے کے پیچھے سے پکارا. تھوڑا پانی اپنی ماں کے لئے بھی رہنے دو۔ انہوں نے کچھ پانی بچا کر ان کو بھی دیا۔

ف۱ یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ مکہ اور طائف کے درمیان چونکہ جعرانہ وہیں ہے۔ ف۲ شاید اس گنوار سے آپؐ نے کچھ روپیہ پیسہ یا لوٹ کا مال دینے کا وعدہ فرمایا ہوگا۔ جب وہ تقاضا کرنے آیا تو آپؐ نے فرمایا۔ مال کی کیا حقیقت ہے۔ بہشت تجھ کو مبارک ہو لیکن بدقسمتی سے اس گنوار نے یہ نعمت ابدی قبول نہ کی اور بے ادب یوں کہنے لگا کہ آپؐ اکثر ایسا ہی فرمایا کرتے ہیں آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور ابو موسیٰؓ اور بلالؓ کو یہ نعمت سرفراز ہوئی۔ یہ ہے، تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل خضر از آب حیوان تشنہ مے سکندر را۔

---

۶۱۸ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا، فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ: أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا۔ مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی۔ ان سے صفوان بن یعلےٰ بن امیہ نے بیان کیا کہ ان کے والد یعلےٰ کہتے تھے۔ مجھ کو آرزو تھی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب آپؐ پر وحی اتر رہی ہو۔ پھر ایسا اتفاق ہوا۔ آپؐ جعرانہ میں تھے۔ اور ایک کپڑے کا سایہ آپؐ پر کر دیا گیا تھا اس میں آپؐ کے کئی اصحابؓ بھی تھے۔ اتنے میں ایک گنوار اپنے چغے میں خوشبو لیتھڑے ہوئے آیا۔ اور آپؐ سے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ کیا فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عمرے کا احرام ایسے چغے میں باندھے۔ جس میں وہ خوشبو (احرام سے پہلے) لیتھڑ چکا تھا حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آؤ (آپؐ پر وحی اترنا دیکھو) یعلیٰ آئے اور اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈال دیا (خود باہر کھڑے رہے) دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور آپؐ خراٹے لے رہے ہیں۔ ایک گھڑی تک یہی حال رہا۔ اس کے بعد یہ حالت موقوف ہوئی آپؐ نے پوچھا وہ (گنوار) کہاں گیا جس نے عمرے کا مسئلہ ابھی پوچھا تھا لوگ اس کو ڈھونڈھ کر لائے۔ آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر جو خوشبو تیرے کپڑے میں لگی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال ف۱ اور چغہ اتار کر پھینک دے پھر عمرے میں وہی کام کرنا

هُمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ رَضِينَا، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوا۔

نوجوان بچوں نے ایسی باتیں کیں (یہ ان کی نادانی تھی) کہنے لگے اللہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشے آپؐ قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں اور ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں ان کا دل ملاتا ہوں (کہیں پھر کافر نہ ہو جائیں) کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ لوگ مال و دولت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ قسم خدا کی تم جو لے کر جاتے ہو وہ کہیں اس سے بہتر ہے جس کو وہ لے کر جاتے ہیں۔ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم راضی ہیں (ہم کو کوئی شکایت نہیں) آپؐ نے فرمایا دیکھو تم قریب میں بڑی حق تلفی دیکھو گے ف۱۔ تم اللہ اور رسول سے ملنے تک صبر کیے رہنا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر ہوں گا (وہاں تم سے ملوں گا) انسؓ نے کہا پھر انصار سے صبر نہ ہو سکا ف۲۔

ف۱ اوروں کو عہدے ملیں گے تم محروم رہو گے۔ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعضے انصار نے خلافت میں شرکت چاہی جیسے سعد بن عبادہ وغیرہ نے مگر اکثر انصار صبر کیے رہے اور بخوشی قریش کے خلفاء سے بیعت کر لی رضی اللہ عنہم۔

---

۶۲۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ فِي قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا:

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید) سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جس زمانہ میں مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی) لوٹ قریش لوگوں میں بانٹی یہ حال دیکھ کر انصار کو غصہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کا غصہ فرو کرنے کے لئے) فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ لوگ دنیا (کا مال واسباب) لے کر (اپنے گھروں کو) جائیں اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ انہوں نے عرض کیا بیشک

بَلَى، قَالَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

ہم اس کو پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر (دوسرے) لوگ ایک نالے یا ایک رستے کی طرف جائیں ف۱ تو میں انصار ہی کے نالے یا رستے کیطرف چلوں ف۲۔

ف۱ اور انصار ایک نالے یا رستے کی طرف۔ ف۲ دوسرے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دوں۔

۶۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ وَالْتَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ: فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہم کو ہشام بن زید بن انسؓ نے خبر دی انہوں نے (اپنے دادا) انسؓ سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا اور ہوازن کی قوم سے مقابلہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (مہاجرین اور انصار وغیرہ) تھے اور وہ لوگ جن کو آپؐ نے احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا ف۱ یہ سب لوگ (باستثناء چند صحابہ کے) بھاگ نکلے۔ آنحضرتؐ نے پکارا انصار یو انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ حاضر مستعد آپؐ کے سامنے موجود پھر آپؐ (خچر پر سے) اُتر پڑے اور فرمایا میں اللہ کا بندہ اور اس کا بھیجا ہوا ہوں۔ اس کے بعد کافروں کو شکست ہوئی (مسلمانوں نے دوبارہ ان پر حملہ کیا) لوٹ کا مال آپؐ نے مہاجرین اور ان لوگوں کو دیا جن کو احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا انصار کو کچھ نہ دیا انہوں نے گفتگو کی ف۲ آنحضرتؐ نے ان کو بلا بھیجا اور (چمڑے کے) ایک ڈیرے میں لے گئے فرمایا کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ لوگ بکریاں اونٹ وغیرہ لے کر اپنے گھروں کو سدھاریں اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پھر فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار ایک رستے پر تو میں انصار کا رستہ اختیار کروں (انہی کے ساتھ رہوں)

ف۱ جیسے ابوسفیان ان کا بیٹا معاویہ حکیم بن حزام وغیرہ آپ نے فتح مکہ کے بعد نہ ان لوگوں کو قید کیا نہ قتل کیا بلکہ احسان رکھ کر ان کو چھوڑ دیا امن دیا۔ ف۲ یہ گفتگو اوپر گزر چکی۔ انہوں نے یہ کہا اللہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشے آپ قریش کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک قریش کا خون ٹپک رہا ہے۔

۶۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

مجھ سے محمد بن البشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا بات یہ ہے کہ قریش کے لوگ ابھی ابھی جاہلیت اور (قتل وقید کی) مصیبت سے نکلے ہیں میرا مطلب یہ تھا ان کے نقصان کی تلافی کروں (یا ان کو کچھ انعام اکرام دوں) ان کا دل ملاؤں، بھلا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دُوسرے لوگ (دنیا کا مال واسباب) لے کر لوٹ جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر کو لیکر اپنے گھروں کو لوٹو ف۱۔ انہوں نے کہا ہم تو اس پر راضی ہیں (اس سے زیادہ کون سا شرف ہوگا) آپؐ نے فرمایا (مجھ کو تو تم لوگوں سے اتنی الفت ہے) کہ اگر لوگ ایک رستے چلیں اور انصار دُوسرے رستے تو میں انصار ہی کے میدان یا رستے کو اختیار کروں (دُوسرے لوگ چھُٹ جائیں تو چھُٹ جائیں)

ف۱ دوسرے لوگ تو عام براتی تھے حلوہ مانڈا مٹھائی لے کر چل دیئے اور تم دولہا کو اپنے ساتھ لے چلے۔

۶۲۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قشیر جو منافق تھا) بولا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے (نعوذ باللہ) ابن مسعود کہتے ہیں میں یہ سُن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ سے بیان کیا آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آگیا) پھر فرمایا اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے اُن کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی ف۱ پر انہوں نے صبر کیا ف۲۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽

ف۱ کیا کیا بہتان لگائے گئے۔ ف۲ حضرت موسیٰؑ کے مزاج میں شرم اور حیا بہت تھی وہ چھپ کر تنہائی میں نہایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کو شگوفہ ہاتھ آیا کسی نے کہا ان کو برص ہے کسی نے کہا خصیے بڑھ گئے ہیں اسی قسم کے بہتان کرنا شروع کئے آخر اللہ تعالیٰ نے انکی

پاکی اور بے عیبی ظاہر کردی یہ قصہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسیٰ اخیر تک۔ اس کمبخت منافق نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا، دنیا کا مال اسباب سب پروردگار کی ملک ہے جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا ہو اس کو پورا اختیار ہے کہ جیسی مصلحت ہو اس طرح دنیا کا مال تقسیم کرے اللہ کی رضامندی کا خیال جتنا اس کے پیغمبر کو ہوگا اس کا عشر عشیر بھی اور کسی کو نہیں ہو سکتا یہ حنین کا مال تھا کیا چند اونٹ چند بکریاں وغیرہ، اگر آپ زمین کے سارے خزانے بانٹ دیتے تو بھی اللہ تعالیٰ آپؐ سے ناخوش نہ ہوتا ساری دنیا کی کائنات اس پروردگار کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے بھی کم ہے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا، أَعْطَى الأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيدَ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللهِ، فَقُلْتُ: لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے، انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا، (اور لوٹ کے جانور ملے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے لوگوں کو بہت بہت جانور دیئے جیسے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور چند لوگوں کو بھی اسی طرح، ایک شخص (منافق) یہ حال دیکھ کر بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے (اس منافق کی) یہ بات سن کر (اپنے دل میں) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرور اسکی خبر دونگا ف۱۔ آپؐ نے فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ ایذا دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا ف۲۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ پھر میں نے آپکو خبر دی۔ ف۲ سبحان اللہ صبر عجب نعمت ہے پیغمبروں کی خصلت ہے جس نے صبر کیا وہ کامیاب ہوا اخیر میں اس کا دشمن ہی ذلیل و خوار ہوا۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ مِنَ الطُّلَقَاءِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے (اپنے دادا) انسؓ سے انہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا تو ہوازن اور غطفان قبیلے کے لوگ اپنے مویشی اور بال بچے سب ساتھ لے کر لڑنے آئے ف۱۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار (صحابہ) تھے اور کچھ وہ لوگ جن کو آپؐ

فأدبروا عنه حتى بقي وحده فنادى يومئذ نداءين لم يخلط بينهما، التفت عن يمينه فقال: يا معشر الأنصار، قالوا: لبيك يا رسول الله، أبشر نحن معك، ثم التفت عن يساره فقال: يا معشر الأنصار، قالوا: لبيك يا رسول الله، أبشر نحن معك، وهو على بغلة بيضاء فنزل فقال: أنا عبد الله ورسوله، فانهزم المشركون وأصاب يومئذ غنائم كثيرة فقسم في المهاجرين والطلقاء ولم يعط الأنصار شيئا، فقالت الأنصار: إذا كانت شديدة فنحن ندعى ويعطى الغنيمة غيرنا؟ فبلغه ذلك فجمعهم في قبة فقال: يا معشر الأنصار، ما حديث بلغني عنكم؟ فسكتوا، فقال: يا معشر الأنصار، ألا ترضون أن يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم تحوزونه إلى بيوتكم؟ قالوا: بلى، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لو سلك الناس واديا وسلكت الأنصار شعبا لأخذت شعب الأنصار، وقال هشام: يا أبا حمزة وأنت شاهد ذاك؟ قال: وأين أغيب عنه۔

نے احسان رکھ کر چھوڑ دیا تھا۔ خیر یہ لوگ بھاگ نکلے، آنحضرتؐ میدانِ جنگ میں اکیلے رہ گئے ف۲۔ اس دن آپؐ نے دو آوازیں کیں الگ الگ پہلے داہنے طرف نگاہ پھیری اور پکارا انصاریو! انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ خوش ہو جائیے۔ ہم آپؐ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔ پھر بائیں طرف نگاہ پھیری پکارا انصاریو! انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ خوش ہو جائیے، ہم آپؐ کے ساتھ (لڑنے مرنے کو) حاضر ہیں۔ آپؐ ایک نقرہ خچر پر سوار تھے ف۳۔ آخر اس پر سے اتر پڑے اور فرمانے لگے میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں پھر کافر بھاگ نکلے (اُن کو شکست ہوئی) اور لوٹ کا مال بہت سا ہاتھ آیا۔ آپؐ نے وہ مال مہاجرین اور ان لوگوں کو جن کو احسان رکھ چھوڑ دیا تھا، بانٹ دیا، انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس وقت انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی۔ آپؐ نے سب انصاریوں کو ایک ڈیرے میں جمع کیا۔ پھر فرمایا انصاریو! یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خاموش رہے (شرمندہ ہو گئے) آپؐ نے فرمایا دیکھو تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا کا مال اسباب لے کر جائیں اور تم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لے سدھارو (اپنے گھروں میں پیغمبر کو لے جاؤ) سبحان اللہ اس شرف پر ساری دنیا تصدق ہے) انہوں نے کہا ہم خوش ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ف۴ اگر لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار دوسرے رستے چلیں تو میں انصار کے رستے پر چلوں ہشام نے (اپنے دادا انسؓ سے) کہا ابوحمزہ تم بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کہا موجود نہیں تو غائب کہاں ہو گیا تھا۔

ف۱ ان کا مطلب یہ تھا کہ خوب جم کر لڑیں۔ بال بچے اور اسباب کے خیال سے میدانِ جنگ نہ چھوڑ دیں۔ ف۲ دشمن کی طرف منہ کئے لڑائی پر مستعد۔ ف۳ مسلم کی روایت میں یوں ہے آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ شجرۂ رضوان والوں کو آواز دو۔ ان کی آواز بہت بلند

تھی۔ انہوں نے آواز دی اے شجرۂ رضوان والے کہاں گئے ان کے پکارتے ہی یہ لوگ اس طرح لپکے جیسے گائیں اپنے بچوں کی طرف شفقت سے لپکتی ہیں اور کہنے لگے حاضر حاضر اور کافروں پر بڑے زور کے ساتھ حملہ کیا خوب تلوار چلنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اب تنور گرم ہوا یعنے لڑائی خوب چمکی۔ ف۴ دنیا کے مال اور اسباب کی حقیقت ہی کیا ہے مجھ کو تم سے ایسی محبت ہے۔

بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ۔

باب نجد کی طرف جو لشکر آنحضرتؐ نے روانہ کیا۔ اس کا بیان۔ ف۱

ف۱ امام بخاری نے اس جنگ کو طائف کے بعد ذکر کیا لیکن اہل مغازی نے کہا ہے کہ یہ فتح مکہ کو جانے سے پہلے آپؐ نے روانہ کیا تھا۔ ابن سعد نے کہا آٹھویں سنہ ہجری ماہ شعبان میں۔ بعضوں نے کہا رمضان میں اس لشکر کے سردار ابو قتادہؓ تھے اس میں پچیس آدمی تھے انہوں نے غطفان کے دو سو اونٹ دو ہزار بکریاں لوٹیں۔

٦٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا۔ کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک ٹکری بھیجی۔ میں اس میں شریک تھا۔ ہم لوگوں کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ اور زیادہ انعام کے طور پر ملا تو کل تیرہ تیرہ اونٹ ہم کو ملے

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا۔ ف۱۔

ف۱ یہ بعد فتح مکہ کے تھا باتفاق اہل مغازی آپؐ نے خالد بن ولید کو تین سو پچاس آدمی دے کر اس لئے روانہ کیا۔ کہ بنی جذیمہ کو اسلام کی دعوت دیں۔ لڑائی کے لئے نہیں بھیجا۔

٦٢٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا، ہم کو معمر نے خبر دی، دوسری سند اور مجھ سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے

سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ لَهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ، مَرَّتَيْنِ

سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے ہم اسلام لاتے (گھبراہٹ میں) کہنے لگے، ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ خالد نے ان کو قتل کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لئے) اسی کے سپرد کر دیا۔ ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے، میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مارے گا ف۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھا دیا۔ (دونوں ہاتھ اٹھائے) اور دعا کی۔ یا اللہ میں خالد بن ولید کے کام سے الگ ہوں۔ دو بار یہ فرمایا۔

ف حالانکہ خالد بن ولید فوج کے سردار تھے مگر عبداللہ بن عمرؓ نے اس حکم میں ان کی اطاعت نہ کی کیونکہ ان کا حکم خلاف شرع تھا جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے صبانا سے یہی مراد لی تھی کہ ہم مسلمان ہو گئے تو خالد کو ان کے قتل سے باز رہنا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے فعل سے اپنی برأت ظاہر کی۔ گو خالد کو سزا نہ دی اس لئے کہ ان کی خطا اجتہادی خطا تھی۔ وہ صبانا کا معنے اسلمنا نہ سمجھے اور انہوں نے ظاہر حکم پر عمل کیا کہ جب تک اسلام نہ لائیں ان سے لڑو۔

بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ، وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ

باب عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا اس کا بیان۔ اس کو سریہ انصاری بھی کہتے ہیں۔

۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا، ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے سعد بن عبیدہ نے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهَا رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

ایک فوج کی ٹکڑی بھیجی اس کا سردار ایک انصاری مرد (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرو ایک بار ایسا ہوا کہ اس انصاری مرد کو غصہ آیا وہ لوگوں سے کہنے لگا کیا آنحضرتؐ نے تم کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں بے شک دیا ہے تب اس نے کہا اچھا جلانے کی لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے جمع کیں اس نے کہا آگ روشن کرو۔ آگ روشن کی۔ اس نے کہا اب اس میں گھس جاؤ لوگوں نے قصد کیا اس میں گھس جائیں مگر ایک دوسرے کو روکنے لگے اور کہنے لگے ف۱ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی لئے بھاگ کر آئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں۔ خیر وہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور اس انصاری سردار کا غصہ فرو ہوگیا۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا ف۲ اگر گھس جاتے تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے (وہیں مرکر رہ جاتے یا خودکشی کی سزا میں جلتے رہتے) اطاعت اسی کام میں ضروری ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو ف۳۔

ف۱ اپنا قدیمی دین چھوڑ کر۔ ف۲ ان لوگوں نے اچھا کیا جو آگ میں نہ گھسے۔ ف۳ لیکن شریعت کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے۔ بادشاہ ہو یا امام مولوی ہو یا سردار پیر ہو یا مرشد کیونکہ بڑا بادشاہ پروردگار ہے اور بڑے پیر پیغمبر صاحب ہیں ہم اپنے بادشاہ اور بڑے پیر کے خلاف کسی کا قول نہیں مانیں گے تمام جہان کے پیر اور ولی اور مرشد ان کے غلام اور کفش بردار ہیں۔

بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باب ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو حج وداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا۔ ہر ایک کو ایک حصہ پر یمن کے دو حصے ہیں ف۱۔ پھر آپؐ نے ان دونوں سے

مِخْلَافٍ، قَالَ: وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ، ثُمَّ قَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، قَالَ: وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَيُّمَ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي۔

فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرنا ان کو مشکل میں نہ پھنسانا ان کو خوش رکھنا (دین سے) نفرت نہ دلانا۔ خیر ان میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ ہوا اور ان میں سے جو کوئی اپنے علاقہ کا دورہ کرتے کرتے اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اس سے تازہ ملاقات کرلیتا اس کو سلام کرتا ف۲۔ ایک بار ایسا ہوا معاذ اپنے علاقے کا دورہ کرتے کرتے ابوموسیٰ کے قریب پہنچ گئے ایک خچر پر سوار ابوموسےٰ کے پاس آئے وہ بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہیں (مشکیں کسی ہیں) معاذ نے کہا عبداللہ بن قیس (ابوموسےٰ کا نام ہے) یہ کون شخص ہے (اس شخص کی مشکیں کیوں کسی ہیں) ابوموسیٰ نے کہا یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہوگیا (اسلام سے پھر گیا ہے) معاذ نے کہا میں خچر پر سے نہیں اتروں گا جب تک وہ قتل نہیں کیا جائے گا ابوموسیٰ نے کہا اترو تو اس کو تو قتل کرنے ہی کے لئے لاتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نہیں اتروں گا۔ جب تک وہ قتل نہ کیا جائے آخر ابوموسےٰ رضؓ نے حکم دیا۔ وہ قتل کیا گیا۔ اس وقت معاذ رضؓ خچر پر سے اترے ف۳ اور ابوموسیٰ رضؓ نے کہا عبداللہ تم قرآن کی تلاوت کس طرح کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں ف۴ ابوموسیٰ رضؓ نے کہا معاذ تم کس طرح تلاوت کرتے ہو انہوں نے کہا میں تو ایسا کرتا ہوں شروع رات میں سو جاتا ہوں اور پھر نیند لے کر اٹھتا ہوں اور جتنا قرآن اللہ نے میری قسمت میں رکھا ہے اسکی تلاوت کرتا ہوں۔ میں سوتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں جیسے اٹھتا بھی ثواب کی نیت سے ہوں ف۵۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ ایک بلند حصہ معاذ کو وہاں کا حاکم کیا ایک نشیبی حصہ ابوموسیٰ کو وہاں کا حاکم کیا۔ ف۲ یعنے دونوں حاکم اپنے اپنے ملک کا دورہ کرتے سرحد کے قریب آجاتے تو مل لیتے اگر کوئی بات پوچھنے کے قابل ہوتی تو صلاح اور مشورہ کرلیتے۔ ف۳ اللہ اللہ معاذ بن جبل رضؓ کا تقویٰ شریعت کی پیروی صحابہ پر ختم ہوگئی۔ حدیث میں آیا ہے جو کوئی اسلام سے پھر جائے اس کو قتل کردو۔ معاذ رضؓ نے جب تک شریعت کا حکم جاری نہ کیا اس وقت تک ابوموسیٰ کے پاس نہ اترے اور ٹھہرنا منظور نہ کیا۔ ف۴ یعنے یہ نہیں کرتا کہ ایک ہی وقت ایک ہی منزل یا ایک ہی پارہ پڑھ ڈالوں۔ ع۱ تو اس کو قتل کرو۔ ع۲ جب فرصت ہوتی ہے۔ ف۵ کیونکہ جب کھانے پینے سونے سے یہ غرض ہو کہ عبادت کی طاقت

حاصل ہو تو سب ہی ثواب ملتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

۶۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ، فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ؟ قَالَ: نَبِيذُ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ: نَبِيذُ الشَّعِيرِ، فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحاق بن شاہین نے) کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے سعید ابن بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو موسےٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا میں نے آپؐ سے یمن کے شرابوں کا پوچھا جو وہاں تیار ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کون سے شراب میں نے کہا تبع اور مزر سعید نے کہا میں نے ابو بردہ سے پوچھا شراب تبع کیا ہے انہوں نے کہا شہد کا شراب اور مزر جَو کا شراب آنحضرتؐ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جَو کا ہو یا جوار کا) اس حدیث کو جریر اور عبدالواحد نے بھی سلیمان شیبانی سے انہوں نے ابو بردہ سے روایت کیا ف۔

ف حافظ نے کہا جریر کی روایت کو اسمٰعیلی نے وصل کیا اور عبدالواحد کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی۔

۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ، وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ، فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، فَانْطَلَقَا، فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي، وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ:

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا۔ آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی کرتے رہنا ان کو مشکل میں نہ ڈالنا، خوش رکھنا، نفرت نہ دلانا اور دونوں مل جل کر رہنا ف۔ ابو موسےٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک (یعنی یمن) میں مزر یعنے جو کی شراب اور تبع یعنے شہد کی شراب تیار ہوتی ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپؐ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے خیر معاذؓ اور ابو موسےٰؓ دونوں روانہ ہوتے۔ معاذؓ نے ابو موسےٰؓ سے پوچھا تم قرآن کس طرح پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا کھڑے بیٹھے اونٹ پر سوار رہ کر میں تو تھوڑا تھوڑا ہر وقت

أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ فَأَقُومُ وَأَنَامُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ، فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى، فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ، تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

(جب فرصت ہوتی ہے) پڑھا کرتا ہوں۔ معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں (شروع رات میں) سو جاتا ہوں پھر (عبادت کے لئے) اٹھتا ہوں۔ مجھے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز میں کھڑے ہونے میں۔ ابو موسیٰ نے ایک خیمہ کھڑا کیا تھا دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو جایا کرتے ایک بار معاذ ابو موسیٰؓ سے ملنے کو آئے دیکھا تو ایک شخص بندھا ہوا ہے پوچھا یہ کون ہے۔ ابو موسیٰؓ نے کہا یہ ایک یہودی ہے جو مسلمان ہو گیا تھا اب پھر اسلام سے پھر گیا ہے۔ معاذؓ نے کہا میں تو اسکی گردن مار دوں گا۔ مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کو عبدالملک بن عمرو عقدی اور وہب بن جریر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ف۲۔ اور وکیع اور نضر اور ابوداؤد نے اس کو شعبہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جریر بن عبدالحمید نے اسکو شیبانی سے روایت کیا انہوں نے ابو بردہ سے ف۳۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ آپس میں ضد اور نفسانیت نہ کرنا۔ ف۲ عقدی کی روایت کو امام بخاری نے احکام میں اور وہب کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا۔ ف۳ وکیع کی روایت کو امام بخاری نے جہاد میں اور ابوداؤد طیالسی کی روایت کو امام بخاری نے ادب میں وصل کیا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ وکیع اور نضر اور ابوداؤد نے اس حدیث کو شعبہ سے موصولاً روایت کیا اور مسلم بن ابراہیم اور عقدی اور وہب بن جریر نے مرسلاً۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ هُوَ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ

مجھ سے عباس بن ولید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے ایوب بن عائذ سے کہا ہم سے قیس بن مسلم نے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے ملک (یعنی یمن کا) حاکم کر کے بھیجا میں جب وہاں سے لوٹ کر آیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم البطح (یعنی محصب) میں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا عبداللہ بن قیس تو نے حج کی نیت کی۔ میں

بِالْأَبْطَحِ، فَقَالَ: أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ابْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ، قَالَ: فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا؟ قُلْتُ: لَمْ أَسُقْ، قَالَ: فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ. فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ وَمَكَثْنَا بِذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ.

نے کہا جی ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تونے احرام باندھتے وقت کیا کہا۔ میں نے کہا لبیک اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا۔ آپ نے پوچھا کیا تو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے پھر احرام کھول ڈال۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ بنی قیس کی ایک عورت (نام نامعلوم) نے میرے بالوں کی کنگھی کی اور اسی قاعدے پر ہم اس وقت تک چلتے رہے جب تک حضرت عمرؓ خلیفہ ہوتے وا۔

وا پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت میں متعہ نسا اور متعہ حج دونوں سے منع کیا متعہ حج کی بحث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

---

٦٣٤ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ

مجھ سے حبان ابن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے زکریا بن اسحاق سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابوسعید (نافذ) سے جو عبداللہ بن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل سے جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا یہ فرمایا تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو اہل کتاب ہیں (یہودی نصرانی وغیرہ) جب تو ان کے پاس پہنچے تو (پہلے) ان کو یہ کہہ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تب ان سے کہہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں۔ تب ان سے کہہ اللہ نے ان کے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان سے لے کر ان ہی کے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تب ایسا کر کہ (زکوٰۃ میں) عمدہ عمدہ مال مت لے (بیچ کا مال لے) اور دیکھ مظلوم کی بددعا سے بچے

وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّعَتْ: طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ، طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ۔

رہیو مظلوم کی دعا سیدھی پروردگار تک پہنچ جاتی ہے (رکتی ہی نہیں) امام بخاری نے کہا (سورۂ مائدہ میں) جو طوعت کا لفظ آیا ہے اس کا معنی وہی ہے جو طاعت اور اطاعت کا ہے جیسے کہتے ہیں۔ طِعتُ طُعتُ اطعت، سب کا معنی ایک ہی ہے ف۱۔

ف۱ حدیث میں اطاعوا کا یا طاعوا کا لفظ آیا تھا۔ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے لفظ طوّعت کی تفسیر کر دی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے اور غرض یہ ہے کہ اس میں تین لغت آتے ہیں۔ طوّع، طاع، اطاع معنے ایک ہی ہیں یعنی راضی ہوا مان لیا۔

٦٣٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ: وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ، زَادَ مُعَاذٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا قَالَ: وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا۔ قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عمرو بن میمون سے کہ معاذؓ جب یمن میں آئے تو انہوں نے صبح کی نماز پڑھائی اور یہ آیت پڑھی۔ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا۔ ایک شخص (نام نامعلوم) عین نماز میں بول اٹھا ابراہیم کی ماں کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ف۱۔ معاذ بن معاذ نے شعبہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید سے۔ انہوں نے عمرو بن میمون سے، اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا۔ معاذؓ نے صبح کی نماز پڑھائی اس میں سورۂ نساء پڑھی۔ جب اس آیت پر پہنچے۔ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا، تو ایک شخص ان کے پیچھے بول اٹھا۔ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہو گئی۔

ف۱ یعنے ان کو تو بڑی خوشی اور مبارک بادی ہے کہ ان کا بیٹا اللہ کا خلیل ہوا اس شخص نے مسئلہ نہ جان کر نماز میں بات کر لی۔ اور اوپر گذر چکا ہے کہ اہل حدیث کے نزدیک نادانستہ نماز میں بات کر لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ باب حضرت علیؓ اور خالد بن ولیدؓ کو یمن کی

وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

طرف حج وداع سے پہلے بھیجنا ۔

۶۳۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ: مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ، فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

مجھ سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف ابن اسحاق بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے ابواسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے۔ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا پھر خالد کی جگہ حضرت علیؓ کو مقرر کیا۔ اور فرمایا خالد کے ساتھ جو لوگ گئے تھے۔ ان سے کہہ دینا اگر وہ چاہیں تو تمہارے ساتھ ہو کر پھر یمن کو لوٹ جائیں ف۱ اور اگر چاہیں تو چلے آئیں۔ براء کہتے ہیں۔ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علیؓ کے ساتھ پھر یمن کی طرف لوٹ گئے۔ مجھ کو کئی اوقیہ (چاندی کے) لوٹ میں ملے ف۲۔

ف ۱ اور زیادہ جہاد کریں۔ ف۲ اسمٰعیلی کی روایت میں ہے کہ جب ہم حضرت علیؓ کے ساتھ پھر یمن کو لوٹ گئے تو کافروں کی ایک قوم ہمدان سے مقابلہ ہوا حضرت علیؓ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا وہ سب مسلمان ہو گئے حضرت علیؓ نے یہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا آپؐ نے سجدۂ شکر کیا اور فرمایا ہمدان سلامت رہے۔

---

۶۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے علی بن سوید بن منجوف نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد (بریدہ بن حصیبؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا کہ لوٹ کے مال کا پانچواں حصہ ان سے لے آئیں میں اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت علی کو بُرا سمجھا ف۱۔ انہوں نے وہاں غسل کیا (ایک لونڈی سے صحبت کی) میں نے خالد سے کہا تم دیکھتے ہو علیؓ نے کیا کیا۔ خیر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا ف۲

بُرَيْدَةُ، أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

آپ نے فرمایا۔ بریدہ کیا تو علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں ف۳۔ آپؐ نے فرمایا علیؓ سے دشمنی مت رکھ ف۴۔ ان کا خمس میں اس سے زیادہ حصہ ہے ف۵۔

ف۱ ہوا یہ کہ حضرت علیؓ نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی جو سب قیدیوں میں عمدہ تھی اور اس سے صحبت کی بریدہ کو یہ گمان ہوا کہ حضرت علیؓ نے مال غنیمت میں خیانت کی اس وجہ سے ان کو برا سمجھا حالانکہ یہ خیانت نہ تھی کیونکہ خمس اللہ اور رسول کا حصہ تھا۔ اور حضرت علیؓ اس کے بڑے حقدار تھے اور شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو تقسیم کے لئے بھی اختیار دیا تھا اب استبرا سے قبل لونڈی سے جماع کرنا۔ تو وہ اس وجہ سے ہوگا کہ وہ لونڈی باکرہ ہوگی۔ اور باکرہ کے لئے استبراء بعضوں کے نزدیک لازم نہیں ہے۔ شاید حضرت علیؓ کا بھی یہی مذہب ہوگا۔ یا وہ اسی دن حیض سے پاک ہوگئی ہوگی۔ ف۲ کہ علی نے ایک لونڈی لے لی اس سے صحبت بھی کی۔ ف۳ ان کے کام ہی ایسے ہیں۔ ف۴ ایک لونڈی کیا چیز ہے۔ ف۵ دوسری روایت میں ہے بریدہ نے کہا پھر تو حضرت علیؓ سے میں سب سے زیادہ محبت کرنے لگا۔ امام احمد کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیؓ سے دشمنی مت رکھ وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور میرے بعد وہی تمہارا ولی ہے ایک روایت میں ہے کہ جب میں نے علیؓ کی شکایت کی تو آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا میں جس کا ولی ہوں علیؓ بھی اس کا ولی ہے رضی اللہ عنہ۔

---

۶۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے کہا۔ ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم نے بیان کیا کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت علیؓ نے یمن سے ایک سونے کا ٹکڑا صاف کئے ہوتے چمڑے میں لپیٹا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا ابھی وہ سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا ف۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا۔ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل بن مہلہل۔ چوتھا آدمی علقمہ بن علاثہ تھا یا عامر بن طفیل ف۲۔ یہ حال دیکھ کر آپؐ کے اصحابؓ میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا ہم تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے اور اس پروردگار کو

فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، قَالَ: وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي، فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ۔

میرا اعتبار ہے جو آسمانوں پر ہے ف۳ صبح اور شام آسمان پر سے مجھ کو خبر آتی رہتی ہے۔ راوی نے کہا اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی بلند داڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہ بند اٹھائے ہوئے ف۴۔ کہنے لگا یا رسول اللہ، اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا ہاتھ تیرے کی کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لئے زیادہ لائق نہیں ہوں ف۵ خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے عرض کیا ف۶۔ یا رسول اللہ میں اسکی گردن اڑا دوں ف۷۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جنکی زبان اور دل موافق نہیں ہیں (یعنے منافق ہیں) آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا ان کے پیٹ چیروں۔ راوی نے کہا۔ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو بڑے مزے سے یا ہر وقت پڑھتے رہیں گے مگر وہ ان کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا (بس زبان سے طوطے کی طرح رٹیں گے ف۸) وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے ف۹۔ (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا اگر کہیں میں نے ان لوگوں کو پایا تو ثمود کی قوم کیطرح بالکل قتل کر ڈالوں گا ف۱۰۔

ف۱ بلکہ کان سے نکلا کچا سونا تھا۔ ف۲ صحیح یہ ہے کہ علقمہ بن علاثہ تھا کیونکہ عامر بن طفیل اس سے پہلے کفر کی حالت میں کان کے پھوڑے سے مرگیا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے (اس کا قصہ)۔ ف۳ اس حدیث سے باری تعالیٰ اور اس کا آسمانوں پر ہونا ثابت ہوتا ہے جیسے اہل سنت کا اعتقاد ہے۔ ف۴ اس کا نام ذوالخویصرہ یا نافع یا حرقوص بن زہیر تھا۔ ف۵ کیونکہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جتنا میں اللہ کو پہچانتا ہوں تو کیا پہچانے۔ مجھ کو اس کا ڈر سب سے زیادہ ہونا چاہیے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ سے نہ ڈروں تو پھر کون ڈرے گا۔ ف۶ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ معروضہ کیا شاید دونوں نے کیا ہو۔ ف۷ اس نے اللہ کے رسولؐ سے ایسی گستاخی اور بے ادبی کی۔ ف۸ ان کے دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا ہمارے زمانے میں یہی حال ہے قرآن پڑھنے کو تو سینکڑوں آدمی پڑھتے ہیں۔

لیکن اس کے معنے اور مطلب پر غور کر کے پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں بلکہ بعضے شیاطین ایسے پیدا ہوتے ہیں جو قرآن اور حدیث کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے سے منع کرتے ہیں اور لعنهم الله فاعمیٰ ابصارهم ف۹ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی خارجی جن کے یہی اوضاع و اطوار تھے۔ حضرت علیؓ کی خلافت میں ظاہر ہوئے حضرت علیؓ نے ان کو خوب قتل کیا ہمارے زمانے میں بھی ان خارجیوں کے پیرو موجود ہیں سر منڈے داڑھی نیچی ازار اونچی ظاہر میں بڑے متقی پرہیزگار مگر غریب مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو لا مذہب اور وہابی قرار دے کر ان پر حملہ کرتے ہیں طرح طرح سے ستاتے ہیں اور یہود اور نصاریٰ اور مشرکوں سے برابر میل جول رکھتے ہیں ان سے کچھ معترض نہیں ہوتے۔ ہائے افسوس مسلمانوں کو کیا خبط ہو گیا ہے اپنے بھائیوں یعنی محمدؐ کا کلمہ پڑھنے والوں کو تو ایک مسئلہ پر ستائیں اور ہندو اور پارسی اور انگریز سے دوستی اور محبت رکھیں۔ ایسے مسلمان قیامت کے دن اپنے پیغمبر صاحبؐ کو کیسے منہ بتلائیں گے۔ ف۱۰ ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ، زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ، قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطا بن ابی رباح نے کہا جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو جب وہ یمن سے لوٹ کر آئے یہ حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہیں ف۱۔ محمد بن بکر نے ابن جریج سے اتنا بڑھایا کہ عطا نے کہا جابرؓ نے کہا حضرت علیؓ اپنی حکومت پر یمن سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ علیؓ تم نے کاہے کا احرام باندھا (حج یا عمرے کا) انہوں نے کہا میں نے تو وہی نیت کی جس کا احرام آپؐ نے باندھا ہو۔ آپؐ نے فرمایا پھر تو قربانی کا جانور رکھ چھوڑ اور جیسے احرام باندھے ہے اسی حال میں ٹھہرا رہ۔ حضرت علیؓ آنحضرتؐ کے لئے بھی قربانی کے جانور لائے تھے۔

ف۱ کیونکہ وہ قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْبَصْرِيُّ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ،

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے حمید طویل سے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا انسؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کا احرام

فقال: أهلَّ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بالحجِّ وأهللنا به معه فلما قدمنا مكة قال: من لم يكن معه هديٌ فليجعلها عمرةً، وكان مع النبيِّ صلى الله عليه وسلم هديٌ فقدم علينا عليُّ بن أبي طالب من اليمن حاجًّا فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم: بم أهللت فإنَّ معنا أهلك؟ قال: أهللت بما أهلَّ به النبيُّ صلى الله عليه وسلم قال: فأمسك فإنَّ معنا هديًا۔

باندھا ہم نے بھی حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو حج کو عمرہ کر ڈالے (طواف اور سعی کرکے احرام کھول دے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے ف۱۔ اس کے بعد حضرت علی یمن سے (لوٹ کر) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے کا ہے کا احرام باندھا تھا تمہاری بی بی بھی ہمارے ساتھ ہیں (یعنے حضرت فاطمہؓ) انہوں نے کہا میں نے تو وہی احرام باندھا جو آپؐ نے باندھا۔ آپؐ نے فرمایا پھر ٹھہرا رہ کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

ف۱ اس وجہ سے احرام نہ کھول سکے۔

(غزوة ذي الخلصة) باب ذی الخلصہ کے غزوہ کا بیان ف۱

ف۱ یہ ایک بت خانہ تھا جو یمن میں مشرکوں نے تیار کیا تھا اس کو کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے۔

٦٤١ - حدثنا مسدد: حدثنا خالد: حدثنا بيان، عن قيس، عن جرير قال: كان بيتٌ في الجاهلية يقال له ذو الخلصة والكعبة اليمانية والكعبة الشامية فقال لي النبيُّ صلى الله عليه وسلم: ألا تريحني من ذي الخلصة؟ فنفرت في مائة وخمسين راكبًا فكسرناه وقتلنا من وجدنا عنده فأتيت النبيَّ صلى الله عليه وسلم فأخبرته فدعا لنا ولأحمس۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے قیس ابن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے (اب وہاں جامع مسجد بن گئی ہے) اور کعبہ یمانی اور کعبہ شامی ف۱ بھی اس کا نام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ کو تباہ کرکے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا میں ڈیڑھ سو سوار (اپنی قوم احمس کے) لے کر گیا اور ذی الخلصہ کو توڑ پھوڑ کر وہاں جس کو پایا قتل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے میرے لئے اور احمس والوں کے لئے دعا فرمائی۔

ف۱ کعبہ شامی اس لئے کہتے تھے کہ اس کا دروازہ ملک شام کے مقابل بنایا گیا تھا۔

٦٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر ذی الخلصہ کیطرف سے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ خثعم قبیلے میں ایک بت خانہ تھا اسکو کعبہ یمانی بھی کہا کرتے تھے۔ آپؐ کے ارشاد پر میں ڈیڑھ سو احمس قبیلے کے سوار لے کر وہاں گیا وہ سب لوگ اچھے سوار تھے۔ ایک میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں جمتا تھا۔ آپؐ نے میرے سینے پر ایک مار لگائی یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے میں پایا اور دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جمائے اور اس کو رستہ بتلانے والا اور رستہ پایا ہوا کر دے غرض جریر ذی الخلصہ کی طرف گئے اس کو توڑ کر سب جلا دیا۔ پھر ایک شخص کو ایلچی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جریر کا ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا۔ میں آپؐ کے پاس اس وقت آیا جب ذی الخلصہ کو ایک خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑا ۱؎۔ آپؐ نے یہ خبر سن کر احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کو برکت کی دعا دی۔ پانچ بار دعا کی۔

۱؎ خارشتی اونٹ پر ڈامر وغیرہ ملتے ہیں تو کالے کالے دھبے پڑ جاتے ہیں اسی طرح ذی الخلصہ کا حال جل بھن کر ہوگیا تھا۔

---

٦٤٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مجھ کو ذوالخلصہ اجاڑ کر بے فکر نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا ضرور (ابھی جاتا ہوں) میں احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر چلا سب کے سب اچھے سوار تھے۔ ایک میری ران پڑی زین پر نہیں جمتی تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بیان کیا۔

ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضرب
يده على صدري حتى رأيت أثر يده
في صدري فقال: اللهم ثبته واجعله
هاديا مهديا، قال: فما وقعت عن
فرس بعد، قال: وكان ذو الخلصة بيتا
باليمن لخثعم وبجيلة فيه نصب
تعبد يقال له الكعبة، قال: فأتاها
فحرقها بالنار وكسرها، قال: ولما
قدم جرير اليمن كان بها رجل
يستقسم بالأزلام، فقيل له إن رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم هاهنا
فإن قدر عليك ضرب عنقك، قال:
فبينما هو يضرب بها إذ وقف
عليه جرير، فقال: لتكسرنها
ولتشهدن أن لا إله إلا الله أو لأضربن
عنقك، قال: فكسرها وشهد، ثم
بعث جرير رجلا من أحمس يكنى
أبا أرطاة إلى النبي صلى الله عليه وسلم
يبشره بذلك، فلما أتى النبي صلى
الله عليه وسلم قال: يا رسول الله، والذي
بعثك بالحق ما جئت حتى تركتها
كأنها جمل أجرب، قال: فبرك النبي
صلى الله عليه وسلم على خيل أحمس
ورجالها خمس مرات.

آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا ف۱ میں نے آپؐ
کے ہاتھ کا نشان اپنے سینے پر پایا۔ اور دعا فرمائی۔
یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور راہ بتلانے والا، راہ پایا
ہوا کر دے جریر کہتے ہیں آپؐ کی اس دعا کے بعد میں گھوڑے
پر سے کبھی نہیں گرا ف۲۔ جریر نے کہا ذوالخلصہ یمن میں خثعم
اور بجیلہ قبیلوں کا بت خانہ تھا وہاں بت رکھے تھے جن کو
پوجتے تھے ف۳۔ اس کو کعبہ کہا کرتے تھے غرض جریر وہاں
پہنچے۔ اس کو آگ سے جلایا۔ توڑ پھوڑ دیا اور جب جریر یمن
پہنچے۔ تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں پر فال کھولتا تھا۔
لوگوں نے اس سے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایلچی
یہاں آگیا ہے اگر تجھ کو پائے گا تو تیری گردن اڑا دے گا۔
پھر ایسا ہوا کہ وہ فال کھول رہا تھا اتنے میں جریر وہاں پہنچ
گئے انہوں نے کہا۔ یہ فال کے تیر توڑ کر پھینک دے
اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دے ورنہ ابھی تیری گردن
مارتا ہوں۔ اس نے وہ تیر توڑ ڈالے اور ایمان کے
کلمے کی گواہی دی۔ پھر جریر نے احمس قبیلے کے ایک شخص
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جس کی کنیت ابوارطاۃ
تھی آپؐ کو خوشخبری دینے کے لئے (کہ ذوالخلصہ جلا دیا گیا)
جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ف۴۔ تو کہنے
لگا یا رسول اللہؐ اس پروردگار کی قسم جس نے آپؐ کو سچا
بنا کر بھیجا۔ میں اس وقت تک نہیں نکلا جب تک ذوالخلصہ
کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر نہیں چھوڑا۔ یہ سن کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں
کے لئے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی۔

ف۱ ایک روایت میں یوں ہے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور منہ سینے پر زیر ناف تک پھرایا پھر سر پر ہاتھ رکھا اور پیٹھ پر سرین تک پھرایا۔ ف۲ میری ران پٹری خوب جمنے لگی اچھا سوار ہوگیا۔ ف۳ یا پتھر گڑے تھے جہاں پر قربانیاں کرتے تھے۔ ف۴ ایک روایت میں ہے کہ خود جریر آئے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامٍ، قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عُرْوَةَ: هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ.

باب غزوۂ ذات السلاسل کا بیان ف۱

اس کو غزوۂ لخم اور جذام بھی کہتے ہیں ف۲ بر اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا اور محمد بن اسحٰق نے یزید بن رومان سے نقل کیا۔ انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ ذات السلاسل کا غزوہ بلی اور عذرہ اور بنی قین کی بستیوں میں ہوا۔ ف۳۔

ف۱ یہ غزوہ ۸ھ ہجری میں جمادی الاخری میں ہوا بعضوں نے کہا ۷ھ ہجری میں یہ مقام وادی القریٰ کے پرے مدینہ سے دس دن کی راہ پر ہے اس کو ذات السلاسل اس لئے کہتے ہیں۔ کہ کافروں نے اس میں جم کر لڑنے کے لئے اپنے تئیں زنجیروں سے باندھ لیا تھا۔ بعض نے کہا سلسل وہاں پانی کا چشمہ تھا۔ ف۲ لخم اور جذام دونوں قبیلوں کے نام ہیں۔ ف۳ بنی عذرہ اور بنی قین بھی قبیلوں کے نام ہیں۔

٦٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ، فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

ہم سے اسحٰق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ طحان نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو ذات السلاسل کے لشکر کا سردار کر کے بھیجا۔ عمرو کہتے ہیں جب میں (لوٹ کر) آپؐ کے پاس آیا میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپؐ سب لوگوں میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے میں نے پوچھا مردوں میں فرمایئے آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے میں نے پوچھا پھر کس سے آپؐ نے فرمایا عمرؓ سے اسی طرح آپؐ نے (ایک کے بعد ایک) کئی شخصیتوں کا نام لیا پھر میں اس ڈر سے خاموش رہا۔ کہیں مجھ کو سب کے آخیر میں نہ کر لیں ف۱۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ف۱ اس لڑائی میں تین سو مہاجرین اور انصار اور تیس گھوڑے آپؐ نے بھیجے تھے عمرو کو ان کا سردار کیا تھا جب عمرو دشمن کے ملک کے قریب پہنچے تو انہوں نے اور کمکی فوج طلب کی۔ آپؐ نے ابو عبیدہ بن جراح کو سردار مقرر کر کے دو سو آدمی اور روانہ کئے ان میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ ابو عبیدہ جب عمرو سے ملے تو انہوں نے امام بننا چاہا۔ لیکن عمرو نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو میری مدد کے لئے روانہ کیا ہے تو سردار میں ہی رہوں گا۔ ابو عبیدہ نے مان لیا اور عمرو ہی امامت کرتے رہے حاکم کی روایت میں ہے کہ عمرو نے لشکر میں انگار روشن کرنے سے منع کیا۔ عمرؓ نے اس پر انکار کیا ابو بکر صدیقؓ نے کہا چپ رہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عمرو کو سردار کیا ہے تو اس وجہ سے کہ وہ لڑائی کے فنون خوب جانتا ہے یہ سن کر عمرؓ خاموش ہو رہے۔ بیہقی کی روایت میں ہے کہ عمرو جب لوٹ

کر آئے تو اپنے دل میں یہ سمجھے کہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ درجہ رکھتا ہوں۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا۔ اس حدیث سے نکلا کہ مفضول کی امامت باوجود افضل کے درست ہے کیونکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم بالاتفاق عمرو سے افضل تھے۔

بَابُ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ۔ باب جریر بن عبداللہ بجلی کا یمن کی طرف جانا ؎۱

؎۱ تاکہ ان سے لڑیں۔ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہے۔ اور ذی الخلصہ گرانے کے لئے جو بھیجے گئے تھے وہ دوسرا ہے۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ، فَقَالَا: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ، قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ، إِنَّ لَكَ عَلَيَّ كَرَامَةً، وَإِنِّي

مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ (حافظ مشہور) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں یمن کے ملک میں تھا وہاں دو شخصوں سے جو یمن والے تھے ملا۔ یعنی ذی کلاع اور ذی عمرو سے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ان سے بیان کرنے لگا۔ ذو عمرو نے کہا تم جن صاحب کے یہ حالات بیان کرتے ہو اگر یہ سچ ہیں تو ان کو مرے تین دن گزر چکے ؎۱۔ خیر وہ دونوں شخص میرے ساتھ (مدینہ کی طرف) چلے رستہ میں کچھ سوار مدینہ کی طرف سے آتے ملے ہم نے ان سے حال پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے اور ابوبکرؓ آپ کے خلیفہ ہوئے باقی سب خیریت ہے یہ سن کر ذوالکلاع اور ذو عمرو نے کہا تم ابوبکرؓ کو خبر دینا کہ ہم یہاں تک آئے تھے اور خدا نے چاہا تو ہم پھر آئیں گے یہ کہہ کر وہ دونوں یمن کی طرف لوٹ گئے۔ میں نے ابوبکرؓ کو ان کا قصہ سنایا انہوں نے کہا تم ان کو میرے پاس کیوں نہ لائے۔ پھر ایک مدت بعد (حضرت عمرؓ کی خلافت میں) ایسا ہوا۔ ذو عمرو مجھ سے ملا کہنے لگا۔ جریر تمہارا مجھ پر احسان ہے اور میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں۔ دیکھو عرب کے لوگو

مُخْبِرُكَ خَبَرًا، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا، يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ، وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ۔

تم ہمیشہ اچھے رہو گے (تمہاری حکومت قائم رہے گی) جب تک تم ایسا کرتے رہو گے۔ ایک امیر کے مرنے کے بعد سے دوسرے کو امیر بناؤ گے۔ پھر جب تلوار کے زور سے بادشاہت ہونے لگے گی۔ تو یہ امیر دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ کریں گے انہی کی طرح خوش ہوں گے۔ ف۲

ف۱ ذو عمرو کاہن ہوگا یا اس کو چپکے سے کوئی خبر پہنچ گئی ہوگی یا ان لوگوں میں سے ہوگا جن کو الہام ہوا کرتا ہے یعنے روشن ضمیر۔ ف۲ خوشامد اور جھوٹی تعریف سے خوش ہوں گے جو کوئی حق بات قوم اور ملک کے لئے مفید کہے گا۔ اس سے ناراض ہوں گے۔ ذو عمرو نے بہت ٹھیک بات کہی خلفاء راشدین کے زمانہ تک خلافت مسلمانوں کے مشورے اور صلاح سے ہوتی رہی اس کے بعد یہ عمدہ قاعدہ نسیا منسیا ہوگیا اور کسریٰ اور قیصر کی طرح تلوار کے زور سے لوگ زبردستی بادشاہ بننے لگے اور مسلمانوں میں جبن آگیا۔ انہوں نے جان کے ڈر سے سکوت اختیار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے کلمے میں پھوٹ پڑگئی اور مسلمان طوائف الملوک ہوگئے۔ مسلمانوں پر بڑی آفت اس وجہ سے آئی کہ باپ کے بعد بیٹا خواہ لائق ہو یا نالائق بادشاہ بنایا گیا گویا بادشاہت ایک موروثی حق ہوگئی حالانکہ اسلام میں شروع زمانہ سے خلافت موروثی حق نہ تھی ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام حسنؓ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق تھے ہائے افسوس اب تک مسلمانوں کو عقل نہیں آتی اور آپس میں اتفاق اور صلاح اور مشورہ کر کے اپنا امام اور بادشاہ مقرر نہیں کرتے اگر اب بھی اس تباہ کن رسم کو توڑیں اور اہلِ فرانس کی طرح مجلس شوریٰ مقرر کریں اور امام اور بادشاہ ارکان مجلس کے اتفاق یا غلبہ آراء سے بطور امیر مجلس منتخب ہوا کرے تو پھر کیا کہنا مسلمانوں کے گزرے ہوئے دن پھر لوٹ آئیں اور ان کی ساری خرابی دور ہو جائے۔ ع۱ صلاح اور مشورے اور رضامندی سے۔ نہ یہ کہ جبر اور زور اور تلوار کے ڈر سے۔

بَابُ غَزْوَةِ سِيفِ الْبَحْرِ، وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب غزوہ سیف البحر کا بیان

اس لڑائی کا مقصد یہ تھا کہ قریش کا قافلہ لوٹیں۔ اس کے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ف۱۔

ف۱ اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۸ھ ہجری رجب کا ہے اس وقت تو قریش سے صلح تھی۔ بعضوں نے کہا یہ غزوہ جہینہ کی قوم پر تھا جو سمندر کے متصل رہتی تھی بعضوں نے کہا یہ واقعہ ۶ھ ہجری کا ہے صلح حدیبیہ سے پہلے۔

٦٤٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر سمندر کے کنارے بھیجا اس کا

وَسَلَّمَ بَعَثَنَا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ
أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَثُمِائَةٍ
فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ
الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ
فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَ تَمْرٍ فَكَانَ
يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ
فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ
فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ:
لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، ثُمَّ
انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ
الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ
مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ
فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ
تُصِبْهُمَا۔

سردار ابو عبیدہ بن جراح کو بنایا۔ اس میں تین سو آدمی تھے۔ خیر ہم لوگ (مدینہ سے) نکلے ابھی راستے ہی میں تھے کہ توشہ تمام ہو گیا۔ ابو عبیدہ نے یہ حکم دیا سب لوگ اپنے اپنے توشے ایک جگہ کر دیں ایسا ہی کیا گیا سارا توشہ کھجور کے دو تھیلے تھے۔ ابو عبیدہ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا ہم کو کھانے کے لئے دیتے رہے پھر وہ بھی تمام ہو گیا۔ پھر تو ہم کو ہر روز ایک ایک کھجور ملا کرتی۔ وہب نے کہا میں نے جابرؓ سے کہا بھلا ایک کھجور سے کیا کام چلتا ہو گا (اونٹ کے منہ میں زیرہ) انہوں نے کہا (واہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی) جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی پھر ہم سمندر پر پہنچے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی (نکل کر پڑی) ہے سارے لشکر والے اسی کا گوشت اٹھارہ راتوں تک کھاتے رہے جب چلنے لگے تو ابو عبیدہؓ نے حکم دیا اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا۔ وہ ان کے تلے سے نکل گیا۔

٦٣٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَثَمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا
أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ
قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ
فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ
فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ،
فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ
فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث یاد رکھی۔ انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو تین سو سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے ہم لوگ قریش کا قافلہ تاک رہے تھے (کہ ادھر سے آئے تو اس کو لوٹیں) خیر ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور بھوک کی شدت سے پتّے تک کھا گئے یہی سبب تھا کہ فوج کا نام پتوں کی فوج ہو گیا آخر (خدا کا کرنا) ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں وا ہم آدھے مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے اور اس کی چربی لگا

وَدَكِهِ حَتّٰى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ، قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ، وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، قَالَ: نَحَرْتُ، ثُمَّ جَاعُوا، قَالَ: انْحَرْ، فَقَالَ: نُهِيتُ۔

بدن پر لگاتے رہے جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی ہوگئے۔ ابوعبیدہ نے (چلتے وقت) اس کی پسلی لی۔ اس کو کھڑا کیا اور سارے لشکر میں جو سب سے لمبا آدمی تھا ۳ اس کو چنا۔ ایک بار سفیان بن عیینہ نے یوں کہا اس کی ایک پسلی لی۔ اس کو کھڑا کیا اور ایک آدمی اور ایک اونٹ لیا وہ اس کے تلے سے نکل گیا۔ جابرؓ نے کہا لشکر میں ایک آدمی تھا اس نے (لوگوں کے کھانے کے لئے) تین اونٹ کاٹے پھر دوسرے دن تین اونٹ کاٹے پھر (تیسرے دن) تین اونٹ کاٹے۔ ابوعبیدہ نے اس کو اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا (ایسا نہ ہو سواریاں نہ رہیں اور سفر نہ ہو سکے) عمرو بن دینار کہتے تھے ہم کو ابوصالح ذکوان نے خبر دی قیس بن سعد نے اپنے باپ (سعد بن عبادہ) سے کہا میں بھی اس لشکر میں تھا۔ لوگوں کو بھوک لگی ابوعبیدہ نے کہا اونٹ کاٹ لے میں نے کاٹا۔ پھر بھوک لگی تو انہوں نے کہا کاٹ لے۔ میں نے کاٹا۔ پھر بھوک لگی انہوں نے کہا کاٹ لے میں نے کاٹا۔ پھر بھوک لگی انہوں نے کہا کاٹ لے (پھر قیس نے کہا) مجھ کو اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا گیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱ اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں۔ ۲ فاقہ کشی سے جو دبلا پتا ہو گیا تھا وہ جاتا رہا۔ ۳ قیس بن سعد بن عبادہ۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا وہ کہتے تھے ہم پتوں کی فوج میں شریک تھے ابوعبیدہ سردار تھے ہم کو شدت سے بھوک لگی۔ پھر ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک مری مچھلی کنارے پر پھینکی۔ ویسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کو عنبر کہتے ہیں آدھے مہینے برابر اس میں سے کھاتے رہے پھر ابوعبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی۔ کھڑی کرائی تو اونٹ کا

الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ، فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ.

سوار اس کے تلے سے نکل گیا۔ ابن جریج نے کہا مجھ کو ابوالزبیر نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوعبیدہؓ نے لشکر والوں سے کہا اس کا گوشت کھاؤ جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا اللہ نے جو روزی تمہارے لئے نکالی اس کو کھاؤ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہم کو بھی کھلاؤ یہ سن کر بعضے لوگ اس کا بچا ہوا گوشت لیکر آئے آپؐ نے بھی کھایا ف۔

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ سمندر کی مری ہوئی مچھلی کھانا درست ہے اور حنفیہ نے جو تاویل کی ہے کہ یہ لشکر والے مضطر تھے ان کے لئے درست تھی وہ اس روایت سے ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضطر نہ تھے۔

باب

(حَجُّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ)

سنہ ۹ ہجری میں ابوبکر صدیق کا لوگوں کے ساتھ حج کرنا۔

٦٤٩- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ نے ان کو کئی آدمیوں کے ساتھ اس حج میں جو حج وداع سے پہلے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا تھا ف۔ دسویں ذیحجہ کو منادی کرنے کے لئے مقرر کیا کہ لوگوں میں یہ منادی کر دیں اب اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی)

ف یعنی ابوبکرؓ کو۔ یہ واقعہ ۹ھ کا ہے ۱۰ھ میں تو حج وداع ہوا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے ابوبکرؓ ماہ ذیقعد میں مدینہ سے نکلے تھے ان کے ساتھ تین سو اصحاب تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس۲۰ اونٹ بھی قربانی کے انکے ساتھ بھیجے تھے۔

٦٥٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ

مجھ سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا۔ سب سے آخری سورت جو پوری اتری سورہ براءۃ تھی۔

سُورَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ- يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ-

اور اخیر آیت جو اتری وہ سورۂ نساء کی یہ آیت ہے : يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ- ف۱.

ف۱ یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ سورۂ براءۃ سب کی سب ایک بار نہیں اتری. شاید راوی کی مراد یہ ہے کہ اسکا اکثر حصہ یکبارگی اترا.

(وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ) باب بنی تمیم کے ایلچیوں کا قصہ ف۱

ف۱ یہ ۸ھ ہجری کے اخیر میں آئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ سے لوٹ کر آئے تھے ان ایلچیوں میں عطارد اور اقرع اور زبرقان اور عمرو اور خباب اور نعیم اور قیس اور عیینہ بن حصن تھے۔

۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَرُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَجَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ-

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوصخرہ (جامع بن شداد) سے انہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے اُنہوں نے کہا بنی تمیم کے کئی آدمی (۹ھ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ نے فرمایا اے بنی تمیم (بہشت کی) خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! آپؐ خوشخبری دیتے ہیں تو کچھ دنیا کا مال اسباب بھی دلوایئے، یہ سنتے ہی آپؐ کے مبارک چہرے پر ناراضی معلوم ہوئی ف۱ اس کے بعد یمن کے چند آدمی آئے (اشعر قبیلے کے) آپؐ نے فرمایا بنی تمیم نے تو یہ خوشخبری قبول نہ کی تم قبول کرو اُنہوں نے کہا یارسول اللہ ہم نے قبول کی۔

ف۱ ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے بہشت کی سی عمدہ اور دائمی نعمت پہ قناعت نہ کی اور دُنیائے دنی کے طالب ہوئے۔

بَابٌ- قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً-

باب محمد بن اسحاق نے کہا۔ عیینہ بن حصن ابن حذیفہ بن بدر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عنبر پر بھیجا۔ جو بنی تمیم کی شاخ ہیں اس نے ان کو لوٹا۔ اور کئی آدمی مار ڈالے۔ اور کئی عورتیں پکڑلیں ف۱۔

ف اس لڑائی کا سبب یہ تھا کہ بنی عنبر نے خزاعہ کی قوم پر زیادتی کی۔ آپؐ نے عیینہ کو پچاس آدمیوں کے ساتھ ان پر بھیجا۔ کوئی انصاری یا مہاجر اس لڑائی میں شریک نہ تھا۔ کہتے ہیں عیینہ نے اس تھوڑی فوج سے بنی عنبر کی گیارہ عورتوں اور گیارہ مردوں کو قید کر لیا تیس بچے پکڑ لئے۔

٦٥٢- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ، وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ: هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ، أَوْ قَوْمِي.

مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں بنی تمیم سے اس وقت سے برابر محبت کرنے لگا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی تین باتیں سنیں آپؐ فرماتے تھے بنی تمیم میری ساری امت میں دجّال کے بڑے مخالف ہوں گے (جب وہ مردود نکلے گا) اور ایسا ہوا۔ بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس قید تھی آپؐ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے بنی تمیم حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہیں اور ایسا ہوا کہ سب قوموں کی زکوٰۃ آنحضرتؐ کے پاس آئیں بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آپؐ نے فرمایا یہ میری قوم کی زکوٰۃ ہے ف۔

* * * * * * * * * * * *

ف کیونکہ بنی تمیم الیاس بن مضر میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتے ہیں۔

٦٥٣- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَنَزَلَ فِي

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا۔ بنی تمیم کے کچھ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ (اور آپؐ سے درخواست کی ہم میں سے کسی کو سردار بنا دیجئے) ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا۔ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا سردار کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو سردار کر دیجئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس پر حضرت عمرؓ سے کہا تم تو میری مخالفت کرنا چاہتے ہو (اور کوئی غرض نہیں) حضرت عمرؓ نے کہا نہیں میری غرض مخالفت کی نہیں ہے ف دونوں اتنا جھگڑے کہ آوازیں بلند ہوئیں آخر سورۃ حجرات

ذٰلِكَ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ - حَتّٰى انْقَضَتْ۔

کی یہ آیت اتری مسلمانو ! اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ آخیر تک۔

ف ۱ بلکہ میں مصلحت کی بات کہتا ہوں۔

بَابُ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ۔

باب عبد القیس کے ایلچیوں کا بیان ف ۱

ف ۱ عبد القیس ایک مشہور قبیلہ تھا جو بحرین پر رہتا تھا سب سے پہلے مدینہ منورہ کے بعد وہیں جمعہ کی نماز پڑھی گئی۔

٦٥٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قُلْتُ: لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ لِي جَرَّةً تُنْتَبَذُ لِي فِيهَا نَبِيذًا فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عامر عقدی نے خبر دی کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو جمرہ رضؓ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں نبیذ (کھجور کا شربت) بنایا جاتا ہے میں میٹھا رہے تک اس کو پیا کرتا ہوں بعضے وقت بہت پی لیتا ہوں اور لوگوں کے پاس دیر تک بیٹھتا ہوں۔ تو ڈرتا ہوں کہیں فضیحت نہ ہو (لوگ کہیں یہ نشہ میں ہے) ابن عباسؓ نے کہا عبد القیس قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ف ۱۔ آپ نے فرمایا اچھے آئے نہ ذلیل ہوتے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے لڑ کر ہوتے تو ذلت اور شرمندگی حاصل ہوتی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپؐ کے بیچ میں مضر کے کافر بستے ہیں ہم آپؐ تک صرف حرام مہینوں میں پہنچ سکتے ہیں (جن مہینوں میں عرب لوٹ کھسوٹ سے باز رہتے) تو ہم سے خلاصہ طور پر دین کی تمام باتیں بیان کر دیجیے۔ ہم خود بھی ان پر عمل کریں تو بہشت میں داخل ہوں اور دوسروں کو بھی ان پر عمل کرنے کو کہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں چار باتوں سے منع کرتا ہوں پہلے اللہ پر ایمان لانا۔ تم جانتے ہو اللہ پر ایمان لانا کیا ہے ؟ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں - دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے رمضان کے روزے

وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ۔

رکھنا ف۲ اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (اللہ اور رسولؐ کا) ادا کرنا ف۳۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدّو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی گھڑی یا مرتبان میں اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے ف۴۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ یہ ایلچی دو بار آئے پہلے بار میں تیرہ آدمی تھے اور دوسری بار چالیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پہنچنے سے پہلے صحابہ کو ان کے آنے کی خوشخبری دے دی تھی ان ایلچیوں میں اشج بھی تھا جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں دو خصلتیں عمدہ ہیں اخیر حدیث تک۔ ف۲ ان چار باتوں کا تو عام سب لوگوں کو حکم ہے اور پانچویں بات کا خاص کر کے تم کو۔ ف۳ عبدالقیس کے لوگ جنگلی لوگ تھے تو ان کو خاص کر کے ایک حکم کی تاکید کی۔ یعنی لُوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنے کی۔ ف۴ یہ حدیث اُوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔

---

٦٥٥ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس کے ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ربیعہ قوم کی شاخ ہیں اور مضر کے کافر ہمارے اور آپؐ کے بیچ میں حائل ہیں وہ ہم کو آپؐ تک آنے نہیں دیتے بس حرام مہینوں میں آپؐ تک آسکتے ہیں تو ہم کو دین کی چند (ضروری) باتیں بتلا دیجئے جن پر ہم خود بھی عمل کریں دوسروں کو بھی سکھائیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے آپؐ نے ایک انگلی بند کی اور نماز درستی سے ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، لوٹ کا مال جو کماؤ اس میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہے کدّو کی تونبی میں کریدی ہوئی لکڑی کے برتن میں اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن میں نبیذ بھگونے سے۔

---

٦٥٦ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ:

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: وَ
قَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ: أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ
مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا:
اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنَّا أُخْبِرْنَا
أَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا وَ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا، قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ
النَّاسَ عَنْهُمَا، قَالَ كُرَيْبٌ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا
وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ
سَلَمَةَ، فَأَخْبَرْتُهُمْ فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ
سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا وَإِنَّهُ
صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي
نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ:
قُومِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُولِي: تَقُولُ أُمُّ
سَلَمَةَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ
تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ
تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي
فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ
فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ:
يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ

بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی (بکر بن
مضر نے یوں کہا۔ عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے
روایت کی ف۱۔ انہوں نے بکیر سے ان سے کریب نے بیان کیا
جو ابن عباسؓ کے غلام تھے کہ ابن عباسؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن
ازہر اور مسور بن مخرمہ تینوں نے کریب کو حضرت عائشہؓ کے
پاس بھیجا کہا ان کو ہماری سب کی طرف سے سلام کہو اور یہ
پوچھو کہ آنحضرتؐ نے عصر کے بعد کیا۔ دو رکعتیں (سنت کی)
پڑھی ہیں ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم یہ سنتیں پڑھا کرتی ہو۔
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپؐ اس
سے منع کرتے تھے (عصر کے بعد نماز پڑھنے سے) ابن عباسؓ
نے کہا میں تو حضرت عمرؓ کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس بات پر
مارا کرتا ف۲۔ کریب کہتے ہیں۔ میں گیا اور عائشہؓ کو ان تینوں
کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا ام المومنین ام سلمہ سے پوچھ۔ میں
لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا
ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس جاؤ ان سے وہی کہلا بھیجا جو
حضرت عائشہؓ کو کہلا بھیجا تھا۔ ام المومنین ام سلمہ نے کہا
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ اس سے منع کرتے
تھے پھر (ایک دن) ایسا ہوا آپ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس
آئے اس وقت انصار بنی حرام کی کئی عورتیں میرے پاس
بیٹھی تھیں آپ نے یہ دوگانہ پڑھا میں نے لونڈی کو آپ کے
پاس بھیجا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اس نے کہہ دیا آپ کے
پاس جا کر کھڑی ہو اور کہہ ام سلمہؓ پوچھتی ہیں میں نے تو
آپ کو ان رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے سنا اور اب
آپ خود ہی ان کو پڑھ رہے ہیں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ
کریں تو سرک جائیو۔ لونڈی گئی اس نے یہی کیا آپ نے ہاتھ
سے اشارہ کیا (چونکہ آپ نماز میں تھے) وہ سرک گئی جب نماز
سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا ابوامیہ کی بیٹی ف۳ تو عصر کے بعد دوگانہ

بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

کو پوچھا بات یہ ہے کہ عبدالقیس ف۴ قبیلے کے چند لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کا پیغام لے کر میرے پاس آئے ہیں ان سے باتیں کرنے میں پھنس گیا۔ ظہر کا دوگانہ نہ پڑھ سکا۔ تو میں نے اب اُس کو پڑھ لیا ف۵۔

ف۱ بکر کی روایت کو طحاوی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ بکر نے بجائے اخبرنی عمرو کے عن عمرو بن حارث کہا۔ ف۲ معلوم ہوا کہ نماز کی سی عبادت بھی اگر خلاف سنت ادا کی جائے تو اس پر سزا ہو سکتی ہے۔ ف۳ ابوامیہ ام المومنین ام سلمہؓ کے والد تھے۔ ف۴ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ ف۵ یعنی یہ عصر کا دوگانہ نہ تھا بلکہ ظہر کا دوگانہ تھا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ طحاوی کی روایت میں یوں ہے میرے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تھے میں ان کو دیکھنے میں یہ دوگانہ بھول گیا تھا پھر یاد آیا تو میں نے مسجد میں لوگوں کے سامنے اس کا ادا کرنا بُرا جانا اور یہاں گھر میں تیرے پاس آ کر پڑھ لیا۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى، يَعْنِي قَرْيَةً مِنَ الْبَحْرَيْنِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عبدالملک عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مسجد نبویؐ کے بعد پہلا جمعہ جو اور کہیں پڑھا گیا وہ عبدالقیس کی مسجد میں تھا جو جواثی بحرین کی ایک بستی میں ہے۔

بَابُ وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ۔

باب بنی حنیفہ کے ایلچیوں اور ثمامہ بن اثال کا قصہ ف۱

ف۱ بنی حنیفہ ایک مشہور قبیلہ ہے یمامہ میں مکہ اور یمن کے درمیان یہ ایلچی سنہ ۹ ہجری میں آئے تھے واقدی نے کہا وہ سترہ آدمی تھے اُن میں مسیلمہ کذاب بھی آیا تھا اور ثمامہ بن اثال تو فضلائے صحابہ میں سے ہیں اُن کا قصہ بنی حنیفہ کے قاصدوں کے آنے سے پہلے کا ہے۔

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ کئے وہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ
بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ
ابْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ
سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا
ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ،
إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ
تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ
الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتُرِكَ حَتَّى
كَانَ الْغَدُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا
ثُمَامَةُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ
تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ
بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟
فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ:
أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ، فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ
قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ،
يَا مُحَمَّدُ، وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ
وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ
أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ،
وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ
وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ،
وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ،
فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے
تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اس کو باندھ دیا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے پوچھا
ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (میں تیرے ساتھ کیا کروں گا) اس نے
کہا اچھا ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں تو بھی کوئی قباحت نہیں
کیونکہ میں خونی ہوں (میں نے بھی جنگ میں مسلمانوں کو مارا
ہے ف) اور اگر آپ احسان رکھ کر مجھ کو چھوڑ دیں گے
تو میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔ اگر آپ روپیہ چاہتے ہیں تو
وہ بھی حاضر ہے آپ جتنا مانگیں۔ یہ سن کر آپ نے ثمامہ کو
ویسا ہی بندھا رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن اس کے پاس
تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے۔ اس نے کہا میں تو
عرض کر چکا اگر آپ احسان رکھ کر چھوڑ دیں۔ تو میں شکر گذار
ہوں گا۔ آپ نے اس کو ویسا ہی بندھا رہنے دیا پھر جب
تیسرا دن ہوا تو پھر آپ تشریف لائے پوچھا ثمامہ کیا حال ہے
اس نے کہا میں تو عرض کر چکا آپ نے فرمایا اچھا ثمامہ
کو چھوڑ دو (لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا) وہ مسجد کے قریب
ایک پانی پر (یا کھجور کے درخت کے پاس) گیا اس نے غسل
کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ
کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور بیشک محمدؐ اللہ کے رسول
ہیں۔ سنو محمدؐ ساری زمین پر کسی کا منہ دیکھ کر مجھ کو اتنا غصہ
نہیں آتا تھا جتنا آپ کا منہ دیکھ کر اب آج کے دن آپ
کا منہ سب مونہوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے خدا کی
قسم آپ کے دین سے زیادہ مجھ کو کسی دین سے نفرت نہیں
تھی اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے
خدا کی قسم آپ کے شہر سے زیادہ مجھ کو کسی شہر سے نفرت
نہیں تھی اب آپ کا شہر مجھ کو سب شہروں سے زیادہ محبوب
ہے آپ کے سواروں نے مجھ کو اس حال میں پکڑ لیا۔ جب میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرے کی نیت سے جا رہا تھا اب آپؐ کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا ثمامہ خوش ہو جا اور عمرہ ادا کر جب ثمامہ (عمرہ کرنے کو) مکہ پہنچا تو کوئی کافر (نام نامعلوم) کہنے لگا ثمامہ تو نے دین بدل ڈالا اس نے کہا نہیں تو۔ میں تو حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان ہو گیا ہوں اور تم (مکہ کے کافرو) یہ سمجھ لو کہ یمامہ کے ملک سے تم کو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہیں آنے گا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم نہ دیں گے ف۲

ف۱ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر آپؐ مجھ کو مار ڈالیں تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کا خون بیکار نہ جائے گا یعنے میری قوم والے میرا بدلہ لیں گے۔ ف۲ مکہ کے کافروں نے ثمامہ سے پوچھا تو نے اپنا دین بدل ڈالا تو ثمامہ نے یہ جواب دیا میں نے دین نہیں بدلا بلکہ اللہ کا تابعدار بن گیا ہوں ثمامہ کا یہ کہنا بالکل صحیح تھا کیونکہ پہلے ثمامہ کا کوئی دین نہ تھا شرک کوئی دین تھوڑا ہے بلکہ ایک لغو خیال اور اعتقاد ہے کہتے ہیں ثمامہ نے یمامہ جا کر یہ حکم دیا کہ مکہ کے کافروں کو غلہ نہ بھیجو۔ آخر مکہ والوں نے مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ آپؐ ناطا پروری کرتے ہیں ہمارا غلہ کیوں روک دیا ہے اس وقت آپؐ نے ثمامہ کو اجازت دی کہ مکہ کو غلہ بھیجنا موقوف نہ کرے۔

---

۷۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب (مدینہ میں) آیا اور کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد مجھ کو اپنا جانشین کریں تو میں اُن کی تابعداری کرتا ہوں (مسلمان ہو جاتا ہوں) مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت لوگوں کو لایا تھا ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے پاس تشریف لے گئے (اُس کو سمجھانے کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپؐ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے (انصار کے خطیب) اور آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ (کھجور کی) آپؐ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوئے (اس نے کہا آپؐ مجھ کو اپنا شریک کر لیجئے) آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھ سے چھڑی مانگے تب بھی

الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ يُجِيبُكَ عَنِّي، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ.

میں تمہیں دینے کا اور اللہ نے جو تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام نہ لائے گا تو اللہ تجھ کو تباہ کر دے گا اور میں تو سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالےٰ مجھ کو (خواب میں) دکھلا چکا ہے ۲ اور میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا یہ فرما کر آپؐ لوٹ آئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا تو وہی شخص ہے جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابوہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں تو مجھ کو فکر پیدا ہوئی (یہ عورتوں کا زیور میرے ہاتھ میں کیسا) پھر خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان پر پھونک مارو میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعوےٰ کریں گے ایک مسیلمہ کذاب دوسرے اسود عنسی ۳۔

۱ یعنی بنی حنیفہ کے لوگوں کو۔ ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا آپؐ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں آپؐ نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے ایک کنگن سے مسیلمہ کذاب مراد تھا دوسرے کنگن سے اسود عنسی۔ ۳ اسود عنسی تو آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں مارا گیا اور مسیلمہ کذاب حضرت صدیقؓ کی خلافت میں قتل ہوا۔ سچ آخر سچ ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز تک چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے دیکھو اسود اور مسیلمہ کا ایک تابعدار بھی باقی نہ رہا اور حضرت محمدؐ کے تابعدار قیامت تک قائم رہیں گے روز بروز ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور بڑی نشانی اسلام کے سچے دین ہونے کی یہ ہے کہ نصرانی حاکم وقت ہیں اور ان کے پادری اور مشنری ہزار در ہزار لاکھوں روپے خرچ کر کے جا بجا وعظ کر کے بڑی مشکل سے چند نادانوں کو اپنے دام میں پھانس لیتے ہیں لیکن اسلام کا دین بے حکومت اور بے روپیہ پیسے خرچے ہر ملک میں پھیل رہا ہے۔

---

٦٦٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانے لائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَ عَلَيَّ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

گئے میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے وہ مجھ کو بھاری معلوم ہوتے (گراں گزرے) پھر مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک دو میں نے پھونک دیا۔ وہ دونوں کنگن اڑ کر چل دیئے میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ ان کنگنوں سے وہ دونوں جھوٹے مراد ہیں جن کے بیچ میں، میں ہوں ایک تو صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)۔

٦٦١- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ: سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ نَحْلُبُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ، وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ: كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ، إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا میں نے مہدی بن میمون سے سنا انھوں نے کہا میں نے ابو رجاء عطاردی سے سنا وہ کہتے تھے ہم (شرک کے زمانہ میں) پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے جب ایک پتھر پہلے پتھر سے اچھا نظر آتا تو پہلے پتھر کو پھینک دیتے دوسرے پتھر کی پوجا شروع کرتے اگر کوئی (پوجا کے قابل) پتھر نہ ملتا تو کیا کرتے مٹی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ) بناتے اور بکری لا کر اس پر دودھ دوہتے پھر اس کے گرد طواف کرتے جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے اب (تیروں اور برچھوں کے) پھل اتار ڈالنے کا مہینہ آیا ہم کوئی برچھہ یا تیر جس میں لوہے کا پھل لگا ہوتا نہ چھوڑتے اس کا پھل نکال کر پھینک دیتے مہدی بن میمون نے کہا میں نے ابو رجاء سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی اس وقت میں بچہ تھا۔ اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کی خبر سنی تو ہم (آپ کو چھوڑ کر) دوزخ کی طرف چلے یعنی مسیلمہ کذاب کے تابعدار بن گئے ف۔

ف پہلے ابو رجاء مسیلمہ کذاب کے تابعدار بنے تھے پھر اللہ نے ان کو اسلام کی توفیق دی مگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

(قِصَّةُ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ)

باب، اسود عنسی کا قصہ

٦٦٢- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے

الجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،
حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ
ابْنِ نَشِيطٍ، وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ
عَبْدُ اللَّهِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ
الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ
بِنْتِ الْحَارِثِ، وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ
ابْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ،
فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ
ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي
يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَضِيبٌ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ
فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: إِنْ شِئْتَ خَلَّيْنَا
بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا
بَعْدَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ
وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ،
وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ سَيُجِيبُكَ عَنِّي،
فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ: فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ، ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ
وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ
فَفَظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي

یعقوب بن ابراہیم نے کہا۔ ہم سے والد (ابراہیم بن
سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے
عبیدہ بن نشیط کے بیٹے سے اس بیٹے کا نام عبداللہ تھا
ف۱۔ کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا ہم کو خبر
پہنچی کہ مسیلمہ کذاب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے زمانہ میں) مدینہ آیا تھا اور وہاں آن کر (اپنی
جورو) حارث بن کریز کی بیٹی (کیسہ) کے گھر میں اترا
تھا۔ یہ کیسہ عبداللہ ابن عامر کی
ماں تھی ف۲۔ خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت بن
قیس بن شماس کو ہمراہ لے کر اس کے پاس آئے۔ یہ
ثابت وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
خطیب کہلاتا تھا۔ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں
کھجور کی ایک چھڑی تھی آپؐ مسیلمہ ملعون کے سامنے ٹھہر
گئے۔ اُس سے باتیں کیں (اسلام کی دعوت دی) اُس
نے کہا میں اس شرط سے مسلمان ہوتا ہوں کہ آپؐ کے
بعد مجھ کو حکومت ملے یہ سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا (خلافت اور حکومت کجا) اگر تو یہ
چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں نہ دوں (تو اتنا حقیر
ہے) اور میں تو یہ سمجھتا ہوں تو وہی شخص ہے جو
خواب میں مجھ کو بتلایا گیا۔ میری طرف سے ثابت
بن قیس تجھ سے گفتگو کرے گا۔ یہ فرما کر آپؐ لوٹ
گئے۔ عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباسؓ
سے آنحضرتؐ کے خواب کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
ایک بار میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ
میں سونے کے دو کنگن پہنا دیئے گئے۔ میں گھبرایا مجھے
بُرے معلوم ہوئے پھر مجھ سے کہا گیا ان کو پھونک دو
میں نے پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے (غائب غلہ) اس

فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ۔

کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ کنگنوں سے مراد دونوں جھوٹے شخص ہیں جو پیدا ہوں گے ف۳۔ عبیداللہ نے کہا۔ یہ دونوں شخص اسود عنسی تھے اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا ف۴۔

ف۱ : موسیٰ کیونکہ موسیٰ ضعیف ہے حافظ نے کہا عبداللہ موسیٰ سے اسّی برس بڑا تھا حالانکہ یہ دونوں بھائی بھائی تھے۔ ف۲ اُلٹے باپ عبداللہ بن عامر نے مسیلمہ کذاب کے مارے جانے کے بعد اس سے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے پیٹ سے عبداللہ بن عبداللہ بن عامر پیدا ہوئے راوی نے غلطی سے ایک عبداللہ کا لفظ چھوڑ دیا لیکن ہم نے ترجمہ میں بڑھا دیا ہے بعضے نسخوں میں یوں ہے وہ عبداللہ بن عامر کے اولاد کی ماں تھی۔ ف۳ پیغمبری کا دعوے کریں گے لیکن ان کو فروغ نہ ہوگا۔ ف۴ اور مسیلمہ کذاب کو وحشی نے قتل کیا۔ اسود کے قتل کی خبر وحی سے آنحضرتؐ کو وفات سے ایک رات دن پہلے ہو گئی آپؐ نے اپنے اصحاب کو سنا دی بعد اس کے آدمیوں کے ذریعہ سے خبر ابوبکرؓ کی خلافت میں آئی یہ اسود صنعاء میں ظاہر ہوا۔ اور نبوت کا دعوے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل مہاجر بن ابی امیہ پر غالب ہو گیا بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے باذان وہاں کا عامل تھا باذان مر گیا۔ تو اسود نے اس کی جورو مرزبانہ سے نکاح کر لیا اور یمن کا حاکم بن بیٹھا آخر فیروز ایک شب کو نقب کی راہ سے اس کے گھر میں گھس گئے کیونکہ دروازے پر ایک ہزار چوکیداروں کا پہرہ تھا انہوں نے اس کا سر کاٹ لیا اور باذان کی عورت کو مال و اسباب سمیت نکال لائے اس رات کو باذان کی عورت مرزبانہ نے اس کو خوب شراب پلائی تھی۔ وہ مردود نشہ میں مدہوش تھا۔

بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ۔

باب نجران کے نصاریٰ کا قصہ ف۱

ف۱ نجران ایک بڑا شہر تھا۔ مکہ سے سات منزل پر وہاں نصاریٰ بہت آباد تھے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا

مجھ سے عباس بن حسین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے صلۃ بن زفر سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا عاقب (عبدالمسیح) اور سید (ایہم) نصاریٰ کے دو رئیس نجران سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اُن کے ساتھ ابوالحارث بن علقمہ پیر پادری بھی تھا ف۱۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپؐ سے مباہلہ کریں اُن میں ایک دُوسرے سے کہنے لگا (خدا کے لئے) مباہلہ مت کر اگر یہ سچے پیغمبر ہوں اور ہم ان سے مباہلہ کریں تو ہماری اور ہماری اولاد سب کی خرابی ہو ہو گی (قیامت تک ہم نہ پنپیں گے) آخر وہ دونوں کہنے لگے (ہم

أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا، فَقَالَ: لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔

مباہلہ نہیں کرتے) آپؐ جو مانگیں وہ حاضر ہے (جزیہ پر راضی ہو گئے ف۲) انہوں نے یہ درخواست کی کہ ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے ف۳۔ ایماندار شخص ہو بے ایمان نہ ہو آپؐ نے فرمایا ہاں ہاں میں تمہارے ساتھ ایک ایماندار شخص کو بھیجتا ہوں ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سب انتظار کرنے لگے (دیکھیں آنحضرتؐ کس کو بھیجتے ہیں) پھر آپؐ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح اُٹھ (ان کے ساتھ جا) جب وہ کھڑے ہوتے تو آپؐ نے فرمایا اس اُمت کا ایماندار (معتبر دیانت دار) یہ شخص ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ آنحضرتؐ نے ان کو سمجھایا اسلام کی دعوت دی قرآن سنایا پر انہوں نے نہ مانا آخر آپؐ نے فرمایا اچھا آؤ ہم تم مباہلہ کریں۔ مباہلہ کے معنے اوپر گذر چکے ہیں یعنے دو فریق جن میں باہمی اختلاف ہو جب تقریر اور بحث میں قائل نہ ہوں تو دونوں مل کر اللہ سے دعا کریں۔ یا اللہ جو کوئی ہم سے غلطی اور ناحق پر اصرار کر رہا ہو اُس پر اپنا عذاب اتار۔ ف۲ آپؐ نے نجران کے نصاریٰ سے اس شرط پر صلح کر لی۔ کہ وہ ہزار جوڑے کپڑے کے رجب میں اور ہزار جوڑے صفر میں دیا کریں اور ہر جوڑے کے ساتھ ایک اوقیہ چاندی۔ ف۳ جو جزیہ وصول کر کے آپکو بھیجا کرے۔

---

٦٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا، فَقَالَ: لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سے سنا انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے کہا نجران کے (نصاریٰ) لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے عرض کیا ایک ایماندار شخص ہمارے ساتھ کر دیجئے آپؐ نے فرمایا اچھا میں ایک ایماندار شخص تمہارے ساتھ بھیجتا ہوں۔ ایماندار بھی کیسا پکا ایماندار یہ سن کر لوگ انتظار میں رہے (دیکھیں آپؐ کس کو بھیجتے ہیں) پھر ابو عبیدہ بن جراح کو آپؐ نے بھیجا۔

---

٦٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر اُمت میں ایک امانت دار (معتمد) ہوتا ہے

الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ اور اس امت کا امانت دار (ابو عبیدہ ہے ف ۱)

ف ۱ اس حدیث میں گویا باب کا تعلق مذکور نہیں مگر اگلی روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے یہ جملہ اس وقت فرمایا۔ جب نجران کے نصاریٰ نے آپؐ سے ایک ایماندار شخص کی گذارش کی تھی۔ تو باب کا تعلق باقی رہا۔

(قِصَّةُ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ) باب عمان اور بحرین کا قصہ

ف ۱ عمان اور بحرین دونوں شہروں کے نام ہیں۔

۶۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا، ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي، قَالَ جَابِرٌ: فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا، ثَلَاثًا، قَالَ: فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئے گا۔ تو میں تجھ کو اتنا اتنا، یعنے تین لپ بھر کر روپیہ دوں گا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی ہو گئی پھر جب ابوبکر صدیق کے پاس یہ روپیہ آیا۔ انہوں نے منادی کرائی، دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا کچھ قرض آتا ہو، یا آپؐ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو۔ وہ میرے پاس آئے۔ (اپنا حق لے لے) جابرؓ کہتے ہیں میں (یہ منادی سن کر) ابوبکرؓ کے پاس گیا۔ ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ اگر بحرین کا روپیہ آئے گا تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر دوں گا، پھر ابوبکرؓ نے مجھ کو اتنا روپیہ دیا جابرؓ کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو میں ابوبکرؓ سے ملا، اور میں نے روپیہ مانگا تو انہوں نے نہ دیا۔ پھر میں گیا اور مانگا جب بھی نہ دیا۔ پھر تیسری بار گیا مانگا جب بھی نہ دیا، آخر (لاچار ہو کر) میں کہا ایک بار میں آیا (میں نے مانگا) تو تم نے نہ دیا۔ دوسری بار آیا (مانگا) جب بھی تم نے نہ دیا۔ پھر (تیسری بار) آیا مانگا، جب بھی تم نے نہ دیا۔ اس سے فائدہ) اگر تم کو دینا ہے تو

أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي، فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا، مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ، وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ۔

دو، نہیں تو صاف کہہ دو۔ (کہ میرا دل دینے کو نہیں چاہتا) میں بخیل ہوں، ابوبکرؓ نے کہا جابرؓ تو مجھ کو بخیل بناتا ہے بخیلی سے بڑھ کر کون سا عیب ہے، تین بار انہوں نے یہی کہا۔ بات یہ ہے کہ میں نے جو ایک بار تجھ کو نہیں دیا تو میری نیت دینے کی تھی ف۱۔ اور (اسی سند سے) عمرو بن دینار سے مروی ف۲ ہے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ابوبکر صدیقؓ کے پاس گیا۔ تو انہوں نے ایک لپ بھر کر روپے دیئے اور کہا ان کو گن۔ میں نے ان کو گنا تو وہ پانچ سو روپے تھے۔ انہوں نے کہا۔ پانچسو، پانچسو اور لے لے، (تین لپ ہو گئے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

ف۱ میں یہ چاہتا تھا کہ اپنے حصے یعنی خمس میں سے تجھ کو دوں، معلوم ہوا کہ خمس خلیفہ کو ملتا ہے۔ وہ جن کاموں میں مناسب سمجھے اس کو صرف کر سکتا ہے۔ ف۲ اس کو امام بخاری نے باب من تکفل من بیت دینا" میں وصل کیا ہے۔ حدثنا علی ابن عبداللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو۔

بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

باب اشعری لوگوں اور یمن والوں کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا ف۱ اور ابوموسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اشعری لوگ میرے ہیں، میں ان کا ہوں ف۲۔

ف۱ یہ ۷ھ میں خیبر کی فتح کے وقت آئے تھے۔ ف۲ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں وصل کیا۔

۶۶۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ

مجھ سے عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابواسحٰق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے انہوں نے اسود بن یزید سے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے، انہوں نے کہا میں اور میرا بھائی (ابورہم یا ابوبردہ) دونوں مل کر یمن سے آئے۔ ہم ایک مدت تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور انکی والدہ (ام عبداللہ) دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں ہیں کیونکہ (رات دن)

وَلُزُومِهِمْ لَهُ۔

وہ آنحضرتؐ کے پاس بہت جاتے آتے ، آپؐ کے ساتھ رہتے ف۱۔

ف۱ ابوموسیٰ اشعریؓ دوسرے یمن والوں کے ساتھ پہلے حبش کو پہنچ گئے تھے۔ وہاں سے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے۔ ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپؐ خیبر میں تھے۔

٦٦٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْرَمَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدَّى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَقَالَ: إِنِّي حَلَفْتُ لَا آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنْ يَمِينِكَ، إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا، قَالَ: أَجَلْ وَلَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے ، انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے زہدم سے ، انہوں نے کہا جب ابوموسیٰؓ ف۱ آئے تو انہوں نے جرم قبیلے کی بہت خاطر کی ف۲۔ خیر زہدم کہتے ہیں۔ ہم ابوموسیٰؓ کے پاس بیٹھے تھے وہ ایک مرغی کا ناشتہ کر رہے تھے ایک شخص اور لوگوں میں بیٹھا تھا۔ (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ابوموسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لئے بلایا ، وہ کہنے لگا میں مرغی نہیں کھاتا۔ میں نے دیکھا وہ نجاست کھاتی ہے تو مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا اسے آ بھی کھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ کہنے لگا میں نے تو قسم کھا لی ہے مرغی کبھی نہ کھاؤنگا۔ ابوموسیٰ نے کہا ادھر آ۔ میں قسم کا علاج بتلاتا ہوں۔ ہوا یہ کہ ہم چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم نے آپؐ سے سواری مانگی۔ آپؐ نے فرمایا سواری نہیں ہے پھر ہم نے مانگی تو آپؐ نے قسم کھالی۔ کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے۔ تھوڑی دیر بعد ایسا ہوا کہ لوٹ کے کچھ اونٹ آپؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پانچ اونٹ ہم کو دلائے۔ جب ہم اونٹ لے چکے تو ہم نے کہا یہ تو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا۔ آپؐ کو غفلت میں رکھا۔ قسم یاد نہیں دلائی۔ ایسی حالت میں ہماری بھلائی کبھی نہیں ہونے کی۔ آخر میں آنحضرتؐ کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے تو قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے اور پھر آپؐ نے سواری دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے قسم یاد تھی مگر میرا قاعدہ ہے اگر کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں پھر اسکے خلاف کرنا اچھا سمجھتا ہوں۔ تو خلاف کرتا ہوں ، (قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔

ف۱ حضرت عثمان کی خلافت میں کوفہ کے حاکم بن کر۔ ف۲ جس میں ایک شخص نہدم بھی تھے۔ ف۳ شاید آپ کو قسم یاد نہیں رہی۔

٦٦٩- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالُوا: أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ، قَالُوا: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا۔ ہم سے ابو صخرہ جامع بن شداد نے کہا۔ ہم سے صفوان بن محرز نے کہا۔ ہم سے عمران ابن حصین نے۔ انہوں نے کہا۔ تمیم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، آپؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ۔ بنی تمیم۔ وہ کہنے لگے، جب آپؐ نے ہم کو خوشخبری دی تو کچھ روپیہ بھی دلوایئے۔ یہ سنتے ہی آپؐ کا چہرہ بدل گیا۔ اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ (اشعری) آئے آپؐ نے فرمایا یمن والو، تم خوشخبری قبول کرو۔ کیونکہ بنی تمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے کہا ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبول کی ف۱۔

ف۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے حافظ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی تمیم کے لوگ تو ۹ھ ہجری میں آئے تھے اور اشعری اس سے پیشتر ۷ھ ہجری میں آچکے تھے۔ اس کا جواب یوں دیا ہے کہ شاید کچھ اشعری لوگ بنی تمیم کے بعد بھی آتے ہوں۔

٦٧٠- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ هَا هُنَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ، وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ: رَبِيعَةَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے۔ کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایمان اس طرف ہے اور آپؐ نے یمن کی طرف اشارہ کیا۔ اور بدسلوکی، دل کی سختی، ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے سر کے کونے نمود ہوں گے۔ یعنی ربیعہ اور مضر

وَمُضَرَ۔

کے لوگوں ہیں۔

٦٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا، الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ذکوان سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آتے ہیں ان کے دل کے پردے باریک دل نرم، ایمان یمن ہی کا (عمدہ) ہے۔ اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے۔ فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے اور اطمینان اور سہولت بکری والوں میں اور غندر نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے روایت کیا۔ کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوھریرہؓ سے ف۱۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ ف۲

ف۱ اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ اعمش کا سماع ذکوان سے بصراحت معلوم ہو جاتے۔

ف۲ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے۔ علم حدیث کا جیسا یمن میں رواج ہے ویسا دوسرے ملکوں میں نہیں ہے اور یمن میں تقلید شخص کا تعصب بالکل نہیں ہے دل کا پردہ نرم اور باریک ہونیکا یہ مطلب ہے کہ وہ حق بات کو جلد قبول کر لیتے ہیں جو ایمان کی نشانی ہے۔

٦٧٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِتْنَةُ هَا هُنَا، هَا هُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ایمان یمن کا ہے اور فتنہ (دین کی خرابی) ادھر سے ہے ادھر ہی سے شیطان کے سر کا کونہ نمودار ہوگا۔

٦٧٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ،

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا۔ کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا، یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں۔ ان کے دل نرم اور دل کے پردے باریک دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے۔

---

٦٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ: أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ، فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: قَدْ أَحْسَنَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى؟ قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَأَلْقَاهُ. رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ انہوں نے ابوحمزہ محمدؒ بن میمون سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں خباب بن ارت (مشہور صحابی) آئے انہوں نے پوچھا ابوعبدالرحمٰن کیا یہ جوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں) تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اگر تم چاہو تو ان میں کسی کو کہوں وہ قرآن سُنائے خباب نے کہا کہو۔ ابن مسعود نے علقمہ سے کہا۔ قرآن پڑھ اس پر زید بن حدیر جو زیاد بن حدیر کے بھائی تھے بولے تم علقمہ سے قرآن سنانے کو کہتے ہو۔ وہ ہم سے بڑھ کر قاری نہیں ہے ابن مسعود نے کہا اگر تو چاہے تو ٹھہر، میں وہ بیان کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری قوم (بنی اسد) کے حق میں اور جو علقمہ کی قوم کے حق میں فرمایا وا۔ خیر علقمہ کہتے ہیں میں نے سورہ مریم کی پچاس آیتیں سنائیں۔ عبداللہ نے خباب سے کہا کہو کیسا پڑھتا ہے انہوں نے کہا بہت خوب۔ عبداللہ نے کہا جو میں پڑھتا ہوں وہ علقمہ بھی پڑھ لیتا ہے۔ پھر انہوں نے خباب کو دیکھا سونے کی انگوٹھی پہنے ہیں تو کہا کیا ابھی تک اس انگوٹھی کے اتار ڈالنے کا وقت نہیں آیا (حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو سونا پہننے سے منع کیا ہے) خباب نے یہ سنتے ہی وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور کہنے لگے اب تم میرے ہاتھ میں یہ انگوٹھی کبھی نہیں دیکھو گے اس حدیث کو غندر

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ نے شعبہ سے روایت کیا ہے (انہوں نے اعمش سے ول)

ول نسید بن حدیر بنی اسد میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کو بنی اسد اور غطفان سے اچھا بتلایا۔ اور علقمہ نخع قبیلے کے تھے۔ امام احمد اور بزار نے ابن مسعود سے نکالا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخع قبیلے کے لئے دعا کرتے تھے۔ اس کی تعریف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں بھی اس قبیلے کا ہوتا۔ ول۲ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔ شاید خباب سونا پہننے کو مکروہ تنزیہی سمجھتے ہوں۔ تو ابن مسعود نے ان کو تنبیہ کی کہ مردوں کو سونا پہننا حرام ہے۔

(قِصَّةُ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ)

باب دوس قبیلے اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان ول

ول دوس ایک قوم ہے یمن میں طفیل بن عمرو اسی قوم میں سے تھے ان کو ذوالنور بھی کہتے ہیں۔ وہ آن کر مسلمان ہو گئے تو آنحضرت ؐ نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسلام کی دعوت دی۔ لیکن ان کا باپ مسلمان ہوا۔ ماں مسلمان نہیں ہوتی اور قوم والوں نے بھی اس کا کہانہ مانا صرف ابوہریرہؓ نے مانا۔ اس وقت طفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کیا دوس کے لئے بددعا کیجئے۔ آپؐ نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دوس کے لوگوں کو ہدایت کی۔ آپؐ کی دعا قبول ہوئی۔ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے آنحضرتؐ سے کچھ نشانی چاہی آپؐ نے دعا کی یا اللہ طفیل کو نور دے ان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سے ایک نور نکلتا، جو رات کو روشن ہو جاتا۔ ابن کلبی نے کہا۔ حبیب بن عمرو دوس کا حاکم تھا۔ اس کی عمر تین سو برس کی تھی وہ پچھتر آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی سب مسلمان ہو گئے۔

۶۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے، انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا طفیل بن عمرو دوسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عرض کیا دوس نہیں مانتے۔ وہ تباہ ہوئے۔ انہوں نے نافرمانی کی۔ ان کے لئے بددعا فرمائیے، آپؐ نے فرمایا۔ یا اللہ دوس کو ہدایت کر۔ ان کو میرے پاس لے آ۔

---

۶۷۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا، ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، انہوں نے قیس سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے کہا

قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

جب میں (اپنے ملک سے) آنحضرتؐ کے پاس آرہا تھا۔ تو رستے میں۔ میں نے یہ شعر پڑھی۔ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

کیسی ہے تکلیف کی لمبی یہ رات
خیر اس نے کفر سے دی ہے نجات

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ، فَقُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ اللهِ فَأَعْتَقْتُهُ۔

میرا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) وہ رستے سے بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ سے بیعت کی۔ میں آپؐ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں وہی غلام آنکلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوہریرہؓ دیکھ۔ تیرا غلام آن پہنچا۔ میں نے کہا۔ اللہ کے لئے میں نے اس کو آزاد کر دیا۔

(قِصَّةُ وَفْدِ طَيِّئٍ، وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ)

باب
بنی طے کے ایلچیوں اور عدی بن حاتم کا قصہ ؎

ف بنی طے ایک قبیلہ ہے۔ اس کا نام طے اس لئے ہوا کہ سب سے پہلے گول کنواں اس نے بنوایا تھا۔

۶۷۷ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ، فَقُلْتُ: أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: بَلَى، أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا، وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ عَدِيٌّ: فَلَا أُبَالِي إِذًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا، ہم سے عبدالملک بن عمیر نے، انہوں نے عمرو بن حریث سے، انہوں نے عدی بن حاتم ف سے، انہوں نے کہا۔ ہم حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے (پاس اور کتنی آدمیوں کے ساتھ آئے وہ ایک ایک آدمی کو نام لے لے کر بلاتے جاتے۔ پہلے مجھ کو نہیں بلایا) آخر میں نے کہا۔ امیرالمومنین تم مجھ کو نہیں پہچانتے انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ (خوب) پہچانتا ہوں۔ تم تو اس وقت ایمان لائے تھے، جب یہ لوگ سب کافر تھے اور تم نے اس وقت رخ کیا۔ جب انہوں نے پیٹھ پھیری اور تم نے اس

وقت وفاداری کی جب انہوں نے دغابازی کی۔ اور تم نے
حق بات اس وقت پہچان لی جب انہوں نے حق بات سے انکار
کیا۔ یہ سن کر میں نے کہا، اب مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ف۲۔

ف۱ یہ بنی طے میں سے تھے ان کے باپ وہی حاتم طائی ہیں جن کا نام اب تک سخاوت میں مشہور ہے۔ ف۲ یعنی جب تم میرا حال جانتے ہو۔ اور میری قدر پہچانتے ہو تو اب مجھ کو اس کا کوئی رنج نہیں ہے کہ تم نے پہلے اور لوگوں کو بلایا مجھ کو نہیں بلایا۔ پہلے عدی بن حاتم نصرانی تھے۔ ان کی بہن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوار پکڑ لائے، آپ نے ان کو مفت احسان رکھ کر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد بہن کے کہنے سے عدی بن حاتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔

۱۸
اٹھارہواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام سے، جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باب حجتہ الوداع کے بیان میں؛

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے مدینہ ہجرت کی۔ بس یہی حج کیا۔ لیکن ہجرت سے پہلے تین حج کئے ہیں جس کو بعض محدثین نے نکالا۔ بعضوں نے کہا۔ آپؐ ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ آپؐ پچیسویں ذلقعد کو ہفتہ کے دن مدینہ سے نکلے تھے۔ ابن حزم نے کہا جمعرات کے دن۔ بعضوں نے کہا جمعہ کے دن۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ ہفتہ کا دن تھا۔ کیونکہ اس سال غرہ ذیحجہ جمعرات کا دن تھا۔ اور وقوف عرفہ جمعہ کے دن واقع ہوا تھا اور صحیحین میں انسؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھ کر نکلے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جس دن آپؐ نکلے۔ وہ جمعہ کا دن نہ تھا۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا۔ ہم حجتہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا (جب مکہ میں پہنچے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قربانی کا جانور اپنے ساتھ لایا ہو وہ حج اور عمرہ

هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

دونوں کی نیت کرے۔ پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک حج اور عمرہ دونوں سے فراغت نہ کرے۔ خیر میں جب آپؐ کے ساتھ مکہ پہنچی۔ تو مجھ کو حیض آرہا تھا۔ میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ نہ صفا مروہ دوڑی آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ (کہ حج کے دن آن پہنچے اور ابھی تک میرا عمرہ ہی پورا نہیں ہوا) آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر سر کھول ڈال۔ بالوں میں کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے۔ عمرہ رہنے دے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں حج ادا کر چکی۔ تو آپؐ نے مجھ کو عبدالرحمٰن (میرے بھائی) کے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا۔ میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہو گیا (جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا) حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ (انہوں نے مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر احرام کھول ڈالا۔ اس کے بعد جب (حج کر کے) منا سے لوٹے تو حج کا دوسرا طواف کیا۔ (یعنی پھر صفا مروہ دوڑے) اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے ایک ہی بار سعی کی ف ا۔

ف ا کیونکہ عمرے کے ارکان حج میں شریک ہو گئے۔ علیحدہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس میں حنفیہ کا اختلاف ہے یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ یہاں صرف اس لئے اس کو لائے۔ کہ اس میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ۔ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا۔ ہم سے ابن جریج نے کہا۔ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جہاں عمرہ کرنے والے نے بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا ف ا۔ تو اس کو سب باتیں (جو احرام میں منع تھیں۔) درست ہو جاتی ہیں۔ (گو ابھی تک صفا مروہ نہ دوڑا ہو) ابن جریج نے کہا۔ میں نے عطاء سے پوچھا۔ ابن عباسؓ نے یہ مسئلہ

وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ۔

کہاں سے نکالا۔ انہوں نے کہا سورۂ حج میں) اللہ کے اس قول سے پھر ان کا حلال ہونا پرانے گھر یعنی خانہ کعبہ کے پاس ہے دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو حجۃ الوداع میں احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہ احرام کھول ڈالنا تو اس وقت ہے جب عرفات میں ٹھہر چکا۔ انہوں نے کہا۔ ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ عرفات میں ٹھہرنے سے پہلے اور بعد ہر حال میں (جب طواف کرلے) تو احرام کھول ڈالنا درست ہے۔

ف۱ خواہ قِران ہو۔ یا صرف عمرہ۔

---

٦٨٠ - حَدَّثَنِي بَيَانٌ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: أَحَجَجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ أَهْلَلْتَ؟ قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ. فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي۔

مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا۔ کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا۔ ہم کو شعبہ نے خبر دی۔ انہوں نے قیس بن مسلم سے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا۔ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکّہ کے بطحا (سنگریزی زمین) میں آیا آپؐ نے پوچھا کیا تو نے حج کا احرام باندھا۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپؐ نے پوچھا۔ احرام میں کیا پکارا۔ میں نے کہا۔ لبّیکَ بِاِہلالٍ کَاِہلالِ رَسُولِ اللّٰہِ یعنی وہ ہی احرام باندھتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو بیت اللہ کا طواف کرکے صفا مروہ پر دوڑ کر احرام کھول ڈال میں نے طواف کیا۔ صفا مروہ دوڑا۔ اور (احرام کھول کر) قیس قبیلے کی ایک عورت (نام نامعلوم) کے پاس آیا۔ اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔

---

٦٨١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے انس ابن عیاض نے کہا۔ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمرؓ نے خبر دی۔ ان کو ام المومنین حضرت حفصہؓ نے جس سال حج وداع ہوا۔ آپؐ نے اپنی بیویوں کو یہ حکم دیا۔ کہ

عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي۔

(طواف اور سعی کر کے) احرام کھول ڈالیں۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ احرام کیوں نہیں کھولتے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے سر کے بال جمائے ہیں۔ اور قربانی ہار ڈال کر ساتھ لایا ہوں۔ میں جب تک اپنی قربانی نہ کا ٹوں۔ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے شعیب نے انہوں نے زہری سے (دوسری سند) اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا۔ ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی۔ انہوں نے سلیمان بن یسار سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ وداع میں اونٹ پر سوار تھے۔ فضل بن عباسؓ (آپؐ کے چچا زاد بھائی) خواصی میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت (نام نامعلوم) نے (سامنے آکر) آپؐ سے مسئلہ پوچھا۔ کہنے لگی یا رسول اللہ حج جو اللہ کا فرض ہے اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا۔ جب میرا باپ ایسا بوڑھا (پھونس) ہے۔ کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں (ہو سکتا ہے) ف۔

ف یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لئے لائے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ

مجھ سے محمد بن رافع نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا۔ ہم سے فلیح بن سلیمان نے، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپؐ قصواء اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو خواصی میں بٹھائے تشریف لائے۔ آپؐ کے

عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ، وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ۔

ساتھ بلال (موذنؓ) اور عثمان بن طلحہ حجبی (کعبہ کے کلید بردار تھے) آپؐ نے کعبے کے پاس اونٹ کو بٹھایا۔ پھر عثمان سے فرمایا کنجی لاؤ وہ کنجی لائے۔ کعبے کا دروازہ کھولا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ سمیت کعبہ کے اندر گئے اور اندر سے دروازہ بند کرلیا۔ بڑی دیر تک دن کو وہاں ٹھہرے رہے۔ پھر باہر برآمد ہوئے تو دوسرے لوگ داخلے کے لئے لپکے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ میں اور لوگوں سے آگے پہنچا۔ میں نے دیکھا۔ بلالؓ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے میں کس جگہ نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا۔ ان دونوں کے آگے ستونوں کے بیچ میں ان دنوں کعبے کے چھ ستون تھے۔ تین تین ستون کے دو حصے آپؐ نے پہلے حصے کے دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھی۔ کعبے کا دروازہ پیٹھ کی طرف کیا۔ اور دیوار کیطرف منہ کیا۔ جو اندر گھستے ہی سامنے ہوتی ہے۔ (نماز پڑھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دیوار سے تین ہاتھ کے قریب فاصلہ پر تھے)۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ میں بلال سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعت نماز پڑھی آپنے جہاں نماز پڑھی اسکے پاس ہی سرخ سنگ مرمر بچھا ہوا تھا ۱۔

۱ اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حدیث میں فتح کا واقعہ مذکور ہے جو ۸ھ ہجری میں ہوا۔ اور حجۃ الوداع ۱۰ھ ہجری میں تھا۔

---

٦٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے کہا۔ مجھ سے عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔ ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے۔ انہوں نے کہا۔ ام المومنین صفیہؓ کو

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْتَنْفِرْ۔

عین حجۃ الوداع میں حیض آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اس کی وجہ سے ہم رکیں رہیں گے ف ۱۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ تو مکہ کو لوٹ کر طواف الزیارۃ کر چکی ہیں آپؐ نے فرمایا تو پھر کیا ہے (ہمارے ساتھ) کوچ کرے (طواف الوداع کی ضرورت نہیں)

ف ۱ مدینہ کو نہ جا سکیں گے۔ آپؐ سمجھے کہ ابھی انہوں نے طواف الزیارۃ نہیں کیا۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ، أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، ثَلَاثًا، إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ: أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا:

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا۔ مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا۔ ان سے ان کے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کیا کرتے تھے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں (زندہ) تھے۔ ہم کو نہیں معلوم تھا۔ حجۃ الوداع کے کیا معنی ف ۱۔ خیر آپؐ نے اللہ کی تعریف کی۔ اسکی ثناء بیان کی۔ پھر مسیح الدجال کا خوب لمبا ذکر کیا فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا۔ جس نے اپنی اُمّت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ یہاں تک کہ حضرت نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ڈرایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہ (قیامت کے قریب) ضرور نکلے گا۔ اگر تم کو اور کوئی دلیل (اس کے جھوٹے ہونے کی) نہ معلوم ہو تو بھی دلیل کافی ہے۔ کہ وہ (مردود) کانا ہوگا تمہارا پروردگار (جل شانہ) کانا نہیں ہے۔ وہ تو ہر عیب سے پاک ہے) دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی۔ جیسے پھولا انگور ف ۲ سن لو اللہ تعالٰے نے مسلمانوں کے خون اور مال حرام کئے ہیں۔ جیسے اس دن کو حرام کیا۔ (یعنی عرفہ کے دن کو) اس شہر میں اس مہینے میں دیکھو۔ میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا؟ لوگوں

نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثًا، وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو۔ تین بار یہی فرمایا۔ دیکھو تمہاری خرابی یا تم پر افسوس یہ نہ کرنا کہ میرے بعد اسلام سے پھر کر کافر ہو جاؤ۔ مسلمان کی گردن مارنے لگو ف۳

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وداع یا مکہ کا وداع ابن عمرؓ کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وداع مراد ہے۔ اس کے بعد چند ہی روز دنیا میں زندہ رہے۔ گویا یہ حج دنیا سے آپؐ کی رخصتی تھی۔ ف۲ بعضی روایتوں میں یوں ہے کہ بائیں آنکھ کا کانا ہو گا۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہو گی۔ ف۳ کافروں کو چھوڑ کر آپس میں لڑنے لگو۔ یہ آپؐ کی بیش بہا آخری نصیحت تھی ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان کا بلا وجہ شرعی خون کرنا کفر ہے۔ ابن عباسؓ کا یہی قول ہے لیکن دوسرے علماء نے تاویل کی ہے مطلب ہے کافروں کا سا فعل نہ کرو۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَإِنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرَى۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا، ہم سے ابواسحٰق سبیعی نے کہا۔ مجھ سے زید بن ارقم نے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس جہاد کئے۔ اور ہجرت کے بعد آپؐ نے ایک ہی حج کیا۔ یعنی حجۃ الوداع۔ اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق نے کہا۔ آپؐ نے ایک حج اس وقت بھی کیا جب مکہ میں تھے (مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی ف۱)

ف۱ یہ ابواسحٰق کا خیال ہے صحیح یہ ہے کہ آپؐ نے مکہ میں رہتے وقت بہت حج کئے ہر سال حج کرتے رہتے۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے، شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے، انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے جریر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جریر بن عبداللہ بجلی سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر۔ تاکہ میری بات سنیں۔ پھر فرمایا۔ لوگو میرے بعد ایسا نہ کرنا۔ ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ۔

۶۸۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ، ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ: أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا۔ ہم سے ایوب سختیانی نے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے، انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا۔ زمانہ پھر گھوم کر اسی حال پر آگیا۔ جس حال پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے ف۱۔ دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں پے درپے تین مہینے حرام ہیں۔ ذلیقعد۔ ذیحجہ۔ محرم۔ چوتھا مہینہ مضر کا رجب ہے ف۲۔ جو جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ میں ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے اس کے بعد آپؐ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شاید آپؐ اس مہینے کا اور کوئی نام بیان کریں گے۔ پھر فرمایا۔ کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا بیشک ذیحجہ کا مہینہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا یہ کونسا شہر ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر آپؐ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شاید آپؐ اس شہر کا اور کوئی نام بیان کریں گے پھر فرمایا۔ کیا یہ وہی شہر مکہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا بیشک یہ مکہ کا شہر ہے پھر فرمایا اچھا یہ دن کون سا دن ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ خاموش ہو رہے۔ ہم سمجھے شاید آپؐ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا بیشک یہ یوم النحر (قربانی کا دن ہے) آپؐ نے فرمایا۔ تو اب سن لو۔ تمہارے آپس کے مسلمانوں کے خون اور مال ابن سیرین نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں۔ ابی بکرہ نے یہ بھی کہا۔ کہ تمہاری ابرو بھی ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں اور دیکھو تم کو ایک دن ضرور اپنے پروردگار کے پاس

أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَا يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ مَرَّتَيْنِ۔

جانتا ہے۔ وہ تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔ تو کہیں ایسا نہ کرنا۔ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر (خون خرابے کرکے) گمراہ بن جاؤ۔ سن لو جو لوگ تم میں یہاں موجود ہیں۔ وہ یہ حدیث ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو بات پہنچائی جاتی ہے۔ وہ پہنچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو کہتے تھے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ خیر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو میں نے خدا کا حکم تم کو پہنچا دیا۔ دو بار یہ فرمایا۔

ف۱ ہوا یہ تھا کہ مشرک کم بخت حرام مہینوں کو اپنے مطلب سے پیچھے ڈال دیتے محرّم میں لڑنا منظور ہوتا تو صفر کو محرّم کر دیتے اسی طرح گول مال مدت سے کرتے چلے آ رہے تھے۔ اتفاق سے جس سال آپؐ نے حج وداع کیا۔ تو ذی الحجہ کا ٹھیک مہینہ وہی پڑا۔ کافروں کے حساب سے بھی اور واقعی حساب سے بھی آپؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آئندہ اب حساب نہ بگاڑو۔ اور ٹھیک اسی حساب سے مہینوں کا شمار رکھو۔ ف۲ اس کو مضر کا رجب اسی وجہ سے کہا۔ کہ مضر قوم کے لوگ اور مشرکوں سے زیادہ رجب کی تعظیم کرتے اس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے۔

---

۶۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْيَهُودِ قَالُوا: لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوا: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے کہا بعضے یہودی یوں کہنے لگے ف۱ (اگر سورۂ مائدہ کی) یہ آیت ہم لوگوں پر اترتی۔ تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی کا دن) ٹھہرا لیتے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ کونسی آیت انہوں نے کہا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا حضرت عمرؓ نے کہا (عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے)۔ میں یہ جانتا ہوں جہاں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری۔ یہ آیت اس وقت اتری۔ جب آپؐ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ یعنی حجۃ الوداع میں ف۲۔

ف۱ کعب احبار یا دوسرا کوئی حضرت عمرؓ سے۔ ف۲ ترمذی کی روایت میں ابن عباسؓ سے یوں ہے کہ اس دن تو دوہری عید تھی ایک تو جمعہ کا دن۔ دوسرا عرفہ کا دن۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا۔ ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ ہم میں کسی نے تو عمرے کی نیت کی۔ کسی نے حج کی۔ کسی نے دونوں کی۔ (قران کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف حج کی نیت کی تھی پھر جس نے صرف حج کی نیت کی تھی یا حج اور عمرہ دونوں کی (ایک ساتھ) اس نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا۔ جب تک دسویں تاریخ ذیحجہ کی نہ آئی۔

---

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی پھر یہ حدیث بیان کی۔ اس میں یوں ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔

---

۷۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے پھر یہی حدیث نقل کی۔

---

۷۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي،

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن شہاب نے، انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے۔ انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (میں بیمار ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو پوچھنے کے لئے آتے میں ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ دیکھتے ہیں میری بیماری کس درجہ پہ پہنچ گئی ہے اب جینے کی امید نہیں رہی۔ میں بہت مالدار ہوں اور ایک بیٹی (ام حکم)

وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

سے سوا کوئی میرا وارث نہیں ہے میں اپنا دو تہائی مال (اللہ کی راہ میں) خیرات کر جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اچھا آدھا مال۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تہائی مال۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تہائی خیرات کر سکتا ہے تہائی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے۔ یا یہ کہ ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اصل حقیقت تو یہ ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی کے لئے خرچ کرے۔ اس پر تجھے ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو اللہ کے حکم جینے کی نیت) اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔ میں نے عرض کیا میرے ساتھی (دوسرے مہاجرین) تو آپؐ کے ساتھ مدینے چلے جائیں گے۔ اور میں پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا آپؐ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہے گا۔ اگر رہا بھی تو کیا ہے جو کام اللہ کی رضامندی کے لئے کرے گا اس پر تجھ کو ایک درجہ ملے گا۔ تیرا درجہ بلند ہوگا اور عجب نہیں کہ تیری عمر دراز ہو اور تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں کو نقصان (یعنی کافروں کو)، اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو نافذ فرما اور ان کو ایڑیوں کے بل نہ لوٹا (ان کی ہجرت کو نہ توڑ) مصیبت تو سعد بن خولہ پر پڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر رنج کرتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں مر گیا تھا ف۱

ف۱ جہاں سے ہجرت کی تھی جس ملک سے ہجرت کرے پھر وہاں مرنا اچھا نہیں ہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

٦٩٤- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو ضمرہ انس بن عیاض نے کہا، ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان کو ابن عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

٦٩٥- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

محمد بن بکر نے کہا، ہم سے ابن جریج نے کہا، مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی۔ انہوں نے نافع سے، ان کو ابن عمرؓ نے خبر دی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔ اور بعضے اصحابؓ نے قصر کیا (بال کترائے)

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے، انہوں نے ابن شہاب سے دُوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا ف۱۔ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا۔ مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا۔ ان کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر سوار اس وقت چلا آرہا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع میں منا میں کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے۔ میرا گدھا تھوڑی صف کے آگے سے بھی گذر گیا پھر میں گدھے سے اتر کر صف میں شریک ہوا۔

ف۱ اس کو زہریات نے وصل کیا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا اس وقت میں موجود تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں اپنی سواری کیوں کر چلاتے تھے انہوں نے کہا بیچ کی چال رستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں

عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

نے امام مالک سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے، انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی سے، ان کو ابوایوب خالد بن زید انصاری نے خبر دی انہوں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ۔

باب
جنگ تبوک کا بیان، جس کو غزوۂ عسرت بھی کہتے ہیں،

ف ۱ عسرت کے معنی تنگی اور تکلیف۔ اس جنگ میں صحابہ بہت محتاج تھے۔ سواری اور سامان ہر شے کی تکلیف تھی یہ جنگ ۹ھ ہجری رجب کے مہینے میں ہوئی۔ حج وداع سے پہلے چاہیے یہ تھا کہ پہلے یہ باب لاتے۔ پھر باب حجۃ الوداع اور شاید امام بخاری نے ایسا ہی کیا ہو۔ لیکن کاتبوں نے مقدم مؤخر کر دیا۔

٦٩٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ، لِتَحْمِلَهُمْ، فَقَالَ: وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابوبردہ سے، انہوں نے اپنے والد) ابوموسیٰ اشعریؓ سے، انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے جو غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے والے تھے سواریاں مانگنے کے لئے مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ساتھیوں نے سواریاں مانگنے کے لئے مجھ کو آپؐ کے پاس بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو کوئی سواری دینے والا نہیں۔ اتفاق سے آپؐ اس وقت غصے میں تھے مجھے معلوم نہیں تھا خیر میں بہت رنجیدہ ہو کر لوٹا۔ مجھ کو ایک رنج تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری نہیں دی دوسرا رنج یہ تھا کہیں میرے سواری مانگنے پر آپؐ ناراض نہ ہو گئے ہوں ف ۱۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ کہہ دیا۔

فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ، فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ، أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ، فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا لِي: إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔ اتنے میں بلال رضؓ کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار رہے ہیں۔ عبداللہ بن قیس میں گیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو یاد فرمایا ہے جاؤ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ یہ دو اونٹ کا جوڑا لے۔ یہ جوڑا لے، چھ اونٹ ف۲ عنایت فرمائے آپؐ نے یہ اونٹ اسی وقت سعد بن عبادہ سے مول لئے تھے۔ فرمایا یہ (چھوں) اونٹ اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا۔ ان سے کہہ کہ اللہ یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو یہ اونٹ سواری کے لئے دیئے ہیں۔ ان پر سوار ہو میں اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹ سواری کے لئے تم کو دیتے ہیں۔ مگر میں تم کو چھوڑنے والا نہیں تم میں سے چند آدمی میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگلا ارشاد (کہ میں تم کو سواری دینے والا) نہیں سنا ہو تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے اپنے دل سے ایک بات تم کو کہہ دی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی ف۳۔ انہوں نے کہا نہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہم تجھ کو سچا سمجھتے ہیں۔ مگر خیر تیرے کہنے سے ہم چند آدمی بھی تیرے ساتھ بھیجتے ہیں۔ ابو موسےٰ اشعریؓ ان میں سے کئی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے اور ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد سُنا تھا۔ کہ اوّل آپؐ نے سواری سے انکار کیا تھا پھر اس کے بعد سواری عنایت فرمائی۔ ان لوگوں نے وہی بیان دیا جو ابو موسےٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا (ابو موسےٰ کی تصدیق کی)

ف۱ سواری نہ ملنے کا اتنا رنج نہ تھا۔ بڑا رنج یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں ناراض نہ ہو گئے ہوں سبحان اللہ صحابہ کی جاں نثاری اور محبت رضی اللہ عنہم ف۲ بعضی روایتوں میں پانچ اونٹ مذکور ہیں۔ شاید راوی کی غلطی ہو۔ یا یہ قصہ کئی بار ہوا ہو۔ ف۳ ابو موسیٰؓ کو ڈر ہوا کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں کہ ابھی تو اس نے یہ کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری نہیں دیتے۔ اور ابھی

سواریاں لے کر آیا۔ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری دینے سے انکار نہ کیا ہوگا۔ اس نے اپنے دل سے بات بنا کر کہہ دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواریاں دینے سے انکار کرتے ہیں۔

---

٧٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ: سَمِعْتُ مُصْعَبًا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کو تشریف لے جانے لگے ف١ آپؐ نے (مدینہ میں) حضرت علیؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے عرض کی آپؐ مجھ کو بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں ف٢ آپؐ نے فرمایا علیؓ تو اس بات پر خوش نہیں کہ میرے پاس تیرا وہ درجہ ہو جو موسےؑ کے پاس ہارونؑ پیغمبر کا تھا۔ صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں ابوداود طیالسی نے اس روایت کو یوں بیان کیا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حکم بن عتیبہ سے کہا میں نے معصب سے سنا ف٣۔

ف١ آپؐ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ روم کے نصاریٰ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور عرب کے بھی کئی قبیلوں لخم جذام وغیرہ کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان پر پیش قدمی مناسب سمجھی تا کہ ان کو معلوم ہو کہ مسلمان جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اسی جنگ میں حضرت عثمانؓ نے مجاہدین کے لئے دو سو اونٹ مع سامان فراہم کر دیئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اب عثمانؓ جیسے اعمال کریں۔ ان کو ضرر نہیں ہونے کا۔ ف٢ کیا میں لڑنے کے لائق نہیں ہوں۔ ف٣ اس میں حکم کے سماع کی مصعب سے صراحت ہے۔ اگلی سند میں صراحت نہیں ہے اس روایت کو امام بیہقی نے دلائل میں اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر نبوت کے اور سارے کمالات حضرت علیؓ میں موجود تھے اور گو اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بلا فصل حضرت علیؓ خلیفہ ہوں۔ جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے کیونکہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ سے پیشتر ہی گذر گئے تھے۔ صرف حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور جاتے وقت ان کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ یہاں آنحضرتؐ نے تبوک جاتے وقت حضرت علیؓ کو اپنا جانشین بنایا۔ پس مشابہت سے یہی مراد ہے لیکن یہ مطلب ضرور نکلتا ہے کہ حضرت علیؓ اور صحابہ سے افضل ہیں۔ کیونکہ ہارونؑ پیغمبر بعد حضرت موسیٰؑ کے تمام بنی اسرائیل سے افضل تھے اگر یہ مطلب نہ نکلے تو اس استثناء میں یعنی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے معنی صحیح نہیں ہوتے اور اہل سنت کے نزدیک مفضول کی خلافت باوجود افضل کے درست ہے اگر حضرت علیؓ دوسرے سب صحابہ سے افضل ہوں۔ تب بھی خلافت میں کوئی قدح نہیں آتا خصوصاً جب ابوبکر صدیقؓ کی خلافت باجماع صحابہ ہوئی۔ یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے خود بھی ان سے بیعت کر لی۔ ان کی خلافت کو قبول کیا۔ اب اس کی صحت میں کوئی شک باقی نہ رہا۔

٧٠١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُولُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِي، قَالَ عَطَاءٌ، فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ يَعْلَى: فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ، قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَنَسِيتُهُ، قَالَ: فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَأَنَّهَا فِي فَحْلٍ يَقْضَمُهَا؟

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا۔ کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا، ہم کو ابن جریج نے خبر دی۔ کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔ مجھ کو صفوان بن یعلے بن امیہ نے خبر دی۔ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا میں جنگ عسرت (یعنی غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اور یعلیٰ کہتے تھے۔ میں اپنے سب نیک عملوں میں اس عمل کو (عمدہ) زیادہ بھروسے کے لائق سمجھتا ہوں۔ عطاء نے کہا صفوان نے مجھ کو خبر دی۔ یعلیٰ نے کہا اس لڑائی میں میں نے ایک شخص کو ف۱ نوکر رکھا تھا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اس نے کیا کیا ایک آدمی سے لڑا۔ دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) کاٹا۔ عطاء نے کہا صفوان یہ کہتے تھے میں یہ بھول گیا کہ ان دونوں میں کس نے ہاتھ کاٹا خیر جس کا ہاتھ دانت سے پکڑا گیا تھا اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت نکل پڑا۔ پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (قضیہ چکانے کو) آئے آپ نے دانت والے کو کوئی دیت نہیں دلائی۔ عطاء نے کہا میں سمجھتا ہوں صفوان نے کہا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اونٹ کی طرح اس کو چبا ڈالتا۔

ف۱ رستے میں خدمت کرنے کے لئے۔

(حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:- وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا)

باب، کعب بن مالکؓ کا قصہ،

(جو جنگ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے) اور (سورۃ براءۃ میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا۔ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ف۱۔

ف۱ یعنی اللہ نے ان تین شخصوں کا بھی قصور معاف کر دیا جو اس جنگ میں نہ جا سکے اپنے گھر رہ گئے تھے یہ تین شخص کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے۔

٧٠٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے،

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ
مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ
عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ: لَمْ
أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ
بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا،
إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ،
وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ
كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ
مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا
أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ
وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ
قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَ
لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ
غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ
الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا
بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى
لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ

انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے باپ کعب کو اندھے ہو جانے کے بعد پکڑ کر چلایا کرتے۔ انہوں نے کہا میں نے کعب سے سُنا۔ وہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی لڑائی میں چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا۔ صرف غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گیا اور جنگ بدر سے پیچھے رہ جانے پر اللہ تعالیٰ نے کسی پر عتاب نہیں فرمایا تھا۔ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کا قافلہ لُوٹنے کی نیّت سے تشریف لے گئے تھے (لڑائی کا ارادہ نہ تھا) مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کو اچانک بن وعدہ اور بن ٹھہراؤ ٹھہرا دیا (لڑائی ہوگئی) اور میں لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا جہاں ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے کا) مضبوط قول و قرار کیا تھا۔ مجھ کو تو جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے۔ اگرچہ بدر کا شہرہ لوگوں میں اس رات سے زیادہ ہے میرا حال یہ گزرا کہ غزوۂ تبوک کے وقت میں خوب چاق و چست اور مالدار تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ گیا تھا۔ میرے پاس سواری کی دو اونٹنیاں کبھی اکٹھا نہیں ہوئی تھیں اس جنگ کے وقت میرے پاس ایک چھوڑ دو اونٹنیاں سواری کے لئے موجود تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا جب کہیں جنگ پر جانے والے ہوتے۔ تو اس کو صاف نہیں بیان کرتے گول گول ایسا فرماتے کہ لوگ دوسرا کوئی مقام سمجھیں۔ جب اس جنگ کا وقت آیا تو اتفاق سے اس وقت سخت گرمی تھی۔ اور سفر بھی دور دراز رستے میں ناآباد جنگل (بے آب و گیاہ) دشمن بے شمار (روم

غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي
يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ
حَافِظٌ، يُرِيدُ الدِّيوَانَ، قَالَ كَعْبٌ:
فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ
أَنَّهُ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ
اللّٰهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ
وَالظِّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ
وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ
عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ
النَّاسُ الْجِدَّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ
مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ
بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ
بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ
أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ
أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا
وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ
فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ
يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي
النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي
لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ
أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ

کے نصاریٰ ہی عرب کے نصاریٰ) اس لئے آپؐ نے مسلمانوں سے صاف صاف بیان کر دیا (کہ ہم تبوک کو جانا چاہتے ہیں) آپؐ کی غرض یہ تھی کہ وہ اچھی طرح لڑائی (اور سفر کا) سامان درست کر لیں ف۱۔ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تبوک کا ارادہ مسلمانوں سے بیان کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں کا شمار بہت تھا۔ اور کوئی دفتر وغیرہ نہ تھا جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے ف۲۔ کعب نے کہا کوئی مسلمان ایسا نہ تھا۔ جو اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا غیر حاضر رہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت تک معلوم نہ ہو گا جب تک اس کے باب میں کوئی وحی نہ اترے ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑائی کا اس وقت قصد کیا۔ جب درختوں کا میوہ پک گیا تھا اور سایہ میں رہنا آدمی کو بہت پسند تھا (یعنی سخت گرمی میں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سفر کا سامان تیار کرنا شروع کیا۔ میں بھی ہر صبح کو جاتا کہ سفر کا سامان تیار کروں پھر خالی لوٹ آتا۔ کچھ تیاری نہ کرتا۔ میں اپنے دل میں کہتا میں ہر وقت اپنا سامان تیار کر سکتا ہوں (جلدی کیا ہے) اسی طرح دن گزرتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے محنت مشقت اٹھا کر اپنا اپنا سامان تیار کر لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان ایک صبح کو روانہ ہو گئے۔ اس وقت تک بھی میں نے کوئی تیاری نہ کی تھی۔ لیکن میں نے اپنے دل میں کہا (آپؐ کو جانے دو) میں ایک یا دو دن میں اپنی سب تیاری کر کے آپؐ سے مل جاؤں گا۔ جب وہ روانہ ہو گئے تو دوسری صبح کو میں نے سامان تیار کرنا چاہا لیکن اس روز بھی خالی پھر آیا کوئی تیاری نہ کی۔ پھر تیسری صبح کو بھی ایسا ہی ہوا۔ خالی لوٹ آیا کوئی تیاری نہ کی۔ میرا برابر یہی حال رہا (کہ آج نکلتا ہوں کل نکلتا ہوں) ادھر سب لوگ جلدی جلدی سفر کرتے دور نکل گئے ف۴۔ میرا

وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ

(کئی بار) قصد ہوا میں بھی کوچ کروں۔ اور ان سے مل جاؤں کاش میں ایسا کرتا۔ مگر تقدیر میں نہ تھا ف۵۔ اب ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لیجانے کے بعد میں (مدینہ میں) نکلتا اور پھر کر دیکھتا تو وہی لوگ نظر آتے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور تھے۔ ضعیف وناتواں تھے۔ اس سے مجھ کو بہت رنج ہوتا۔ ادہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک پہنچنے تک مجھ کو یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہنچے تو ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ وہاں بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا کعب بن مالک کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبداللہ بن انیس) نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ اپنے حسن وجمال (یا لباس کی خوبی) پر اترا کر رہ گیا (آپؐ کیساتھ نہیں آیا)، یہ سن کر معاذ بن جبل نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی قسم یارسول اللہ ہم تو اس کو اچھا آدمی (سچا مسلمان سمجھتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو رہے۔ کعب بن مالک کہتے ہیں۔ جب یہ خبر آئی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے لوٹے آ رہے ہیں تو میرا غم تازہ ہوگیا ف۶۔ جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کروں وہ عذر کروں) مجھ کو یہ فکر ہوئی کعب اب کل آپؐ کے غصّے سے تو کیوں کر بچے گا۔ میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو عقل والے تھے ان سے بھی مشورہ لیا جب یہ خبر آئی کہ آپؐ مدینہ کے قریب آن پہنچے اسوقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپؐ کے غصّے سے بچنے والا نہیں ف۷۔ اب میں نے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ دوں گا غیر صبح کے وقت آپؐ مدینہ میں داخل ہوتے آپؐ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپؐ نے مسجد میں دوگانہ ادا کیا) پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھے۔ اب جو (منافق) لوگ

عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ:
تَعَالَ، فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ
تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ فَقُلْتُ:
بَلَى، إِنِّي وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ
عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ
سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَاللّٰهِ لَقَدْ
أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ
كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ
أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ
حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لَأَرْجُو
فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ، لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ
عُذْرٍ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا
أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هٰذَا
فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ
فِيكَ، فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي
سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللّٰهِ مَا
عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا،
وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا
اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ، قَدْ كَانَ
كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا
يُؤَنِّبُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ
نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا

پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے آنا شروع کیا۔ اور لگے اپنے اپنے عذر بیان کرنے، قسمیں کھانے، ایسے لوگ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے آپؐ نے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا۔ ان سے بیعت لی۔ ان کے واسطے دعا کی۔ ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا۔ کعب کہتے ہیں میں بھی آیا میں نے جب آپؐ کو سلام کیا۔ تو آپؐ مسکرائے مگر جیسے غصہ میں کوئی آدمی مسکراتا ہے پھر فرمایا آؤ۔ میں آ کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے پوچھا تو کیوں پیچھے رہ گیا۔ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا بے شک اگر کسی دنیا دار شخص کے سامنے میں اس وقت بیٹھا ہوتا۔ تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا۔ میں خوش تقریر بھی ہوں۔ مگر میں خدا کی قسم یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپؐ کو خوش کر لوں۔ تو کل اللہ تعالیٰ (اصل حقیقت کھول کر) پھر آپؐ کو مجھ پر غصہ کر دے گا۔ (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں۔ گو آپؐ اس وقت سچ کہنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کریں گے۔ مگر آئندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہے گی۔ خدا کی قسم (میں سراسر قصوروار ہوں) زور طاقت قوت، دولت سب میں کوئی برابر نہ تھا۔ اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوتے پیچھے رہ گیا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کعب نے سچ سچ کہہ دیا۔ کعب اب تو ایسا کر چلا جا۔ جب تک اللہ تعالیٰ تیرے باب میں کوئی حکم نہ اتارے۔ میں چلا بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم کو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو۔ تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر لیا۔ اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر

مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلَانِ قَالَا
مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ
لَكَ فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ
ابْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ
الْوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ
قَدْ شَهِدَا بَدْرًا لِي فِيهِمَا أُسْوَةٌ،
فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ
عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا
لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا
هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ
خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا
وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا
فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي
أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ
حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟
ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ
فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا
الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا
طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ
أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ

مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے قسم خدا کی انکی باتوں سے میرے دل میں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر چلوں اور اپنی اگلی بات (گناہ کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں میں نے ان سے پوچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے ان سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے جو مجھ سے فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا دو آدمی ہیں انہوں نے بھی وہی کہا جو تم نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی یہی فرمایا جو تم سے فرمایا۔ میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں انہوں نے کہا، مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی ف۹۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا مجھ کو اچھا معلوم ہوا ف۱۰۔ خیر جب انہوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا (تو مجھ کو تسلی ہو گئی)، میں چل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے اور دوسرے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے ان کے لئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا۔ (کوئی بات نہ کرتا)، بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی آشنائی ہی نہ تھی) ایسے معلوم ہوا جیسے زمین (آسمان) بدل گئے۔ وہ زمین ہی نہ رہی۔ جس پر ہم رہتے تھے (خیر پچاس راتیں (اسی پریشان حالی میں) گزریں۔ میرے دونوں ساتھی (مرارہؓ اور ہلالؓ) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو (مصیبت پر صبر کر کے) باہر نکلتا۔ نماز کی جماعت میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں گھومتا رہتا۔ مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی جاتا۔ آپؐ نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوتے۔ میں آپؐ کو سلام کرتا۔ پھر مجھے شبہ رہتا۔ آپؐ نے اپنے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا۔ یا نہیں۔ پھر میں آپؐ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا۔

النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ مَا رَدَّ
عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ
أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ
وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ
فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ:
اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ
وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، قَالَ:
فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا
نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ
قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ:
مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ
النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ
إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ:
أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ
قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ
هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ،
فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ
الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ
بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ
الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ
امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا
أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا
وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ
لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي
عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ

اور دزدیدہ نظر سے آپؐ کو دیکھتا رہتا۔ آپؐ کیا کرتے۔ جب میں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے۔ اور جب میں آپؐ کو دیکھتا تو آپؐ منہ پھیر لیتے۔ جب اسی طرح ایک مدت گزر گئی۔ اور لوگوں کی روگردانی دوبھر ہو گئی۔ تو میں چلا اور اپنے چچا زاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اس سے مجھ کو بہت محبت تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا۔ تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا ف ۱۱۔ میں نے کہا۔ ابوقتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھ کو اللہ اور اس کے رسول کا خواہ سمجھتا ہے (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا۔ لیکن جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار قسم دے کر یہی کہا تو اس نے کہا۔ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں ف ۱۲۔ بس اس وقت تو (مجھ سے رہا نہ گیا) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا۔ میں ایک بار مدینہ کے ایک بازار میں جا رہا تھا۔ اتنے میں ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا۔ جو مدینہ میں اناج بیچنے لایا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ اس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھ کو دیا۔ مضمون یہ تھا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحبؐ نے تم پر ستم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے۔ نہ بے کار (تم تو کام کے آدمی ہو) تم ہم لوگوں سے آن کر مل جاؤ ہم تمہاری خاطر مدارت خوب کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو دل میں کہنے لگا۔ یہ ایک دوسری بلا ہوئی ف ۱۳۔ میں نے وہ خط لے کر آگ کے تندور میں جھونک دیا ف ۱۴۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزری تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا۔ کہنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ تم

قال كعب: فجاءت امرأة هلال بن
أمية رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت: يا رسول الله، إن هلال بن
أمية شيخ ضائع ليس له خادم
فهل تكره أن أخدمه؟ قال: لا
ولكن لا يقربك، قالت: إنه والله
ما به حركة إلى شيء، والله ما زال
يبكي منذ كان من أمره ما كان إلى
يومه هذا، فقال لي بعض أهلي: لو
استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
في امرأتك كما أذن لامرأة هلال بن
أمية أن تخدمه، فقلت: والله لا
أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما يدريني ما يقول رسول الله صلى الله
عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل
شاب، فلبثت بعد ذلك عشر ليال
حتى كملت لنا خمسون ليلة من
حين نهى رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن كلامنا، فلما صليت صلاة الفجر
صبح خمسين ليلة وأنا على ظهر
بيت من بيوتنا فبينا أنا جالس على
الحال الذي ذكر الله قد ضاقت علي
نفسي وضاقت علي الأرض بما
رحبت، سمعت صوت صارخ أوفى
على جبل سلع بأعلى صوته: يا كعب
ابن مالك، أبشر، قال: فخررت
ساجدا وقد عرفت أن قد جاء فرج

اپنی جورو (عمیرہ بنت جبیر) سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا
کیا اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا نہیں اس
سے الگ رہو، صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو
بھی یہی حکم دیا۔ آخر میں نے اپنی جورو سے کہہ دیا۔ نیک
بخت تو اپنے کنبے والوں میں چلی جا۔ وہیں رہ جب تک
اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی) کعب نے کہا ہلال
بن امیہ کی جورو (خولہ بنت عاصم) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال بن
امیہ (میرا خاوند) بوڑھا پھونس ہے اگر میں اس کا کام کاج
کرتی رہوں۔ تو کیا آپ اس کو برا سمجھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا
نہیں (کام کاج کرنے میں قباحت نہیں) پر وہ تجھ سے صحبت
نہ کرے۔ اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی
نہیں ہے۔ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے تب سے برابر رو دھو رہا
ہے۔ آج تک وہ اسی حال میں ہے کعب نے کہا۔ مجھ سے بھی
میرے بعضے عزیزوں نے کہا تم بھی اگر اپنی جورو کے باب میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگو (کہ وہ تمہاری
خدمت کرتی رہے) تو مناسب ہے جیسے آنحضرتؐ نے ہلال
بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی (تم کو بھی اجازت
دیں گے) کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہیں مانگنے کا کیونکہ
مجھ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرمائیں
(اجازت دیں یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں (ہلال کی طرح
ضعیف اور ناتواں نہیں ہوں) خیر اس کے بعد دس راتیں اور
گزریں۔ اب پچاس راتیں پوری ہوگئیں۔ اس وقت سے
جب سے آپؐ نے لوگوں کو ہم سے کلام سلام کی ممانعت فرما
دی تھی۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر
اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا تو جیسے اللہ تعالٰے نے قرآن شریف

وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ
الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا
وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ
وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ
مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ
الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا
جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي
نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا
بِبُشْرَاهُ، وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا
يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا
وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا
يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ
تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، قَالَ كَعْبٌ: حَتَّى
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ
فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ
حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي، وَاللّٰهِ مَا قَامَ
إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا
أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا
سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ:
أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ
وَلَدَتْكَ أُمُّكَ، قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ
عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟

میں فرمایا (وضاقت علیہم انفسہم) میرا دل تنگ (زندگی تنگ) ہو رہا تھا۔ اور زمین اتنی کشادہ ہونے پر بھی تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا (یہ ابوبکر صدیق رض تھے) کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھ کو یقین ہو گیا۔ اب میری مشکل دور ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا ہے اب لوگ خوشخبری دینے کو میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا کداتے ہوئے میرے پاس آئے اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر۔ کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی خیر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھ کو پہنچی ف۱۵ میں نے (خوشی میں آن کر) کیا کیا۔ وہ کپڑے جو میرے پاس تھے وہ کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے اس وقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے۔ اور میں نے (ابو قتادہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا رستے میں فوج فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکبادی دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہیں۔ لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے اور مصافحہ کیا۔ مبارکباد دی خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارک باد نہیں ف۱۶ دی۔ میں طلحہ کا یہ احسان بھولنے والا نہیں کعب کہتے ہیں۔ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ میں نے دیکھا آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ آپ نے

قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ

فرمایا۔ کعبؓ آج کا دن تجھ کو مبارک ہو جو ان دنوں میں سب سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا آپؐ کی طرف سے، آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اللہ کی طرف سے ہوئی (اس نے خود معافی کا حکم اتارا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا۔ ہم لوگ اس کو پہچان لیتے خیر جب میں آپؐ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال خیرات کر دوں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کو دے دوں۔ آپؐ نے فرمایا تھوڑا مال اپنے لئے بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا بہت خوب خیبر میں جو میرا حصہ ہے۔ میں وہ رہنے دیتا ہوں (باقی سب خیرات کر دیتا ہوں) پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے جو سچ بول دیا۔ اس وجہ سے مجھ کو نجات ملی۔ اور میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ اب میں جیتے تک ہمیشہ سچ کہوں گا۔ (کبھی جھوٹ نہیں بولنے کا) خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ اللہ نے سچ بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر اتنا فضل کیا ہو۔ جتنا مجھ پر فضل کیا ہے جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں سچ سچ عرض کر دیا۔ اس وقت سے آج کے دن تک میں نے کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا۔ اور مجھ کو امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جیتے تک مجھ کو جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ کی یہ آیت اتاری۔ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ تک خدا کی قسم میں تو اسلام کی ہدایت کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی احسان اپنے اوپر اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مجھ کو سچ بولنے کی توفیق دی۔ اور جھوٹ سے بچایا۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو دوسرے لوگوں (منافقوں) کی طرح تباہ ہو جاتا۔ جیسے وہ تباہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے

لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ، شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ. إِلَى قَوْلِهِ. فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ. قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ. وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

ان جھوٹوں کے لئے برا لفظ اتارا کہ ویسا برا کسی کے لئے نہیں اتارا فرمایا۔ اب جب تم لوٹ کر آتے تو یہ لوگ اللہ کی (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے۔ اخیر آیت فَإِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ تک کعب نے کہا ہم تینوں آدمیوں کا حکم ملتوی رکھا گیا اور ان لوگوں کا مقدمہ جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھائیں تھیں فیصل ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیعت لی۔ ان کے واسطے دعا کی۔ اور ہمارے مقدمہ کو ڈھیل میں ڈال دیا۔ اس وقت تک کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری معافی کا حکم اتارا۔ اور اس آیت وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا میں خُلِّفُوْا سے یہی مراد ہے کہ ہمارا مقدمہ ملتوی رکھا گیا اور ہم ڈھیل میں ڈال دیئے گئے۔ یہ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے پیچھے رہے جنہوں نے قسمیں کھا کر عذر بیان کئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے عذر قبول کر لئے۔

ف۱ توشہ اور سواری کا بخوبی انتظام کرلیں۔ ف۲ کہتے ہیں اس جنگ میں آپؐ کے ساتھ دس ہزار سے زائد مسلمان تھے۔ حاکم نے اکلیل میں نکالا کہ تیس ہزار سے زائد تھے اور دس ہزار سے زائد گھوڑے تھے ابوزرعہ سے منقول ہے کہ چالیس ہزار آدمی تھے۔ ف۳ کیونکہ بے شمار آدمی اور دفتر وغیرہ کچھ نہ تھا کہ کوئی ان کا داخلہ لیتا ھر آدمی ف۴ اب ان سے ملنے کا موقع جاتا رہا۔ ف۵ تقدیر میں تو یہی تھا کہ پیچھے رہ جاؤں۔ ف۶ مجھے فکر پیدا ہوئی اب کیا بہانہ کروں گا۔ ف۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے وہ اصل حال کی خبر کردے گا۔ ف۸ کہ اس وقت تک ٹھہرے جب تک اللہ تمہارے باب میں کوئی حکم نہ اتارے۔ ف۹ ابن ابی حاتم نے نکالا کہ مرارہ بن ربیع اپنے باغ کو پھلا پھولا دیکھ کر رہ گئے تھے کہنے لگے میں تو کئی جہاد کرچکا ہوں ایک یہ نہ سہی پھر اپنا گناہ خیال کر کے کہنے لگے۔ میں نے یہ باغ اللہ کی راہ میں خیرات کردیا۔ ہلال بن امیہ کے عزیز و اقارب مدت کے بعد آن کر اکٹھے ہوئے تھے ان سے ملنے کے لئے رہ گئے جب اپنے گناہ کا خیال کیا تو کہنے لگے یا اللہ اب سے میں نہ اپنے عزیزوں سے ملوں گا نہ اپنا مال و اسباب دیکھوں گا۔ سبحان اللہ ان لوگوں کے گناہ ہمارے تمام عمر کی نیکیوں سے بہتر تھے۔ ف۱۰ یعنی میں نے ان دو شخصوں کا نام سن کر یہ ٹھان لیا کہ اب اپنی بات بدلنا اچھا نہیں جو ان کا انجام ہوگا۔ وہی میرا بھی ہوگا۔ قسمت پر شاکر رہ کر صبر کرنا چاہیئے۔ اکثر اہل سیر نے ان دو شخصوں کو اصحاب بدر میں ذکر نہیں کیا ہے۔ اس روایت سے ان کا بدری ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ف۱۱ کیسے جواب دیتے فرمان نبویؐ صادر ہوچکا تھا کہ کوئی ان سے سلام کلام نہ کرے۔ سبحان اللہ صحابہ کی تابع داری فرمانبرداری آفریں ہے۔ ف۱۲ ابوقتادہ نے جواب کے طور پر نہیں کہا۔ ورنہ فرمانِ نبویؐ کے

خلاف ہوجاتا بلکہ اپنے دل میں ایک بات کہی۔ ف۱۳ کافر لوگ مجھے اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ف۱۴ سبحان اللہ کعب بن مالک کی قوت ایمان یہاں سے سمجھ لینا چاہیئے مسلمان اپنے ملک اور قوم کے ایسے عاشق تھے۔ جب تو اگلے مسلمانوں کو فروغ حاصل ہوا تھا یا یہ ایک زمانہ ہے جب مسلمان کافروں کے ساتھ مل کر اپنے بھائی مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ ان کو میاں پھانسیاں دلواتے ہیں کافروں کے ہاتھ میں گرفتار کرا دیتے ہیں۔ یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ قیامت میں ان کا منہ کالا۔ اور ان کا حشر انہی کافروں کے ساتھ ہوگا جن کی دوستی کا بھرم بھرتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علیہم۔ ف۱۵ یعنی اس کی جس تے پہاڑ پر چڑھ کر پکارا تھا۔ ف۱۶ طلحہ اور کعب بن مالک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھائی بھائی بنا دیا تھا اس لئے وہ اٹھے۔

(نُزُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر میں اترنا ف۱

ف۱ حجر وہ مقام ہے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی۔ مدینہ اور شام کے درمیان۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا، ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر سے گزرے (آپؐ تبوک کو جا رہے تھے) تو (لوگوں سے) فرمایا ان ظالموں کے (اجڑے) دیار میں تم مت جانا ایسا نہ ہو کہ ان کی طرح تم پر بھی عذاب اترے۔ اگر ایسے ہی جاتے ہو تو (خدا کے خوف سے) روتے ہوئے جاؤ۔ پھر آپؐ نے اپنا سر چھپا لیا اور جلدی سے اس وادی (حجر کی سرحد) سے پار ہو گئے۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امام مالک نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر والوں (یعنی قوم ثمود) کے حق میں فرمایا۔ ان ظالموں کے (گھروں کے) پاس مت جاؤ مگر روتے ہوئے جاؤ تو خیر ایسا نہ ہو تم پر بھی وہی

يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

عذاب اترے جوان پر اترا تھا۔

٧٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمَّا الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

باب [۱] ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ انہوں نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے نافع بن جبیر سے، انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے، انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے۔ میں آپؐ پر پانی ڈالنے کے لئے کھڑا ہوا۔ عروہ نے کہا۔ میں سمجھتا ہوں مغیرہ نے یہ قصہ جنگ تبوک کا بیان کیا۔ خیر آپؐ نے منہ دھویا اور بانہیں دھونا چاہیں۔ تو جبہ کی آستین تنگ تھی۔ آپؐ نے جبّے کے تلے سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے۔ پھر ان کو دھویا پھر موزوں پر مسح کیا۔

[۱] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے۔ یہ باب سابق کے بطور فصل کے ہے۔

---

٧٠٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا، مجھ سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے، انہوں نے کہا ہم غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آتے۔ جب مدینہ دکھائی دینے لگا۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ طابہ (مدینہ کا نام ہے) آن پہنچا۔ اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

---

٧٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ،

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آتے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا بعضے لوگ مدینہ میں ایسے ہیں۔ جو ہر رستے اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ رہے (ان کے دل تمہارے ساتھ تھے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مدینے میں رہ کر آپ نے فرمایا۔ ہاں مدینے میں رہ کر وہ عذر سے رہ گئے تھے ف ۱۔

ف ۱ ورنہ ان کو جہاد کا بے حد شوق تھا، تو قلب اور روح سے تو تمہارے ساتھ تھے، گو ظاہری جسم سے تمہارے ساتھ نہ تھے تا نہ پنداری کہ تنہا میروی، دیدہ سعدی و دل ہمراہ تست۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسریٰ (شاہ ایران) اور قیصر (شاہ روم) کو خط لکھنا ف ۱

ف ۱ اس وقت کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا۔ اور قیصر ہرقل تھا، جس کا حال اوپر گذر چکا ہے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا، ہم سے والد (ابراہیم بن سعد نے) انہوں نے صالح بن کیسان سے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا، مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ سہمی کو ایک خط دے کر کسریٰ کے پاس بھیجا ف ۱۔ آپؐ نے عبداللہ بن حذافہ سے فرمایا یہ خط بحرین کے رئیس (منذر بن ساویٰ) کو دینا (جو کسریٰ کا نائب تھا) بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کو بھیج دیا۔ اس مردود نے کیا کیا، پڑھ کر پھاڑ ڈالا ف ۲ زہری کہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سن کر ایران والوں کے لئے بددعا کی آپؐ نے فرمایا اللہ ایران والوں کو بالکل پھاڑ دے ف ۳

ف ۱ واقدی نے کہا خط کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمدؐ، اللہ کے رسول کی طرف سے کسریٰ کو معلوم ہو جو فارس کا رئیس ہے جو شخص ہدایت پر چلے اور اللہ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں وہ سلامت رہے، میں تجھ کو اللہ کے بلانے پر اسلام کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ میں اللہ کی طرف سے سب آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں، اس لئے بھیجا گیا کہ جو شخص زندہ ہے اس کو ڈراؤں اور کافروں پر اللہ کا فرمانا، پورا ہو جائے مسلمان ہو جا۔ تو سلامت رہے گا اگر تو نہ مانے گا تو سارے پارسیوں کا گناہ تجھ پر پڑے گا۔ ف ۲ گویا پیغمبر صاحب کا خط لائق لحاظ اور قابل جواب نہ سمجھا۔ اسے مردود تو ذرسے سے قطعہ ملک ایران پر اتنا مغرور ہو گیا کہ شہنشاہ دو جہاں کے نائب کا خط پھاڑنے لگا، تیرے ہفتاد پشت پیغمبر صاحب کے غلاموں کے کفش بردار بننے کی بھی لیاقت نہیں رکھتے تھے۔ ف ۳ ان کی سلطنت نیست و نابود کر دے، یہ دعا قبول ہوئی، پرویز کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کا پیٹ پھاڑ کر اس کو مار ڈالا۔ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایران کی سلطنت بالکل مٹ گئی، آج تک ایرانیوں کو تخت پر بیٹھنا تو کیا ایک گاؤں کی حکومت بھی نصیب نہ ہوئی، حق تعالیٰ کے محبوبؐ سے گستاخی کی سزا قیامت تک کی ذلت اور خواری قرار پائی، اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی کہ ایران کی شاہ زادیاں قید ہو کر مسلمانوں کی جورو ئیں بنیں۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِيَ اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے انہوں نے امام حسن بصری سے، انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے کہا اللہ نے جنگ جمل کے دن مجھ کو اس بات سے فائدہ دیا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ورنہ میں قریب تھا کہ جمل والوں کے ساتھ یعنی حضرت عائشہؓ کے لشکر میں شریک ہو کر (مسلمانوں سے) لڑتا، ابوبکرہ نے کہا وہ بات یہ تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی، کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی (بوران بنت شیرویہ) کو تخت پر بٹھایا۔ تو فرمایا بھلا وہ قوم کہیں پنپ سکتی ہے جو اپنا کام ایک (نادان) عورت کے سپرد کر دیں ف ۱۔

ف ۱ اس کو حکومت اور بادشاہت دیں جمہور، علماء کے نزدیک عورت کا امیر یا قاضی ہونا درست نہیں۔ ابوبکرہ نے اسی حدیث کی رو سے حضرت عائشہؓ کا افسر ہونا۔ اور ان کے ماتحت ہو کر جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس حدیث پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نصاریٰ نے اپنے ملکوں میں کئی عورتوں کو بادشاہ بنایا اور ان کی حکومت میں خلل نہ آیا۔ چنانچہ وکٹوریہ اور ایلزبتھ اور کیتھرائن یہ مشہور عورتیں ہیں جنہوں نے بہت عمدگی کے ساتھ سلطنت کی۔ کیونکہ یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے۔ اکثر عورتیں جاہل اور نادان ہوتی ہیں۔ خصوصاً آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایران میں عورتوں کی تعلیم کا رواج نہ تھا۔ ایسی جاہل عورتیں کیا حکومت چلا سکتی ہیں دوسرے یہ کہ نصاریٰ کے ملکوں میں بادشاہت شخصی نہیں ہے بلکہ جمہوری ہے۔ بادشاہ محض برائے نام ہوتا ہے سلطنت کے کل کام معمر اور عاقل اور ذی علم مرد چلاتے ہیں۔

٧١٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا۔ میں نے زہری سے سُنا۔ انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو (اب تک) یہ یاد ہے کہ (بچپنی میں) میں دُوسرے بچوں کے ساتھ ثنیہ وداع تک گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے جب آپؐ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر واپس آرہے تھے ف ۱) ایک بار سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں غلمان کے بجائے صبیان کا لفظ کہا ہے (معنے ایک ہی ہیں)

ف ۱ ثنیہ وداع ایک ٹیکرہ ہے یا گھاٹی ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو رخصت کیا ہوگا، جب آپؐ سفر میں جا رہے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا مدینہ والے قدیم سے مسافر کو یہاں تک پہنچایا کرتے تھے، یہ ثنیہ شام کے رستے میں ہے اور مکہ کے راستے میں دوسرا ثنیہ ہے جس کے باب میں انصار کی لڑکیاں جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تھے یہ گا رہی تھیں، طلع البدر علینا، من ثنیات الوداع۔

٧١١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سائب بن یزید سے، انہوں نے کہا مجھ کو یاد ہے میں بچوں کے ساتھ ثنیہ وداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے استقبال کے لئے گیا تھا۔ جب آپؐ تبوک سے تشریف لا رہے تھے ف ۱۔

ف ۱ یہ دونوں حدیثیں بظاہر باب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے ان روایتوں کو لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ آپؐ نے بادشاہوں کو خطوط سنہ ۹ ہجری میں لکھے یعنی جس سال غزوۂ تبوک ہوا۔ بعضوں نے کہا آپؐ نے قیصر روم کو دو خط لکھے پہلا خط اس وقت لکھا، جب قریش سے صلح تھی جس کا قصہ شروع کتاب میں گزر چکا ہے پھر سنہ ۹ ہجری میں قیصر اور کسریٰ اور نجاشی کو خطوط لکھے، اور یہ نجاشی اس نجاشی کا قائم مقام تھا جو مسلمان ہو کر مر گیا تھا، یہ کافر تھا۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى - إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ - وَقَالَ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور وفات کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ زمر میں) یہ فرمانا کہ اے پیغمبر تجھ کو بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں، پھر تم (قیامت کے دن) اپنے مالک کے سامنے جھگڑو گے ف ۱۔ اور یونس نے زہری سے روایت کی ف ۲۔ عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ، مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّمِّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں یوں فرماتے تھے عائشہؓ مجھ کو اب تک اس (زہر آلود بکری کا گوشت) کھانے کی تکلیف معلوم ہوتی ہے جو خیبر میں میں نے کھایا تھا اب مجھ کو معلوم ہوا، اس زہر کے اثر سے میری زندگی کی رگ کٹ گئی۔

ف ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری شنبہ یا چارشنبہ کو ام المومنین حضرت میمونہ کے گھر میں شروع ہوئی اور تیرہ دن یا چودہ دن یا دس دن آپ بیمار رہے اور وفات آپ کی پیر کے دن ربیع الاول کی دوسری یا بارہویں تاریخ کو ہوئی بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کی وفات گیارہ رمضان کو ہوئی۔ ف ۲ اس کو حکم اور بزاز نے وصل کیا۔

۷۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ،

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے، انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ والمرسلات عرفاً پڑھتے سنا۔ پھر اس کے بعد وفات تک آپ نے ہم کو کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

۷۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ- إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ- فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ابو بشر سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ مجھ کو پاس اپنے بٹھایا کرتے۔ اس پر عبدالرحمن بن عوف کہنے لگے کہ ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں (ان کو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ) حضرت عمرؓ نے کہا تم اس کی وجہ جانتے ہو (کہ میں ابن عباسؓ کی کیوں تعظیم کرتا ہوں ف ۱) پھر انہوں نے مجھ سے اس آیت کو پوچھا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح، میں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (یہ سورت اتار کر) آپ کو خبر دی (کہ اب وفات کا

تَعْلَمُ:

وقت آن پہنچا، حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں، جو تم سمجھے ف۲۔

ف۱ اوّل تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے، دوسرے بڑے عالم تھے، علم ایسی ہی چیز ہے جس کی تعظیم سب کو کرنی چاہیے بزرگی بہ علم ست نہ بسال۔ ف۲ اس سورت کے اترنے کے بعد آپؐ نے پوری پوری توجہ آخرت کی طرف کر دی اور دنیا سے انقطاع کیا۔

٧١٤- حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر دم کرتے ف۱ اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے) جب آپ موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو میں نے یہ سورتیں پڑھ کر دم کرنا شروع کیا اور آپ کا ہاتھ لے کر آپ کے بدن پر پھیرتی (اس امید سے کہ شاید آپ اچھے ہو جائیں)

ف۱ دوسری روایت میں معمر میں یوں روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا کیونکر دم کرتے انہوں نے کہا یہ سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرتے اسی طرح سارے بدن پر جہاں تک ہو سکے۔

٧١٥- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام سے ان سے حضرت عائشہ نے انھوں نے کہا وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی۔ آپ اپنی پیٹھ کا ٹیکا مجھ پر دیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر۔ مجھ کو بلند رفیقوں سے ملا دے ف

ف حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب گناہ اگلے اور پچھلے معاف کر دیے تھے مگر بندگی کی یہی شان ہے کہ اپنے مالک سے قصوروں کی معافی چاہتا رہے گو کتنا ہی تقرب ہو۔

۷۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الخَمِيسِ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ: ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ: دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ، وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ، قَالَ: أَخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ، وَأَجِيزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ، وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے، سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے سلیمان احول سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے، جمعرات کا دن! (ہائے) جمعرات کا دن! اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی، آپؐ نے فرمایا۔ لکھنے کا سامان لاؤ، میں تم کو ایک کتاب (وصیّت نامہ) لکھوا جاؤں، تم اس پر چلو تو کبھی خراب نہ ہوگے۔ یہ سن کر صحابہ نے جھگڑنا شروع کیا حالانکہ پیغمبر کے سامنے جھگڑا کرنا درست نہیں، کوئی کہنے لگا کیا آپؐ (بیماری کی شدّت سے) بڑبڑا رہے ہیں ف۱۔ پھر تو پوچھو۔ اور لگے آپؐ سے پوچھنے۔ آپؐ نے فرمایا، جاؤ بھی، جس کام میں مشغول ہوں۔ وہ اس سے بہتر ہے، جس کے لئے تم کہہ رہے ہو اور آپؐ نے (زبانی) تین باتوں کی وصیّت کی، فرمایا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے باہر کر دینا، (کوئی مشرک عرب میں نہ رہنے پائے) اور ایلچی لوگوں کی اسی طرح خاطر کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباسؓ نے (یا سعید نے) بیان نہیں کی، یا سعید بن جبیر نے (یا سلیمان نے) کہا میں تیسری بات بھول گیا ہوں ف۲۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف۱ مطلب اس کلام کا یہ ہے۔ کہ پیغمبر کا حکم بجا کیوں نہیں لاتے، کیا پیغمبر اوروں کی طرح ہیں کہ بیماری میں واہی تباہی بکنے لگیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، کیا آپؐ نے دنیا کو چھوڑ دیا یعنی وفات ہوگئی، مطلب یہ ہے کہ ابھی تو زندہ ہیں آپؐ سے دوبارہ پوچھ لیں۔ ف۲ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ قرآن پر چلتے رہنا، یا اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا، یا میری قبر کو بت نہ بنا لینا۔ یا نماز اور لونڈی اور غلاموں کا خیال رکھنا۔ امام مالک نے موطا میں یہی روایت کیا ہے کہ میری قبر کو بت نہ بنا لینا۔

٧١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا، ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہونے لگی۔ اس وقت گھر میں کئی صحابہ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ادھر آؤ میں تم کو ایک کتاب (وصیت نامہ) لکھوائے دیتا ہوں۔ تم اس پر چلتے رہو۔ تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، یہ سن کر کوئی (حضرت عمرؓ) کہنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو بیماری کی سختی ہو رہی ہے اور تم لوگوں کے پاس قرآن (اللہ کی کتاب) موجود ہے۔ ہم کو اللہ کی کتاب بس کرتی ہے۔ اب گھر والوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ کوئی کہتا تھا۔ لکھنے کا سامان لاؤ اور کتاب لکھوا لو۔ اچھا ہے تم اس پر چلو تو گمراہ نہ ہوگے۔ کوئی اور کچھ کہتا تھا (کہ کتاب لکھوانے کی ضرورت نہیں) جب جھگڑا بہت ہوگیا۔ بکواس ہونے لگی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ چلو اٹھو، عبیداللہ نے کہا۔ ابن عباسؓ کہتے تھے۔ ہائے مصیبت وائے مصیبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بک بک اور اختلاف کرکے یہ کتاب لکھوانے نہ دی ف۲۔

ف۱ حضرت عمرؓ کی یہ غرض تھی کہ ایسی بیماری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتاب لکھوانے کی کیوں تکلیف دی جاتے، قرآن شریف جس میں سب احکام موجود ہیں، ہمارے لئے کافی ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث کی ہم کو حاجت نہیں معاذاللہ حضرت عمرؓ ایسا کیوں کہنے لگے۔ جب خود قرآن شریف میں حدیث پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ف۲ حضرت عمرؓ تمام صحابہؓ میں بڑے عاقل اور دور اندیش تھے۔ اور سیاست مدن اور انتظامی امور میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان کو یہ ڈر ہوا کہیں بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب لکھوائیں، اور شاید آپؐ کی زبان سے کوئی ایسا لفظ نکل جائے۔ جس پر منافقوں کو طعن و تشنیع کا موقع ملے۔ تو آئندہ اسلام کی اشاعت میں بڑا خلل ہوگا۔ حضرت عمرؓ کی نیت معاذاللہ آنحضرتؐ کی مخالفت کی نہ تھی اور

جو کوئی ایسا گمان کرتا ہے بیوقوف ہے، حضرت عمرؓ کی جاں نثاری اور دین کی تائید اور حق پسندی اور انصاف پروری پر اس نے مطلق غور نہیں کیا۔ ورنہ ایسا گمان جو محض اغوائے شیطان ہے ان پر نہ کرتا اگر بالفرض حضرت عمرؓ کی رائے غلط تھی۔ تو آنحضرتؐ اس واقعہ کے بعد تین یا چار روز زندہ رہے آپؐ کو منظور ہوتا تو بعد میں یہ کتاب لکھوا دیتے یا اسی وقت اصرار سے فرماتے کہ نہیں دوات قلم لاؤ۔ تو کسی کی مجال تھی۔ آپؐ کے حکم سے سرتابی کرتا، صدہا مہاجرین وانصار آنحضرتؐ کے جاں نثار ایسے موجود تھے کہ عمرؓ سے سینکڑوں اشخاص کا اگر وہ مخالفت کرتے پیغمبرؐ کی تو اسی وقت کام تمام کر دیتے اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی رائے درست تھی اور بعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی رائے سے اتفاق فرمایا۔ اگر بالفرض آپؐ خلافت کے باب میں کچھ لکھوانا چاہتے تھے تو امر الٰہی ہوا ہوگا۔ کہ خلافت مسلمانوں کے مشورہ پر چھوڑ دی جائے اور اسی لئے آپؐ نے سکوت فرمایا۔ ورنہ ان تین باتوں کیطرح خلافت کا مقدمہ بھی صاف صاف طے فرما دیتے فقط۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ ابْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے، انہوں نے اپنے والد سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس میں آپؐ کی وفات ہوئی حضرت فاطمۃ الزہراء کو یاد فرمایا۔ ان کے کان میں بات کی وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور کان میں بات کی تو وہ ہنس دیں ہم نے حضرت فاطمہؓ سے (جب آپؐ کی وفات ہوگئی) اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا۔ پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کان میں یہ فرمایا تھا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں۔ یہ سن کر میں رو دی۔ پھر کان میں مجھ سے فرمایا کہ میںؓ آپؐ کے عزیزوں میں سب سے پہلے آپؐ سے ملوں گی تو میں ہنس دی ف ۱۔

ف ۱ ایک روایت میں یوں ہے کہ دوسری بار کان میں آپؐ نے یہ فرمایا کہ تو تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے اس حدیث میں صاف وصریح ایک معجزہ مذکور ہے حضرت فاطمہؓ سب سے پہلے گزر گئیں صرف چھ مہینے آپؐ کے بعد زندہ رہیں۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں یہ سنا کرتی تھی۔ کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا۔ جب تک اس کو

بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ: مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، الْآيَةَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ۔

(پروردگار کی طرف سے) یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے (یعنی دنیا میں اور رہنا) یا آخرت، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کی وفات کی بیماری میں سنا آپؐ کو ٹھسکا لگا (اُچھو ہوا) فرماتے تھے یا اللہ اُن لوگوں کے ساتھ رکھ جن پر تو نے اپنا انعام کیا اخیر آیت تک ف۱ جب میں سمجھی کہ آپؐ کو بھی اختیار ملا ف۲۔

ف۱ وحسن اولئک رفیقاً۔ ف۲ لیکن آپؐ نے آخرت کو اختیار کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ وفات کے وقت فرماتے تھے اللھم الرفیق الاعلی واقدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں آنے پر سب سے پہلے جو کلمہ زبان سے نکالا۔ وہ اللہ اکبر تھا اور اخیر کلمہ وفات کے وقت فرمایا۔ الرفیق الاعلی تھا۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو فرماتے تھے یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ (یعنی پیغمبروں میں)

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرُ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی۔ انہوں نے زہری سے، کہ عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اچھے تندرست تھے۔ تو فرماتے تھے۔ کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا۔ جب تک بہشت میں اس کا مقام اس کو نہیں دکھلایا گیا پھر اس کو اختیار نہیں دیا گیا چاہے (دنیا میں) زندہ رہے چاہے آخرت کو اختیار کرے، جب آنحضرتؐ بیمار ہوئے۔ آپؐ کا وقت آن پہنچا آپؐ کا سر میری ران پر تھا تو آپؐ کو غش آ گیا۔ جب ہوش آئی تو نگاہ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا بلند رفیقوں میں رکھ۔ یا اللہ (جبرائیلؑ اور میکائیل اور اسرافیل کے ساتھ) اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا اب آپؐ ہم لوگوں کے پاس رہنا گوارا نہیں کریں گے اور میں سمجھ گئی۔ آپؐ نے جو حدیث صحت

الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ۔

کی حالت میں فرمائی تھی۔ اسی کا ظہور ہوا ف۱۔

ف۱ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

---

۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضِمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَضَى، وَكَانَتْ تَقُولُ: مَاتَ وَرَأْسُهُ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي۔

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے انہوں نے صخر بن جویریہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (مرض موت میں) میں اپنے سر پر ٹکا دیتے تھی اتنے میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک ہری مسواک لئے ہوتے آئے جس سے وہ مسواک کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے اپنی نگاہ اس مسواک پر لگا دی۔ میں نے وہ مسواک عبدالرحمٰن سے لے کر کاٹ کر (یا دانتوں سے چبا کر نرم کر کے) جھٹک کر پانی سے صاف پاک کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ آپؐ نے مسواک کی اور ایسی خوبی کے ساتھ کی کہ اس سے اچھی مسواک کرتے میں نے آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا۔ پھر مسواک سے فارغ ہوتے ہی کچھ دیر نہیں گزری۔ کہ آپؐ نے اپنے ہاتھ یا انگلی کو اٹھایا پھر تین بار یہ فرمایا۔ بلند رفیقوں کا ساتھ عنایت فرما۔ اس کے بعد تمام ہوگئے (انتقال فرمایا) حضرت عائشہؓ کہتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا ف۱۔

ف۱ دوسری روایت میں ہے لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا۔ آپؐ نے تو میری ہنسلی اور حلق کے درمیان وفات پائی۔ حضرت علیؓ کو کس وقت وصی کیا معلوم ہوا۔ شیعوں کا افترا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات کے وقت حضرت علیؓ کو اپنا خلیفہ یا وصی مقرر کیا اگر آپؐ ایسا کر کے جاتے تو مہاجرین اور انصار قیامت تک ابوبکر صدیقؓ کی خلافت قبول نہ کرتے اب حاکم اور سعد نے جو روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی گود میں وفات فرمائی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے اسکی سند میں ایک شیعی ہے۔

---

۷۲۳ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا

مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا، کہا

عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا، مجھ کو عروہ بن زبیر نے، ان کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر دم کرتے ف۱ اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے، جب آپؐ موت کی بیماری میں مبتلا ہوتے تو میں نے یہ سورتیں پڑھ کر آپؐ پر دم کرنا شروع کیا۔ اور آپؐ کا ہاتھ لے کر آپؐ کے بدن پر پھیرتی (اس امید سے کہ شاید آپؐ اچھے ہو جائیں)

ف۱ دوسری روایت میں معمر سے یوں روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا۔ کیونکر دم کرے، انہوں نے کہا یہ سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے (اسی طرح سارے بدن پر جہاں تک ہو سکے)۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا، ہم سے ہشام بن عروہ نے، انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر بن عوام سے، ان سے حضرت عائشہؓ نے، انہوں نے کہا وفات سے پہلے میں نے کان لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی۔ آپؐ اپنی پیٹھ کا ٹیکا مجھ سے دیئے ہوئے تھے، اور یہ فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم کر۔ مجھ کو بلند رفیقوں سے ملا دے ف۱۔

ف۱ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے سب گناہ اگلے اور پچھلے معاف کر دیئے تھے مگر بندگی کی یہی شان ہے کہ اپنے مالک سے قصوروں کی معافی چاہتا ہے گو کتنا ہی تقرب ہو۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ

ہم کو صلت بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے، انہوں نے ہلال بن ابی حمید وزان سے انہوں نے عروہ بن زبیر بن عوام سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بیماری میں جس سے (اچھے ہو کر) نہیں اٹھے یہ

يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ، خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے۔ جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ آپؐ کی قبر کو مسجد بنا لیں گے تو آپؐ کی قبر کھول دی جاتی۔

ف یہ حدیث اُوپر گذر چکی ہے۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ، لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے بیچ میں انتقال فرمایا۔ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی سختی دیکھی اسکے بعد سے میں موت کی سختی کسی کیلئے برا نہیں سمجھتی ف۔

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزع کی بڑی سختی ہوئی آپؐ پانی لیکر بار بار منہ پر پھیرتے اور فرماتے لاالہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہیں ترمذی کی روایت میں ہے اللہ موت کی سختی میں میری مدد کرے ایک روایت میں ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرتؐ پر دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ:

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا، مجھ سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا، مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ام المومنین میمونہؓ کے گھر میں، بیمار ہوئے) اور آپؐ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپؐ نے اپنی (دوسری) بی بیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں میرے گھر میں رہیں۔ انہوں نے اجازت دی۔ آپؐ دو آدمیوں ایک عباسؓ اور ایک اور شخص پر ٹیکا دیتے ہوئے اس طرح سے باہر نکلے کہ آپؐ کے دونوں پاؤں (ضعف اور ناتوانی سے) زمین پر لکیر کرتے

فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَدْرِي
مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ
عَائِشَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ لَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:
هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ
زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ:
هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ
أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ،
فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا
نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى
طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ
قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ
وَخَطَبَهُمْ، وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا
نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ،
فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ:
وَهُوَ كَذَلِكَ، لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا، أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ
وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا

جاتے تھے۔ عبیداللہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث عبداللہ بن عباسؓ سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرے شخص کون تھے۔ جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے۔ خیر حضرت عائشہؓ یہ بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میرے حجرے میں تشریف لائے اور آپؐ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپؐ نے یہ حکم دیا سات مشکیں پانی کی لاؤ۔ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہو۔ اور میرے اوپر بہاؤ شاید (مجھ کو تخفیف ہو اور) میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے آپؐ کو حضرت صفیہؓ کے ایک کنگال میں بٹھایا۔ اور یہ مشکیں آپؐ پر چھوڑنا شروع کی یہاں تک کہ آپؐ نے اشارے سے فرمایا بس کرو بس پھر آپؐ لوگوں کی طرف برآمد ہوئے ان کو نماز پڑھائی اور وعظ سنائی ف زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری آن پڑی تو آپؐ چادر سے منہ کو چھپانے لگے۔ جب (گرمی سے) گھبراتے تو منہ کو کھول دیتے اور اسی حالت میں یوں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبر کو مسجد بنا لیا۔ آپؐ لوگوں کو اس بُرے کام سے ڈراتے تھے ف۲۔ زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر میں (یعنی ابوبکر صدیقؓ کی امامت میں) جو تکرار کی ---- کتنی بار معروضہ کیا اس کی وجہ یہ تھی میں یہ نہیں سمجھی کہ آنحضرتؐ کے بعد جو کوئی آپؐ کا جانشین ہوگا لوگ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھیں گے بلکہ میں یہ سمجھی کہ جو کوئی آپؐ کا جانشین ہوگا۔ لوگ اس کو منحوس (سبز قدم)

أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سمجھیں گے ۔ اس لئے میں نے یہ چاہا ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام سے (یعنی امامت سے) معاف رکھیں اس حدیث کو عبداللہ بن عمرؓ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف۳ ۔

ف۱ مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ وفات سے پانچ دن پہلے کا تھا آپؐ نے وعظ میں یہ فرمایا ۔ کہ اللہ کے ایک بندے کو فرمایا۔ اور اس کی آزمائش پیش کی گئی ۔ لیکن اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر رو دیئے اور کہنے لگے ہمارے ماں باپ ہماری جانیں ہمارے مال اسباب آپؐ پر سے صدقے۔ اس کے بعد وفات تک آپؐ نے کوئی وعظ نہیں سنائی ۔ ف۲ گویا آپؐ کی آخری وصیت یہ تھی کہ میری قبر کو کہیں مسجد نہ بنا لینا۔ یعنی اس کو سجدہ نہ کرنے لگنا۔ اس کو بت نہ بنا دینا ، افسوس آپؐ کی اس وصیت پر بہت تھوڑے مسلمان قائم ہیں۔ جو اہل توحید اور اہلحدیث ہیں اور نام کے مسلمانوں نے تو یہ شرک پھیلایا ہے کہ معاذاللہ پیغمبروں کو تو چھوڑو انہوں نے ادنیٰ ادنیٰ بزرگوں اور درویشوں کی قبر کی ایسی تعظیم شروع کر دی ہے کہ پناہ بخدا، اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس کے گرد طواف کرتے ہیں ۔ اس پر عرضیاں لٹکاتے ہیں، اس کی منت مانتے ہیں۔ اس پر نیاز چڑھاتے ہیں ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔ اس قسم کے مسلمان یہود اور نصاریٰ سے کئی درجہ زیادہ مستحق لعنت ہیں۔ ف۳ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امامت کا قصہ ابو موسیٰ کی حدیث کو اسی باب میں اور ابن عمرؓ کی حدیث کو باب امامت میں اور ابن عباسؓ کی حدیث کو بھی اسی باب میں خود امام بخاری نے وصل کیا ہے۔

---

۷۲۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا ، کہا ہم کو بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی ، کہا مجھ کو والد نے ، انہوں نے زہری سے کہا ، مجھ کو عبداللہ بن کعب بن مالک انصاریؓ نے خبر دی ، ان کے والد کعب بن مالکؓ ان تین شخصوں میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے (غزوۂ تبوک سے بیٹھ رہنے کا گناہ) معاف کر دیا تھا۔ (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے) ان کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی بیماری میں حضرت علیؓ آپؐ کے پاس سے باہر نکلے ۔ لوگوں نے ان سے پوچھا ۔ ابوالحسنؓ

تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللهِ لَأُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ؟ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آج مزاج کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کا شکر آج تو مزاج بحال ہے۔ یہ سن کر عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہنے لگے خدا کی قسم تم تین دن کے بعد غلام بنو گے ف۱۔ اور میں تو بخدا یہ سمجھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بیماری میں عنقریب گزر جائیں گے۔ میں عبدالمطلب کی اولاد کا منہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں۔ دیکھو علیؓ (بہتر یہ ہے) ہم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں (ابھی آپؐ زندہ ہیں) آپؐ سے پوچھ لیں آپؐ کے بعد کون آپؐ کا خلیفہ ہوگا۔ اگر آپؐ ہم لوگوں کو (یعنی بنی ہاشم کو) خلافت دیں تب تو خیر ہم کو معلوم ہو جائیگا اگر آپؐ دوسرے کسی کو خلیفہ کریں تو اس کو فرما جائیں گے (وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے گا) حضرت علیؓ نے کہا ایسا نہ ہو ہم آپؐ سے پوچھیں اور آپؐ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں پھر تو لوگ (قیامت تک) آپؐ کے بعد کبھی ہم کو خلیفہ نہیں بنانے کے ف۲۔ اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال نہیں کرنے کا۔ ف۳۔

ف۱ لفظی ترجمہ یوں ہے تم لاٹھی کے غلام بنو گے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص حاکم ہوگا اور تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی۔

ف۲ حضرت علی کو معلوم تھا کہ لوگوں کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں۔ اگر کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خلافت دینے سے انکار کیا تب تو لوگوں کو ایک اور سند ہاتھ آجائے گی۔ وہ کبھی ہم کو خلافت نہیں دینے کے۔ برخلاف اس کے اگر سکوت کریں تو احتمال ہے کہ لوگ ہماری قرابت اور فضیلت پر نظر کر کے کبھی نہ کبھی ہم کو بھی خلافت دیں۔ حضرت علیؓ کے اس قول سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی خلافت کوئی موروثی حق نہیں ہے کہ باپ کے بعد بیٹا حاکم بن جاتے۔ بلکہ مسلمان لوگ جس شخص کو افضل اور خلافت کے لائق سمجھیں اس کو حاکم بنائیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ سلام کی حکومت شروع ہی سے جمہوری طرز پر قائم ہوئی تھی۔ اگر اسی طرز پر رہتی تو اسلام کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہتی۔ مگر مسلمانوں نے اپنے پیغمبر کا طریقہ چھوڑ کر کسریٰ اور قیصر کا طرز اختیار کیا۔ اور بادشاہت اور خلافت کو موروثی کر لیا۔ باپ کے بعد اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گو وہ کیسا ہی جاہل اور ظالم اور فاسق اور نالائق ہو۔ یزید پلید کے وقت سے یہ ظلم کا سلسلہ قائم ہوا جو اب تک مسلمانوں میں رائج ہے اور لطف یہ ہے کہ مسلمانوں نے ایک تو خلاف شرع کافروں کی یہ رسم اختیار کی، دوسرے بادشاہ کو وہ کتنا ہی نالائق جاہل، فاسق اور ظالم ہو، مقدس سمجھنے لگے اور اس کی تعظیم کرنے لگے ایسی کہ پناہِ خدا گویا بادشاہ کو دوسرا خداوند قرار دیا۔ اگر بادشاہوں کو اپنی

رعب و داب میں رکھتے اور شریعت اور قانون کی پابندی پر ان کو مجبور رکھتے تو یہ برا دن دیکھنا کا ہے کو نصیب ہوتا، نصاریٰ نے بھی بعضے ملکوں میں بادشاہت موروثی قرار دی ہے مگر بادشاہ کو برائے نام رکھا ہے اصل میں قانون کی حکومت ہے اور رعایا کو پوری قدرت ہے اگر بادشاہ ذراسی بھی بے اعتدالی کرے تو اس کو اسی وقت معزول کر دیتے ہیں۔ بادشاہ کو اپنی طرح ایک آدمی سمجھتے ہیں اس کے افعال اور احکام پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں کہ ظلم اور ناشائستہ حرکات سے باز رہے۔ ورنہ اس کو معزول کر کے دوسرے لائق شخص کو بادشاہ بناتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے انتظام سلطنت میں فرق نہیں آتا مسلمانوں کی عقل خدا کی طرف سے کچھ اندھی ہو گئی ہے ان پر ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے ان لوگوں میں اگر کسی بندۂ خدا نے بادشاہ کے نالائق حرکات پر نوٹس لی تو بجائے اس کے کہ دوسرے مسلمان اس کی تائید کریں۔ اسی کو احمق بناتے ہیں کہتے ہیں زمانہ سازی کیوں نہ کی ؎ اگر شہ روز را گوید سب است ایں ؛ ببا ید گفت اینک ماہ پر دین۔ ایسے ہی بیوقوف کم ہمت بزدل شکم پرور مسلمانوں نے اسلام کو غارت کر رکھا ہے۔ یا اللہ امام مہدی علیہ السلام کو جلد بھیج دے کہ وہ ایسے ظالموں کی خوب سرکوبی کریں اور مسلمانوں کو شریعت اور قانون محمدی کی راہ پر لگا دیں آمین۔ ف ۳ کہتے ہیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا ہاتھ لاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں لیکن حضرت علیؓ نے بیعت نہ لی۔ ابوالطاہر ذہلی نے باسناد صحیح حضرت علیؓ سے روایت کیا وہ کہتے تھے کاش میں عباسؓ کا کہنا مان لیتا۔

۷۲۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا، ہم سے عقیل نے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا، مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا۔ پیر کے دن مسلمان صبح کی نماز ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں وہ چونک گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ مسلمانوں کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے (کھڑے) ہیں۔ آپ مسکرا کر ہنس دیئے (خوش ہوئے کہ مسلمان نماز پر قائم ہیں) یہ حال دیکھ کر ابوبکرؓ ایڑیوں کے بل پیچھے سرکے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں۔ وہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے برآمد ہوا چاہتے ہیں۔ انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر مسلمانوں کو تو اتنی خوشی ہوئی کہ نماز توڑنے ہی کو تھے لیکن آپ نے

وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ۔

ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اپنی نماز پوری کرو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کے اندر ہوگئے۔ پردہ ڈال لیا ۱ے۔

۱ے دوسری روایت میں ہے کہ اسی دن آپؐ کی وفات ہوئی۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَدَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ - يَشُكُّ عُمَرُ - فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ

مجھ سے محمد بن عبید نے بیان کیا، کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے، انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ ابو عمرو ذکوان نے جو حضرت عائشہؓ کا غلام تھا۔ ان سے بیان کیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں، اللہ کے احسانوں میں سے ایک احسان مجھ پر یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری باری کے دن میرے گھر میں وفات پائی، وفات کے وقت آپؐ کا سر میرے سینے اور دگدگی کے بیچ میں تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی وفات کے وقت میرا اور آپؐ کا تھوک ملا دیا، ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک مسواک لئے ہوئے آئے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے اوپر ٹیکا دیئے ہوئے تھی، میں نے دیکھا آپ مسواک کو تک رہے ہیں۔ اور مجھ کو معلوم تھا آپؐ مسواک کو جیسا پسند کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا یہ مسواک آپؐ کے لئے لے لوں۔ آپؐ نے اشارے سے فرمایا ہاں، میں نے وہ مسواک (عبدالرحمٰن سے لے کر) آپؐ کو دی۔ لیکن آپؐ پر بیماری کی سختی تھی ۱ے میں نے کہا میں نرم کر دوں، آپؐ نے اشارے سے فرمایا ہاں، میں نے چبا کر نرم کر دی، آپؐ نے وہ مسواک دانتوں پر پھیری، آپؐ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی تھی ۲ے آپؐ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں، پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا (اللہ) بلند رفیقوں میں (رکھ) یہاں تک کہ آپؐ کی روح مبارک نکل

يَدُهُ۔ گئی، آپؐ کا ہاتھ گر گیا۔

ف۱ آپؐ اس مسواک کو نرم نہ کر سکے۔ ف۲ یا پانی کا ایک کٹورا عمر بن سعید راوی کو شک ہے۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ: أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہا، ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا، مجھ کو میرے والد نے خبر دی، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا اس میں یوں پوچھتے تھے کل میں کہاں ہونگا، کل میں کہاں ہوں گا۔ آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ عائشہؓ کی باری کب آئے گی۔ یہ حال دیکھ کر (کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں) آپؐ کی بی بیوں نے آپؐ کو اجازت دی جہاں چاہیں وہاں رہیں، آپؐ وفات تک حضرت عائشہ ہی کے پاس رہے حضرت عائشہ کہتی ہیں (اتفاق سے) آپؐ کی وفات جس دن ہوئی وہ دن میری باری کا تھا ف۱۔ اللہ نے اس وقت آپؐ کی روح قبض کی، جب آپؐ کا سر میری دگدگی اور سینہ کے درمیان تھا اور اللہ نے آپؐ کا اور میرا تھوک ملا دیا۔ ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر (میرے بھائی) ایک مسواک لئے ہوتے آئے جس کو وہ اپنے دانتوں پر رگڑا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسواک کو دیکھا، میں (میں سمجھ گئی) نے کہا عبدالرحمٰن یہ مسواک مجھ کو دے انہوں نے دے دی، میں نے اس کو تراش کر دانتوں سے چبایا (نرم کیا) پھر وہ مسواک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپؐ نے میرے سینے سے ٹیکا لگاتے ہوتے دانتوں پر پھیری۔

ف۱ اگرچہ آپؐ باری باری سب بی بیوں کے پاس رہتے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ،

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ۔

سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے۔ انہوں نے کہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے اور دگدگی کے بیچ میں وفات پائی اور ہم لوگوں کا قاعدہ تھا، جب آپؐ بیمار ہوتے تو دعا پڑھ کر آپ کے واسطے پناہ مانگتے، میں نے آپؐ کے لئے پناہ مانگنا شروع کی، (یعنی معوذات سورتیں پڑھ کر) آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا (یا اللہ) بلند رفیقوں میں (رکھ) بلند رفیقوں میں۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر اُدھر آنکلے، ان کے ہاتھ میں تازہ ٹہنی تھی آپؐ نے ادھر نگاہ ڈالی، (یا میری طرف نگاہ کی) میں سمجھ گئی، کہ آپؐ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس کو لے لیا اور چبا کر جھاڑ کر آپؐ کو دی۔ آپؐ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں پر پھیرا۔ پھر وہ مسواک مجھ کو دیتے وقت آپؐ کا ہاتھ گر گیا۔ یا مسواک ہاتھ سے گر گئی اللہ تعالیٰ (کا فضل تھا اس نے آپؐ کے دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں میرا اور آپؐ کا تھوک ملا دیا ف ۱۔

ف ۱ اس میں یہ اشارہ تھا کہ حضرت عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت دونوں میں ایک جگہ رہیں گے۔ حضرت علی فرماتے ہیں، اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہؓ دنیا اور آخرت میں آپ کی بی بی ہیں۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ میں کھانا تیار کر کے ایصال ثواب کے وقت آنحضرتؐ اور حضرت فاطمہؓ اور حسنین کی نیت کیا کرتا۔ خواب میں۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپؐ عتاب کی نظر سے مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے سبب پوچھا، ارشاد ہوا۔ یہ امر سب کو معلوم ہے۔ کہ میں عائشہؓ کے گھر کھانا کھایا کرتا ہوں۔ حضرت مجددؒ کہتے ہیں اس روز سے میں نے آپؐ کے ازواج مطہرات کو بھی ایصال ثواب میں شریک کرنا شروع کیا۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی ان

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ
بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ المَسْجِدَ فَلَمْ
يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ
فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ
وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى
ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ
اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا المَوْتَةُ الَّتِي
كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا، قَالَ:
وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ
يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ،
فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ
إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا
بَعْدُ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ
مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ
اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى- وَمَا
مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ-
إِلَى قَوْلِهِ- الشَّاكِرِينَ- وَقَالَ: وَاللّٰهِ
لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ
هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا
النَّاسُ مِنْهُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا
مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ
ابْنُ المُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ
إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ

کو حضرت عائشہؓ نے (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی) ابوبکرؓ ایک گھوڑے پر سوار (اپنے گھر سے جو سنح ف۱ میں تھا) آئے گھوڑے سے اتر کر مسجد میں آئے کسی سے بات نہیں کی، میرے حجرے میں آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعش کی) طرف گئے، آپؐ کو ایک یمن کے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ انہوں نے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپؐ کے اوپر اوندھے گر کر روئے، بوسہ دیا، کہنے لگے میرے ماں باپ آپؐ پر صدقے اللہ تعالیٰ دوبارہ آپؐ کو نہیں مارنے ف۲ کا۔ بس ایک موت جو اللہ نے آپؐ کے لئے لکھ دی تھی، (فرمایا ایک موت) وہ ہو چکی۔ زہری نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت بیان کی، پھر ابوبکرؓ (آنحضرتؐ کو دیکھ کر) آپؐ کے پاس سے باہر نکلے اس وقت حضرت عمرؓ (باہر کھڑے ہوئے) لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، (کہ آنحضرتؐ نہیں مرے ف۳) ابوبکرؓ نے ان سے کہا اجی بیٹھو بھی انہوں نے نہ سنا، آخر سب لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس جمع ہوگئے۔ عمرؓ کو چھوڑ دیا۔ ابوبکرؓ نے یہ کہا (سنو لوگو) اما بعد تم میں جو کوئی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ پروردگار کی طرح کبھی مرنے والے نہیں ہیں) تو محمدؐ تو مر گئے (اس کا خیال غلط ٹھہرا) اور جو کوئی اللہ کی پوجا کرتا تھا ف۴ اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں ہے اللہ تعالیٰ خود قرآن میں (سورۂ آل عمران میں) فرماتا ہے محمدؐ تو اور کچھ نہیں ف۵۔ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے (بندے) ہیں، بس ان سے پہلے کئی بندے بھیجے ہوئے آچکے ہیں۔ اخیر آیت، وسیجزی اللہ الشاکرین تک، ابن عباسؓ کہتے تھے (جب ابوبکرؓ نے یہ آیت پڑھی تو ایسا معلوم ہوا جیسے لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہے ابوبکرؓ نے پڑھی تو معلوم ہوا، خیر پھر تو سب نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سیکھ لی اب جس کو دیکھو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا، زہری نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا حضرت عمرؓ کہتے تھے ایسا معلوم ہوا میں نے یہ آیت

حَتّٰی مَا تُقِلُّنِی رِجْلَایَ وَحَتّٰی أَهْوَیْتُ إِلَی الْأَرْضِ حِینَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ۔

سنی ہی نہ تھی، جب ابوبکرؓ نے پڑھی تو میں نے سنی اس وقت میں سہم گیا اور دہشت کے مارے میرے پاؤں نہیں اٹھتے تھے، میں زمین پر گر گیا جوں ہی میں نے یہ آیت ابوبکرؓ سے سنی اور مجھ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ف ۶۔

ف ۱ سنح مدینہ کے باہر بلند گاؤں کا نام ہے جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے۔ ف ۲ حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر ان صحابہ کو رد کیا جو یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے کیونکہ اگر ایسا ہو تو دوبارہ موت ہو گی۔ گویا دوبار موت ہو جائے گی بعضوں نے کہا، دوبارہ مرنے سے یہ مطلب ہے کہ پھر قبر میں آپ کو موت نہ ہو گی، بلکہ آپ زندہ رہیں گے، یا آپ کی شریعت نہ مرے گی۔ ف ۳ ابھی تو آپ منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے۔ ایک روایت میں ہے حضرت عمرؓ یوں کہہ رہے تھے خبردار اگر کوئی یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر گئے میں اس کا سر تلوار سے اڑا دوں گا، حضرت عمرؓ کو واقعی یہ یقین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے یا یہ ان کا فرمانا بڑی مصلحت اور سیاست پر مبنی ہو گا انہوں نے یہ چاہا کہ خلافت کا انتظام ہو جائے پھر آپ کی وفات ظاہر کی جائے ایسا نہ ہو آپ کی وفات کا حال سن کر دین میں کوئی خرابی ہو جائے رضی اللہ عنہ۔ ف ۴ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بندہ جانتا تھا اس کا خیال صحیح ہے۔ ف ۵ نہ خدا ہیں، نہ خدا کے شریک، نہ خدا کے بیٹے۔ ف ۶ امام احمد کی روایت میں یوں ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی میں نے آپ کو ایک کپڑے میں ڈھانک دیا اس کے بعد عمر اور مغیرہ آئے دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی۔ عمرؓ نے نعش کو دیکھ کر کہا ہائے آپ بیہوش ہو گئے، مغیرہ نے کہا آپ مر گئے ہیں۔ عمرؓ نے کہا تو جھوٹا ہے فسادی فتنہ کرانا چاہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک مرنے والے نہیں جب تک منافقوں کو فنا نہیں کر لیں گے۔

۷۳۴۔ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ مُوسَی بْنِ أَبِی عَائِشَةَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہؓ سے انہوں نے عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ: حَدَّثَنَا یَحْیَی وَزَادَ قَالَتْ: عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِی مَرَضِهِ فَجَعَلَ یُشِیرُ إِلَیْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِی،

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اور یہی حدیث نقل کی۔ اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عائشہ نے کہا ہم نے آپ کے منہ میں دوا ڈالی (جب آپ بیمار تھے)

فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آپ اشارے سے منع کرنے لگے میرے منہ میں دوا مت لگاؤ ہم سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے جیسے ہر ایک بیمار دوا سے کراہت کرتا ہے، پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم کو منع کرتا رہا کہ میرے منہ میں دوا مت لگاؤ (لیکن تم نے نہ سنا) ہم نے کہا ہم یہ سمجھے کہ آپ کا منع کرنا ایسا ہے جیسے ہر بیمار دوا سے کراہت کرتا ہے آپ نے فرمایا۔ (تو اچھا، اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے) گھر میں کوئی آدمی باقی نہ رہے سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے، ایک عباسؓ کو چھوڑ دو وہ موجود نہ تھے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی زناد نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف ۲۔

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ف ۱ میرے منہ میں دوا ڈالتے وقت۔ ف ۲ اس روایت کو ابن منذر نے وصل کیا۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهُ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ، فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو (وفات کے وقت) اپنا وصی (خلیفہ) بنایا ف ۱ تھا۔ انہوں نے کہا کون کہتا ہے، میں نے تو خود دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیکا دیئے ہوتے تھی، آپ نے طشت منگوایا ف ۲۔ پھر ایک طرف جھک گئے اور انتقال فرمایا مجھ تک کو خبر نہ ہوئی علیؓ کو کب وصی بنایا۔

ف ۱ جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں۔ ف ۲ اس میں تھوکنے کے لئے، مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ مرض موت میں وفات تک تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی پھر آپ نے علیؓ کو کس وقت وصی کیا، میں نے تو نہیں دیکھا۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ:

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن مغول نے، انہوں نے طلحہ بن مصرف سے، انہوں نے کہا میں نے عبداللہ

سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ۔

بن ابی اوفیٰؓ (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی بنایا تھا ف۱۔ انہوں نے کہا نہیں میں نے پوچھا پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہے یا وصیت کرنے کا کیسے حکم ہے ف۲، انہوں نے کہا ف۳۔ آپؐ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرتے رہنے کی وصیت کی۔

ف۱ یا کچھ مال خیرات کرنے کی وصیت کی تھی، ف۲ جیسے اس آیت میں ہے، ف۳ یہ فرض تو آپ نے ادا کر دیا۔

---

۷۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ، أَوْ أَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے، انہوں نے ابواسحٰق سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اشرفیاں چھوڑیں، نہ روپیہ، نہ غلام، نہ لونڈی، ایک نقرہ خچر، تو چھوڑا جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار چھوڑے۔ اور کچھ زمین (خیبر اور فدک میں) چھوڑی جس کو آپؐ اپنی زندگی میں مسافروں کے لئے وقف کر گئے تھے،

---

۷۲۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: وَاكَرْبَ أَبَاهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ، فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ، فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَا أَنَسُ، أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے ثابت بنانی سے، انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی تو آپؐ پر غشی طاری ہونے لگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی صاحبزادی نے یہ حال دیکھ کر فرمایا، ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہو رہی ہے آپؐ نے فرمایا بس آج ہی کا دن ہے اس کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی۔ جب آپؐ کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ یوں کہہ کر (رونے لگیں) ہائے باوا آپؐ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا ہائے باوا جی آپؐ نے جنۃ الفردوس میں ٹھکانہ بنایا ہائے باوا میں جبرائیل کو آپؐ کی موت کی خبر سناتی ہوں ف۱، جب آپؐ دفنائے جا چکے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انسؓ سے کہا تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ

التُّرَابَ؟ علیہ وسلم پرمٹی ڈالو ف ۲،

ف ۱ طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ملتے باوا آپؐ اپنے پروردگار سے کتنے نزدیک ہوگئے، یہ رونا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بطور نوحہ نہ تھا وہ تو منع ہے بلکہ آہستہ آہستہ رونا تھا جو جائز ہے اور منجملہ لوازم بشریت ہے۔ ف ۲ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حالت رنج میں فرمایا جیسے اس زمانہ میں بھی کہتے ہیں ارے لوگو تمہارے دل کیا پتھر کے تھے کہ جلدی سے مرنے کو مٹی میں دبا کر چلے آئے انسؓ کیا جواب دیتے وہ خود رو رہے تھے، تڑپ رہے تھے، گویا زبان حال سے انہوں نے یہ جواب دیا کہ مٹی ڈالنا تو کیا آپؐ کے مبارک جسم پر ایک بال بھی گرنا ہم گوارا نہ کرتے تھے، مگر امر الٰہی سے مجبور ہیں۔

بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٧٤٠۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، فَقُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت آخری بات کیا کی اس کا بیان۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہ یونس نے کہا، زہری نے کہا، مجھ سے سعید بن مسیب نے کئی عالموں کے سامنے (جیسے عروہ وغیرہ) یہ بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا، جب تک اس نے بہشت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ نہیں لیا، اور اس کو اختیار نہیں ف ۱ ملا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی بیماری آئی آپؐ کا سر میری ران پر تھا۔ آپؐ کو غش آگیا، پھر ہوش آیا تو آنکھیں چھت کی طرف لگا دیں، فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ، اس وقت میں سمجھ گئی (آپؐ کو بھی اختیار دیا گیا لیکن) آپؐ نے ہم لوگوں کے پاس رہنا پسند نہیں کیا، اور میں جان گئی کہ یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو آپؐ نے حالت صحت میں فرمائی تھی ف ۲۔ اور آخر کلام جو آپؐ نے کی یہ تھی۔ یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ف ۱ چاہے دنیا میں رہے یا آخرت کا سفر اختیار کرے۔ ف ۲ کہ ہر پیغمبر کو مرتے وقت اختیار ملتا ہے۔

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہوئی۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے انہوں نے حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے تین برس بعد ف۱) دس برس مکہ میں رہے قرآن برابر اترتا رہا۔ اس کے بعد ہجرت کر کے دس برس تک مدینہ میں رہے۔

ف۱ یہ عبارت اس لئے بڑھائی گئی کہ اگر نبوت کے بعد مراد ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف ساٹھ سال کی ٹھہرتی ہے اور خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؐ کی عمر شریف ترلیسٹھ سال کی ہوئی۔ ہوا یہ کہ نبوت کے بعد تین برس تک وحی موقوف رہی۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ قائم ہوگیا۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترلیسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی نقل کیا ف۱۔

ف۱ یہی قول صحیح ہے کہ آپؐ کی عمر شریف ترلیسٹھ برس کی ہوئی۔ اور مسلم نے ابن عباسؓ سے نکالا۔ کہ آپؐ کی عمر شریف (۶۵) برس کی ہوئی، بعضی روایتوں میں ساٹھ برس مذکور ہیں۔ شاید "تر" کو اڑا دیا۔ بہرحال جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ آپؐ کی عمر شریف ترلیسٹھ ۶۳ سال تھی۔

بَابٌ:-

باب

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں

عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ، يَعْنِي صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپؐ کی زرہ ایک یہودی (ابو شحم) کے پاس تیس صاع اناج کے بدل گروی تھی ف۔

ف ابوبکر صدیق نے اس یہودی کا قرض ادا کرکے آپؐ کی زرہ چھڑالی۔ ان حالات میں اگر ذری سی عقل والا آدمی بھی غور کرے تو صاف سمجھ جائے گا کہ آپؐ سچے پیغمبر تھے، دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ نہ تھے، دنیا کے بادشاہوں کی طرح ہوتے تو لاکھوں روپے کی جائداد اپنے بال بچوں کے لئے چھوڑ جاتے خوب دولت اکٹھی کرتے۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں اسامہ بن زیدؓ کو جہاد کے لئے روانہ کرنا۔ ف۔

ف باوجودیکہ اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجرین جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ شریک تھے۔ مگر آپؐ نے اسامہ کو سردار بنایا اس سے یہ غرض تھی۔ کہ ان کی دلجوئی ہو اور وہ اپنے والد زید بن حارثہ کے قاتلوں سے خوب دل کھول کر لڑیں۔ اس لشکر کی تیاری کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا خیال تھا۔ مرض موت میں بھی کئی بار فرمایا کہ اسامہ کا لشکر روانہ کرو مگر اسامہ شہر سے باہر نکلے تھے اتنے میں آپؐ کی وفات ہوگئی۔ لوگ واپس چلے آئے، بعد میں ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں اس لشکر کو روانہ کیا۔ اور اسامہ بن زید گئے۔ اور اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا۔

۷۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ، فَقَالُوا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ، وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے فضیل بن سلیمان سے انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، انہوں نے سالم سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو لشکر کا سردار کیا، اس پر لوگوں نے باتیں بنائیں ف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ میں نے سنا تم لوگ کیا باتیں اسامہ کے باب میں کرتے ہو دیکھو اسامہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔

ف کہنے لگے بوڑھوں کو چھوڑ کر آپؐ نے ایک چھوکرے کو سردار کیا۔

---

۷۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے امام مالک نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کی

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

طرف) ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید کو اس کا سردار مقرر کیا (حالانکہ اس لشکر میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی شریک تھے) لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبے کے لئے) کھڑے ہوئے فرمایا اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو (تو کچھ تعجب نہیں) اس سے پہلے تم اس کے باپ کی سرداری پر طعنہ کر چکے ہو۔ اور قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں سے مجھ کو پیارا تھا، اس کے بعد یہ اسامہ (اس کا بیٹا) سب لوگوں سے مجھ کو پیارا ہے۔ ف

ف بس جو میرا پیارا ہو اس کی سرداری تم کو بخوشی قبول کرنی چاہیئے۔ پہلے ہی حضرت عمرؓ نے لوگوں کی یہ گفتگو سنی جو وہ اسامہ کے باب میں کر رہے تھے۔ تو ان کو دھمکایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، آپؐ نے یہ خطبہ سنایا۔

بَابٌ:

۷۴٦ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَتَى هَاجَرْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ؟ فَقَالَ: دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔

باب

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی۔ کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے، انہوں نے عمرو بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد سے، انہوں نے عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحیؓ سے) ابوالخیر نے صنابحی سے پوچھا۔ تم نے (مدینہ کو) کب ہجرت کی انہوں نے کہا ہم یمن سے ہجرت کی نیت سے نکلے جب جحفہ میں پہنچے تو ایک سوار (نام نامعلوم) مدینہ سے آتا ہوا ملا۔ ہم نے اس سے پوچھا کیا خبر ہے اس نے کہا پانچ روز ہوئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے، ابوالخیر نے کہا میں نے صنابحی سے پوچھا تم نے شب قدر کے باب میں کچھ سنا ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں بلالؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن تھے، وہ کہتے تھے شب قدر رمضان کے اخیر دہے کی ساتویں (ستائیسویں) رات ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بَابٌ۔ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کئے،

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے کہا میں نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا، تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ کر کتنے جہاد کئے انہوں نے کہا سترہ، میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے جہاد کئے، انہوں نے کہا انیس[۱۹] ف ا۔

ف ا یعنی ان جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس تشریف لے گئے جنگ ہو یا نہ ہو۔ ابویعلیٰ کی روایت میں ۲۱ جہاد منقول ہیں ایسے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ہیں بعضوں نے کہا آپؐ ستائیس جہادوں میں تشریف لے گئے اور ۴۷ لشکر روانہ کئے جن میں خود شریک نہیں ہوتے اب جن جہادوں میں جنگ ہوئی وہ نو ہیں سنہ ۱ بدر سنہ ۲ احد سنہ ۳ مریسیع اور سنہ ۴ خندق۔ اور سنہ ۵ بنی قریظہ۔ اور سنہ ۶ خیبر۔ اور سنہ ۷ فتح مکہ۔ اور سنہ ۸ حنین۔ اور سنہ ۹ طائف۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے، انہوں نے ابواسحٰق سے کہا، ہم سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ جہاد کئے۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً۔

مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال نے کہا، ہم سے معتمر بن سلیمان نے، انہوں نے کہمس سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انہوں نے اپنے باپ بریدہ بن حصیب) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

خطبۃ حجۃ الوداع

اللہ کے آخری نبی و رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا آخری خطبہ

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَجِّ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتَهُ الَّتِي بَيَّنَ فِيهَا مَا بَيَّنَ۔

حج کے دن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم عرفہ تشریف لائے۔ اور آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصواء (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کرکے حاضر کی گئی، تو آپؐ (اس پر سوار ہوکر) بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔

فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَائِلًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

آپؐ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی ۔ خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا ساجھی نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ، اسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَرَانِي وَإِيَّاكُمْ أَنْ نَجْتَمِعَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا بَعْدَ عَامِي هَذَا، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ يَقُولُ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ" فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَبْيَضَ وَلَا لِأَبْيَضَ عَلَى أَسْوَدَ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوَى

لوگو! میری بات سنو، میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کرسکوں گا) لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزّت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے"۔ (چنانچہ اس آیت کی روشنی میں) نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالا گورے

سے افضل ہے، نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

النَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، أَلَا كُلُّ مَأْثُرَةٍ أَوْ دَمٍ أَوْ مَالٍ يُدَّعَى بِهِ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ وَ سِقَايَةَ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيئُوا بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ وَ يَجِيءُ النَّاسُ بِالْآخِرَةِ فَلَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم کی حقیقت اِس کے سِوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں، بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہٖ باقی رہیں گی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دُنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں، اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آ سکوں گا۔

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔ وَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْئَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزّتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کیلئے۔ ان چیزوں کی اہمیّت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحجّہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پُرس فرمائے گا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا۔

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کُشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ مُسْلِمٍ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِخْوَةٌ أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں

أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ۔

کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِيعَةِ ابْنِ الحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا الجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ۔

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانۂ جاہلیّت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں، میرے اپنے خاندان کا ہے، ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیّت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں، عباس بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہوگیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

لوگو! خدا نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیّت نہ کرے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ۔

بچّہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتّھر ہے، حساب وکتاب خدا کے ہاں ہوگا۔

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ۔

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کریگا اس پر خدا کی لعنت۔

اَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالعَارِيَةُ مُرَدَّاةٌ وَالمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

قرض قابلِ ادائی ہے۔ عاریتًا لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے۔ اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔

وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ أَخِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ أَنْفُسَكُمْ

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

أَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَلَّا يُوطِئْنَ

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں عورتوں

فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ وَعَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَأَنْ تَضْرِبُوا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

پر تمہارا حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اگر وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے، اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دئے گئے۔

وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي أَرْضِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحَقِّرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ فَاحْذَرُوهُ عَلَى دِينِكُمْ۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو، اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔

سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔؟

قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ۔

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپؐ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور اُمّت کی خیر خواہی فرمائی۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَ يَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا "خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا!

وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

محمد رسول اللہ ﷺ

محمد رسول اللہ نام ہے اس کتاب کا جو سیرتِ پاک ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتاب عربی زبان میں مصر کے مشہور و ممتاز عالم جناب علامہ محمد رضا مرحوم و مغفور کی لکھی ہوئی ہے جو مفتی محمد عبدہٗ کے شاگرد علامہ رشید رضا مرحوم تفسیر المنار کے مصنف کے عزیز تھے۔ یہ خاندان مصر میں اپنی علمی وجاہت کے سبب بہت مشہور رہا ہے اور علامہ محمد رضا مرحوم نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر یہ کتاب محمد رسول اللہ ایسی بلند پایہ اور محققانہ لکھی ہے کہ آجکل دُنیائے عرب میں عربی زبان میں لکھی گئی بہت سی سیرت کی کتابوں میں سب سے زیادہ جامع، صحیح اور مستند تسلیم کی جاتی ہے۔ چنانچہ اِس کتاب کی ہمہ گیر شہرت اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ شیخ عنایت اللہ مینجنگ ڈائرکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ جب ۱۹۶۷ء میں دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے گئے۔ اور وہاں اُنہوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں متعدد ممتاز علماء سے یہ دریافت کیا کہ سیرت رسول پاکؐ کے موضوع پر کونسی کتاب عربی زبان میں سب سے بہتر اور بلند پایہ ہے تو بہ اتفاق رائے تمام بزرگوں نے اسی کتاب محمد رسول اللہؐ کا نام لیا۔ یہ بیّن ثبوت ہے اس کتاب کی علمی و تحقیقی بلند پایگی و ہر دلعزیزی کا۔ چنانچہ شیخ عنایت اللہ یہ کتاب ساتھ لے آئے۔ اور اسکا اردو ترجمہ کرایا۔ ہمارے لئے یہ بڑی خوشی اور فخر کی بات ہے کہ حضور رسولِ اکرمؐ کی حیات مبارک اور سیرتِ پاکؐ پر عربی کی اس بیش بہا اور گراں قدر کتاب کو اردو میں منتقل کر کے مسلمانوں کے افادۂ عام کے لئے پیش کرنے کی سعادت تاج کمپنی کو حاصل ہو رہی ہے۔

اُمید ہے اردو داں حضرات اس مبارک کتاب کے مطالعہ سے بیش از بیش مستفید ہونگے۔

سائز ۲۰×۲۶/۸ ۔ کاغذ عمدہ سفید ضخامت ۸۰۳ صفحے جلد پلاسٹک کور حوالہ ۴۲۵

نوٹ:۔ علامہ محمد رضا کی لکھی ہوئی سیرت خلفائے راشدینؓ کی چار کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔ انشاءاللہ جلد شائع ہوں گی۔

تاج کمپنی لمیٹڈ قرآن منزل، پوسٹ بکس ۵۳ کراچی